پہلی مرتبہ تقریباً 350 نادرونایاب رسائل وکتب کی یکجا اشاعت

مقالاتِ حکیم الامت

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

۱۲۸۰ - ۱۳۶۲ھ ۱۸۶۳ - ۱۹۴۳ء

زیرسرپرستی

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

(شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی)

ادارۂ تالیفات اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان 0322-6180738

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون.... مظاہر علوم سہارن پور.... دارالعلوم کراچی
ودیگر مراکز علم سے حکیم الامت حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ کے
دستیاب شدہ نادر ونایاب رسائل کی پہلی مرتبہ یکجا اشاعت

مقالاتِ حکیم الامت 100

مجموعہ تالیفات

حکیم الامت مجدد الملت حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

الحمدللہ! عرصہ دراز کی جستجو کے بعد تقریباً 325 رسائل
اس مجموعہ میں شائع کیے جارہے ہیں۔

زیرِ سرپرستی

شیخ الاسلام فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم
(شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی)

مرتب

قاری محمد اسحاق
(مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان)

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان 0322-6180738

مقالاتِ حکیم الامت ⑩⓪

تاریخ اشاعت............ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

ناشر.............ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت............سلامت اقبال پریس، ملتان

بائنڈنگ............اشرفیہ بک بائنڈنگ....ملتان

انتباہ

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔
الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔
پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں
تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان پاکستان

ادارہ اسلامیات........انارکلی........لاہور

مکتبہ سید احمد شہید........اردو بازار........لاہور

مکتبہ رحمانیہ........اُردو بازار........لاہور

اسلامی کتاب گھر........خیابانِ سرسید........راولپنڈی

اسلامک بک کمپنی........امین پور بازار........فیصل آباد

مکتبہ رشیدیہ........سرکی روڈ........کوئٹہ

مکتبۃ الشیخ........بہادر آباد........کراچی

والی کتاب گھر...گوجرانوالہ... مکتبہ علمیہ...اکوڑہ خٹک

دارالاشاعت........اُردو بازار........کراچی

قرآن محل........کمیٹی چوک........راولپنڈی

مکتبہ دارالاخلاص....قصہ خوانی بازار........پشاور

مکتبہ اسلامیہ........امین پور بازار........فیصل آباد

ممتاز کتب خانہ........قصہ خوانی بازار........پشاور

مکتبہ ماجدیہ........سرکی روڈ........کوئٹہ

مکتبہ عمر فاروق........شاہ فیصل کالونی........کراچی

مکتبہ نعمانیہ...گوجرانوالہ... اسلامی کتاب گھر...ایبٹ آباد

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTERE

119-121- HALLIWELL ROAD
BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ خود اپنی نظر میں

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے تھانہ میں متعینہ ایک پولیس افسر نے بیعت کی درخواست کی تھی جس کے جواب میں آپ نے انہیں اپنا تعارف کراتے ہوئے لکھا۔

''میں ایک خشک طالب علم ہوں اس زمانہ میں جن چیزوں کو لوازم درویشی سمجھا جاتا ہے جیسے میلاد شریف، گیارہویں، عرس، نیاز، فاتحہ، قوالی وتصرف ومثل ذالک میں ان سب سے محروم ہوں اور اپنے دوستوں کو بھی اس خشک طریقہ پر رکھنا پسند کرتا ہوں۔'' میں نہ صاحب کرامت ہوں اور نہ صاحب کشف نہ صاحب تعریف ہوں اور نہ عامل صرف اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر مطلع کرتا رہتا ہوں اپنے دوستوں سے کسی قسم کا تکلف نہیں کرتا نہ اپنی حالت نہ اپنی کوئی تعلیم۔ نہ امور دینیہ کے متعلق کوئی مشورہ چھپانا چاہتا ہوں۔ عمل کرنے پر کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ البتہ عمل کرتا ہوا دیکھ کر خوش اور عمل سے دور دیکھ کر رنجیدہ ضرور ہوتا ہوں۔

میں کسی سے نہ کوئی فرمائش کرتا ہوں نہ کسی کی سفارش اس لئے بعض اہل الرائے مجھ کو خشک کہتے ہیں میرا مذاق یہ ہے کہ ایک کو دوسرے کی رعایت سے کوئی اذیت نہ دوں خواہ حرفی ہی اذیت ہو۔ سب سے زیادہ اہتمام مجھ کو اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے اس امر کا ہے کہ کسی کو کسی قسم کی اذیت نہ پہنچائی جائے خواہ بدنی ہو جیسے مار پیٹ خواہ مالی ہو جیسے کسی کا حق مار لینا یا ناحق کوئی چیز لے لینا۔ خواہ آبرو کے متعلق ہو جیسے کسی کی تحقیر۔ کسی کی غیبت خواہ نفسانی ہو جیسے کسی کو کسی تشویش میں ڈالنا یا کوئی ناگوار رنج دہ معاملہ کرنا اور اگر اپنی غلطی سے ایسی بات ہو جائے تو معافی چاہنے سے عار نہ کرنا۔

مجھے ان کا اس قدر اہتمام ہے کہ کسی کی وضع خلاف شرع دیکھ کر تو صرف شکایت ہوتی ہے مگر ان امور میں کوتاہی دیکھ کر بے حد صدمہ ہوتا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ اس سے نجات دے یہ ہے کچا چٹھا ورنہ لوگوں نے تو۔

منش کردہ ام رستم داستاں وگرنہ یلے بود در سیستاں

اِجمالی فہرست

متفرق موضوعات پر مشتمل رسائل 12

الطرائف والظرائف

حصہ اول عملیات

حضرت حکیم الامت مجدد الملت جامع الکمالات منبع الحسنات ماہر العلوم القرآنیۃ، واقف الاسرار الفرقانیۃ،
راس المفسرین مقدام الراسخین صاحب الشریعۃ والطریقۃ، بحر المعرفۃ والحقیقۃ کاشف الاسرار الخفی منہا والجلی اعنی بہ

مولانا محمد اشرف علی التھانوی

نور اللہ مرقدہٗ وجعل الجنۃ مثواہ

یہ حضرت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض مبارک ہے جس میں مختلف نادر مضامین، فوائد علمیہ، نکات تصوف، عملیات اور نسخہ جات وغیرہ مندرج ہیں۔ بنظرہ افادہ عام وخاص طبع کرادی گئی ہے۔ عقیدت مند حضرات اس سے فائدہ اُٹھائیں گے۔

تمہید از ناشر

رسالہ الطرائف والظرائف ہرسہ حصہ مبوب

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہ کی وہ بیاض جس میں آپ عمر بھر بطور نوٹ مخصوص علوم اور اپنے اسلاف سے حاصل کردہ یا خدام واحباب کے پیش کردہ صدری، خاندانی، مجرب نسخہ جات، عملیات جمع فرماتے رہے ہیں اور وقتاً فوقتاً تین بار تین جلدوں میں اپنی عام عادت کے موافق (بلا بخل کے) رفاہ عام کے لئے شائع فرماتے رہے ہیں جس کی ہر جلد کو آپ نے سہولت کے لئے پانچ حصوں (ابواب) پر تقسیم کر کے شائع فرمایا تھا۔

حصہ اوّل علمیات حصہ دوم الرقاق والحکم، حصہ سوم فوائد طبیہ، حصہ چہارم الرقی والغرائم، حصہ پنجم الاشتات، موجودہ اشاعت میں ناظرین کی مزید سہولت کے پیش نظر تینوں جلدوں کے ہر ہر حصہ کو بلاکم وکاست ایک جگہ جمع کر کے شائع کیا جارہا ہے۔

البتہ باب الاشتات یعنی حصہ پنجم کے ایک مضمون یعنی لوح الالواح کو جو صرف ایک طبقہ کے متعلق تھا اور ضخامت بہت زیادہ تھی اور گو فی نفسہ مفید تھا (کہ اس میں متعلقہ تصنیف کا اجمالی تعارف اور آیت یا حدیث سے معنوں کا اثبات بھی ہوجاتا ہے۔اسی وجہ سے وہ مستقلاً علیحدہ شائع بھی ہوچکا ہے اس کو طوالت سے بچنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے لیکن اشتات کے باقی مضامین سب لے لئے گئے ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ اب اس میں لوح الالواح کے علاوہ باقی سب علمی اور سیکڑوں علماء صلحاء اطباء عاملین اور اہل تجربہ سے حاصل شدہ نایاب ذخیرہ تبویب کے ساتھ آپ کو حاصل ہوگا جو حضرات اس سے مستفید ہوں اُن سب حضرات کیلئے جن سے یہ دولتیں حاصل ہوئیں نیز حضرت حکیم الامتؒ، کاتب نیز اس احقر کے لئے دعائے حسن عمل وحسن خاتمہ فرمائیں۔ **والسلام**

بندہ ظہور الحسن غفرلہ خادم خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر۔ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

سبحان الذی خلق الازواج کلھا مماتنبت الارض ومن انفسهم ومما لایعلمون. هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولوکره المشرکون.

وبعد فهذا کشکول جامع لعجائب الطرائف. وغرائب الظرائف +نافع لطالبی اللطائف + بما یحویه من الشرائف + التقطه من بطون الاوراق وصدور الرجال + ومنه ما افاض الله تعالٰی علی النفس والخیال + ولقد اشرت الی المأخذ فی الاکثر + وعسٰی ان یهمل ذکره فی الاقل الاندر + فها هو انیس فی الخلوة + جلیس فی الجلوة + ولقد الحقت فهرساً اجمالیا فی الاخر + لیسهل الاخذ للناظر + هذا وانی ارید الدعاء لنفسی من الناظرین + بان یتوفانی مسلما ویلحقنی بالصالحین + وقد شرعت فیه لمنتصف ذی الحجة الحرام سنه ۱۳۱۶ من هجرة خیرالانام + علیه وعلی جمیع اخوانه من النبیین وعلٰی اله واصحابه افضل التحیة والسلام + مادارت اللیالی والایام +

حصہ اوّل علمیات

الفوائد العلمية من الفنون المختلفه

توجیہ حکایت حضرت بایزیدؒ باشیخ کہ بطواف خود امر فرمود
مناسب است درج او ورآخر شرح دفتر ششم اگر طبع کردہ شود ۱۲

تو جیهش چنانچه بخاطر فاترمی رسد آن ست که مقصود شیخ بایزیدؒ ازیں سفر تحصیل برکات وانواریکه خاصهٔ بیت معظم ست بنود خواه فریضه ادا کرده باشد یا فرضیة نشده باشد زیرا که آن خاصه درمحل دیگر اگرچه فرضاً بوجه کلی یا جزئی افضل از آن باشد مفقودست وگرنه خاصه خاصه نمی ماندوهذا خلف بلکه مقصودشؒ بطریق منع الخلویکے از امور سه گانه بود علی اختلاف نية الطالب واحواله یا مطلق ثواب عظیم کما یقصده اهل الشریعة ودرینجابسبب معیل بودن آن کامل انفاق وتصدق موجب زیادت اجروثواب بود کما حقق فی محله ویا اصلاح نفس بمجاهده این سفر مبارک کما یرومه اهل الطریقة ودر بعضے احیان صحبت کمل سبب زیادت اصلاح میباشد ویامشاهدهٔ مطلق تجلیات محبوب کما یریده اهل الحقیقة پس آن شیخ کامل بتصرف قوی تجلیات رابر قلب اودار دنمود ورنه یقینی ومتفق علیه بین اهل الظاهر والباطن

است که طواف انسان کامل اگرچه تجلیات کعبه راهم جامع باشد مغنی ازطواف کعبه نتوان شدو کیف که در کعبه انچه مفصل ست در انسان مجمل ست وللتفصیل مالیس للاجمال. اما توجیهه طواف پس عذرش غلبه حال ست. اما اسرار وحدت ومعیة فمحله لیس هنالک. ۲۰ رمضان ۱۳۱۷ھ.

فائدہ: ریاضیہ منقول ازنقشہ سحر وافطار مطبوعہ احمدی بابت ۱۳۲۳ ہجری۔ جن شہروں میں شرقاً غرباً ایک ہزار میل کا فاصلہ ہو اُن میں ایک گھنٹہ کا تفاوت ہوتا ہے۔ مثلاً جو شہر دیوبند سے ایک ہزار میل شرق میں ہے وہاں دیوبند سے ایک گھنٹہ پہلے غروب ہوجاتا ہے اور جو غرب میں ہے وہاں ایک گھنٹہ بعد غروب ہوتا ہے اور شمال وجنوب میں کچھ فرق نہیں ہوتا۔ شہروں کا فاصلہ نقشوں کے پیمانہ کے حساب سے معلوم ہوسکتا ہے۔ فقط۔

فائدہ تفسیریہ

قوله تعالیٰ ولا یفلح الساحرون معناه ای وقت معارضة المعجزة فلا یشکل انجاح الساحر احیانا کما یشاهد ۱۵ رمضان ۱۳۲۳ھ......

فائدہ حدیثیہ

فی مسند احمد عن ابی سعید الخدری قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاینبغی للمطی ان یشد رحاله الیٰ مسجد ینبغی فیه الصلوٰة غیر المسجد الحرام والمسجد الاقصیٰ ومسجدی هذا اھ من منتهی المقال للمفتی صدر الدین المرحوم الدهلوی از کتبخانه مولانا مفتی لطف الله رامپوری دامت برکاتهم. قلت وهو یصلح تفسیراً لاجمال لفظ اشتهر به هذا الحدیث فلادلالة فیه علی النهی عن الرحلة الی المشاهد والمقابر لکن بشرط عدم مفسدة اخری رمضان ۲۳ھ

فائدہ فقہیہ

اورد بعض المشككين على مسئلة وجوب الحجاب للنساء بان بعض العلماء صرحوابأن وجوبه مخصوص بازواج النبى صلى الله عليه وسلم وجوابه ان الخصوص باعتبار الوجوب بالذات لامطلق الوجوب فانه مشترک بين النساء جميعهن ولوبالغير فالحاصل ان حكم وجوه الازواج المطهرات كرؤس غيرهن فاحفظ فانه عزيز ۱۲ رمضان ۳۲ھ.

مسئلہ فقہیۃ مہمۃ یکثر السوال عنہا فی الصغیری شرح المنیۃ

واذا لم يصل الفرض مع الامام قيل لايتبعه فى الوتر والصحيح انه يجوز ان يتبعه في ذلک کله كذا كتب الى حبى المولوى محمد رشيد الكانپوری. ۲۷ شوال ۳۲ھ

فوائد متعلقہ احکام شعور از رسالہ ہدایۃ النور لمولانا سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

فائدہ: ابتدائے سراز جانب ناصیہ مبدأ بنت اشعارست در اکثر مردم پس موضع غمم بفتحتين كه عبارت ست از جبه که برآں موئے روئیدہ باشد. همچنانكه دربعض مردم بود داخل سرنیست بل داخل است در وجه کذا فی المنهاج للنووی ونزعتان وضلعه درحد سرداخل ست كذافی خزانة الروايات امانزعتان عبارت ست ازهر دو جانب پیشانی که بر آن موئے نباشد. دربعضے مردم كذا في التهذيب وضلعه حد آں از جانب یمین ویسار تااستخوان صدغ است اماصدغتان داخل سرست كذا فى خزانة الروايات وصدغ موضعیت مابین چشم وگوش بالائے استخوان بلند رخسار که قریب گوش باشد وآں هر دو استخوان رافنیکین گویند و فنیکین بمعنی طرفین عنفقه نیز آمده وحدش جانب قفا تاگردن ست اماگردن خارج ست آرے اختلافست در موضع

تحذیف وآں مقامیست درمیان صدغ ونزعه که مویهائے خفیف برآں رویدابن سریج گوید موضع تحذیف داخل وجه ست بسبب برآمدنش بربیاض رودلهذا معتاد بوده اندبدور کردن آنها وتحذیف دور کردن موئے باشد. ابو اسحق وتابعانش برآنند که ازموئے سرست بسبب اتصال آں بموئے سرو الاوّل اظهر والثانی اشهر وامام نووی درمنهاج میگوید صحح الجمهور ان موضع التحذیف من الراس.

فائده: فی العالمگیریة ان اباحنیفةؒ یکره ان یحلق قفا الا عند الحجامة کذا فی الینا بیع.

فائده:فی فتاوی قاضی خان لاباس للتاجر حلق شعر جبهة الغلام لانه یزید فی الثمن فان کان العبد للخدمة ولا یرید به التجارة لایستحب ان یفعل ذلک.

فائده: امام نووی درشرح مسلم میگوید اجمع العلماء علی کراهة التفرع الا ان یکون لمداواة اونحوها ومحدث دهلوی درشرح سفر السعادت می آرد حلق بعض سرمکروه است مگر بجهت علاج.

فائده: فی العالمگیریة لوحلقت المرأة راسها فان فعلت لوجع اصابها لا باس به وان فعلت ذلک تشبیها بالرجال فهو مکروه.

فائده: زنان راتراشیدن موئے سرتادوش بمشابهت مردان ناروا است. قال علیه السلام لعن الله المجممات من النساء یتخذن شعور هن جمة تشبیهاً بالرجال کذا فی النهایة للجزری وملا علی قاری درمرقاة از شرح السنة می آرد اما النساء فانهن یرسلن اشعارهن لایتخذن جمة وچو ایں ارسال موئے سرمخصوص بزنان ثابت گردید معلوم شدکه مردان را ارسال آں ممنوع است تامشابهت زنان لازم نیاید.

مسئلہ: طریق تراشیدن موئے سرزنان در حج آنست کہ بمقدار انملہ ازربع موئے سر بتراشد کذافی المنسک لعلی القاری.

مسئلہ: درشرح مختصر خلیل فقہ مالکی می آرد کذالک بنت تسع اوعشر تقصرولاتحلق الا بعذروان کانت صغیرۃ جازلها الحلق والتقصیر.

احکام لحیہ

لحیہ عبارت ست ازموئے ذقن وہر دور خسار وآں راازیں جہت لحیہ گویند کہ برلحی میرویدوآں بالفتح بمعنی استخوانیست کہ برآں دندان ہاباشدوگویند لحی عبارت ست از استخوان بلندمیان صدغ ورخسار وچوں لحیہ برلحی منتہی میگردد لہٰذابایں نام موسوم گردید۔

فائدہ: روی الترمذی عن عمروبن شعیب انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاخذ من لحیتہ طولاً وعرضاً. وصاحب مفاتیح وغرائب در آخر ایں حدیث لفظ اذازاد علی قدر القبضۃ (نیز نقل کردہ اند)

فائدہ: کان عبداللہ بن عمر یقطع ماوراء القبضۃ ذکر فی الأثار عن عبداللہ بن عمر قال وبہ اخذ ابو حنیفۃ وابویوسف و محمد کذا ذکرہ ابو الیسر فی الجامع الصغیر.

فائدہ: فی البخاری کان ابن عمر اذا حج او عتمر قبض علی لحیتہ فما فضل اخذہ وھکذا رواہ ابوداؤد والنسائی و محمد بن الحسن فی اٰثارہ وقال وبہ ناخذ والفاظ اینہا جنین ست عن ابن عمر یقبض علی لحیتہ ثم یقصر ماتحت القبضۃ.

احکام عنفقہ

وآں موضع مابین ذقن ولب زیریں وستردنش مکروہ ست وہوالاصح کہ داخل لحیہ ست۔

مسئلہ: گرفتن موئے فنیکین (بروزن ملیکین) کہ عبارت ست از طرفین عنفقہ

باک ندارد محدث دہلوی درشرح صراط مستقیم می آرد حلق طرفین عنفقہ لاباس بہ است۔

احکام شارب

وآں عبارت است از موئے لب بالاومختار بعضے درتراشیدنش آنست که کنارۂ لب و سرخی آں نمودار شود. وصاحب هدایه درتجنیس والمزید میگوید وینبغی للرجل ان یاخذ من شاربه حتیٰ یصیر مثل الحاجب وهکذا فی العالمگیریة ونزدبعضے مختار درتراشیدن آں مبالغه است.

مسئله: حلق بردت بدعت است بر قول اصح ابوالمکارم درشرح مختصر اززاهدی می آردحلق الشارب بدعة وقیل سنة.

مسئله: گذاشتن سبالتین که عبارت ست از موئے جانبین بردت باک ندارد ومحدث دهلوی در شرح مشکوۃ می آردلاباس بترک سبالتیه اھ (حکمت) لان ذلک لایستر ا الفم ولا یبقی فیه غمر الطعام.

متفرقات۔مسئلہ

چیدن موئے میان ہردوابروومحاذی بینی برائے زیبائی جائزنیست۔

مسئله: در فروع حنابله مسطوراست اخذ احمد من حاجبیه وعارضیه نقله ابن هانی ودرمضمرات لابأس باخذ الحاجبین وشعور وجهه مالم یشبه المخنث.

مسئله: لایحلق شعر حلقه وعن ابی یوسف لاباس بذلک هکذا فی العالمیگیرة.

مسئله: شارح ریاض الصالحین گوید مراد ازموئے عانه موئے قبل و دبروحوالی اوست (حکمة الثانی) خوفامن عن تعلق به شیٔ من الغائط ولایمکن ازالته بالاستجمار.

مسئله: درسراج الوهاج می آرد موئے بدن وناخن وهرچه ازبدن جد اشود آن رادفن کند.

مسئله: درمطالب المومنین سترون وتراشیدن موئے و گرفتن ناخنها در حالت جنابت کراهت است. ۲۹ شوال ۵۲۶

فائدہ ریاضیہ۔جیبی گھڑی سے کمپاس کا کام

گھنٹہ کی سوئی کوسورج کے رُخ کردواوراُس گھنٹہ کے نشان سے جس پرسوئی ہو بارہ کے درمیان ٹھیک وسط میں جونشان گھنٹہ کا ہوجنوب ٹھیک اس کے رخ ہوگا۔مثلاً چار بجے ہیں۔اگر گھنٹہ کی سوئی کوسورج کے رُخ اُس وقت کروگےتو جنوب دو کےنشان کی سمت ہوگا۔

فائدة رياضية فى معرفة الفجر الصادق بطلوع القمر وعروبه

فى احياء العلوم باب النوافل ويعرب (اى الفجر الصادق) بالقمر ليلتين من الشهر فان القمر يطلع مع الفجر ليلة ست وعشرين ويطلع الصبح مع غروب القمر ليلة اثنٰى عشر من الشهر هذا هو الغالب ويتطرق عليه تفاوت فى بعض البروج.

فقط از پرچہ مفتی صاحب رام پوری۔مرقومہ رمضان ۱۳۱۹ھ۔

فائدہ کلامیہ

بحث تفاضل نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقرآن مجید درمقاصد حسنہ ص۲ بذیل حدیث آیۃ من کتاب اللہ خیر مذکوراست۔

فائدہ تصوفیہ تحقیق الابدال

وغيرهم من الروايات مذكور فى المقاصد الحسنه ص ۳ تاريخ صدر.

فائدہ حدیثیہ وفقہیہ

حنفیہ کے اس مسئلہ کے (کہ عورت کی محاذات صف رجال میں مفسد صلوٰۃ ہے) استدلال میں یہ حدیث مشہور ہے کہ اخروھن من حیث اخرھن اللہ اس پر مجھ کو یہ شبہ تھا کہ اس کے تعلق بالصلوٰۃ کی کیا دلیل ہے ممکن ہے کہ اور معاملات میں یہ فرمایا گیا ہو۔ آج مقاصد حسنہ میں یہ حدیث پوری نظر پڑی۔

اس کا پہلا جزیہ ہے۔ کان الرجل والمرأۃ فی بنی اسرائیل یصلون جمیعا الحدیث. اس سے وہ شبہ رفع ہوگیا۔

الحدیث فی مصنف عبدالرزاق ومن طریقه الطبرانی من قول ابن مسعود رضی اللہ عنه کذا فی المقاصد ص ۱۳ قلت لما کان غیر مدرک بالقیاس کان مرفوعا حکما. (۳رجب غالباً ۱۳۳۱ھ)

فائدہ اخری مثل الاولیٰ

حنفیہ کے اس مسئلہ کے (وتر ایک رکعت نہیں ہے) استدلال میں یہ بھی ایک حدیث مشہور ہے نھی عن البتیراء۔ اس پر بھی مجھ کو یہ شبہ تھا کہ اس کے تعلق بالوتر کی کیا دلیل ہے۔ ممکن ہو کہ رکوع وسجود کے تمام نہ ہونے کے بارہ میں یہ فرمایا گیا ہو۔ آج مقاصد حسنہ مین یہ حدیث پوری نظر پڑی۔ اس کا دوسرا جزو یہ ہے کہ ان یصلی الرجل واحدۃ یؤتربھا. اس سے وہ شبہ رفع ہوگیا. والحدیث رواہ عبدالحق فی الاحکام من جھة عبد البر بسندہ والی ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیه وسلم نھی الخ وفیه عثمان محمد بن ربیعة قال والغالب علی حدیثه الوھم مقاصد ص ۶۸ قلت لما کان مؤیدا باحادیث الثلاثة الصحیحة کان حجة. ۱۱ رجب ۱۳۳۱ ھجری وفیه قال النووی فی الخلاصة حدیث محمد بن کعب فی النھی عن البتیرامرسل ضعیف قلت لایستلزم ارساله ضعفه وان کان علیه دلیل مستقل ینظرفیه ۱۱ رجب ۱۳۳۲ ھجری.

فائدہ فقہیہ

فی البحر الرائق واختار المحققون کصدر الشریعة وابن الساعاتی فی البدیع وابن الھمام ان الباء للالصاق والفعل الذی ھو المسح قد تعدی الی الالة وھی الید لان الباء اذا دخلت فی الالة تعدی الفعل الی کل الممسوح کمسحت راس الیتیم بیدی او علی المحل تعدی الفعل الی الالة والتقدیر. وامسحوا ایدیکم بروسکم فیقتضی استیعاب الیددون الراس واستیعابھا ملصقة بالراس لایستغرق غالبا سوی ربعه فتعین المراد من الایة وھو المطلوب والاستیعاب فی الیتیم لم یکن بالأیة بل بالسنة کما صرح به فی البدائع وغیرہ. (ج۱ ص ۱۵)

فائدہ فقہیہ

فی البحرالرائق ان الوضو لا واجب فیه لما ان ثبوت الحکم بقدر دلیل والدلیل المثبت له ھو ما کان ظنی الثبوت قطعی الدلالة وما کان بمنزلته کاخبار الاحاد التی مفھومھا قطعی الدلالة ولم یوجد فی الوضوء (ج ص ۱۶)

فائدہ اصولیہ

فی البحر الرائق والذی یظھر للعبد الضعیف ان السنة ما واظب النبی صلے اللہ علیه وسلم علیه لکن ان کانت لامع الترک فھی دلیل السنة المؤکدة وان کانت مع الترک احیانا فھی دلیل غیر المؤکدة وان اقترنت بالانکار علی من لم یفعله فھی دلیل الوجوب فافھم ھذا فان به یحصل التوفیق. (ج ۱ ص ۱۸)

الاحادیث المتفرقة المھمة حدیث دلیل انا مومن حقا. فی کنز العمال. اذا سئل احد کما مومن ھوفلا یشک فی ایمانه. (ج۱ص۱۰نمبر۶۲)

حدیث مد لا اله الا الله. فی کنز العمال. من قال له اله الا الله ومدها هدمت له اربعة الاف ذنب من الکبائر وابن النجار عن نعیم عن انس. (ج ۱ ص ۱٦ نمبر ۲۰۲)

حدیث. اذا ادخل الله الموحدین النار ماتهم فیها فاذا اراد ان یخرجهم منها امسهم الم العذاب تلک الساعة فرعن ابی هریرة کذا فی کنز العمال (ج ۱ ص ۱۷ نمبر ۲۴۰)

حدیث. اذا بعث الله الخلائق یوم القیمة نادی مناد من تحت العرش ثلاثة اصوات یامعشر الموحدین ان الله قد عفا عنکم فلیعف بعضکم عن بعض ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن انس کذا فی کنز العمال. (ج ۱ ص ۱۹ نمبر ۲۹۳)

حدیث درر دمعتزله: فی قولهم بدرجة بین الایمان والکفر من لم یکن مومنا حقا کان کافرا حقا ابن النجار عن سمعان عن انس. کنز العمال (ج ۱ ص ۲۱ نمبر ۳۴)

حدیث دلیل شرط اسلام در احصان. لایحصن اهل الشرک بالله تعالٰی شیئا (عدق عن ابی عمر) کذا فی کنز العمال. (ج ۱ ص ۲۲ نمبر ۳۵۵)

حدیث عدم قتل مرتده. ایما رجل ارتد عن الاسلام فادعه فان تاب فاقبل منه وان لم یتب فاضرب عنقه وایما امراة ارتدت عن الاسلام فادعها فان تابت فاقبل منها وان ابت فاستتبها (طب عن معاذ) (ج ۱ ص ۲۳۔ ن ۳۹۲)

حدیث. من اسلم فلا جزیة علیه طس عن ابن عمر ج ۱ ص ۲۵ نمبر ۴۳۳ وبرصفحه (۸۰) جلد اول کنز بعض احادیث احکام مرتده و جزیه وخراج وبیع عبد مشترک ودفن حبلی من المسلم

مذکور اندلو بعض احکام اسلام نصرانیه لحت لصرانی و بقاء نکاح جاهلیت بر صفحه (۱۸) هستند.

حدیث. من اسلم علی یدرجل فهو مولاه (عبد الداری وسنده صحیح (ج ۱ ص ۲۵ نمبر ۴۳۴)

حدیث مفسر اول. من اسلم علی یدیه رجل فهو مولاه ویدی عنه ص عن راشد بن سعد مرسلا نمبر ۴۳۵.

حدیث مفسر لحدیث من اصاب. من ذلک شیئا فعوقب به فی الدنیا فهوله کفارة الحدیث ایکم یبایعنی علی هؤلاء الأیات الثلاث قل تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم الی ثلاث ایات فمن وفی بهن فاجره علی الله ومن انتقص منهن شیئا فادرکه الله فی الدنیا کان عقوبة الحدیث (عبد بن حمید وابن ابی حاتم وابن مردویه ک عن عبادة بن الصامت) کنز العمال ج 1 ص26 نمبر 468 قلت ظاهر لفظ فادرکه الله ظاهر فی المصیبة السماویة لا الحد فلم یثبت کونه کفارة.

حدیثان یجمع بینهما حدیث. اما الحدیثان فاحدهما المومن غرکریم والفاجر خب لئیم دت ک عن ابی هریره والأخر المومن کیس فطن حذر القضاعی عن انس) والحدیث الجامع المومن هین لین حتی تخاله من اللین احمق (هب عن ابی هریرة) کلها فی کنز العمال (ج ۱ ص ۳۶ و ۳۷)

حدیث. اعرضوا حدیثی علی کتاب الله فان وافقه فهو منی واناقلته (طب عن ثوبان کنز ج ۱ ص ۴۹ نمبر ۹۰۸. قلت ان ثبت فمعناه الحدیث الذی لم یصح سنده فمعیاره هذافان وافق فهو منه صلی الله علیه وسلم حقیقة او حکما والدلیل علیه هو هذا الحدیث

نفسه فعرضناه على الكتاب فلم يوافقه على الاطلاق فان الله تعالىٰ قد قال قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى فانه مطلق فى مانطق به الكتاب اوسكت عنه لا ما عارضه واعلم ان النسخ لم يكن معارضة فلا يحتج على نفى نسخ القرآن بالسنة فقط.

حديث. من قاس حديثى برايه فقد اتهمنى (الديلمى عن انس) نمبر ۱۰۵۲ ج ۱ ص ۵۳. قلت فهذا مفسر لاحاديث ذم القياس فالمرادبه قياس يجعل معيار النص والحديث فيقبل ماوافق القياس ويرد ماخالفه كدأب بعض اهل زماننا الذين يزنون الرواية بالدراية فلم يذم فيه القياس الذى يستعمل اذا فقد النص فافهم.

حديث. من عمل ببدعة خلاه الشيطان فى العبادة والقى عليه الخشوع والبكاء (الديلمى عن انس) ج ۱ ص ۵۶ نمبر ۱۱۱۸ كنز. قلت ومن ههنا ترى جهلة الصوفيه خاشعين باكين متنكين وعلم به كون هذه الكيفيات غير مقصودة ولعل السرفيه مدهم فى الغى لغرورهم به.

حديث. كل انسان قلده امه على الفطرة ابواه يهود انه او ينصرانه اويمجسانه فان كان مسلمين فمسلم الحديث هب عن ابى هريرة نمبر ۱۳۳۹ ج ۱ ص ۶۷ كنز. قلت يتأيد بالحديث ما كنت اراه فى معناه ان الفطرة مرادبها استعداد الاسلام لا الاسلام نفسه بدليل ان الاسلام امروجودى وما بالمولود من العقل الهيولانى امرعد مى فكيف يتحد ان فتايد هذا العقلى بالنقلى حيث صرح فى الحديث بانه ان كانا مسلمين فمسلم فدل على ان كانه قبل ذلك خاليا عن الاسلام واما ماروى من بعض الفاظ الحديث فانه يولد على الفطرة على الاسلام كلهم نمبر ۱۳۳۸ كنز ج ۱ (من الحكيم عن

انس) فیمکن حمل الاسلام علی استعداده.

حدیث. عن شرحبیل بن مسلم الخولانی ان الاسود بن قیس بن ذی الخمار تنبا بالیمن فبعث الی ابی مسلم الخولانی فاتاه فقال اتشهد انی رسول الله قال ماسمع قال اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم فامر بنار عظیمة ثم القی ابا مسلم فیها فلم تضره الحدیث وفیه قدومه المدینة بعد قبض النبی صلی الله علیه وسلم ولقاءه عمرؓ وقوله الحمدلله الذی لم یمتنی حتی ارانی فی امة محمد صلی الله علیه وسلم من صنع به کما صنع بابراهیم خلیل الرحمٰن فلم تضره النار (کر) کنز. (ج ۱ ص ۷۶ نمبر ۱۴۳۳)

حدیث. ذهاب عثمانؓ الی مکة وبیعت الرضوان بعده وفیه فقال الناس (ای الصحابة) هنیًا لابی عبدالله (ای عثمان) یطوف بالبیت ونحن ههنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لومکث کذا وکذا سنة ماطاف حتٰی اطوف (ش) کنز (ج ۱ ص ۸۴ نمبر ۱۵۳۴) دل علی ترک قربة نافلة لشیخه ونحوه فیصح الاستدلال به علی جواز الایثار فی القرب لان غایة مایلزم منه ترک هذه القربة التی هی غیر واجبة.

حدیث. عن علیؓ قال ان الله یدفع الامر المبرم (جعفر الفریابی فی الذکر) نمبر ۱۵۵۸ کنز. (ج ۱ ص ۸۷) قلت یتایدبه ما قاله بعضهم ان اللوح المحفوظ قدیبدل والذی لایبدل هو العلم الالٰهی.

حدیث. عن علی قال لکل عبد حفظة یحفظونه لایخر علیه حائط اویتردی فی بیرا ویصیبه دابة حتی اذا جاء القدر الذی قدرله خلت عنه الحفظة فاصابه ماشاء الله ان یصیبه (وفی القدر) نمبر ۱۵۶۴ کنز. (ج ۱ ص ۸۸) قلت به یتضح تفسیر قوله تعالٰی له معقبت من بین یدیه الخ.

حدیث. عن عروة بن محمد السعدی عن ابیه ان رجلا من الانصار اتی رسول الله صلے الله علیه وسلم فقال انی ارید ان اتزوج امرأة (ای معینة کما یفهم من الجواب) فادع لی فاعرض عنه ثلث مرات کل ذلک یقول ثم التفت الیه فقال لودعالک اسرافیل و جبرئیل ومیکائیل وحملة العرش وانا فیهم ماتزوجت الا المرأة التی کتبت لک (ابن مندة وقال غریب + کر) نمبر ۱۵۸۲ کنز (ج۱ ص ۹۰) قلت اعراضه صلی الله علیه وسلم عن هذا الدعاء یدل علی ان ادب الدعاء دعاء مطلق النکاح لا المرأة المعینة ولذاشرع الاستخارة التی یدعی فیها ان یقدرله الخیر فی ای مرأة کان فافهم.

حدیث. عن سلیم بن قیس العامری قال سأل ابن الکواعلیا عن السنة والبدعة وعن الجماعة والفرقة فقال یا ابن الکوا حفظت المسئلة فافهم الجواب السنة والله سنة محمد والبدعة مافارقها والجماعة والله مجامعة اهل الحق وان قلوا والفرقة مجامعة اهل الباطل وان کثروا (العسکری) نمبر ۱۶۴۶ (ج ۱ ص ۹۶) قلت به اتضح تفسیر السواد الاعظم ا ه لیس المراد به الکثیر فی العدد.

حدیث. عن ابی الطفیل قال کان علی یقول ان اولی الناس بالانبیاء اعلمهم بما جاؤا به ثم یتلوا هذه الأیه ان اولی الناس بابراهیم للذین اتبعوه وهذا النبی یعنی محمد والذین اتبعوه فلا تغتروا فانما ولی محمد من اطاع الله وعدو محمد من عصی الله وان قربت قرابة (اللالکائی) نمبر ۱۶۴۸ کنز (ج۱ ص ۹۶) قلت وبهذا انحل السوال عن تعظیم الروافض من السادات.

حدیث. عن ابی سعید قال سمعت رسول الله صلی الله علیه

وسلم يقول على المنبر مابال رجال يقولون رحم رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينفع يوم القيمة والله ان رحمى لموصلة فى الدنيا والأخرة وانى ايها الناس فرط لكم يوم القيامة على الحوض وان رجالا يقولون يا رسول الله انا فلان بن فلان فاقول اما النسب فقد عرفته ولكنكم احدثتم بعدى وارتددتم القهقرى (ابن النجار) نمبر ۱۶۷۳ (ج ۱ کنز ص ۹۸)

قلت دل الحديث على الامر الوسط فى باب النسب.

فائدۂ فقہیۃ

على مذهب الامام مالکؒ من کتاب شرح الشیخ الدردیرعلے مختصر الشیخ الخلیل فی المذهب المالکی من دارالکتب فی دیوبند ولزوجة المفقود الرفع للقاضى والوالى ووالى الماء وهو الساعى اے جابى الزكوة والافلجماعة المسلمين فيؤجل الحر اربع سنين ان دامت نفقتها من ماله والاطلق عليه لعدم النفقة من حين العجز عن خبره بالبحث عنه فى الا ماكن التى يظن ذهابه اليها فى البلدان بان يرسل الحاكم رسولاً بكتاب لحاكم تلك الا ماكن مشتمل على صفة الرجل وحرفته ونسبه ليفتش عنه فيها ثم بعده الاجل الكائن بعد كشف الحاكم عن امره ولم يعلم خبره اعتدت عدة كالوفاة (ایں حکم در "دارالاسلام" بود. چنانچه درآں کتاب تصریح است و بعد چند سطر حکم مقابلش یعنی زوجه مفقود در دارالکفرمی آرد هکذا) وبقيت زوجة الاسير وزوجة مفقود ارض الشرك للتعميران دامت نفقتهما والافلهما التطليق كما لوخشيا الزنا وهو التعمير سبعون سنة من يوم ولد (ص ۳۹۹ الی سنة ۴۰۱) (نقل من الكتاب) فى ورق مفرد للسادس عشر من ربيع الاول ونقل من

الورق ههنا فی الثلاثین من الشهر المذکور.

فائده. فی لقاء حسنؒ علیاًؓ و روایة عنه من جریدة رسالة (نمبر ١ جلد ١) فی جواب بعض الاسئلة ص ٤٩ یونس بن عبید کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حالانکہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک نہیں پایا جواب دیا انی احدث الحدیث عن علی وما ترکت اسم علی فی الاسناد الا لملاحظة زمان الحجاج. یعنی میں بواسطہ علیؓ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہوں۔ مگر حضرت علیؓ کا نام بلحاظ زمانہ حجاج ترک کردیتا ہوں۔

اور علامہ شرح نخبہ کی شرح میں فرماتے ہیں قال جمهور العلماء المرسل حجة مطلقاً بناء علی الظاهر وحسن الظن به انه مایروی حدیثه الا عن الصحابی وانما حذف بسبب من الاسباب کما اذا کان یروی الحدیث عن جماعة من الصحابة لما ذکر عن الحسن البصری انه قال انما اطلقه اذا سمعته من السبعین من الصحابة وکان قد یحذف اسم علیؓ ایضاً بالخصوص لخوف الفتنة انتهیٰ. معلوم ہوا کہ امام حسن بصری نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے مگر حجاج کے خوف سے جو اہل بیت نبوت کا دشمن تھا۔ آپ کا اسم گرامی ظاہر نہیں کیا۔ واللہ اعلم۔

فائدۃ فقہیہ متعلقۃ بمسافۃ القصر

فی شرح منیة الکبیر وصحح صاحب الهدایة انه لایعتبر التقدیر بالفراسخ لکن قال المرغینانی وعامة المشائخ قدروها بالفراسخ فقیل احد وعشرون فرسخا ووقیل ثمانیة عشر وقیل خمسة عشر فرسخا ١٥ والفرسخ ثلثة میل والمیل اربعة الأف ذراع وفی الحلیة ثم اختلفوا فقیل احد وعشرون وقیل ثمانیة عشروقیل

خمسة عشر والفتویٰ علی الثانی لانه الاوسط وفی المجتبیٰ فتوی ائمة خوارزم علی الثالث اھ والذراع الشرعی سبع قبضات (۱۰ گرہ) اوست قبضات(۸ گرہ) من فتوی مولانا عزیز الرحمٰن الدیوبندی المرقوم للثانی من محرم الحرام سنه ۱۳۳۳ھ.

فائدة فقهية متعلقة بالطلاق بالكتابة

از بندہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ بملاحظہ حضرت مخدومی مکرمی مولانا محمد اشرف علی صاحب مدفیضہ۔ عبارات کتب متعلقہ کتاب طلاق سے یہی ظاہراً ثابت ہوتا ہے کہ حضور زوجہ فی المجلس کی صورت میں بھی طلاق مکتوب صریح وکنایہ واقع ہو جائے۔ اگر غرض ایقاع طلاق ہو نہ تجربہ خط وغیرہ نکاح میں چونکہ سماع شہود ایجاب وقبول زوجین کو شرط کیا گیا ہے۔ لہٰذا بصورت امکان سماع مکتوب کو لغو کہا جائے تو ممکن ہے اور طلاق میں اس کی حاجت نہیں۔ شامی کتاب الاقرار میں طلاق کو بھی دیگر دیون وغیرہ کے اقرار کی مثل باللسان وبالبنان دونوں طرح مساوی قرار دیا ہے۔

فانه كما يكون باللسان يكون بالبنان درمختار اور ظاہر ہے کہ اقرار بالدیون اگر بالبنان ہو اور کاتب کو اقرار ہو کہ یہ تحریر میری ہے تو لزوم دین میں تامل نہ ہوگا۔ اگرچہ شامی نے مسائل شتیٰ میں ایک عبارت اشباہ ونظائر سے یہ مفہوم ہونا ظاہر کیا ہے کہ ناطق حاضر میں کتابت کا اعتبار نہ ہو۔ مگر ظاہر اس کا یہ ہے کہ شہود مجرد تحریر وکتابت پر شہادت نہیں دے سکتے کیونکہ مجرد کتابت میں احتمال ہے کہ تجربہ خط وغیرہ کے لئے لکھا ہو۔ الغرض راجح ومحقق یہ معلوم ہوتا ہے کہ حاضرہ فی المجلس کو بھی طلاق بالکتابۃ واقع ہوتی ہے اور جانب احتیاط بھی یہی ہے۔ حضرت مولانا محمود حسن صاحب سلمہ ومولانا انور شاہ کی بھی یہی رائے ہے۔ فقط والسلام

راقم عزیز الرحمٰن عفی عنہ از دیوبند

۱۴/۱۳۳۰ھ بروز پنجشنبہ

الفائدۃ الکلامیۃ فی اصحاب الاعراف

رقم زدہ مولوی محمد رشید صاحب کانپوری سلمہ! بجواب استدلال مولوی عبیداللہ سندھی۔ وهم جنسان قوم صحت امزجتهم وذكت فطرتهم ولم تبلغهم الدعوة الاسلامية اصلا وبلغتهم ولكن بنحو لا يقوم به الحجة ولا تزول به الشبهة فنشؤا غير منهمكين فى الملكات الخسيسة والاعمال الردية ولا ملتفتين الى جناب الحق لانفيا ولا اثباتا كان اكثرهم الاشتغال بالارتفاقات العاجلة فاولئك اذا ماتوا رجعوا الى حالة العمياء لا الى عذاب ولا الى ثواب حتى تنفسخ بهيمتيهم فتبرق عليهم شئے من بوارق الملكية وقوم نقصت عقولهم كاكثر الصبيان والمعتوهين والفلاحين والارقاء وكثير يزعم الناس انهم لاباس بهم اذا نقح حالهم عن الرسوم بقوا لا عقل لهم فاولئك يكتفى من ايمانهم بمثل ما اكتفى رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجارية السوداء سالها اين الله فاشارت الى السماء انما يراد منهم ان يتشبهوا بالمسلمين لئلا تتفرق الكلمة حجة الله البالغه مطبوعہ بریلی ۱۲۲ عبارت مذکورہ سے بعض اہل عصر کو یہ شبہ ہوگیا ہے کہ کفر موجب خلود فی النار وہی کفر ہے جو بعد وضوح حق اور اطمینان قلبی کے پھر بھی براہ عناد کیا جاوے جیسے کہ کفار مکہ کے متعلق یا یہود مدینہ کے متعلق قرآن میں منصوص ہے اور جو اس طرح نہ ہو بلکہ اس وجہ سے ہو کہ دلائل جو اس کے سامنے ہیں وہ اس کے اطمینان قلبی کے موجب نہیں یا کہ وہ توجہ ہی نہیں کرتا تو یہ کفر موجب خلود فی النار نہیں۔ اولاً تو یہ قول منجملہ اعتقادیات کے ہے۔ اس لئے اس کے واسطے دلیل قطعی کی ضرورت ہے جس میں خبر واحد تک داخل نہیں۔ پس صرف ایک تنہا شاہ ولی اللہ صاحب کی رائے جس کی کوئی دلیل قطعی انہوں نے خود بھی بیان نہیں کی اس بارے میں کیونکر

حجت ہو سکتی ہے۔ ثانیاً یہ قول جمہور علماء کے خلاف ہونے کی وجہ سے نا قابل قبول ہے۔ ثالثاً شاہ صاحب کی دوسری جگہ کی عبارت اسی کتاب میں اس پر نص ہے کہ مرتاب اور متردد بھی کافر ہے۔ اور کافر کا خلود نص قرآنی سے ثابت ہے۔

واعلم ان الله تعالیٰ اذا بعث رسولا وثبتت رسالته بالمعجزة واحل علی لسانه بعض ماکان حراماً عندهم ووجد بعض الناس الحجاماً عنه وبقی فی نفسه میل الی حرمة لما وجد فی ملة من تحریمه فهذا علی وجهین ان کان لتردد فی ثبوت هذه الشریعة فهو کافر بالنبی الخ حجة الله البالغه ص ٦٢.

مطبوعہ مذکور اس سے صاف ظاہر ہے کہ کفر معاند کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ بلکہ متردد بھی کافر ہے۔ رابعاً اس عبارت کا مدعیٰ پر نص ہونا ممنوع ہے۔ ممکن ہے کہ عبارت کا مطلب یہ ہو کہ ان کو دعوت اس طرح پہنچے کہ جس سے حجت قائم نہیں ہو سکتی۔ مثلاً سنی سنائی غیر معتبر خبر پہنچی اور ایسی خبر پہنچی جس سے شبہ زائل نہیں ہو سکتا یعنی مخبرین غیر معتمد علیہم ہیں اس واسطے وہ ملکات خسیسہ میں مبتلا رہے بلکہ یہ مطلب اس لئے اقرب ہے کہ شاہ صاحب نے الحجۃ کا لفظ مطلق کہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خبر میں حجت کی بالکل قابلیت ہی نہیں۔ نہ یہ کہ ان کے نزدیک حجت میں قاصر ہے گو فی نفسہ تام ہو۔ اگر یہ مقصود ہوتا تو الحجۃ علیہم کہتے نہ کہ الحجۃ مطلقاً۔ علیٰ ہذا آگے جملہ میں لاتزول بہ الشبہۃ میں بھی شبہتہم نہیں کہا گیا بلکہ الشبہۃ کہا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس خبر میں مطلقاً شبہ زائل کرنے کی قوت نہیں خامساً یہ عبارت نصوص قطعیہ کے مخالف ہے۔ قرآن میں بہت سے مقامات پر ریب پر حکم کفر کیا ہے۔ اور کفار کے صفات میں ریب کو بیان کیا گیا ہے۔

ان کنتم فی ریب مما نزلنا الأیة. انهم لفی شک منه مریب. انهم کانوا فی شک مریب. وارتابت قلوبهم فهم فی ریبهم یترددون بل هم فی شک منها بل هم منها عمون ونحو ذلک من الأیات.

احادیث سے برابر ثابت ہے کہ جس نے ایمان لانے سے انکار کیا اس پر کفر کا حکم کیا

گیا کبھی بھی یہ تحقیق نہیں کیا کہ یہ عناداً منکر ہے یا کسی اور طرح سے من ادعی فعلیہ البیان و دونہ خرط القتاد. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن خطوط کے ذریعہ سے تبلیغ دعوت اسلام فرمائی ہے وہ خطوط کتب احادیث میں منقول ہیں۔ان کے مضامین پر ادنیٰ توجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر انکار کو کفر سمجھا گیا بعض خطوط میں آنحضرت کا نامہ بر بھی نہیں گیا حتیٰ کہ یہ کہا جائے کہ اس نے زبانی گفتگو کر کے شبہات کو بالکل زائل کر کے اطمینان کرادیا ہوگا اور پھر بھی آخر میں تولی پر فعلیک اثم الاریسین کا حکم فرمایا ہے جس سے اس احتمال کا بھی انقطاع ہو گیا کہ مطلقاً ہر منکر پر کفر کا حکم دنیا میں ہے اور آخرت میں صرف معاند کے ساتھ کفر کا معاملہ ہوگا۔نہ کہ ہر منکر کے ساتھ علاوہ ازیں یہ فرق خود محتاج دلیل قطعی ہے قطع نظر ان تمام امور کے جبکہ یہ عبارت نصوص قرآنیہ احادیث نبویہ جمہور علماء وفقہاء کے خلاف ہے تو خود اس کی تاویل ضروری ہے نہ کہ اس سے استدلال کر کے تمام نصوص کی تاویل کی جائے۔(راقم (عباداللہ) رمضان ۱۳۴۲ھ)

فوائد سلوکیہ۔منقولہ از نکات الحق للشیخ عبدالحق الدہلویؒ نکتہ حضور درنماز عبارت ست ازانکہ ہر فعل وقول کہ کند از آں آگاہ باشد وغافل نبود وادنی آں کہ حضوراست دروقت تحریمہ کہ بے آں نماز جائز نیست وبعد از حضور فہم ست وبعد ازاں تدبر وخوف ورجا وحیا۔

نکتہ۔درمشغولی ایں فقیر دعا وسوال بسیار ست وگاہے ملالے ازیں حاصل میشود کہ فرح ایں طریق مخل بحقیقت محبت واخلاص ست بجز ذکر باید پرداخت بے تصور وخیال اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین۔نکتہ۔درنماز بلکہ در ہر عمل ذی اجزاء شتابی نباید کرد وہمت بر اکمال وے باید گذاشت وبراتمام وے ودر ہر جزوے کہ ہست تالذت وے بشکم سیری استیفانہ کند ومحظوظ بداں نہ گردد بجز و دیگر نہ رود ونظر برآں نہ گمارد چہ درقرأت وچہ درر کوع وچہ در سجود واگرایں درفرائض میسر نیست درنوافل از دست ندہد واگر ہمیشہ ایں حالت دست ندہد ومیسر نگردد۔بارے درشب وروز دو رکعت بایں طریق گذاردن از دست ندہد۔

نکتہ۔مضرترین چیز ہا صحبت ناقصان ست وناقص دریں باب نزد من کسے ست کہ

اور اغم کمال وتاسف براحوال خود نیست وآنکہ اور اغم ایں کارست اودر کمال دارد ہر چند کامل نباشد دور صحبت وے ضررے نیست۔

نکتہ۔ بعضے باشند کہ در ہنگام جوانی بقوت اشتغال روح حیوانی شوق کنند واز استماع کلمات توحید ووجد وسماع وہائے ہوئے محظوظ باشند و بتہذیب اخلاق وتکمیل اوصاف مقید نشوند ودروقت پیری ہیچ ازآں حالت نمانند۔ اگر کسے خواہد کہ در پیری آسودہ وبابرکت باشد کہ در جوانی بطاعت وعبادت وتقوی وورع عادت کند واصل ہمہ تحرز از عشق صورت وحسن صوت وصبر ازاں ست اگر تواں کرد واگر بصورت عفاف وکتمان وبروجہ حلال بود آں دیگر است۔ ۷ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ۔

مسئلہ فقہیہ

منقولہ من خط محمد امین مقیم چک مجاہد پنڈ دادن خان ضلع جہلم ولو دفع دابة اونخلة الى من يقوم له وله جزء من نمائه اصح وهو رواية عن احمد فتاوى ابن تيميه كتاب الاختيارات (ج۴ص۸۵س۱۴)

فائدۃ حدیثیۃ فقہیۃ متعلقۃ بحق الضیف وجوبا وندبا

سوال: کیا مہمان کی مہمانی حق واجب ہے یا نہیں؟ جیسا فلیکرم کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے۔

الجواب: فى المرقاة الجلد الرابع ص ۳۹۱ قال بعد كلام طويل مانصه قالوا ويشعر بان الثلاثة ليست من الصدقة فيحتمل انها واجبة لكنها نسخت بوجوب الزكوة اوجعلت كالوا جب للعناية وارادوابما بعدها التبرع المباح ثم قال وعامة الفقهاء على انها من مكارم الاخلاق وحجتهم قوله صلى الله عليه وسلم جائزته يوم وليلة والجائزة العطية والمنحة والصلة فذلک لايكون الامع الاختيار وقوله فليكرم يدل على هذا ايض اذ ليس يستعمل مثله فى الواجب وتاولوا

الاحاديث بانها كانت فى اول الاسلام اذكانت المواساة واجبة واختلف انها على الحاضر والبادى ام على البادى فذهب الشافعى ومن تبعه الى انها عليهما وقال مالک ومن وافقه انما ذلک على اهل البوادى لان المسافر يجدفى الحضر المنازل ومايشترى فى الاسواق اه قلت وان رايت الوجوب من قوله عليه السلام من كان يومن بالله واليوم الاخر الوارد فى اكرام الضيف فقدورد مثل هذا اللفظ فى ماليس بواجب بالاجماع كما ذكر فى المرقاة (اخر الصفحة المذكور) برواية الطبرانى عن ابى امامة من كان يومن بالله واليوم الأخر فلا يلبس خفيه حتى ينفضها ١٥ ٢ ١ ربيع ثانى سنه ١٣٣٤ هجرى.

فائدہ حدیثیہ

عن طلحة بن عبيدالله بن كريز قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الايام يوم عرفة وافق يوم الجمعة وهو افضل من سبعين حجة فى غير يوم جمعة الحديث اخرجه بطوله رزين تيسير كتاب الفضائل ٣٦٧

فائدة من فن القراءة

قال امام الشاطبى فى الرموز على القراء اجمالا :

جعلت ابا جاد على كل قارئ
دليلا على المنظوم اول اولا
قلت مفسرا للرموز
ابجد هزحطى كلمٰ نصع فضق رشت
ثخذ ظغش خذ بالرمز صار سهلا
وقلت مفصلا للرموز

الف نافع بائے قالوں ورش جیم دال را ابن کثیر ست اے فہیم
ہائے بزی زائے قنبل رابگو حائے بوعمر وست و طادوری شنو
یائے سوسی ابن عامر کاف راست لام از بہر ہشام اے مرد راست
ابن ذکوان میم وعاصم نون را صاد شعبہ عین حفص اے ذی ہدا
قائے حمزہ ضاد باشد خلف را قاف خلاد وکسائی راست را
سین ازبہر ابو الحارث شنو تائے دوری از کسائی بازگو
عاصم و حمزہ کسائی راست ثا چوں نباشد دیگرے را التقا
عاصم و حمزہ کسائی راست خا سہ دگر راچونکہ باشد التقا
ابن عامرداں وگر ابن کثیر واں سوم بوعمر وہرسہ یادگیر
عاصم وحمزہ کسائی راست ذال ابن عامر گر شود ضم بجدال
عاصم وحمزہ کسائی راست غین با ابو عمروآں امام اے نورعین
از پئے حمزہ کسائی ہست شین ختم شد حرفے رموز اے مردین
صحبت از حمزہ کسائی شعبہ یاب حمزہ و حفص و کسائی راصحاب
ابن عامر نافع است از بہرعم یادکن ایں اصطلاح اے خوش شیم
نافع و بوعمر و با ابن کثیر برسمائے ایں قرأت جائے گیر
آں ابوعمروست وآں ابن کثیر حق تجوید است ذیشاں دلپذیر
شد ابوعمرو دگر ابن کثیر ابن عامر این نفراز فن خبیر
آں امام نافع وابن کثیر شداز ایشاں جملہ حرمے فیض گیر

نافع عاصم کسائی حمزہ را
گشت فتح باب حصن اهتدا

تمام شد

فائدہ فقہیہ

فی اضحیة العالمگیریة رجل ارادان یضحی فوضع صاحب الشاة علی السکین یده مع ید القصاب حتی یعاونا علی الذبح قال الشیخ امامؒ یجب علی کل واحدمنهما التسمیة حتی لوترک احدهما التسمیة لایجوز کذا فی الظهیریة وایضًا فیها فی کتاب الصید مسلم عجز عن مدقوسه بنفسه فاعانه علی مده مجوسی لایحل اکله لاجتماع المحرم والمحلل فیحرم کمالوا خذ مجوسی بید المسلم فذبح والسکین فی ید المسلم لا یحل اکله کذا فی فتاوی قاضی خان انتهی وهکذا فی خزانة المفتین فی الدر المختار اراد التضحیة فوضع یده مع ید القصاب فی الذبح واعانه علی الذبح سمی کل وجوبا فلوترک احدهما اوظن ان تسمیة احدهما یکفی حرمت اه فی فتاوی قاضی خان رجل ارادا ان یضحی فوضع صاحب الشاة یده مع ید القصاب فی الذبح واعانه علی الذبح حتی صار ذالجامع القصاب قال الشیخ الامام یجب علی کل واحد منهما التسمیة حتی لوترک احدهما التسمیة لایحل الذبیحة اھ فتاویٰ سعدیه قلمی ص ۱۱۲.

فائدۃ فقہیۃ

قال ابن حجر فی الصورة فامالوکانت ممتهنة او غیر ممتهنة لکنها غیرت عن هیئتها اما بقطعها من نصفها او بقطع راسها فلا امتناع ص ۳۲۹ (لعله من فتح الباری) واستدل البعض به علی ان نصف الصورة جائز ولو کان فیها الراس لکن روی الطحاوی بسنده عن ابی هریرہؓ. الصورة الراس فکل شیء لیس له راس فلیس بصورة (معانی

الآثار ج ۲ ص ۳٦٦) وروى الشيخ على المتقى في كنز العمال عن معجم الاسمعيلى برواية ابن عباس الصورة الراس فاذا قطع الراس فلا صورة ١ ص ٤٠ ج ٨) وذكر الزبيدى فى شرح احياء العلوم بسنده حدثنا احمد ابن الحجاج قال قلت لابى عبدالله اليس الصورة اذا كان يد او رجل فقال كل شيء له راس فهو صورة (اتحاف الساده ص ٥٩ ج ٧) قال الخطابى المراد من الصورة التى فيها الروح ممالم يقطع راسه اولم يمتهن (عمدة القارى ج ١٠ ص ٣٠٧) وفى بدائع الصنائع وان لم تكن مقطوعة الرؤس فتكره الصلوة فيه (ج ١ ص ١١٥) وقال ابن حجر فى فتح البارى ونقل الرافعى عن الجمهور ان الصورة اذا قطع راسها ارتفع المانع (ص ٣٢٦ ج ١٠) از رساله قاسم بابت صفر سنة ١٣٣٩ و مع هذه التصريحات لايحتج بالعبارة الاولى المحتملة للنصف الا على والنصف الاسفل فما فيه الوجه يحرم صنعه ووضعه.

فائدة اصولية

فسر البعض السواد الاعظم بالجمهور لكن المراد بالجمهور جمهور خير القرون لكون الخير غالباً فيهم فاذا كان الاكثر منهم على امر كان خير ابخلاف مابعدهم لكون الشر غالباً فيهم فلا حجة فى كون اكثرهم على امر كما هو زعم العوام.

فائده اُصولية. كلما اشار اهل الحق اهل البدعة بترک ما التزموا احيانا كيلايوهم الدوام على الفعل اللزوم والوجوب عارضهم بعضهم بفعلهم احيانا كيلا يوهم الدوام على الترک الحرمة وهذا قياس مع الفارق لانه لوسلم لزم تكليف مالا يطاق لان الافعال المتروكة لا يحصيها عدد فلو وجب فعلها لايقدر عليه احد فتامل.

فائدۃ للاحتجاج علی الشیعۃ

فی من لایحضره الفقهیه باب النوادر عن علی امیر المومنین من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج عن الاسلام من رسالة النجم دور جدید نمبر ۳ ج ۳ ص ۱۲ ۔ ۷ صفر ۱۳۴۴ھ م دسمبر ۱۹۲۵ء.

فائده سیاسة من العقد الفرید

(ما یصحب به السلطان) قال المامون الملوک تتحمل کل شیء الا ثلثة اشیاء الفرح فی اهلک وافشاء السروالتعرض للحرم وفیه (اختیار السلطان لاهل عمله) قال عدی بن ارطاة لایاس بن معاویة دلنی علی قوم من القراء اولهم فقال له القراء ضربان ضرب یعلمون للاٰخرة لایعلمون لک وضرب یعلمون للدنیا فما ظنک بهم اذا امکنتهم منها ولکن علیک باهل البیوتات الذین یستحیون لاحسابهم فولهم (وقال) ابوبکر الصدیقؓ خالد بن الولیدؓ فرمن الشرف یتبعک الشرف واحرص علے الموت توهب لک الحیوة (وقال عمر بن الخطابؓ) لایصلح لهذا الامر الا اللین من غیر ضعف القوی من غیر عنف (وکتب) ارسطاطالیس الی الاسکندر اعلم ان الرعیة اذا قدرت ان تقول قدرت ان تفعل فاجتهد ان لاتقول تسلم ان تفعل (وقال ابرویز لابنه شیرویه) لاتوسعن علی جندک سعة یستغنون بها عنک ولا تضیقن علیهم ضیقا یضجون به منک ولکن اعطهم عطاء قصدا وامنعهم منعا جمیلا وابسط لهم فی الرجاء ولا تبسط لهم فی العطاء.

مایاخذ به السلطان من الحزم والعزم

(وقالوا) لایکون الذم من الرعیة لراعیها الا لاحدی ثلث کریم قصر به عن قدره فاحتمل لذلک ضغنا اولیئم بلغ به ما یستحق

فاورثه ذلک بطراو رجل منع حظه من الانصاف فشکا تفریطا (ولما ولی) عمر بن الخطاب عتبة بن ابی سفیان الطائف وصد قاتها ثم عزله تلقاه فی بعض الطریق فوجد معه ثلاثین الفا فقال انی لک هذا قال واللہ ماهو لک ولا للمسلمین ولکنه مال خرجت به لضیعة اشتریها فقال عمر عاملنا وجدنا معه مالا ما سبیله الا بیت المال ورفعه فلما ولی عثمان قال لابی سفیان هل لک فی هذا المال فانی لم ارلاخذ ابن الخطاب فیه وجها قال واللہ ان ابنا الیه لحاجة ولکن لاترد فعل من قبلک فیرد علیک من بعدک.

فائدہ حدیثیہ۔حدیث

(روی الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباسؓ یقول اللہ وعزتی وجلالی لولاک لما خلقت الدنیا ولو لاک لما خلقت الجنة واورده فی المواهب معزیا الی ابن طعزیک بلفظ لولاه ما خلقتک خطا بالأدم علیه السلام ولا خلقت سماء ولا ارضاثم قال ویشهد لهذا مارواه الحاکم فی صحیحه عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنه ان اٰدم رای اسم محمد مکتوب علی العرش وان اللہ قال لأدم لولا محمد لما خلقتک قال الزرقانی روی ابو الشیخ والحاکم عن ابن عباسؓ اوحی اللہ الی عیسٰی اٰمن بمحمد ومرامتک ان یومنوا به فلولا محمد ما خلقت اٰدم ولا الجنة ولا النار الحدیث واقره السبکی فی شفاء الاسقام والبلقینی فی فتاوالاومثل لایقال رأیا وعند الدیلمی عن ابن عباسؓ دفعه اتانی جبریل فقال ان اللہ یقول لولاک ما خلقت الجنة ولولاک ماخلقت النار الخ هذا کله ماقال العلامة محمد مراد المکی معرب المکتوبات حاشیة مکتوبات مجددیه حصه دوم دفتر اوّل صفحه ۱۲. ۱۵ رمضان سنه ۱۳۴۲ھ.

حدیث. من کثر سواد قوم فهو منهم. علامه محمد مراد گفته روایت کرد ایں حدیث را ابو یعلی از حضرت عبدالله بن مسعودؓ مرفوعا بزیادت ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل به الحدیث ۲۱ حاشیه کتاب بالا. ۱۵ رمضان سنه ۱۳۴۲ھ۔

تحقیق فقہی مہم

فی الدر ولا غیر الالثغ به ای بالالثغ علی الاصح کما فی البحر وحرر الحلبی وابن الشحنه انه بعد بذل جهده دائما حتما کالامی فلا یؤم الامثله الی ان قال هذا هو الصحیح المختار فی حکم الالثغ وکذا من لایقدر علی التلفظ بحرف من الحروف ا ه (ص ۶۰۸ و ۶۰۹ ج ۱ مع الشامی) وفی ردالمحتار تحت قوله علی الاصح ای خلافا کما فی الخلاصة عن الفضلی من انها جائزة لان مایقوله صار لغة ومثله فی التار خانیة وفی الظهیریة وامامة الالثغ لغیره تجوز وقیل لا ونحوه فی الخانیة عن الفضلی وظاهره اعتماد هم الصحة وکذا اعتمدها صاحب الحلیه قال لما اطلقه غیر واحد من المشائخ من انه ینبغی له ان یؤم غیره ولما فی خزانة الاکل وتکره امامة الفافاء ولکن الاحوط عدم الصحة ا ه (ص ۶۰۸ ج ۱)

ان عبارات سے امور ذیل مستفاد ہوئے (۱) الثغ کی امامت کے جواز میں اختلاف ہے۔ بعض نے اس کی امامت کو سب کے حق میں جائز رکھا ہے۔ (۲) الثغ صرف وہی نہیں جس میں صحیح پڑھنے کی قابلیت ہی نہ ہو کیونکہ حلبی وابن شحنہ نے اس پر بذل جہد واجب کیا ہے اور وجوب جہد فرع ہے۔ قدرت کی۔ پس الثغ سے مراد وہ الثغ ہے جو اس وقت حالت موجودہ میں صحیح پڑھنے پر قادر نہیں۔ (۳) جو شخص الثغ نہ ہو لیکن اس وقت کسی حرف کے صحیح تلفظ پر قادر نہ ہو۔ وہ بھی بحکم الثغ ہے۔ پس ہر چند کہ صحیح مختار قول یہ ہے کہ

الثغ کی امامت غیر الثغ کے لئے درست نہیں اور اس کا مقتضا یہ ہے کہ صحیح خواں کی اقتداء ایسے شخص کے پیچھے جائز نہ ہو جو حروف کو صحیح ادا نہیں کرتا۔ مگر اس وقت ضرورت کی وجہ سے امام فضلی کے قول پر فتویٰ دینے کو جی چاہتا ہے۔ خصوصاً حرف ضاد کے مسئلہ میں کیونکہ عام طور پر قراءٌ تک اس کو غلط پڑھتے ہیں۔ لہٰذا قاری کی اقتداء غیر قاری کے پیچھے صحیح ہے۔ البتہ ایسے شخص کے پیچھے صحیح نہیں جو بحالت موجودہ تصحیح حروف پر قادر ہے مگر غفلت یا بے توجہی یا رعایت عوام کی وجہ سے کسی حرف کو مثلاً ضاد کو اصلی مخرج سے نہیں نکالتا کیونکہ وہ بحکم الثغ نہیں بلکہ عمداً غلط پڑھنے والا ہے۔ واللہ اعلم ظفر احمد ۱۹ ج ۱ ۱۳۴۳ھ۔

نکتہ فقہیہ

فرق بين الصدقة الواجبه والتصدق الواجب فلا يعطى احدهما حكم الأخر فلا يلزم ان من لايكون مصرف الاول لايكون مصرف الثاني كاللقطة يجوز صرفها الى بنى هاشم مع عدم كونهم مصرف الصدقة الواجبة يكم رجب سنه ۱۳۴۳ هجرى.

فائدہ فقہیہ تتعلق بکفارۃ الغیبۃ

بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ غیبت کی خبر اگر مغتاب کو نہ پہنچے تو استغفار و توبہ کافی ہے۔ مغتاب سے معاف کرانے کی ضرورت نہیں۔ اس پر شبہ یہ ہوتا ہے کہ غیبت کے حق العباد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مغتاب کی اس سے بے آبروئی ہوئی تو یہ وجہ خبر پہنچنے کے قبل بھی متحقق ہوگئی پھر استغفار کیسے کافی ہوگا۔

جواب۔ جس کو اصول شرعیہ سے میں سمجھا ہوں یہ ہے کہ اصل وجہ حق العبد ہونے کی یہ ہے کہ مغتاب کو ایذا ہوئی اور وہ موقوف ہے خبر پہنچنے پر۔ باقی بے آبروئی ہونا یہ معصیت ضرور ہے لیکن اس کا تدارک معاف کرانے پر موقوف نہیں بلکہ جن جن کے سامنے غیبت کی ہے ان کے روبرو اپنی تکذیب کرنا کافی ہے اور یہ تکذیب بھی استغفار و توبہ کا جزو ہے۔

لان التوبة بحسب المعصية السر بالسر والعلانية بالعلانية اور جس صورت میں استحلال ضروری ہے اگر ممکن نہ ہو مغتاب کے لئے استغفار تدارک ہے۔ اور حدیث کفارہ کا محمل یہی تعذر ہے۔ ۳ رجب ۴۳ھ۔

فائدة كلامية تتعلق بختم النبوة

قال شيخ الاكبر فى الباب الحادى والعشرين من الفتوحات من قال ان الله تعالٰى امره بشئ فليس ذلك بصحيح انما ذلك تلبيس لان الامر من قسم الكلام وصفته وذلك مسدود دون الناس (اليواقيت والجواهر ج ۲ ص ۳۴) فما بقى للاولياء اليوم بعد ارتفاع النبوة الا التعريفات وانسدت ابواب الاوامر الا لهية والنواهى فمن ادعاها بعد محمد صلى الله عليه وسلم فهو مدع شريعة اوحى بها اليه سواء وافق بها شرعنا اوخالف (فتوحات مكيه ج ۳ ص ۵۱) فان كان مكلفا ضربنا عنقه والاضربنا عنه صفحاج ۲ ص ۳۴.

وفى العبقات. فالاتصاف بكمالات النبوة لايستلزم الاتصاف بالنبوة ۱۰۵. ۳ رجب سنه ۴۳ھ.

فائدہ ریاضیہ متعلقہ اوقات وتفاوت مقامات از دہلی

سہارنپور۔ ہانسی۔ حصار۔ سردھنہ۔ کرنال۔ کاندھلہ۔ منگلور۔ رڑکی۔ گلاؤٹھی۔ جھنجانہ۔ مظفر نگر۔ بلند شہر کے اوقات دہلی سے ایک منٹ پہلے اور میرٹھ دو منٹ پہلے اور علی گڑھ پانچ منٹ اور متھرا اور آگرہ چھ منٹ پہلے اور اٹاوہ سات منٹ پہلے اور بریلی آٹھ منٹ پہلے اور مرادآباد ایک منٹ بعد۔ اور انبالہ اور رامپور تین منٹ بعد ہیں۔

از جنتری مرتبہ قاری محمد ابراہیم دہلوی از نقشہ مولانا سید احمد صاحب دہلویؒ بشرح تقویم مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ ۳ رجب ۱۳۴۳ ہجری۔

فائدة فقهية فی تحقيق حكم الخضاب الاسود

استدل المجوزون بفعل الحسين بن علىؓ الذی رواه البخاری فی باب مناقب الحسن والحسين عن انس بن مالک قال اتی عبیداللہ بن زياد براس الحسين فجعل فی طشت فجعل ينكت وقال فی حسنه شيئا فقال انس كان اشبههم برسول اللہ صلى الله عليه وسلم وكان (الحسين ف) مخضوبا بالوسمة اھ۔

الجواب: عند المانعين بما فی الحاشية وهذه عبارتها ظاهره وان كان معارضه لقوله عليه السلام جنبوه السواد لكن المعنى لان مخضوبا بالوسمة الخالصة والخضب بها وحدها لايسود الشعر فاندفع التعارض بينهما لان المنهى عنه هو السواد البحت او كون السواد غالباً على الحناء لا بالعكس ومنشا الشريعة بنهيه ان لايلتبس الشيب بالشباب والشيخ بالشاب علا ان الحسين كان غازيا شهيدا فالخضاب بالسواد جائز فی الجهاد ۱۲ ج۱ ص ۵۳۰ والمحشى وان كان غير معلوم لكنه لايضر لان حقيقة الجواب المنع وهو مطالبة الدليل ولكل واحد حق المطالبة (۹ رجب سنه ۵۴۳) ثم ارانی حبی المولوی محمد اسحٰق الحديث فی البخاری هكذا حدثنی انس بن مالک قال قدم النبی صلے الله عليه وسلم المدينة فكان اسن اصحابه ابوبكر فغلفها بالحناء والكتم حتى قنالونها (ص ۵۵۸ ج ۱ باب هجرة النبی صلى الله عليه وسلم واصحابه الى المدينة)

اندگفت و درمیان ہردو زانوئے اوکشادگی وبُعدے باشد وانبوہ ریش باشد و در چشمہائے اوسرمہ رنگ خلقی باشد ووقت ظہوراوچہل سال باشد۔

فصل دوم دربیان کراماتے کہ مخصوص بذات او باشد

یکے آنست کہ چوں ازوے علامتے برصدق دعویٰ بطلبند اشارہ بر پرندہ کند۔ پرندہ بیاید وبردست راست وے بنشیند۔ وچوں شاخے خشک درزمین بنشاند فی الحال سبز و برگ دارگردد۔ وہرقلعہ وحصارے کہ فتح کردن خواہد ہمیں کہ تکبیر گوید دیوارہا بخودی خود بیفتد وبرسراو ابرے باشد کہ درآں فرشتہ ندا کند کہ ایں مہدی آخرالزمان است اورابیعت کنید۔ وررروایتے آں آوازازمشرق تامغرب شنیدہ شود۔ چنانچہ ہرکہ درخواب باشد بیدارشود و برسرلشکر اوحضرت جبرائیل علیہ السلام باشد وپس لشکراو حضرت میکائیل وسہ ہزارفرشتہ برائے مدداومتلازم باشند ودرزمان اوگوسفنداں باگر گاں بچرندوکودکاں بامارو کثردم بازی خواہند کردوزمین تمام دفین ہائے خودمثل ستونہائے زرونقرہ بیروں اندازدودرزمین برکت پیدا آید کہ یکے مدہفتصد مد بروید ودلہائے مردماں چناں غنی کنند کہ فقیرنباشد تازکوۃ قبول کند۔

فصل سوم درنشانہائے کہ پیش ازظہوراودرعالم پیدا شوند

یکے آنکہ سید بے گناہ ہاشمی میان حجراسودومقام ابراہیم کشتہ شودوپیش ازظہوراو امیرے باشد کہ نام آں سفیان باشدازاولادابوسفیان ابن حارث برائے طلب مہدی لشکرے عظیم بفرستد۔ چوں درمحلے برسد کہ نام آں محل بیداءست درمیان مکہ ومدینہ۔ تمام لشکراودرزمین فرورونددودوکس سلامت مانند۔ یکے خبربرائے سفیان بروددوم خبر خوش برائے مہدی آخرالزماں درمکہ آرد۔ وبعدازاں مردماں بیعت کنندومہدی ازمکہ برائے جنگ سفیان بیروں آید۔ آخرسفیان راذبح کند۔ دیگرآنکہ دیہے کہ نام آں دیہ حرسفیان باشد بجانب شہرے کہ نام آں شہرغوطہ باشد آں بتمام درزمین فردرود۔ دیگرآنکہ درماہ رمضان درشب اول کسوف ماہ باشدودرپانزدہم خسوف

ہو کہ حضرت مولانا نے فرمایا ہے لیکن اگر جمع کر دیا تو یہ بہتر ہے کہ جو نفع وہاں سے ملے اس کو لے کر مساکین کو دے دے۔ اور اگر کوئی شخص خود ہی مسکین اور قرضدار ہے تو بعض علماء کے نزدیک اس کو اپنی حاجت میں خرچ کرنے کی گنجائش ہے اھ۔ تو وہ شبہ اس لئے صحیح نہیں کہ اس سے سود کا جواز ثابت نہیں ہوتا بلکہ حرمت ثابت ہوتی ہے کیونکہ تصدق کا حکم املاک خبیثہ و اموال محرمہ ہی میں ہوتا ہے نہ کہ اموال طاہرہ میں۔ پس اگر سودی معاملہ جائز ہوتا تو تصدق کا حکم کیوں کیا جاتا اور اپنے استعمال کے لئے مفلسی کی کیوں شرط لگائی جاتی اور گنجائش کو بعض علماء کی طرف منسوب کیوں کیا جاتا پس ثابت ہوا کہ اس فتوے کو اپنے مدعا کی تائید میں پیش کرنا بالکل غلط ہے اور فتوے کا حاصل یہ ہے کہ سود لینا حرام ہے۔ اس لئے بنک میں روپیہ نہ جمع کرنا چاہئے لیکن اگر کسی نے اس فعل ناجائز کا ارتکاب کر لیا اور سود لے لیا تو اُس پر تصدق واجب ہے کیونکہ وہ مال خبیث اور واجب التصدق ہے اور اگر خود ہی صدقہ کا اہل ہو تو بعض علماء کی رائے پر نہ کہ خود حضرت مولانا کے مسلک پر اس کو اپنے صرف میں بھی لا سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ فتویٰ مذکورہ سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مسلمانوں کو سود لینا اور اس سود کو اپنے ذاتی اور قومی اور ملکی کاموں میں صرف کرنا جائز ہے پس مؤلف کا اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اس وقت نہ صرف بعض افراد قوم مقروض و مسکین ہیں بلکہ مجموعی طور پر کل قوم دیگر اقوام دنیا کے مقابلہ میں حد درجہ مقروض و مسکین ہے اور کل قوم کی قرضداری اور مسکنت دور کرنے کا یہی ذریعہ ہے کہ پس انداز کیا ہوا روپیہ اور اُس کا منافع ذاتی اور قومی اور ملکی کاموں میں لگے۔ پس حضرت کا یہ فتویٰ قوم کے حق میں آب حیات کا کام دے گا اھ۔ بالکل غلط اور سراسر تحریف ہے۔

اب ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ فتوے مذکور سے نتیجہ مذکور نکالنے میں مؤلف نے کتنی غلطیاں کی ہیں۔ غلطی اول حضرت مولانا نے سود لینے کو نہ کسی امیر کے لئے جائز کہا تھا نہ کسی غریب کے لئے مگر مؤلف نے امیر و غریب سب کے لئے جائز کر دیا۔ غلطی دوم حضرت مولانا نے سود کا مصرف صرف فقراء کو قرار دیا تھا۔ مؤلف نے اغنیاء اور دولت

آفتاب شود بر خلاف قاعدہ نجومیان و بروایتے دوبار کسوف قمر باشد در یک ماہ۔ دیگر
آنکہ فتنہ در مدینہ واقع شود در مقامیکہ نام آں احجار زیت است عرق خون گردد و خلق از
مدینہ بیروں روند مقدار دو فرسنت بعد ازاں مہدی بیروں آید و دیگر آنکہ بادشاہ شام و
بادشاہ مصر باہم جنگ کنند کہ اہل شام چند قبیلہا اہل مصر را اسیر گیرند و دیگر آنکہ از جانب
مشرق مردے پیدا شود کہ ہمراہ او بیرقہائے سیاہ باشد بالشکرے عظیم برائے اعانت
مہدی دیگر آنکہ اہل تبریز طرف شام برائے مدد روند۔ دیگر آنکہ پیش از مہدی مردمان
بر فرزند امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ جمع شوند و اورا بیعت کنند کہ آں فرزند لائق بیعت نہ
باشد۔ پس کشتہ شود یا بمیرد دیگر آنکہ تاریکی در عالم پیدا شود و بعد ازآں مہدی ظہور کند۔

فصل چہارم در چیز ہائیکہ واقع شود از اول خرج مہدی تا مرگ

یکے آنست کہ از مکہ مشرفہ خروج کند در ماہ محرم و روز عاشوراء گذشتہ شب یازدہم
بعد از نماز عشاء بعد از تاریخ سنہ ایک ہزار و دو بست تمام بگذرد و ہمچناں در اثر وارد شدہ
است وسی صد و سیزدہ اشراف قوم بعدد اہل بدر اورا بیعت کنند درمیان رکن و مقام
ابراہیم علیہ السلام و با مہدی بیرقی باشد کہ آں بیرق حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وسلم بود وآں بیرق از صوف سیاہ چہار گوشہ بود کہ ہرگز بعد از وفات آں حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابرپانہ کردہ بود تا زمان مہدی بعد ازاں مہدی اورا
برپا کند و برآں رایہ بر طریق علم نوشتہ باشد کہ البیعۃ للہ یعنی بیعت برائے خدائیست و
صاحب بیرق مہدی شخصے باشد کہ نام او شعیب بن صالح التیمی باشد کہ اندک ریش
باشد و با مہدی پیراہن و تیغ حضرت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم باشد۔ پس چوں نماز عشا
گزارد باشد بر سر منبر سوار شود و خطبہ دراز بخواند و خلق را دعوت سوئے طاعت خدائے
تعالیٰ و رسول خدائے تعالیٰ کند و ناصراں و یاری وہان مہدی بیشتر از اہل کوفہ و اہل
یمن و ابدال شام باشند و تمام دنیا را مالک شوند۔ چنانچہ ذی القرنین و حضرت سلیمان
علیہ السلام مالک شدہ و تمام عرب و عجم و مسلمانان طاعت او کنند بے جنگ و علامت

شناختن لشکریان او چوں بادشمن یکجا خلط شوند لفظ امت اَمت باشد کہ از زبان مردمان مہدی برآید چوں ایں لفظ ہر کہ بگوید معلوم شود کہ او از لشکریان مہدیست و مدت سلطنت او ہفت سال باشد و بروایتے مشہور چہل سال و عالم را بعدل خویش پر کند و خزینہا کہ درزیر کعبہ مدفون است درزمان مہدی بیروں آید و مال را برابر قسمت کنند و غنی و فقیر را یکساں ہدہد و لشکرے جانب ہند فرستد و گنجہائے ہند را بآرائش بیت المقدس صرف کند و ملوکان ہند را در گردن ایشاں طوقہا نہادہ پیش او بیارند و بسیارے از شہرہا و قلعہ ہا در زمان او فتح شود۔ خصوصاً آں سہ شہر یکے قسطنطنیہ دوم رومیہ سوم قاطعہ پس چوں برائے فتح قسطنطنیہ بر کنارہ راہ دریا برسد بیرق خود در زمین فرو کند تا وضو کند برائے نماز فجر و چوں فارغ شود دردریا رواں شود۔ آب از او دور دور شود و ایشاں بدنبال آب برود تا بکنارہ دیگر برسد بیند کہ تمام آب دریا خشک شدہ باشد۔ لشکر خود را آواز کند ہمہ لشکر در زمین خشک بگورد۔ چنانچہ بنی اسرائیل در زمان موسیٰ علیہ السلام در دریا گذشتہ۔ بعد از آں مقابل قسطنطیہ شود و تکبیر بگوید کہ دیوار ہائے قلعہ بخودی خود بیفتد و ایں شہر فتح کند۔ پس جانب شہر رومیہ کہ در وصد بازار است و در ہر بازار ہزار دوکان است اورا تکبیر بگوید آں ہم فتح شود و دریں شہر از ررا ین ﴿ہکذا فی الاصل ولم یفہم واللّٰہ اعلم ۱۲﴾

بیت المقدس و تابوت کہ در و سکینہ بود چنانچہ در قرآن مجید وارد است ان یاتیکم التابوت فیه سکینة من ربکم وبقیة مما ترک ال موسی وال هارون تحمله الملائکة. ایں تابوت و مائدہ بنی اسرائیل و پارچہ ہائے لوح توریت و حلیۂ سیدنا آدمؑ و عصا موسیٰؑ و منبر سلیمان علیہ السلام در ینجا است و نیز درآں تابوت باقی ازاں چیز یست کہ گذاشتہ است۔ آنرا آل موسیٰؑ و آل ہارون یعنی نفس موسیٰؑ و نفس ہارونؑ۔ چنانچہ ان الله اصطفٰی ادم و نوحا وال ابراهیم وال عمران علی العالمین ای انفسهما و در حدیث آمدہ من مزامیر آل داؤد و نفس داؤد است وانچہ از موسیٰؑ و ہارونؑ درآں تابوت ماندہ بود۔ نعلین موسیٰؑ بود و عمامہ ہارون و پارہ ترنجبین

دریزہ الواح وایں تابوت را عمالقہ از بنی اسرائیل گرفتہ درولایت خود بردہ بودند ودر ہر موضعے کہ آں تابوت را در وداشتند آفتے برسیدے۔ آخرالامر آنرا درحوالی نہادہ مخفی کردند۔ حق سبحانہ تعالیٰ امر کردہ بود ملائکہ را تا ملائکہ آں را برداشتند ونزد شمویل آوردند ومن کہ بر بنی اسرائیل نازل شدہ بود سفید تر از شیر وشیریں تر از شہد وایں چیز باہمہ از شہر رومیہ بدر کنند پس چوں یہود آں تابوت بہ بینند ہمہ اسلام آرند مگراند کے۔ بعدازآں بطرف شہر قاطعہ کہ بر کنارہ دریائے سبز کہ گرد بگرد دنیا است متوجہ شوند۔ طول او ہزار میل وعرض او پانصد میل او مراورا سی صد وشصت دروازہ است کہ از ہر دروازہ ہزار مرد جنگی بیروں آیند۔ آں شہر نیز بچہار تکبیر فتح کند۔ بعدازاں بہ بیت المقدس روانہ شوند وقرار گیرند کہ ناگاہ خبر آید کہ دجال بیروں آمدہ ومتوجہ بیت المقدس شود ومسلمانان را گرد کند وقحطے سخت شود ومسلمانان باز کمانہا وزہہائے خود بگیرند وزہ کمان را بخورند وتسبیح وتہلیل وتکبیر زنندہ مانند وہمدریں حالت باشد کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرودآیند وقت صبح روز جمعہ چوں مہدی صاحب الزماں ایشاں را شناسد بگوید کہ پیش شو د امامت بکن۔ حضرت عیسے صلوات اللہ گوید ایں نماز برائے تو اقامت کردہ شدہ تو بکن پس دنبال حضرت عیسیٰ علیہ السلام آں نماز را بگذارد وباقی نماز ہا را مہدی دنبال عیسیٰ علیہ السلام بگذارد۔

المقصود۔ چوں از نماز فارغ شود حضرت عیسیٰ علیہ السلام را فرماید کہ دروازۂ شہر باز کنید ونظر دجال بر عیسیٰ علیہ السلام افتد بگذارد چنانچہ نمک در آب گداز د۔ پس عیسیٰ علیہ السلام بردود اورا زخمی کند واو را ولشکر او ورا وسرداران لشکریان اورا ہلاک گردانند۔ بعد از عیسیٰ علیہ السلام تاسی سال وبروایتے چہل سال پادشاہی میکند۔ ہمچوں بادشاہی امام مہدی وحضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعدازاں یاجوج وماجوج پیدا شوند لشکرے بیحد از فرزند آدم صلوات اللہ علیہ وسلامہ باشند۔ کوچک ایشاں یک شبر باشد وبزرگ ایشاں سہ شبر باشند وحضرت عیسیٰؑ تمام مسلمانان را بر کوہ طور حصر کنند باشدت تمام۔ پس حق سبحانہ وتعالیٰ جملہ مسلمانان را از شر ایشاں خلاص کند بدعائے حضرت عیسیٰ علیہ

السلام۔ وبدعائے مہتر عیسیٰ علیہ السلام ایشاں ہلاک شوند و تفصیل ایں قصہ ہا در محل خود گفتہ شدہ۔ بعدازاں دابۃ الارض پیدا شود۔ بدازآں آفتاب از مغرب طلوع کند۔ بعدازاں درِ توبہ بستہ شود و قرآن برداشتہ شود و کعبہ را اہل حبش ویراں کنند۔ بعدازآں قیامت قائم شود والعلم عنداللہ تمت الحمدللہ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحیمن۔ فقط……۱۲۔

ضمیمہ رسالہ مذکورہ

وبظهور المهدى عليه السلام علامات كثيرة مذكورة فى هذه العبارات منقولة عن البرهان.

حديث. يخرج المهدى وعلى راسه عمامه فيها منادى ينادى هذا المهدى خليفة الله فاتبعوه رواه ابونعيم روى عن علىؓ اذا نادى مناد من السماء ان الحق في آل محمد فعند ذلك يظهر المهدى على افواه الناس ويشربون حبه ولايكون لهم ذكر غيره ۱۲ ابو نعيم. عن عمار بن ياسر اذا قتل النفس الزكية واخوه بمكة صيعته نادى منادى من السماء ان اميركم المهدى الذى يملأ الارض خصبا وغلالا قال فى عقد الدر وهذا النداء يعم اهل الارض ويسمع اهل كل لغة بلغتهم . عن ابى جعفر رضى الله عنه قال ينادى مناد من السماء ان الحق فى آل محمد وينادى مناد من الارض ان الحق فى آل عيسى اوقال العباس فشك فيه وانما الصوت الاسفل صوت الشيطان والصوت الا علىٰ كلمة الله العليا ۱۲ . وعن محمد بن علىؓ قال اذا كان الصوت فى شهر الرمضان فى ليلة جمعة فاسمعوا واطيعوا وفى آخر النهار صوت اللعين ابليس ۱۲ .

حديث المهدى رجل اجلى الجبهة اقنى الانف ۱۲ . وذكر

صلی اللہ علیہ وسلم ثقلا فی لسانہ ۱۲ عن علیؓ المهدی مولده بالمدینة من اهل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسمه اسم نبی و مهاجرته بیت المقدس کث اللحیة اکحل العینین براق الثنایا فی وجهه خال وفی کتفیه علامة النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج برایة النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مرط مخملة سوداء مربعة فیها حجر لم تنتشر منذ توفی صلی اللہ علیہ وسلم تنتشر حتی یخرج المهدی یمده اللہ بثلاثة الاف من الملائکة یضربون وجوه خالفه وادبارهم یبعث وهو مابین الثلاثین الی الاربعین ۱۲ عن حسین بن علی رضی اللہ عنه اذارایتم علامة من السماء نار عظیمة من قبل المشرق تطلع لیلافعندها فرج الناس وهی قدوم المهدی ۱۲ عن شریک قال بلغنی قبل خروج المهدی ینکسف القمر فی شهر رمضان مرتین ۱۲ عن حسین بن علی قال للمهدی خمس علامات السفیانی والیمانی والصحیة من السماء والخسف بالبیداء وقتل النفس الزکیة ۱۲ .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایں ترجمہ عبارت ست کہ نقل کردہ شدہ انداز کتاب برہان فی العلامات مہدی آخر الزمان ایں حدیث روایت کردہ شدہ از ابونعیم کہ خروج کند مہدی علیہ السلام و برسر او ابر سایہ فگن باشد دراں ابر منادی ندا کند ایں است مہدی خلیفہ خدا پس تابعداری بکنید اورا ۱۲۔ مرویست از علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر گاہ ندا کند منادی از آسمان کہ تحقیق حق در آل محمد است۔ پس در آں وقت ظہور کند مہدی علیہ السلام بر زبانہائے مردمان (یعنی ذکر مہدی بر زبان خلق جاری شود) ونوش کنند جام الفت او و نباشد او شاں را ذکر غیر مہدی علیہ السلام (یعنی محبت امام مہدی علیہ السلام در دل

شاں پیدا شود از غلبۂ محبت او ہر دم ذکر او کنند)

روایت است از عمار یاسر ہر گاہ قتل کردہ شود نفس زکیہ (یعنی نفس بے گناہ و پاک) و برادر او در مکہ مکرمہ از روئے سازش آواز دہندہ از آسمان آواز دہد تحقیق امیر شما یعنی امام و خلیفہ مہدی ست آنکہ پر کند زمین را از روئے زینت و از روئے غلہ (گفت در عقد الدرنام کتاب است) کہ ایں ندا عام باشد اہل زمین را و بشنود ہر اہل زبان در زبان خود ۱۲۔

روایت است از ابو جعفر گفت آواز دہندہ آواز دید از آسمان (یعنی سردش غیبی) کہ تحقیق حق در آل محمد است (یعنی حق خلافت) و آواز دہندہ از زمین آواز دہد کہ تحقیق (یعنی حق خلافت) در آل عیسیٰ است (مراد از آل مدعیان مذہب عیسوی ست چرا کہ عیسیٰ علیہ السلام نکاح نہ کردہ است آل و اولاد از کجا باشد) یا گفت عباس پس شک کردوراں راوی و جز یں نیست کہ آواز زیریں آواز شیطان است علیہ اللعنہ و آواز بالا کلمۂ خدا است بلند (یعنی حکم خدا است) روایت است از محمد بن علی گفت ہر گاہ کہ باشد آواز در ماہ رمضان در شب جمعہ پس بشنوید و اطاعت کنید و در آخر روز آواز لعین ابلیس است ۱۲۔

حدیث: است مہدی مردے باشد روشن پیشانی بلند بینی ۱۲ و ذکر کرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم لکنت در زبان او ۱۲۔

روایت: است از علیؓ جائے پیدائش مہدی در مدینہ منورہ باشد از اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم و اسم او اسم نبی باشد (یعنی نام پاک مہدی علیہ السلام محمد باشد کہ نام پیغمبر ما است) و جائے ہجرت او بیت المقدس باشد انبوہ ریش باشد سرگیں چشم باشد دندان روشن باشد۔ بر چہرہ مبارک او خال باشد و درمیان ہر دو شانہائے او علامت مثل علامت نبی صلی اللہ علیہ وسلم باشد۔ خروج کند با نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم آن نشان از پشمینۂ کہنہ سیاہ چہار گوشہ باشد۔ دراں کندہ باشد و کشادہ۔ شدہ است آں نشان از بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم و نکشاید او را کسے غیر مہدی علیہ السلام مدد کند او را خداوند تعالیٰ با سہ ہزار فرشتگان بکشند ہر کہ روگردانی و مخالفت او کند مبعوث شود۔

درآنحالکیہ عمر او درمیان سی تا چہل باشد ۱۲۔

روایت۔ است از حسین بن علی ہرگاہ بیبید شما علامت از آسمان آں علامت نارکلاں باشد از طرف مشرق کہ بالا برآید در شب پس درآں وقت خوش خبری دہ مردم راو آں خوش خبری ظہور کردن مہدی علیہ السلام باشد ۱۲۔

روایت۔ است از شریک گفت خبر رسید مرا از اول خروج مہدی علیہ السلام کسوف شود ماہتاب دوبار در ماہ رمضان ۱۲۔

روایت۔ است از حسین بن علی رضی اللہ عنہما تحقیق گفت او برائے خروج مہدی علیہ السلام پنج علامت باشد یکے خروج سفیانی۔ دوم خروج۔ یمانی۔ و آواز از آسمان وفرو بردہ شدن زمین در بیداء (مقامیست درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ) وکشتہ شدن نفس پاک بے گناہ ۱۲۔

تمت بالخیر روزسہ شنبہ ۱۵ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ

درمکہ معظمہ ومکرمہ.

بدست متدعی دعابندہ عاجز محمد صادق الیقین عفی عنہ۔ یقول اشرف علی ان روایات الرسالہ مابین غث وسمین وضعیف ومتین۔

فائدة فی الروایة الدالة علی ان الوقف لایملک باستیلاء الکفار

رفع البحث عنه فی دهلی وسئلت عنه فاخرج الروایة المولوی ظفر احمد قلت وفی احکام الاوقاف الخصاف فی باب الارض اوالدار توقف فتغصب قلت ارایت الغاصب اذا ضمنه قیمة الارض الوقف (اے ضمن القیم الغاصب کذابهامش الاصل ۱۲) هل یملک الارض الوقف ان رجعت الیه (قال) لا (قلت) ولم (قال) من قبل ان الوقف لایملک والوقف بمنزلة المدبرلو غصبه غاصب من مولاه

فابق من الغاصب اواخرجه الغاصب من یده فضمن قیمت لایملکه ومتی ظهر عاد الی مولاه ورد مولاه القیمة التی اخذها ۱ھ (س ۲۴۱) قلت ومحل الاستشهاد منه قوله الوقف.

بمنزلة المدبر: وقد صرح فقهاء نافی باب استیلاء الکفار انهم لایملکون المدبرین بالغلبة صرح به فی البحر (ص ۹۷ ج۵) وکذا صرح فی عامة الکتب فالکفار لایمکون اوقافنا باستیلائهم.

فائدہ حدیثیہ

درحل معانی بعض احادیث ازحضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

سوال اول۔حدیث غزوہ ذی قرد (واقع صحیح مسلم) میں ہے سلمہ بن اکوعؓ کوآپ نے ڈھال دی تھی۔انہوں نے اپنے چچا کو دے دی۔آپ نے فرمایاانت الذی قال الاول اللھم ابغنی حبیبا احب لی الی من نفسی. یہ الذی کون ہےاور الاول ترکیب میں کیا ہے۔غرض اس کے کیا معنی؟

الجواب۔بقلم مولانا محمد یحییؒ. انت کالذی قال الاول. یاتواس الذی میں وضع مظہر مقام مضمر ہے۔اے انت مصداق ما قال (ای قائل) تو قالہ قائل کی جگہ اول اس لئے رکھ دیا کہ اس قائل کا زمانہ اول میں ہونا منصوص ہوجائے پس معنی یہ ہوئے انت کالذی قال قائل. یایہاں فیہ مقدر ہوتوضمیر الذی محذوف ہوئی اور قال کا فاعل اول بلاتکلف ہوگا۔

سوال دوم۔حدیث اسلام ابوذر غفاریؓ میں ہے کہ شب کو دوعورتیں طواف کرنے آئیں اوراصاف ونائلہ کوپکاررہی تھیں ابوذررضی اللہ عنہ نے ان سے کہاانکحا احدہما الاخرے اور یہ بھی کہامن مثل الخشبة۔اس احدی اوراخری سے مراد کیا اساف ونائلہ ہیں اورانکاح سے کیا مراد؟

الجواب۔بقلم الموصوف.معنی یہ ہیں کہ ان دونوں کا باہم نکاح کردو۔اوروہ ذکر

جو مثل الخشبہ ہے وہ دوسرے کے داخل کردے گا۔ یہ اشارہ تھا اور مقصود بالشتم اساف و نائلہ ہیں اور ان کی معبودیت والوہیت پر تعریض تھی مرتین کی اغاظت کے واسطے۔ فقط۔

سوال سوم۔ متعلق معنی حدیث لایقتل قرشی۔

الجواب۔ بقلم مولوی ابوالبرکات موئ۔ لایقتل قرشی کے باب میں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس ہیئت کذائیہ کے ساتھ بمقابلہ اہل اسلام قرشی قتل کئے گئے۔ اب قیامت تک ایسا واقعہ نہ ہوگا۔ یعنی جہاد کے ساتھ جماعت ان کی قتل نہ کی جائے گی اور فرمایا کہ نفی ارتداد نووی کی رائے ہے مسلم نہیں۔

فائدہ فقہیہ از مولانا عنایت الٰہی صاحب منقولہ از حصہ روئداد مطبوعہ جلسہ (۵۲) مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

نقل فتویٰ حضرت مولانا مرشدنا مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی قدس سرہ۔

السوال۔ یہ ملک ہندوستان جو سو برس سے زیادہ سے مملوکہ و مقبوضہ حکام مسیحی ہے اور ان کی رعایا میں ہنود وغیرہ مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں اور ہم لوگ مسلمان بھی زیر حکومت آباد ہیں تو مسلمانوں کو اس ملک میں رعایا حکام بن کر رہنا چاہئے یا نہیں؟ اور ہم مسلمانوں کو اپنے ان حکام کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے اور نیز ہنود وغیرہ رعایا حکام کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے؟

الجواب۔ (۱) چونکہ قدیم سے مذہب اور قانون جملہ مسیحی لوگوں کا یہ ہے کہ کسی کی ملت اور مذہب سے پرخاش اور مخالفت نہیں کرتے اور نہ کسی مذہبی آزادی میں دست اندازی کرتے ہیں اور اپنی رعایا کو ہر طرح سے امن و حفاظت میں رکھتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو یہاں ہندوستان میں جو کہ مملوکہ و مقبوضہ اہل مسیحی ہے رہنا اور اُن کی رعیت بننا درست ہے۔ چنانچہ جب مشرکین مکہ معظمہ نے مسلمانوں کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ملک حبشہ میں جو مقبوضہ نصاریٰ تھا بھیج دیا اور یہ صرف اس وجہ سے ہوا کہ وہ کسی کے مذہب میں دست اندازی نہیں کرتے تھے۔

(۲) اور جب مسلمان رعایا بن کر ہندوستان میں رہے اور حکام سے عہد و پیان کر چکے کہ کسی حاکم یا رعایاء حکام کے جان اور مال میں دست اندازی نہ کریں گے اور کوئی امر خلاف اطاعت نہ کریں گے تو مسلمانوں کو خلاف عہد و پیان کرنا یا کسی قسم کی خیانت و مخالفت حکام کرنا ہرگز درست نہیں اور نہ کسی قسم کی خیانت اور خلاف عہد کرنا رعایا حکام یعنی ہنود وغیرہ کے ساتھ کرنا درست ہے۔ عہد کے پورا کرنے کی مسلمانوں کے مذہب میں اس قدر تاکید ہے کہ شاید کسی دوسرے مذہب میں نہ ہو۔

قال اللہ تعالٰی واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا.

ترجمہ: عہد کو پورا کرو کیونکہ عہد کے بارے میں بروز قیامت باز پرس ہوگی۔ عہد شکنی کی سخت ممانعت ہے اور کسی سے عہد کر کے اس کے خلاف کرنے پر بہت دھمکی دی گئی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا من ظلم معاھدا او انتقصه اوکلفه فوق طاقته او اخذ منه شیئا بغیر طیب نفس فاناحجیجه یوم القیٰمة.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام امت کو فرماتے ہیں جو کسی غیر مذہب سے عہد کر کے اس پر ظلم کرے یا ان کو کوئی عیب لگا دے اور اس کی بلا وجہ توہین کرے۔ یا اس پر مشقت زائد ڈالے یا اس کے مال میں سے کوئی چیز بلا رضا مندی لے لے تو قیامت کے دن اللہ کے روبرو میں اس سے جھگڑا کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے نائبوں کو عام تعلیم یہ ہوتی تھی۔ لا تغدروا۔ یعنی خلاف عہد مت کرو۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ

ذمة المسلمین واحدة یسعی بھا ادناھم فمن اخفر مسلما فی ذمته فعلیه لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل اللہ یوم القیمة صرفا ولا عدلا.

یعنی مسلمانوں کا ذمہ اور عہد ایک ہے۔ اگر ایک مسلمان کسی غیر مذہب والے

سے معاہدہ کرلے گا تو سب مسلمانوں پر اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ اگر کسی مسلمان کے عہد کو جو اس نے کسی کے ساتھ کیا تھا۔ کوئی دوسرا مسلمان توڑنا چاہے تو اُس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عہد شکن کی کوئی عبادت فرض یا نفل ہرگز قبول نہ کرے گا۔

(۳) اسی طرح کسی کو بے گناہ اور بلا وجہ قتل کر دینا خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ **قال اللہ تعالیٰ ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ.** یعنی جس جان کے قتل کو خدا تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو ناحق نہ مار ڈالو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ **من قتل معاهدا بغیر کنه لم یرح رائحة الجنة.** یعنی جس نے کسی کے ساتھ عہد کر کے اس کو قتل کیا وہ جنت کی بو بھی نہ سونگھے گا علی ہذا فقہ کی تمام کتابیں ان مسئلوں اور روایات سے بھری ہوئی ہیں۔ پس مسلمانوں کو اپنے عہد کے موافق حکام کی تابعداری کرنا جس میں کچھ معصیت نہ ہو ضروری ہے اور کسی قسم کی بغاوت اور مخالفت اور مقابلہ اور خیانت جائز نہیں۔

(۴) اگر کوئی قوم مسلمان یا غیر مسلمان جو ممالک مقبوضہ ہمارے حکام سے خارج ہیں۔ ان ہمارے حکام کے ساتھ مقابلہ اور لڑائی کرنے اور ان پر حملہ کر کے آئیں تو ہم کو اس قوم کے ساتھ ہونا اور ان کو مدد دینا بھی ہرگز درست نہیں کیونکہ یہ بھی خلاف عہد ہے۔ **قال اللہ تعالیٰ وان استنصروا کم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینھم میثاق.** یعنی اگر اہل اسلام مدد چاہیں تم سے دین کے معاملہ میں پس تمہارے اوپر مدد کرنا ضروری ہے مگر اس قوم کے معاملہ میں کہ تمہارے اور ان کے درمیان عہد ہو چکا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان کا ان لوگوں سے مقابلہ ہو جن سے تم عہد و پیمان کر چکے ہو تو مسلمانوں کا ساتھ مت دو پس مسلمانوں کو ہر حال میں اپنے عہد کی رعایت کرنی چاہئے۔ نہ خود مخالف کریں نہ کسی مخالفت کی اعانت کریں۔ اگر اس کے خلاف کریں گے تو سخت گنہگار اور مستحق عذاب ہوں گے واللہ تعالیٰ اعلم۔

اب میں (یعنی مولوی عنایت الٰہی صاحب) حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب مدظلہ العالی کا فتویٰ جو عین اطمینان کے وقت دیا گیا تھا آپ کو سناتا ہوں اس کی اشاعت اخبار وکیل امرتسر میں ۱۴ جون ۱۹۱۳ء کو ہوئی ہے جو اس وقت میرے پاس موجود ہے جو صاحب دیکھنا چاہیں دیکھ سکتے ہیں یہ استفتاء پہلے دارالعلوم دیوبند میں پیش ہوا اور اس کے بعد اس مدرسہ میں آیا۔ مولانا موصوف نے اس کا جواب بہت شرح اور تفصیل کے ساتھ لکھا اور علماء مدرسہ نے اس کی تائید کی۔ اس فتوے میں کسی تاویل سے کام نہیں لیا گیا ہے بلکہ جو حالات ہمارے اور آپ کی نگاہوں کے سامنے اس وقت موجود ہیں اُن ہی پر عمل کیا گیا ہے اور بلاشبہ آئندہ بھی بلا کسی بدیہی دلیل شرعی کے یہ مدرسہ اس خیال سے جدا نہیں ہوسکتا۔

نقل فتویٰ

استفتاء۔ ماقولکم رحمکم اللہ. زید کہتا ہے کہ کسی مسلمان کا کفار کی حکومت میں رہنا جائز نہیں اس کے الفاظ یہ ہیں۔

کسی قوم اسلام کا کسی کافر کے تحت میں رہ کر زندگی بسر کرنا دو حال سے خالی نہیں۔

اول۔ یہ کہ وہ ان کے سیاسی محکموں میں تحصیل مراتب کریں گے یا نہ دوسری شکل میں ان کی سیاسی طاقت رفتہ رفتہ بالکل مسلوب ہوگی اور وہ دنیا کے واسطے عضو معطل سے بڑھ کر بیکار ثابت ہوں گے۔

شکل اول. من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظلمون من لم یحکم بما انزل اللہ فالئک ھم الفاسقون. من لم یحکم بما انزل اللہ اولئک ھم الکافرون کے مصدق ہوں گے۔ کیا زید کا یہ خیال صحیح ہے؟ اگر ہے تو اس کی رو سے مسلمانان ہندوستان پر ہجرت واجب ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ السائل نواب حسن علی کوٹھی لال باغ لکھنؤ۔

الجواب۔ حاصل کلام زید یہ ہے کہ جو اہل اسلام کفار کی حکومت میں رہتے ہیں

وہ دو مصیبتوں میں سے ایک مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اگر سیاسی محکموں میں مراتب حاصل کریں تو من لم یحکم کی وعید میں داخل ہوں گے ورنہ دنیا کے واسطے عضو معطل سے بڑھ کر بیکار ثابت ہوں گے۔ لہٰذا ان پر ہجرت فرض ہے۔ ہمارے نزدیک زید کا یہ خیال غلط ہے۔ اول شق میں تسلیم نہیں کہ سرکاری تمام ملازمتوں میں حکم خلاف ماانزل اللہ ضروری ہو بلکہ بہت محکمات ہیں کہ جن میں حکم ہی نہیں اور نیز دوسری شق بھی غیر مسلم اور غلط خیال ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عدم حصول مراتب کی صورت میں عضو معطل اور بیکار ہونے سے اگر باعتبار دنیا مراد ہے تو ظاہر ہے کہ غلط ہے کیونکہ تجارت زراعت حرفت دنیاوی کاروبار کر سکتے ہیں۔ اور اگر باعتبار دین مراد ہے تو غلط ہونا بہت ہی زیادہ روشن ہے جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

علاوہ ازیں ہجرت کر کے جس جگہ جائیں گے وہاں بھی انہیں دونوں مصیبتوں کا سامنا ہوگا کیونکہ اس وقت کوئی سلطنت علی منہاج النبوۃ نہیں تو وہاں سے بھی ہجرت فرض ہوگی تو بجز اس کے کہ دنیا سے ہجرت فرمائیں کوئی چارہ نہ ہوگا۔ بالجملہ زید کا یہ خیال غلط اور بے اصل ہے جب حکومت کی طرف سے شرائع متعلقہ کے ادا کرنے میں مسلمانوں کو اس طرح سے آزادی ہے اور کچھ روک ٹوک نہیں تو ہجرت واجب نہیں خواہ سیاسی محکموں میں جائز عہدہ حاصل کریں یا نہ کریں۔ مسلمانوں کی دینی و دنیوی عزت سیاسی عہدوں کے حصول کے ساتھ وابستہ نہیں بلکہ ان کی عزت کل اتباع شریعت اور باہمی اتفاق واتحاد کے ساتھ منوط ومربوط ہے۔

رزقنا اللہ وایاکم وجمیع المسلمین اٰمین حررہ خلیل احمد عفی عنہ مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور. الجواب صحیح عنایت الٰہی عفی عنہ مہتمم مدرسہ مذکور. الجواب صحیح عبدالوحید عفی عنہ الجواب صحیح بندہ محمد یحییٰ عفی عنہ. الجواب صحیح عبداللطیف عفااللہ عنہ.

حاضرین جلسہ کو یقین کرنا چاہئے کہ اس وقت تک جو وقتاً فوقتاً ایسے مباحث سے درگزر کیا گیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ غیر ضروری باتوں کو بحث میں ڈالنا ہمارے نزدیک لوگوں کو خلجان میں مبتلا کرنا ہے مگر جب کسی صاحب نے بطور چھیڑ چھاڑ یا کسی اور خیال سے ایسے مباحث پیش کیے تو نہایت دندان شکن جواب دیئے گئے۔

فائده فقهيه فى تحقيق حكم الجلوس فى الاولىٰ والثالثه وحكم تكرار التشهد فى القعده

سوال اول۔ جلوس بمقدار جلسۂ استراحت فی الرکعۃ الاولے او الثالثۃ کے باب میں حضور نے تحریر فرمایا میں بمجرد جلوس سجدہ سہو کرتا ہوں لا لانه ترک السنة بل لان فيه التاخير من القيام اس میں غور کیجئے غور کرنے سے قلب میں یہ بات آئی کہ حضرت امام ابوحنیفہ قعدہ اولیٰ میں درود شریف بقدر اللهم صلى علىٰ محمدکو موجب سہو فرماتے ہیں اس کی وجہ بھی یہی معلوم ہوتی ہے یعنی لا لان الصلوٰة على النبى صلى الله عليه وسلم يوجب السهو بل لان فيه التاخير من القيام واقعی فرق تو معلوم ہوتا ہے لیکن غالباً صاحب ردالمحتار نے تاخیر کے دو درجے قائم کئے۔ ایک بمقدار جلسہ استراحت اتنی تاخیر عندالحنفیہ خلاف سنت ہے نہ خلاف واجب اور دوسرا درجہ بمقدار اللهم صل على محمد اتنی تاخیر خلاف واجب و موجب سہو ہے یا یوں کہا جائے کہ نهوض على القدمين عندالحنفیہ سنت ہے نہ واجب فمن جلس مقدار جلسة الاستراحة ولم ينهض على قدميه خالف السنة عندنا ولا سهو على من ترک السنة. اب کی ان شاء اللہ مؤجا کر فتح القدیر اور بحر الرائق وغیرہ دیکھوں گا جو نکلے گا ان شاء اللہ تعالیٰ عرض خدمت عالی کروں گا۔

سوال ثانی۔ تکرار تشهد فى القعدة الاخيرة کا مسئلہ مزید اطمینان کے لئے مؤجا کر کتابوں میں دیکھا۔ عالمگیری میں تبیین سے منقول ہے لاسهو عليه بحر "ائق میں بھی تصریح موجود ہے کہ سجدۂ سہو واجب نہیں و نیز بحر میں لکھا ہے کہ طحاوی

کے نزدیک دونوں قعدوں میں تکرار تشہد موجب سہو نہیں مگر قعدۂ اولیٰ کے باب میں طحاوی کے قول پر اعتماد نہیں نہ فتویٰ ہے فتویٰ وجوب پر ہے اور قعدہ ثانیہ کے باب میں اختلاف منقول نہیں اور اگر ہوا بھی تو اس پر اعتماد نہیں۔ احقر نے اور برادر مولوی عبدالغفار صاحب نے بھی تحقیق کی مسئلہ عدم سہو صحیح تھا۔ احقر کو بھی اطمینان ہو گیا محض اطلاعاً گزارش کیا گیا۔ حضور نے تو پہلے ہی اطمینان فرمالیا۔

الجواب عن السوال الاول

اقول وباللہ التوفیق۔ رکعت اولیٰ و ثالثہ میں شامی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجرد جلوس بمقدار جلسہ خفیفہ سہو لازم نہیں ہوتا بلکہ جلسہ طویلہ سے واجب ہوتا ہے۔ ونصہ۔

وكذا القعدة فى اخر الركعة الاولى اوالثالثة فيجب تركها ويلزم من فعلها. ايضاً تاخير القيام الى الثانية اوالرابعة عن محله وهذا اذا كانت القعدة طويلة اما الجلسة الخفيفة التى استحبها الشافعى فتركها غيرواجب عندنا بل هوالافضل كما سياتى ١ه (ص ٤٨٩ ج ١) وقال فى الدرويكبر للنهوض على صدور قدميه بلا اعتماد وقعود استراحة ولو فعل لاباس ١ه قال الشامى قال فى الكفاية اشاربه الى خلاف الشافعى فى موضعين احدهما يعتمد بيديه علي ركبتية عنده وعنده على الارض والثانى الجلسة الخفيفة قال شمس الائمة الحلوانى الخلاف فى الافضل حتى لوفعل كما هو مذهبنا لاباس به عندالشافعى ولو فعل كماهومذهبه لاباس به عندنا كذا فى المحيط قال فى الحلية والاشبه انه ﴿اى النهوض على القدمين ١٢ ظ﴾ سنة او مستحب عند عدم العذر فيكره تركة تنزيها لمن ليس به عذر ١ه وتبعه فى البحر واليه يشير قولهم لاباس فانه يغلب فيما تركه اولى اقول ولاينافى هذا ماقدمه الشارح فى الواجبات حيث ذكر منها

ترک قعود قبل ثانية ورابعة لان ذاک محمول على القعود الطويل ولذاقيدت الجلسة هنا بالخفيفة تامل ١٥ (ص ٥٢٨ ج ا) هذا والله تعالٰى اعلم. حرره الاحقر ظفر احمد عفا الله عنه. ٢٣ شعبان ٣٤٣ھ.

الجواب عن السوال الثانى. واما مسئلة تكرار التشهد فتحقيق السائل فيه صحيح انه يجب سجدة السهو لوكرر فى القعدة الاولٰى ولا تجب لوفى الاخيرة قال فى شرح المنية لوقرأ التشهد مرتين فى القعدة الاخيرة وتشهد قائما راى فى الأخريين اوفى الاولٰى قبل الفاتحه ١٢) اوراكعا اوساجد الاسهو عليه كذا فى الدر المختار ولوزاد فى التشهد فى القعدة الاولٰى على تشهد شيئا يجب عليه السجود السهو وانما المعتبر مقدار مايؤدى فيه ركن ١٥ ملخصا (ص ٣٣٤) والله اعلم. ٢٨ شعبان ٣٤٢ھ.

فائدة فقهية فى وقت قيام الامام والجماعة وحكمه ووقت التكبير

فى العالمگيرية ان كان المؤذن غير الامام وكان القوم مع الامام فى المسجد فانه يقوم الامام. والمؤذن اذا قال حى على الفلاح عندعلمائنا الثلاثة وهو الصحيح فاما اذاكان الامام خارج المسجد فان دخل المسجد من قبل الصفوف فكلما جاوز صفاقام ذلک الصف واليه مال شمس الائمة السرخسى وشيخ الاسلام خواهر زاده وان كان الامام دخل المسجد من قد امهم يقومون كما رأوا الامام لايقومون مالم يدخل الامام المسجد (ص ٣٥ ج ا) وعده فى نورالايضاح من الأداب وقال صاحب مراقى الفلاح الادب مافعله الرسول صلى الله عليه وسلم مرة اومرتين ولم يواظب عليه وقد شرع لاكمال السنة (طحطاوى على المراقى ص ١٥١)

والدليل على كونه ندباما اخرجه محمد فی الآثار عن ابی حنیفة عن طلحة بن مصرف عن ابراهيم انه قال اذا قال المؤذن حی علی الفلاح ینبغی للقوم ان یقوموا للصلوة فاذا قال قد قامت الصلوٰة کبر الامام (جامع المسانید للامام (ص ۲۳۴ ج ۱) قال محمد فان کف الامام حتی فرغ المؤذن ثم کبر فلا باس ایضا کل ذلک حسن اھ وما قال صاحب المضمرات بالكراهة يحمل على خلاف الاولى والافقد ثبت عن الصحابة انهم كانوا يقومون اذا شرع المؤذن في الاقامة فقدا خرج عبدالرزاق عن ابن جريج عن ابن شهاب ان الناس كانوا ساعة يقول المؤذن الله اكبر يقومون الى الصلوٰة فلاياتی النبی صلی اللہ علیه وسلم مقام حتی تعتدل الصفوف ذكره الحافظ في الفتح (ص ۱۰۰ ج۲) وهذا كان كلام فی القیام واما تكبير الامام فوقته على المشهور اذا قال المؤذن قدقامت الصلوٰة ولكن نقل صاحب الدرالمختار رجحان التاخير ونصه وشروع الامام فی الصلوٰة مذقیل قدقامت الصلوٰة ولواخر حتی اتمها لاباس به اجماعًا وهو قول الثانی والثلاثة وهو اعدل المذاهب كما في الشرح المجمع لمصنفه وفی القهستانی معز یاللخلاصة انه الاصح فی ردالمحتار قوله انه الاصح لان فيه محافظة على فضيلة متابعة المؤذن واعانة له على الشروع مع الامام (ج ۱ ص ۵۰۰) ودليل الامام مافی مجمع الزوائد عن عبدالله بن ابی اوفی قال كان بلال اذا قال قدقامت الصلوٰة نهض رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتكبير رواه البزار وفی اللسان فكبر بدل قوله بالتكبير اھ حملا لقوله نهض على معنى تهيا للصلوٰة متلبسا بالتكبير ولقوله فكبر على العطف التفسيری وحمله غيره على معنى قام بعد ان كان قاعد اولكل وجهة والمسئله ظنية فقط.

فائدة فرائضية فی توریث العصبات لا الی حد وندرة توریث

اولی الارحام فی المحفوظین انسابهم قال الامام الطحاوی ؒ تحت حدیث ابن بریده عن ابیه مرفوعا فی میراث رجل من الازدلم یجدله ازدیا قال ادفعه الی اکبر خزاعة الحدیث مانصه لان العرب لاتورث بالارحام وانما تورث بالعصبات الاحیث ورث الله تعالٰی ذوی الفرائض المسماة منهم لانه اذالم توجد عصباتهم من افخاذهم وجدت من الا فخاذالتی تتلوا فخاذهم کما یعقل فی عقول جنایاتهم افخاذهم الذین یحملون اروش الجنایات فان قصر عددهم عن احتمال اروشهارد ذلک الی من یلونهم من الافخاذ وانما یکون التوارث بالارحام المخالفة لما ذکرنا فی غیر العرب من العجم الذین لایرجعون الی شعوب ولا قبائل وانما یرجعون الی بلدان لا الی ماسواها (الی ان قال) وکذالک کان ابو یوسف یقول فی التوارث بالارحام التی لیست عصبات انما یکون فی العجم لافی العرب اھ (ص ۱۴۸ ج ۳ مشکل الآثار)

فائدة سلوکیة

در دلیل بریں مسئلہ کہ اول تکلف ہوتا ہے پھر ملکہ ہوجاتا ہے بحدیث۔ ومن یستعف یعفه الله.........(از مکاتیب رشیدیہ ص ۶۹)

فائدة فقهية

درتائید مسئله السربالسر والعلانیة بالعلانیة قوله تعالی الا الذین تابوا واصلحوا وبینوا فالاصلاح والتبیین تفسیر للتوبة.

ایک اہم مغالطہ کا ازالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدا ومصلیا امابعد! ہمارے پاس ایک رسالہ بنام سود اور مسلمانوں کا مستقبل آیا ہے چونکہ رسالہ مذکور عوام کو سخت مغالطہ میں ڈالنے والا ہے اور سنا گیا ہے کہ عوام اس سے دھوکا کھا رہے ہیں اس لئے عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ مولف رسالہ (جیسا کہ اس رسالہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے) مسائل شرعیہ پر کلام کرنے کی مطلق اہلیت نہیں رکھتا اور جو دلائل اس نے سود کے جواز پر قائم کئے ہیں سراسر لغو اور حد تحریف تک پہنچے ہوئے ہیں۔ پس کسی مسلمان کو اس پر عمل جائز نہیں ہے۔ مسلمان دھوکا نہ کھائیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ان شاء اللہ ہم اس رسالہ پر تفصیلی تنقید کریں گے لیکن چونکہ یہ معلوم نہیں کہ تنقید کب تک کی جاسکے گی اور کب تک شائع ہوگی اس لئے اس وقت اجمالی اطلاع پر اکتفا کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان دھوکہ سے بچ سکیں۔ مؤلف رسالہ نے قرآن وحدیث میں تو تحریفیں کی ہی تھیں مگر ایک غضب کی جرأت اُس نے یہ کی ہے کہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہم العالی کے ایک فتوے سے اپنے مدعا پر استدلال کیا ہے مگر ہم مسلمانوں کو مطلع کرتے ہیں کہ حضرت مولانا مدظلہم العالی ہرگز مؤلف کے غلط خیال سے متفق نہیں ہیں اور وہ ہر قسم کے سود کو مطلقاً ناجائز اور حرام فرماتے ہیں۔ خواہ دار الحرب میں ہو یا دار الاسلام میں۔

چنانچہ حضرت والا نے اپنے رسالہ تحذیر الاخوان میں اس کی حرمت کو نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ رہا وہ فتویٰ جو کہ مولف نے حسن العزیز سے نقل کیا ہے سو اُس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں ہے جس میں مولف کے مقصود کی تائید ہو کیونکہ اس میں تصریح ہے کہ بنک میں روپیہ جمع نہ کرنا چاہئے۔ پس اگر حضرت مولانا سود لینے کی اجازت دیتے تو بنک میں روپیہ جمع کرنے کی ممانعت کیوں فرماتے اور اگر اس سے شبہ

ہو کہ حضرت مولانا نے فرمایا ہے لیکن اگر جمع کر دیا تو یہ بہتر ہے کہ جو نفع وہاں سے ملے اس کو لے کر مساکین کو دے دے۔ اور اگر کوئی شخص خود ہی مسکین اور قرضدار ہے تو بعض علماء کے نزدیک اس کو اپنی حاجت میں خرچ کرنے کی گنجائش ہے اھ۔ تو وہ شبہ اس لئے صحیح نہیں کہ اس سے سود کا جواز ثابت نہیں ہوتا بلکہ حرمت ثابت ہوتی ہے کیونکہ تصدق کا حکم املاک خبیثہ و اموال محرمہ ہی میں ہوتا ہے نہ کہ اموال طاہرہ میں۔ پس اگر سودی معاملہ جائز ہوتا تو تصدق کا حکم کیوں کیا جاتا اور اپنے استعمال کے لئے مفلسی کی کیوں شرط لگائی جاتی اور گنجائش کو بعض علماء کی طرف منسوب کیوں کیا جاتا پس ثابت ہوا کہ اس فتوے کو اپنے مدعا کی تائید میں پیش کرنا بالکل غلط ہے اور فتوے کا حاصل یہ ہے کہ سود لینا حرام ہے۔ اس لئے بنک میں روپیہ نہ جمع کرنا چاہئے لیکن اگر کسی نے اس فعل ناجائز کا ارتکاب کرلیا اور سود لے لیا تو اُس پر تصدق واجب ہے کیونکہ وہ مال خبیث اور واجب التصدق ہے اور اگر خود ہی صدقہ کا اہل ہو تو بعض علماء کی رائے پر نہ کہ خود حضرت مولانا کے مسلک پر اس کو اپنے صرف میں بھی لاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ فتویٰ مذکورہ سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مسلمانوں کو سود لینا اور اس سود کو اپنے ذاتی اور قومی اور ملکی کاموں میں صرف کرنا جائز ہے پس مؤلف کا اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اس وقت نہ صرف بعض افرادِ قوم مقروض و مسکین ہیں بلکہ مجموعی طور پر کل قوم دیگر اقوام دنیا کے مقابلہ میں حد درجہ مقروض و مسکین ہے اور کل قوم کی قرضداری اور مسکنت دور کرنے کا یہ ہی ذریعہ ہے کہ پس انداز کیا ہوا روپیہ اور اُس کا منافع ذاتی اور قومی اور ملکی کاموں میں لگے۔ پس حضرت کا یہ فتویٰ قوم کے حق میں آب حیات کا کام دے گا اھ۔ بالکل غلط اور سراسر تحریف ہے۔

اب ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ فتوے مذکور سے نتیجہ مذکور نکالنے میں مؤلف نے کتنی غلطیاں کی ہیں۔ غلطی اول حضرت مولانا نے سود لینے کو نہ کسی امیر کے لئے جائز کہا تھا نہ کسی غریب کے لئے مگر مؤلف نے امیر و غریب سب کے لئے جائز کر دیا۔ غلطی دوم حضرت مولانا نے سود کا مصرف صرف فقراء کو قرار دیا تھا۔ مؤلف نے اغنیاء اور دولت

مندوں کو بھی اس کا مصرف بنا دیا۔ غلطی سوم۔ حضرت مولانا کے کلام میں مسکین سے مراد شرعی مسکین تھا۔ مؤلف نے مسکین اضافی کو بھی اس میں داخل کر دیا۔ غلطی چہارم۔ حضرت مولانا کے کلام میں مساکین سے افراد مراد تھے مولف نے قوم مسلمانان بہ ہیئت مجموعی کو بھی ان میں ٹھونس دیا۔ غلطی پنجم۔ جب مولف نے قوم بہ ہیئت مجموعی کو اضافتہً مفلس قرار دے کر سود کو اس کے لئے حلال کر دیا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اب مسلمانوں پر نہ زکوٰۃ فرض رہے نہ حج نہ قربانی نہ صدقہ فطر وغیرہ۔ حالانکہ یہ نتیجہ بالکل غلط ہے اور کوئی مسلمان اسے قبول نہ کرے گا۔ اب مسلمان انصاف کریں کہ جو شخص ایک اردو کلام کے سمجھنے میں اتنی اور ایسی فاحش غلطیاں کرے وہ قرآن وحدیث میں اجتہاد کرنے کا کہاں تک حق رکھتا ہے۔ ہم صاف صاف کہتے ہیں کہ مولف نے خود اپنے نفس پر بھی اور مسلمانوں پر بھی نہایت ظلم کیا کہ بدون علم اور فہم کے ایک شرعی مسئلہ پر کلام کر کے آخرت کا وبال اپنی گردن پر لیا۔ ہم مولف کو خیر خواہانہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے خیالات سے رجوع کرے ورنہ جس قدر مسلمان اس رسالہ سے گمراہ ہوں گے سب کا وبال مولف پر ہوگا۔ **وما علینا الا البلاغ۔**

اس مقام پر یہ بات بھی خصوصیت کے ساتھ قابل تنبیہ ہے کہ گو مؤلف نے حضرت مولانا کی عبارت کو (انورٹڈ کاماز) یعنی ان علامتوں ''۔۔۔'' کے درمیان بند کر کے اس کو اپنی عبارت سے ممتاز کر دیا ہے مگر جو لوگ اس اصطلاح سے واقف نہیں ان کو دھوکا ہو سکتا ہے۔ اس لئے عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حضرت مولانا کی عبارت (خرچ کرنے کی گنجائش ہے) پر ختم ہو گئی ہے اور بعد کی عبارت جو کہ ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے اس وقت نہ صرف بعض افراد قوم الخ وہ حضرت مولانا کی عبارت نہیں ہے بلکہ خود مولف کی عبارت ہے جو کہ اس نے اپنے مقصود کے ثابت کرنے کے لئے بطور نتیجہ فتوے کے لکھی ہے۔ لہٰذا کوئی صاحب دھوکا نہ کھائیں۔

فقط حررہ حبیب احمد الکیرانوی مقیم خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون

فائدۃ فقہیۃ متعلقۃ بالاضحیۃ

فی العالمگیریۃ (ص ۲۰۵ ج۶) ولواشتری عشرۃ عشرا غنام بینھم فضحی کل واحد واحدۃ جاز ویقسم اللحم بینھم بالوزن وان اقتسموا مجازفۃ یجوز اذا کان اخذ کل واحد شیئا من الاکارع والراس والجلد وکذا لواختلطت الغنم فضحی کل واحد واحدۃً ورضوا بذلک جاز کذافی خزانۃ المفتین و فی الاضاحی للزعفرانی اشتری سبعۃ نفرسبع شیاہ بینھم ان یضحوابھا بینھم ولم یسم لکل واحد منھم شاۃ بعینھا فضحوا بھا کذلک فالقیاس ان لایجوز وفی الاستحسان یجوز فقولہ اشتری سبعۃ نفرسبع شیاہ بینھم یحتمل شراء کل شاۃ بینھم ویحتمل شراء شاۃ علی ان یکون لکل واحد شاۃ ولکن لابعینھا فان کان المراد ھو الثانی فما ذکر فی الجواب باتفاق الروایات لان کل واحد منھم یصیر مضحیا شاۃً کاملۃً وان کان المراد ھوالاول فما ذکر من الجواب علی احدی الروایتین اھ

ان عبارات سے مستفاد ہوا کہ اگر ۱۴ آدمی دو گاؤں میں اس طرح شرکت کرلیں کہ ہر شخص کا ایک حصہ کامل ہو تو پھر تعیین کی ضرورت نہیں بلا تعیین بھی ذبح جائز ہے اور اگر شرکت میں ایک حصہ کی تصریح نہ ہو بلکہ ہر ہر جزو باہم مشترک ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ قیاس سے ناجائز اور استحسان سے یہ بھی جائز ہے واللہ اعلم

ظفر احمد عفا اللہ عنہ ۹ ذی الحجہ ۴۳ھ۔

ضمیمہ..... مضمون ۹۲ مطبوع النور جلد ۶، ۱و۲

قال وقال مالک لیس ختم القرآن فی رمضان بسنۃ للقیام وقال ربیعۃ فی ختم القرآن فی رمضان لقیام الناس لیست بسنۃ ولوان الرجل ام الناس بسورۃ حتی ینقضی الشھر لاجزأ ذلک عنہ فانی لاری ان قد کان یوما لناس من لم یجمع القرآن (ص ۱۹۴ ج ۱ مدونہ)

فائدة حديثية فقهية من مكتوب بعض الاحباب

از مغنی (صفحه ٦ ٠ ٢) لابن قدامة (قال ابن الجوزی فی حق ابن قدامة صاحب المغنی من راه كانما رأى بعض صحابه وقال ابن النجار كان الشيخ موفق الدين امام الحنابلة بالجامع ١٢ قال ابن تيمية مادخل الشام بعدالاوزاعی افقه من الشيخ الموفق رحمه الله وقد افرد الحافظ ضياء الدين المقدسی سيدة الشيخ فی جزئين وكذلك افردها (الحافظ الذهبی) (قال) والماموم اذا سمع قراء ة الامام فلا يقرأ بالحمد ولا بغيرها لقول الله تعالىٰ واذا قرئ القراٰن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون ولما روى ابوهريرةؓ ان النبی صلی الله عليه وسلم قال مالی انازع القراٰن قال فانتهی الناس ان يقرأه فيما جهره فيه النبی صلی الله عليه وسلم . وجملة ذلك ان الماموم اذا كان يسمع قرأة الامام لم تجب عليه القرأة ولا تستحب عندا ما منا والزهری والثوری ومالك وابن عيينة وابن المبارك واسحق واحد قولی الشافعی ونحوه عن سعيد بن المسيب وعروة ابن الزبير وابی سلمة ابن عبدالرحمن وسعد ابن جبير وجماعة من السلف والقول الأخر للشافعی يقرأ فيما جهر فيه الامام ونحوه عن الليث والاوزاعی وابن عون و مكحول وابی ثور لعموم قوله عليه السلام لاصلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب متفق عليه.

وعن عبادة بن الصامت قال كنا خلف رسول الله صلی الله عليه وسلم فی صلوٰة الفجر فثقلت عليه القراء ة فلما فرغ قال لعلكم تقرؤن خلف امامكم قلنا نعم يا رسول الله قال لاتفعلوا الابفاتحة الكتاب فانه لاصلوة لمن يقرأبها رواه الاثرم وابوداؤد.

روی عن ابی هریره قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلے صلٰوۃ لم یقرأ فیها بام القرآن فهی خداج فهی خداج غیر تمام قال فقلت یا اباهریرة انی اکون احیاناً وراء الامام قال فغمز ذراعی وقال اقرأ بها فی نفسک یا فارسی رواء مسلم و ابوداؤد ولانه رکن فی الصلوۃ فلم یسقط عن الماموم کالرکوع ولان من لزمه القیام لزمته القراء ۃ مع القدرة کالامام والمنفرد. ولنا قول الله تعالٰی واذا قری القرآن الخ قال احمد فالناس علی ان هذا فی الصلٰوۃ وعن سعید بن المسیب والحسن وابراهیم ومحمد ابن کعب والزهری انها نزلت فی شان الصلوۃ وقال زید ابن اسلم وابوالعالیة کانوا یقرؤن خلف الامام فنزلت واذا قرئ القرآن الخ وقال احمد فی روایة ابی داؤد اجمع الناس علی ان هذه الایة فی الصلوۃ ولانه عام فیتناول بعمومه الصلوۃ ورری ابوهریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبرفکبروا واذا قراء فانصتوا رواه مسلم والحدیث الذی رواه الخرقی رواه مالک عن ابن شهاب عن زاکیة اللیثی عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم انصرف من الصلوۃ فقال هل قرأ معی احدمنکم قال رجل نعم یا رسول الله قال مالی انازع القرآن فانتهی الناس عن القراء ۃ مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما جهر فیه من الصلٰوۃ حین سمعوا من رسول الله صلی الله علیه وسلم اخرجه مالک فی الموطا وابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن ورواه الدارقطنی بلفظ آخر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوۃ فلما قضاها قال هل قرأ احدمنکم بشئ من القرآن فقال رجل من القوم انا یا رسول الله فقال مالی انازع القرآن

اذا اسررت بقراتی فاقرؤا واذا جهرت بقرأتی فلا یقرأن معی احدٌ وایضًا فانه اجماع قال احمد ماسمعنا احداً من اهل الاسلام یقول ان الامام اذا جهر بالقرأة لاتجزی صلوة من خلفه اذالم یقرأ. وقال هذا النبی صلی اللہ علیه وسلم واصحابه والتابعین (والظاهر التابعون) وهذا مالک فی اهل الحجاز وهذا الثوری فی اهل العراق وهذا الاوزاعی فی اهل الشام وهذا اللیث فی اهل مصرما قالوا الرجل صلے و قرأ امامه ولم یقرأ هو صلوته باطلة ولا نها قرأة لاتجب علی المسبوق فلم تجب علی غیره کالسورة فاما حدیث عبادة الصحیح فهو محمول علی غیر الماموم وقدروی ایضًا موقوفاً عن جابر وقول ابی هریرة اقرأ بها فی نفسک من کلامه وقد خالفه جابروابن الزبیر وغیرهما.

یحتمل انه اراد اقرأ بها فی سکتات الامام اوفی حال اسراره فانه مروی ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اذا قرأ الامام فانصتوا الخ والحدیث الاخر وحدیث عبارة الأخر فلم یروه غیر ابن اسحق کذلک قاله الامام احمد وقدرواه ابوداؤد عن مکحول عن نافع ابن محمودالربیع الانصاری وهو ادنی حالا عن ابن اسحق فانه غیر معروف من اهل الحدیث وقیاسهم یبطل بالمسبوق.

ایضًا من المغنی ص ۶۰۹

قال. فان لم یفعل فصلاته تامة لان من کان له الامام فقراء ة الامام له قراء ة وجملة ذلک ان القرأة غیر واجبة علی الماموم فیما جهربه الامام ولا فیما اسربه نص علیه احمد فی روایة الجماعة وبذلک قال الزهری والثوری وابن عیینة ومالک وابوحنیفة واسحق وقال الشافعی وداؤد یجب لعموم قوله علیه السلام لاصلوة لمن لم یقراء الخ غیرانه

خص فی حال الجهر بالامر بالانصات ففیما عداه یبقی علی العموم ولنا ماروی الامام احمد عن وکیع عن سفیان عن موسی ابن ابی عائشة عن عبدالله ابن شداد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له امام الخ ورواه الخلال باسناده عن شعبة عن موسی مطولا واخبرناه ﴿ومن علله بکونه ضعیفا فاجابه الدارقطنی بالرد ۱۲﴾ ابو الفتح ابن بطی وفی الحدیث ابن البختری باسناده عن منصور عن موسی عن عبدالله بن شداد.

(۱) قال کان رجل یقرأ خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل رجل یومی الیه الایقرأ فابی الا ان یقرأ فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له الرجل مالک تقرأ خلف الامام فقال مالک تنهانی ان اقرأ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان لک امام یقرأ فقرأة الامام الخ وقد ذکرنا حدیث جابر الا وراء الامام وروی الخلال والدارقطنی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یکفیک قرأة الامام خافت اوجهر ولان القرأة لوکانت واجبة علیه لم تسقط کبقیة ارکانها.

فائدہ متعلقہ بکتاب مذکور از خط صاحب مذکور

مغنی ابن قدامہ فقہ حنبلی کی کتاب ہے۔ اس کے مصنف بہت بڑے محدث ہیں۔ احقر نے بعض مقام اس کے دیکھے ہیں۔ تراویح بیس پر صحابہ کا اجماع لکھا ایدی تحت السرہ کو بھی ثابت کیا۔

فائدة حدیثیة فی اقتصاصه صلی الله علیه وسلم من نفسه الکریمة کتبها لی بعض الاحباب

فی تذکرة الموضاعات لمحمد طاهر الفتنی صاحب مجمع بحار الانوار فی اللآلی کان صلی الله علیه وسلم یقسم فاکب الرجل

علیه فطعنه بعرجون فجرحه فقال تعال فاستقد فقال بل عفوت انتهى مافى التذكرة وفى جامع الموضوعات رواه ابوداؤد والنسائى عن ابى سعيدؓ وروى انه راى رجلا متحلقا فطعنه بقدح ثم قال الم انهكم عن مثله فقال ان الله بعثك بالحق وانك قدعقرتنى فالقى اليه القدح فقال استقد فقال انك طغتنى وليس على ثوب فكشف صلى الله عليه وسلم عن بطنه فقبله الرجل سنده منقطع واخر ضعيف انتهى مافى التذكرة ناقلا عن اللألى وروى ان اسيد بن حضير كان رجل ضاحكا فبينا هو يحدث القوم يضحكهم طعن صلى الله عليه وسلم فى خاصرته فقال او جعتنى قال فاقتص قال ان عليك قميصاً فرفع قميصه قال فاحتفنه ثم جعل يقبل كشحه وقال اردت هذا. قال الذهبى اسناده قوى انتهى مافى التذكرة وجامع الموضوعات (رواه ابوداؤد)

وفى كتاب كنز العمال مطبوعه حيدر آباد دكن الجلد السابع ص ٢٨٣

يايها الناس انا بشر مثلكم ولعله ان يكون قد قرب منى خفوف من بين اظهر كم فمن كنت اصبت من عرضه اومن شعره اومن بشره او من ماله شيئًا هذا عرض محمد وشعره وبشره وماله فليقم فليقتص ولايقولن احدمنكم انى اتخوف من محمد العداوة والشحناء الا وانهما ليسا من طبيعتى وليسا من خلقى (ع ابويعلى وابن عساكر عن الفضل بن عباسؓ)

الثانى: انه قدرنامنى خفوف بين ظهركم وانما انا بشر فايما رجل كنت اصبت من عرضه شيئا اعرضى فليقتص وايما رجل كنت اصبت من بشره شيئا فهذا بشرى فليقتص وايما رجل كنت اصبت من

ماله شيئا فهذا مالى فلياخذو اعلموا ان اولاكم بى رجل كان له من ذلک شیٔ فاخذه وحللنى فلقيت ربى وانا محلل لى ولا يقولن رجل انى اخاف العداوة والشحناء من رسول الله صلى الله عليه وسلم فانهما ليستامن طبيعتى ولا من خلقى ومن غلبة نفس على شیٔ فليستعن بى حتى ادعواله (ابن سعد طب عن الفضل بن عباسؓ) وفى مجمع البحار عن النهاية وفى حديث خطبة مرضه عليه السلام قدرنا منى خفوف من بين اظهر كم اے حركة وقرب ارتحال يريد الانذار بموته صلى الله عليه وسلم ج ۱ ص ۳٦۰ وفى الجلد السابع ص ۳۰۱ وص ۳۰۲ حديث فى ذيل القصاص عن حبيب بن سلمة الفهرى.

فائدة فى تحقيق نسب ابراهيم ابن ادهم ونسب العجل جد ابراهيم

فى الانتصاح ذكر ابراهيم بن ادهم بن سليمان بن منصورؒ كنيت ايشان ابى اسحق ست كما فى النفحات وفى التهذيب ومختصر انه ادهم بن منصور بن يزيد بن جابر وقال الحافظ ابو عبدالله بن منده. جابر بن ثعلبة بن سعد بن غزية بن اسامة بن ربيعة بن ضبيعة بن عجل بن لحم. نسبه ابراهيم بن يعقوب عن محمد بن كناسه. وانچه كه برزبان عوام مشهورست كه ايشان از اولاد حضرت عمر فاروقؓ اند ايں امرے غير معقول ست اصلے ندارد.

۱۵. وفى لفظة العجلان ذكر الام العرب مستعربة هم ولد اسماعيل بن ابراهيم عليهما السلام وولد لاسماعيل قيذارثم لقيذارابنه حمل ولحمل بنت ويقال نابت وقيل بنت ابن اسمعيل ثم لبنت سلامان ثم ولدله هميسع وولدله اليسع وله أدوله أدثم ولدلاد عدنان وولد له

معد ولمعد نزاد ولنزاد اربعة منهم مضر على عمود النسب النبوى وثلثة خارجون ولهم ايادوالثانى ربيعة الفرس و من ربيعة اسد وضبيعة ومن ربيعة النمر ولجيم والعجل والثالث انمار ثم ولد لمضر الياس علے عمود النسب ثم ولد لالياس مدركة علے عمود النسب وولدله خارجه عنه طانجة وصار من طانجة قبائل منهم بنوتميم ثم ولد لمدركة خزيمة على العمود وولد لخزيمة كنانة ايض وولدلكنانة النضر ايض وولد لنضر مالک ايض ثم ولد لمالک فهو ايض وولد لفهر غالب ايض وولد لغالب لوى ايض ثم ولد للوى كعب ايض ثم وولد لكعب مرة ايض وخارجا عنه هصيص وعدى ومن الثانى بنوعدى و منهم عمر بن الخطابؓ ثم ولد لمرة ايض كلاب وخارج النسب تيم ويقظة فمن الاول ابوبكر الصديقؓ وولد لكلاب قصى ايض ثم ولد لقصى عبد مناف ايض وولد لعبد مناف ايض هاشم وخارجا عنه عبد شمس والمطلب ونوفل فمن الاول امية ومنه بنى امية ومنهم عثمان بن عفان ومعاوية بن ابى سفيان ومن المطلب المطلبيون ومنهم الامام الشافعى ثم ولد لها شم عبدالمطلب ايض وولد لعبد المطلب ايض عبدالله وخارجا عنه حمزة ولعباس وابوطالب ومنه علیؓ وابولهب والعيذاق وحجل والحارث والمقوم وضرار وزبير وقثم وعبدالكعبه.

تتمة الفائدة السابقة

هو ابواسحق ابراهيم بن ادهم بن سليمان بن منصور كمافى النفحات وفى التهذيب ومختصرانه ادهم ابن منصور بن يزيد بن جابر وقال الحافظ ابوعبدالله ابن مندة بن جابربن ثعلبه بن سعد بن

حلاج بن غزية بن اسامة بن ربيعة بن ضبيعة بن عجل بن لجيم نسبه ابراهيم بن يعقوب بن محمد بن كناسة انتهى العربى كما قال الجميع العجلى كما قال به سفيان الثورى فى رواية عنه عند السلمى والقشيرى ومحمد بن ناصر وابى طاهر السلفى وجزم به ابو محمد اليمانى وابن يونس والمفضل العلائ وابن معين الى شيخ الاسلام الهروى ورجحه المزى وابن بر وقال التيمى وكان من جهة امه المكى مولد الخراسانى البلخى ثم الشامى مجتهداً ۱۲ (القول المستحسن فى فخر الحسن) وقال فى حاشية وقد اشتهر على الستة العامه بالبلاد الهندية والديار الدكنية والفوربية انه قدس سره من ولد الفاروق عمرؓ حتٰى انه سيق له نسب مختلق وقد روج ذلک على كثير من اهل العلوم العقلية الذين لاخبرة لهم بالعلوم النقلية كالقاضى المبارک فتنبه.

فائدہ فقہیہ

زکوٰۃ کا مبلغین ومدرسین کی تنخواہ میں دینا جائز نہیں اس سے زکوٰۃ ادانہ ہوگی۔ فی الدرلودفعها المعلم لخليفه ان كان بحيث يعمل له لولم يعطه صح والالا. اھ یہی ایک جزئیہ مدعا میں کافی ہے۔ کیا ان مبلغین ومدرسین کو اگر تنخواہ نہ ملے کیا یہ پھر بھی کام کریں گے ہر گز نہیں۔ ۲۷ شوال ۴۸ھ۔

فائدہ فقہیہ

از القاسم ربيع الثانى ۱۳۱ء قال العلائى فى كتاب الصوم قبيل فصل العوارض ان الاخذ من اللحية دون القبضة كما يفعله بعض المغاربت ومخنثة الرجال لم يبحه احد واخذ كلها فعل هنود الهند ومجوسى الاعاجم ا ه. فحيث من فعل هذا المحرم يفسق وان لم

يكن ممن يستبيحونه ولا يعدونه فارقا للعدالة والمروة اه تنقيح فتاوىٰ حامديه ج ا ص ۳۵۱ قلت (اى صاحب الكشكول) قوله لم يبحه احد نص فى الاجماع فقط.

حدیث تمس الیہ ضرورۃ الوقت

عن عليؓ قال الا تستحيون اوتغارون فانه بلغنى ان نساء كم يخرجن فى الاسواق يتزاحمن العلوج (مسند احمد ج ا ص ۱۳۳)

فائده فقهية: متعلق لخطبة الجمعة + قال الشاه ولى الله المحدث الدهلوى فى المصفىٰ شرح المؤطا. اماكونها عربية فلاستمرار عمل المسلمين فى المشارق والمغارب به مع ان فى كثير من الاقاليم كان المخاطبون اعجميين

(من بعض المكتوبات لبعض الاحباب. ۸محرم۱۳۵۰ھ)

تاسیس قانون متعلق بعض کلیات بعض مدارس

(ملقب بہ تحصین جار العلوم من تسخین نار السموم)

بعد حمد وصلوٰۃ غرض اس قانون کی اس کے لقب ہی سے ظاہر ہے اور یہی ضرورت تحصین داعی ہوئی ہے اس کی تاسیس کی۔ گویا یہ قانون اساس ہے بعض کلیات کا جو اہم واقدم ہے جزئیات اور دوسری کلیات سے۔ اس کو مقیس علیہ قرار دے کر بقیہ جزئیات وکلیات کے متعلق قانون اساسی بن سکتا ہے۔ اس کی منظوری۔ ﴿ابھی اس کی نوبت نہیں آئی مگر ضبط کر دینے کے لئے امکان منظوری کی یا اپنے مدارس کے لئے دوسرے حضرات کی پسندیدگی کی (گو مناسب ترمیم کے ساتھ سہی) مصلحت داعی ہوئی ۱۲ منہ﴾ سے ان شاء اللہ مدرسہ تشویشات واضاعت اوقات سے محفوظ ہو جائے گا۔ باقی بقاء ومدت بقاء اللہ ہی کے قبضہ وعلم میں ہے۔

(۱) یہ قانون سب ممبروں کے اتفاق سے تجویز کیا گیا ہے۔

(۲) اس کے دفعات میں جو شرعاً واجب العمل ہیں ان میں کبھی تغیر نہیں ہو سکتا اور جس کی دوسری شق بھی مباح ہے۔ اس کی تغییر بھی سب ممبروں کے اتفاق پر موقوف ہے۔ ایک کا اختلاف رہتے ہوئے بھی تغیر جائز نہیں۔

(۳) کسی ممبر کی کمی یا بیشی شرائط منظور شدہ کے تحت میں صرف ممبروں کی متفقہ رائے سے ہو سکے گی اور کسی کا اس میں دخل نہ ہوگا۔

(۴) اسی طرح مہتمم کا نصب وعزل بھی قواعد منظور شدہ کے تحت میں صرف ممبروں کی متفقہ رائے سے ہو سکے گا اور کسی کا اس میں دخل نہ ہوگا۔

(۵) نائب مہتمم کے تقرر میں اور اسی طرح ہر اُس ملازم کے تقرر میں جس کا سابقہ مہتمم سے پڑتا ہو (اس میں مدرسین بھی آ گئے) ممبروں کی رائے کے ساتھ مہتمم کا اتفاق رائے بھی شرط ہے۔

(۶) طلبہ کے داخل کرنے کا صرف مہتمم کو کامل اختیار ہے اور خارج کر دینے کا اختیار مہتمم کو بھی ہے اور مجلس عاملہ کو بھی یعنی اگر مہتمم خارج کرنا چاہیں تو مجلس عاملہ کو اتفاق کرنا ضروری ہے۔ اگر مجلس عاملہ خارج کرنا چاہے تو مہتمم کو اتفاق کرنا ضروری ہے۔ یہی قاعدہ مدرسین و دیگر ملازمین کے عزل میں ہے۔ خلاصہ یہ کہ ملازمین تقرر میں تو مجموعہ آراء کا اتفاق شرط ہے اور طلبہ کے داخلہ میں صرف مہتمم کی رائے کافی ہے اور ملازمین کے عزل اور طلبہ کے اخراج میں مجموعہ میں سے ایک رائے بھی کافی ہے۔

(نوٹ) یہ مذکورہ دفعات نمبر ۵ و نمبر ۶ اس مہتمم کے لئے ہیں جو علم و تقویٰ میں خاص درجہ کا امتیاز رکھتا ہو اور جب ایسا مہتمم میسر نہ ہو ان دونوں دفعہ پر ممبر نظر ثانی فرما کر مناسب وقت ترمیم کر سکتے ہیں۔

(۷) مہتمم سے کسی قسم کی باز پرس کا حق صرف ممبروں کو ہے خواہ ایک ہی ممبر ہو پھر اس باز پرس کے بعد اگر مہتمم اُس کی اصلاح میں متفق ہو جائیں فبہا اور اگر مہتمم کو اپنے طرز عمل پر اصرار ہو تو اس ممبر کو صرف یہ حق ہو گا کہ دوسرے ممبروں کو اطلاع کر دے۔ اگر سب متفق ہو جائیں تو مہتمم کو اپنا طرز عمل بدلنا واجب ہو گا۔ اور اگر ممبروں میں اختلاف رہے تو حسب قواعد جس شق کو ترجیح دی جائے مہتمم کو اس کی پابندی لازم ہو گی۔

(۸) غیر ممبر کو مہتمم سے مدرسہ کے متعلق ایسے امور کی تحقیق کر لینے کا حق حاصل ہے جس میں مہتمم پر کوئی اعتراض لازم نہ آتا ہو اور جس امر میں اس کی رائے میں خواہ وہ رائے صحیح ہو یا غلط اُس پر کوئی اعتراض لازم آتا ہو اُس میں مہتمم کو حق ہے کہ دفعہ ہذا و دفعہ مابعد کا حوالہ دے کر جواب دینے سے عذر کر دے اور

مدرسہ کے حساب وکتاب کے معائنہ کا یا اس کے متعلق کوئی سوال کرنے کا غیر ممبر کو مطلقاً حق نہیں گو اعتراض بھی لازم نہ آوے۔

البتہ مصالح مدرسہ کے متعلق مشورہ دینے کا حق ہر شخص کو حاصل ہے خواہ مہتمم کو مشورہ دے یا ممبروں کو اور اگر وہ امر محل مشورہ مہتمم کے حد اختیار سے خارج ہو تو وہ ممبروں کو باقاعدہ اس کی اطلاع دے آگے اس مشورہ کے قبول وعدم قبول کا فیصلہ یہ مخاطب بالمشورہ کا کام ہے مشیر کو مشورہ سے زیادہ کوئی حق نہیں۔

(۹) غیر ممبر کو اگر مہتمم کے متعلق یا حساب وکتاب کے متعلق یا مدرسہ کے اور کسی انتظام کے متعلق کوئی ضروری تحقیق یا کسی شبہ کا رفع کرنا ہو اگر وہ کم از کم دس روپیہ ماہوار کا یا ایک سو بیس روپیہ سالانہ کا چندہ گزار ہے یا کسی وقف متعلق مدرسہ کا واقف ہے یا کسی ایسے ہی وقف کا منجانب واقف متولی ہے اور یہ واقف یا متولی وقف کی آمدنی مدرسہ میں بھیجتے ہوں ایسے شخص کو تحقیق ورفع شبہ کا حق اس طرح حاصل ہے کہ اس کے لئے کسی ممبر کو واسطہ بنادے یعنی اس سے اس کی درخواست کرے۔ آگے ممبر کو اختیار ہے اگر اس کی رائے میں وہ امر معقول اور باوقعت ہو اس کی درخواست کو منظور کر کے خود یا بذریعہ مہتمم تحقیق کر کے براہ راست اس درخواست کنندہ کو جواب دے دے اور اگر اس کی رائے میں وہ امر معقول نہیں تو عذر کر دینے کا اختیار ہے جس کی وجہ اس ممبر سے نہیں پوچھی جاسکتی اور اگر وہ سائل چندہ گزار نہیں یا دس روپیہ ماہوار سے کم کا چندہ گزار ہے اور مدرسہ کے کسی وقف کا واقف یا متولی بھی نہیں تو ایسے شخص کو ایسی تحقیق کا کچھ حق نہیں البتہ ان حالات میں اپنا چندہ بند کر لینے کا اختیار ہے لیکن اگر وہ رقم وقف کی ہے تو اس کے بند کر لینے کے جواز وعدم جواز کے متعلق علماء سے استفتاء کر لے۔

(۱۰) اگر کوئی شخص مدرسہ کے متعلق کوئی اعتراض شائع کرے اگر وہ صحیح ہو اس کے قبول کر لینے کی اطلاع مدرسہ سے شائع کر دی جائے اور اگر غلط ہو تو اس واقعہ کی

حقیقت ظاہر کر کے سادہ جواب شائع کر دیا جائے اگر کوئی اس کو بھی رد کر دے تو اگر پہلے جواب میں کوئی حقیقت مخفی رہ گئی تھی جس سے وہ اعتراض پیدا ہوا تو اس حقیقت کو پھر شائع کر دیا جائے اور اگر حقیقت ہی کی تکذیب کی گئی ہو تو پھر جواب نہ دیں کہ اس سلسلہ لاتقف عند حد میں بجز اضاعت وقت کے کوئی فائدہ نہیں۔ نیز قیل وقال بعض اوقات نفسانیت کی طرف بھی مفضی ہو جاتی ہے ولیکن ھذا اخر ما اردت + وان ارید الا الا صلاح ما استطعت وماتوفیقی الا باللہ وعلیہ توکلت.

اشرف علی ۲۱ شعبان ۱۳۴۶ھ

فائدہ حدیثیہ وفقہیہ

فی مسند احمد بسنده عن الحسن قال دعی عثمان بن ابی العاص الی ختان فابی ان یجیب فقیل له فقال انا کنالا نأتی الختان علے عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا ندعی له. (ج ۴ ص ۲۱۷)

آدابُ الاخبار ملفوظ احقر مرقوم

مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی

بعد الحمد و الصلوۃ ! اس باب میں سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کسی بات کا قلم سے لکھنا بعینہ وہی حکم رکھتا ہے جو زبان سے کہنے کا ہے جس بات کا زبان سے ادا کرنا ثواب ہے اس کا قلم سے لکھنا بھی ثواب ہے۔ اور جس کا بولنا گناہ ہے اُس کا قلم سے لکھنا بھی گناہ ہے بلکہ لکھنے کی صورت میں ثواب اور گناہ میں ایک زیادتی ہو جاتی ہے کیونکہ تحریر ایک قائم رہنے والی چیز ہے۔ مدتوں تک لوگوں کی نظر سے گزرتی رہتی ہے۔ اس لئے جب تک وہ دنیا میں موجود رہے گی اور لوگ اُس کے اچھے یا بُرے اثر سے متاثر ہوتے رہیں گے اس وقت تک کاتب کے لئے اس کا ثواب یا عذاب جاری رہے گا۔ اس لئے ہر مضمون نگار کا فرض ہے کہ ہر مضمون پر قلم اٹھانے سے پہلے اُس کو مندرجہ ذیل معیار پر جانچ لے اور درحقیقت یہی معیار تمام اُن آداب کی مجمل تصویر ہے جن کی تفصیل ہم اس وقت ہدیۂ ناظرین کرنا چاہتے ہیں۔

ایک زریں اُصول

مضمون نگاری اور اخبار نویسی میں مذہبی جرائم اور شرعی گرفت سے بچنے کا سب سے بہتر ذریعہ اور جامع مانع اصول یہ ہے کہ جس وقت کسی چیز کے لکھنے کا ارادہ کرے پہلے اپنے ذہن میں استفتاء کرے کہ اس کا لکھنا میرے لئے جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ثابت ہو تو قدم آگے بڑھائے ورنہ محض لوگوں کو خوش کرنے کے لئے گناہ میں ہاتھ رنگ کر پرائی بدشگونی کے لئے اپنی ناک نہ کاٹے۔ اگر خود احکام شرعیہ میں ماہر نہ ہو تو

کسی ماہر سے استفتاء کرنا ضروری ہے۔ یہ ایک شرعی اجمالی قانون ہے جو فقط اخبار نویسی میں نہیں بلکہ ہر قسم کی تحریر میں ہر مسلمان کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ اس کے بعد ہم اس کی تفصیل چند نمبروں میں ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں:

(۱) جو واقعہ کسی شخص کی مذمت اور معائب پر مشتمل ہو اس کو اُس وقت تک ہر گز شائع نہ کیا جائے جب تک حجت شرعیہ سے اس کا کافی ثبوت نہ مل جائے کیونکہ جھوٹا الزام لگانا یا افترا باندھنا کسی کافر پر بھی جائز نہیں۔ لیکن آہ کہ آج اہل قلم اس سے غافل ہیں اور اخبار کا شاید کوئی صفحہ اس سے خالی ہوتا ہو۔

(۲) یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ اس معاملہ میں حجت شرعیہ کے لئے کسی افواہ کا ہونا یا کسی اخبار کا لکھ دینا ہر گز کافی نہیں بلکہ شہادت شرعیہ ضروری ہے۔ کیونکہ دور حاضر کے موجودہ تمام اخبارات کے صدہا تجربات نے اس بات کو ناقابل انکار کر دیا ہے کہ بہت سے مضامین اور واقعات اخبارات میں شائع ہوتے ہیں اور جس شخص کی طرف سے شائع کئے جاتے ہیں اس غریب کو خبر تک نہیں ہوتی۔ اور یہ صورت کبھی تو قصداً کی جاتی ہے اور کبھی سہواً وخطاءً ہو جاتی ہے اس لئے اگر کسی اخبار میں کسی شخص کے حوالہ سے کوئی مضمون یا واقعہ نقل کر دیا جائے تو شرعاً اس کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ اگر یہ واقعہ کسی مضرت یا مذمت وعیب جوئی پر مشتمل نہ ہو تو پھر یہ ضعیف ثبوت بھی کافی ہے اور اس کو نقل کر کے شائع کر دیا جائے۔

(۳) کسی شخص کے عیب یا گناہ کا واقعہ اگر حجت شرعیہ سے بھی ثابت ہو جائے تب بھی اس کی اشاعت اور درج اخبار کرنا جائز نہیں بلکہ اس وقت بھی اسلامی فرض یہ ہے کہ خیر خواہی سے تنہائی میں اُس کو سمجھایا جائے اگر سمجھانے کو نہ مانے اور آپ کو قدرت ہو تو بجبر اس کو روک دیں ورنہ کلمۂ حق پہنچا کر آپ اپنے فریضہ سے سبکدوش ہو جائیں۔ اُس کی اشاعت کرنا اور رسوا کرنا علاوہ نہی شرعی کے تجربہ سے ثابت ہے کہ بجائے مفید ہونے کے ہمیشہ مضر ہوتا ہے اور اسی لئے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

نے متعدد احادیث میں اس کی تاکید فرمائی ہے کہ اگر اپنے بھائی مسلمان کا کوئی عیب یا گناہ ثابت ہو تو اس کو رسوا نہ کرے بلکہ پردہ پوشی سے کام لے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے ایک محرر نے ایک روز اُن سے بیان کیا کہ ہمارے بعض پڑوسی شراب پیتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ میں محکمۂ احتساب (پولیس) میں اس کی اطلاع کر دوں۔ حضرت عقبہؓ نے فرمایا کہ ایسا مت کرو بلکہ ان کو سمجھاؤ اور ڈراؤ۔ محرر نے عرض کیا کہ میں یہ سب کچھ کر چکا ہوں۔ وہ باز نہیں آتے اس لئے میں تو اب پولیس میں اطلاع کروں گا۔ حضرت عقبہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ:

من ستر عورة فكانما احيا موؤدة فى قبرها رواه ابوداؤد والنسائى وابن حبان فى صحيحه والحاكم قال صحيح الاسناد (ترغیب وترہیب ص ۱۰۳ ج ۴)

جو شخص کسی کا عیب چھپاتا ہے وہ اتنا ثواب پاتا ہے جیسے کوئی زندہ درگور لڑکی کو دوبارہ زندہ کر دے۔

حضرت مخلد بن مسلمہؓ فرماتے ہیں کہ جب میں والی مصر تھا تو ایک روز دربان نے مجھے اطلاع دی کہ ایک اعرابی دروازہ پر حاضر ہے اور آپ سے ملنے کی اجازت چاہتا ہے۔ میں نے آواز دے کر دریافت کیا کہ تم کون ہو تو آنے والے نے جواب دیا کہ "جابر بن عبداللہ" میں نے حضرت جابرؓ کا نام سن کر بالا خانہ سے نیچے دیکھ کر کہا کہ یا تو آپ اوپر آجایئے اور یا میں نیچے آتا ہوں۔ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ دونوں باتوں کی ضرورت نہیں میں تو صرف ایک حدیث کے متعلق آپ سے تحقیق کرنے آیا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے سنا ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ مخلد بن مسلمہؓ نے فرمایا ہاں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کے عیب پر پردہ

ڈالتا ہے تو گویا وہ ایک زندہ درگور کو اس کی قبر سے نکالتا ہے۔ حضرت جابرؓ نے سنتے ہی اونٹ پر سوار ہوئے اور رخصت ہو گئے رواہ الطبرانی فی الاوسط (از ترغیب وترہیب ص ۱۰۴) اور حضرت ابن عباسؓ آنحضرت سے روایت فرماتے ہیں۔

من ستر عورة اخيه ستر الله عورته يوم القيمة ومن كشف عورة اخيه كشف الله عورته حتى يفضحه بها في بيتها رواه ابن ماجة باسناد حسن (ترغیب وترهیب ص ۱۰۴)

جو شخص اپنے بھائی کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب قیامت کے دن چھپائیں گے اور جو شخص اپنے بھائی کے عیب کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب کھول دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کو گھر کے اندر بیٹھے ہوئے رسوا کر دیتے ہیں۔

الغرض کسی مسلمان کا کوئی عیب یا گناہ مشاہدہ یا حجت شرعیہ سے ثابت بھی ہو جائے تب بھی پردہ پوشی سے کام لے اور خفیہ اس کو سمجھائے کیونکہ یہی طرز زیادہ موثر اور مفید ثابت ہوا ہے۔

(۴) البتہ اگر کسی مسلمان کا ایسا عیب یا گناہ حجت شرعیہ سے ثابت ہو کہ جس کا نقصان اپنی ذات کو پہنچتا ہے اور یہ اس سے مظلوم ٹھہرتا ہے تو پھر اس کی بُرائی کو علانیہ شائع کر سکتا ہے۔ اسی کے متعلق حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

لایحب اللہُ الجهر بالسؤ من القول الامن ظلم.

اللہ تعالیٰ برائی کے اعلان کو پسند نہیں فرماتے مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ (وہ ظالم کے ظلم کا اعلان کر سکتا ہے)

امام تفسیر مجاہد کہتے ہیں کہ اس آیت کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں فرماتے کہ کوئی شخص کسی کی مذمت یا شکایت کرے لیکن اگر کسی پر ظلم ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ ظالم کی شکایت کرے اور اپنے معاملہ کا اعلان کرے اور اس کے ظلم کو لوگوں پر ظاہر کرے (روح المعانی) لیکن اس صورت میں بھی بہتر یہ ہے کہ عام اعلان و اشاعت

کے بجائے صرف ان لوگوں کے سامنے بیان کرے جو اس کی دادرسی کرسکیں۔

(۵) اگر کسی اخبار میں کوئی قابل تردید غلط مضمون کسی شخص کے نام سے طبع ہوا ہو تو اس کے جواب میں صرف اس پر اکتفا کیا جائے کہ فلاں اخبار نے ایسا لکھا ہے اس کا جواب یہ ہے۔ اس شخص کی ذات پر کوئی حملہ نہ کیا جائے کیونکہ ابھی تک کسی حجت شرعیہ سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ واقع میں یہ مضمون اسی شخص کا ہے۔

(۶) جو خبر کسی شخص کی مذمت اور ضرر پر مشتمل نہ ہو اس کی اشاعت جائز ہے۔ مگر اس شرط سے کہ اُس کی اشاعت کسی مسلمان کی خاص مصلحت یا عام مصلحت کے خلاف نہ ہو اور جس میں ایسا احتمال ضعیف بھی ہو تو بجز اُن لوگوں کے جو عقل اور شرع کے موافق اس معاملہ کو ہاتھ میں لئے ہوئے ہوں عام لوگوں پر اس کو ظاہر کرنا نہ چاہئے کیونکہ ممکن ہے کہ اس کے نقصانات کی طرف اس شخص کی نگاہ نہ پہنچی ہو۔

آیت **واذا جاء هم امر من الامن او الخوف اذا عوابهٖ.** میں ایسے ہی اخباروں اور جلسوں کی مضرت اور مذمت کو بیان فرمایا ہے لیکن مسلمان کے لئے مناسب ہے کہ اس کو بھی محض خبر کی حیثیت سے نقل نہ کرے بلکہ اُس سے کوئی دینی یا دنیوی فائدہ پیدا کرے اس کی نقلی دلیل یہ حدیث ہے کہ

من حسن اسلام المرء تر که مالا یعنیه.

انسان کے اسلام کے اچھا ہونے کی علامت یہ ہے کہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے۔

اور عقلی دلیل یہ ہے کہ کوئی خبر خود مقصود و مطلوب نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ کسی انشاء کا ذریعہ ہو کر مقصود کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور دراصل مقصود کوئی فعل ہوتا ہے جو اس خبر سے متعلق ہو۔ اس لئے بہتر ہے کہ نتائج اخبار کو بھی ذکر کر کے اس کے افادہ میں اضافہ کر دیا جائے۔ مثلاً آپ کسی شخص کے متعلق یہ خبر درج کرتے ہیں کہ اس نے چند ہزار روپیہ کسی مدرسہ یا مسجد یا کسی دوسرے نیک کام میں صرف کیا تو اس کے بعد اُس شخص کے لئے دعائے ترقی اور دوسرے مسلمانوں کے لئے اس کی ترغیب ذکر کر دی

جائے یا مسلمانوں کی کسی جماعت یا ایک شخص کی مصیبت کا ذکر آیا تو خود بھی دعا کرے اور مسلمانوں کو بھی اس کی طرف متوجہ کرے نیز یہ کہ جس سے ہو سکے اس کی مادی امداد بھی کرے۔ کسی کی موت کا ذکر کیا ہے تو لوگوں کو اس طرف متوجہ کرے کہ عبرت حاصل کریں اور اپنے لئے اُسی وقت کے واسطے سامان تیار کرلیں۔

الغرض روزمرہ کے واقعات و حوادث چشم بینا کے لئے بہترین وعظ ہیں لیکن اس کی ضرورت ہے کہ لوگوں کو اس پر متنبہ کیا جائے۔ حضرت شیخ العرب والعجم مولانا محمود حسن صاحبؒ محدث دیوبندی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

انقلاباتِ جہاں واعظ رب ہیں دیکھو
ہر تغیر سے صدا آتی ہے فافہم فافہم

اول تو کوئی واقعہ کوئی خبر دنیا میں ایسی کم ہوتی ہے جو نتیجہ خیز نہ ہو یا جس سے کوئی دینی یا دنیوی فائدہ متصور نہ ہو لیکن اگر کوئی خبر ایسی بھی ہو تب بھی اس کو محض تفریح طبع کی مد میں ذکر کردینا مضائقہ نہیں بلکہ یہ بھی ایک درجہ میں شرعاً مطلوب ہے جب اعتدال کے ساتھ ہو۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بعض اوقات مزاح (خوش طبعی) فرمانا اسی حکمت پر مبنی تھا۔ اور ایک حدیث میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اجموا هذه القلوب فاطلبوا لها طرف الحكمة فانها تمل كماتمل الابدان رواه ابن عبدالبر فى العلم والخرائطى فى مكارم الاخلاق وابن السمعان فى الدلائل (کنز العمال ص ۱۳۶ ج ۲)

ان قلوب کو بھی تھوڑی دیر (غور و فکر) سے مہلت دیا کرو۔ اس طرح کہ ان کے لئے حکمت کی لطیف و عجیب باتیں تلاش کرلو (جن سے قلبی تکان رفع ہو) اس لئے کہ قلوب بھی ایسے تھک جاتے ہیں جیسے بدن تھکتے ہیں۔

(۷) خلاف شرع مضامین اور ملحدین عقائد باطلہ اول تو شائع نہ کئے جائیں

اور اگر کسی ضرورت سے اشاعت کی نوبت آئے تو جس پرچہ میں وہ شائع ہوں اُسی میں ان کی تردید اور شافی جواب بھی ضرور شائع کر دیئے جائیں۔

آئندہ پرچہ پر اس کو حوالہ نہ کیا جائے۔ کیونکہ بہت سے آدمی وہ ہوتے ہیں جن کی نظر سے آئندہ پرچے نہیں گزرتے خدانخواستہ اگر وہ اس سے کسی شبہ میں گرفتار ہو گئے تو اس کا سبب شائع کرنے والا ہو گا۔

(۸) اگر مسلمانوں پر کافروں کے ظلم کی خبر شائع کرنا ہو تو جب تک اس ظلم کی نسبت کافروں کی طرف حجت شرعیہ سے ثابت نہ ہو اس طرح شائع کیا جائے کہ فلاں مقام کے مسلمانوں پر مظالم ہو رہے ہیں۔ مسلمان ان مظالم کا انسداد کریں اور جائز طریق پر ان کی جانی و مالی امداد کریں۔

(۹) اخبار کا ایڈیٹر ہمیشہ ایسا شخص ہے جو تمام علوم اسلامیہ پر عبور رکھتا ہو یا کم از کم علماء سے رجوع کرنے کا پابند ہو اور مذہب سے ہمدردی رکھنے والا ہو۔ ورنہ ظاہر ہے کہ اخبار اشاعت بے دینی و بے قیدی کا ایک کامیاب آلہ ہے۔

(۱۰) کسی ایسی کتاب کا جو دین کو مضر ہو یا ایسی دوا کا جو شرعاً حرام ہو یا کسی ایسے معاملہ کا جو شرعاً فاسد ہو اشتہار نہ دیا جائے نہ اخبار میں تصویر بنائی جائے۔

یہ مختصر گزارش ہے جو محض دلسوزی اور ہمدردی پر مبنی ہے۔ اگرچہ زمانہ کی مسموم ہوا میں کارگر ہونے کی توقع نہیں لیکن بایں امید کہ شاید خدا تعالیٰ کسی نیک بندے کو عمل اور اصلاح کی توفیق عطا فرمائیں۔ وللہ الحمد۔

فائدۂ تفسیریہ

متعلقه باية الممتحنة لاينهاكم الله عن الذين لم يقاتلو كم الى قوله تعالٰى فاولئک هم الظالمون. النكتة فى التعبير فى الأية الاولٰى بالبر والاقساط وفى الثانية بالتولى مع ان التقابل يقتضى الاتحاد فى التعبيران المقصود فى الاذن فاشار الى علة الاذن بان حقيقة هٰذا الماذون فيه هو

البر والاقساط وحسنه ظاهر مع انتفاع المانع والمقصود فی الثانیة النهی فاشار الی علة النهی بان هذا البر نوع من التولی وقبحه ظاهر مع وجود المانع فافهم فانه عزیز. نصف ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ

فائدہ تفسیریہ وکلامیہ

متعلقه بقوله تعالٰی بیدک الخیر قال المفسرون. ای والشر واکتفی بذکر احد الضدین عن ذکر الاخر لدلالته علیه عرفا قلت والطف منه ان یقال انه مبنی علی القاعدة العقلیة ان القدرة تتعلق بالضدین فاستلزم القدرة علی الخیر القدرة علی الشر فدل احدهما علی الأخر عقلا فافهم (۲۸ رجب ۱۳۴۵ھ)

حساب صاع ودرہم

فی الدر المختار (وهو) ای الصاع المعتبر (مایسع الفا واربعین درهما من ماش اوعدس ص ۱۲۳ ج۲ وفی شرح الوقایة وعندنا نصف صاع من العراقی وهو منوان والمن مأة وثمانون مثقالاً ومنه ایضًا کل عشرة منها سبعة مثا قیل وقال صاحب الغیاث مثقال بقول اقوی ۴. ماشہ ہست پس بحساب درمختار صاع دوسو تہتر تولہ کا ہوتا ہے کیونکہ سات مثقال کے ساڑھے اکتیس ماشے ہوتے ہیں اُس کا دسواں حصہ یعنی ۳ ماشہ ۱/۵ رتی درہم کا وزن ہوا۔ اور ایک ہزار چالیس درہم کے ماشہ تین ہزار دوسو چھہتر ہوئے اور بحساب شرح وقایہ دوسوستر تولہ کا صاع ہوتا ہے فقط تین تولہ کا فرق ہے اب اس کے سیر اپنی اپنی مروج تول کے حساب سے ہر شخص بنالے چونکہ انگریزی تول سے عام طور پر سب جگہ واقفیت ہے اس واسطے اس کا حساب درج ذیل ہے۔

چونکہ حساب مذکورہ بالا میں تولہ ۱۲ ماشہ کا دکھایا گیا ہے اور انگریزی تولہ یعنی روپیہ

۱۱۔ ماشہ کا ہوتا ہے۔ اور سیر اسی روپیہ بھر ہوتا ہے اس واسطے اسیر انگریزی تو ۶ ۷ تولہ ۸ ماشہ کا ہوا اور) صاع انگریزی تولہ کی رو سے ۴ رتی۔ ۴ ماشہ۔ ۲۸۴ تولہ کا ہوا جس کے تین سیر اٹھ چھٹانک چار تولہ آٹھ ماشہ (بلا لحاظ کسر خفیف ۳ سیر ۹ چھٹانک ہوا) اور صدقۂ فطر ایک سیر 12½ چھٹانک دینا چاہئے) اور ۸۸ روپے بھر کے سیر سے بھی اس علاقہ (یعنی ضلع مظفر نگر وغیرہ) کے واسطے حساب لکھا جاتا ہے۔ اس سیر میں بھی تولہ ۱۱ ماشہ کا ہوتا ہے۔ اس واسطے ایک صاع اس سیر سے تین سیر اور ساڑھے تین چھٹانک ہوتا ہے پس صدقۂ فطر ایک سیر پونے نو چھٹانک دینا چاہئے۔

نوٹ: (۱) یہ وزن حساب کی رو سے لکھا گیا ہے احتیاطاً دیسی سیر سے پونے دو سیر اور انگریزی سے پورے دو سیر صدقہ فطر ادا کرنا بہتر ہے۔

(۲) ایک مد حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کے پاس تھا جس کی مسلسل سند حضرت زید بن ثابت کے مد تک (جوانہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے ناپ کر بنایا تھا) پہنچتی ہے۔ اس کو حضرت مولانا تھانوی مدظلہم العالی نے دو مرتبہ بھر کر وزن کیا تھا (کیونکہ نصف صاع دو مد کا ہوتا ہے) تو ۸۸ کے سیر سے ڈیڑھ سیر ڈیڑھ چھٹانک ہوا تھا جو حساب مذکورہ بالا کے تقریباً مطابق ہے صرف پون چھٹانک کا فرق ہے جو بہت زیادہ نہیں ہے۔

(۳) درہم اور مثقال کے وزن میں علماء کرام کا اختلاف ہے لیکن مظاہر حق میں نواب قطب الدین صاحب نے یہی وزن لیا ہے جو اوپر مذکور ہوا و نیز حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کی بیاض میں بھی دو سو تہتر تولہ صاع کا وزن مع حوالۂ مظاہر حق و در مختار درج ہے اور مستند مد کے موافق بھی یہی وزن ہے۔ اس واسطے جو کے حساب سے صاع کا وزن جس کو علماء لکھنؤ معتبر رکھتے ہیں۔ اس کو ہمارے علماء کرام نے نہیں لیا اور ممکن ہے کہ جو زمانہ سابق میں کسی قدر بڑا ہوتا ہو اس واسطے جو اور ماشہ کے حساب میں اب تفاوت ہو گیا ہو۔ ﴿ علماء لکھنؤ کی طرف سے یہ احتمال بیان کیا جا سکتا

ہے کہ ممکن ہے کہ صاحب غیاث کا قول اصطلاح طب کے بارے میں ہو۔اس کا ایک جواب تو یہ ہوگیا کہ دوسرے مویدات سے اس اصطلاح کا عموم معلوم ہوتا ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ جو کے دانہ میں بھی احتمال ہے کہ جو جو صاحب شرح وقایہ نے صاع وغیرہ کے حساب میں لکھے ہیں وہ اس زمانہ کے جو سے بڑے ہوں ۱۲ منہ﴾ واللہ اعلم۔

(۴) زکوٰۃ میں بھی ہمارے اکابر نے اسی وزن کو معتبر رکھا ہے کہ ساڑھے باون تولہ چاندی (جو روپیوں کے حساب سے للعہ بھر ہوتی ہے اُس) پر زکوٰۃ واجب ہونے کا فتویٰ دیا ہے (ساڑھے باون تولہ کے ۳ ماشہ 1/5 رتی کے درہم مان کر پورے دوسو درہم ہوتے ہیں) اسی طرح بیس مثقال (جو سونے کا نصاب زکوٰۃ ہے اُس) کے بحساب ۴ ماشہ فی مثقال ساڑھے سات تولہ قرار دیتے ہیں۔ فقط وللہ الحمد کتبہ الاحقر عبدالکریم گمتھلوی عفی عنہ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون مورخہ ۲۷ ج ۱۳۴۸ھ۔

فائدہ

از خلاصة الوفاء باخبار دار المصطفیٰ للسمهود المتوفی ۱۱۰ ۱ ۵ ص ۴۷ فی جواز الرحیل الی القبر النبوی قصدًا للسلام والزیارة.

وقد استفاض عن عمر بن عبدالعزیز انه كان یبرد البرید من الشام یقول سلم لی علٰے رسول الله صلی الله علیه وسلم .

وقال الامام ابوبکر بن عمر بن ابی عاصم النبیل من المتقدمین فی مناسک له التزم فیها ﴿لعل المراد وانه لایروی فیها الا الروایات الثابته المقبولة عند اهل الفن ۱۲ شفیع غفرلهٗ﴾

الثبوت وکان عمر بن عبدالعزیز یبعث بالرسول قاصدًا من الشام الی المدینة لیقرئ النبی صلی الله علیه وسلم السلام ثم یرجع قلت ان رحیل البرید هذا لم یکن للصلوة فی المسجد النبوی ولا

فرق بین تبلیغ السلام وبین الخطاب بالسلام بنفسه بل الثانی اقرب الی الضرورة لانه عمل لنفسه وقد فعله التابعی الجلیل ولم ینقل النکیر علیه فهو حجة علٰی ابن تیمیة.

فائدہ

از شرح مشکٰوة فارسی للشیخ عبدالحق المحدث الدهلوی فی ان الکتابة کا النطق فی الاحکام قال تحت حدیث المسلمون من لسانه ویده الحدیث.

کتاب درحکم زبان ست بلکہ دروی بدست وزبان ہر دو ایذاست و تخصیص مسلماناں باعتبارغالب واقع شدہ والاکافران کہ وے مطیع اسلام باشند دریں حکم داخل اندودرروایت ابن حبان من سلم الناس واقع ست۔کذاذکرہ السیوطی۔

از عمدة القاری شرح بخاری تحت حدیث مذکوره ص ۱۵۶ ج ا قیل ماالفرق بین الاذی بین اللسان وبین الاذیٔ بالید اجیب بان ایذاء اللسان عام لانه یکون فی الماضین والموجودین والحادثین بعد بخلاف الید لان ایذائها مخصوص بالموجودین اللهم اذا کتب بالید فانه حینئذ تشارک اللسان فحینئذ یکون الحدیث عاماًبا لنسبة الیهما.

فائدہ

فی الجواب عن الاستدلال علی عدم نفاذ القضاء بشهادة الزور ظاهراً وباطناً استدل الخصم علی عدم النفاذ باطناً بقوله علیه السلام فمن قضیت له بشیٔ من حق اخیه فلا یأخذنه فانما اقطع له قطعة من النار متفق علیه والجواب انه محمول علی الاملاک المرسلة لضرورة الجمع بین الادلة من اثر علیؓ نقله الشامی فی

کتاب القضاء تحت قول الدرالمختار وینفذ القضاء بشهادة الزور ظاهراً وباطناً بما نصه قال محمدؒ فی الاصل بلغنا عن علیؓ ان رجلا اقام عنده بینة علی امرأة انه تزوجها فانکرت فقضٰی له بالمرأة فقالت انه لم یتزوجنی فاما اذا قضیت علیٰ فجدد نکاحی فقال لا اجدد نکاحک الشاهد ان زوجاک قال وبهذانا خذ هذا فی العقودواما فی الفسوخ فقد روی الشیخان عن ابن عمران النبی صلی الله علیه وسلم لاعن بین رجل وامرأته فانتفی من ولدها ففرق بینهما والحق الولد بالمرأة قال فی المرقاة وفیه دلیل علیٰ ان الفرق بینهما بتفریق الحاکم لابنفس اللعان وهو مذهب ابی حنیفه اه قلت ولا فرق بین العقد والفسوخ وکذابین عقد وعقد وبین فسخ و فسخ فللجمع بین الادلة حملنا ما استدل به الخصم علی الا ملاک المرسلة وفی الحدیث اشارة الیه حیث قال علیه السلام فمن قضیت له بشئ من حق اخیه والعقد والفسخ هو سبب الحق لاعین الحق وانما الحق هو الشئ الذی حکم بکونه مملوکا فکان المعنی هو القضاء بالحق بلاواسطة لا القضاء بالعقد والفسخ الذین هما الواسطة للحق فافهم. (عاشر ربیع الاول ۱۳۵۰ھ)

فائدۃ فقہیۃ

صرحوابوجوب المباح اذا امربه الامیر وکذا بحرمته اذا امرود لیله نصوص لامربالسمع والطاعة ویبتنی علیه عندی قوله تعالیٰ وماکان لمومن ولا مؤمنه اذا قضی الله ورسوله امراً ان یکون لهم الخیرة من امرهم فان هذا النکاح الذی هو سبب نزول الآیة لم یکن واجبالکنه صارواجبا بامر علیه السلام فلاحاجة الی القول بکونه مخصوصًا به صلی الله علیه وسلم نعم

يكون هذا الامرمنه عليه السلام بالوحى ابتداءً او تقررًا ومن الامام اجتهادًا اذا راى مصلحةً ومن ثم ذكر الله تعالىٰ مع الرسول فى الآية.

۹ شعبان المعظم ۴۹ھ

فائدة تصوفيہ

تكلموا فى ان التوبة هل يلزم فيها العزم علےٰ عدم العود فالمشهور نعم ونسب الى بعض المحققين عدم اللزوم بل لزوم عدم العزم زعما منهم ان فى هذا العزم نوع دعوى وذهولاً عن المشية بل معارضة للمشية هذا ما اشتهر لكن يابى عنه الذوق وظاهر النصوص فان هذا العزم من مقدمات الكف والكف واجب و مقدمة الواجب واجب فكيف لايلزم العزم علےٰ عدم العود وعندى ان معنى هذا القول للمحققين ان لايغفل مع هذا العزم عن قدر الله وقضائه فيعزم ومع العزم يخاف الابتلاء نظرا الى المشية لا التوبة غير العارفين حيث يعزمون ويغيبون عن القضاء فافهم. ۹ شعبان ۴۹ھ

تائيد المسئلة الفلسفية بالقرآن العزيز

قالوا ان الغير المتناهى له معنيان احدهما بمعنى لايقف عند حدو ثانيهما مالا يتناهى بالفعل والاول ممكن بل واقع والثانى مستحيل فى الممكن وتتايد المسئلة بالقرآن فقد قال الله تعالىٰ وان تعد وانعمة الله لاتحصوها وفيه الحكم بتحقق المعنى الاول وقال تعالىٰ وكل شئ عنده بمقدار وفيه الحكم ينفى المعنى الثانى والمقدار فى المحاورات عام للكم المتصل والكم المنفصل فدخل فى هذا النفى كل مالا يتناهى بالفعل مقدار يا اصطلاحيا كان اوعدديًا. ١٦ شعبان ۴۹ھ

فائدہ فی حکمۃ الحدیث التزوج باربع

قد ثبت بالتجربۃ ونقل بعضہا السیوطی فی تاریخ الخلفاء فصل قضایا عمرؓ عن حفصۃؓ ان المرأۃ لاتصبر عن الزوج اکثر من اربعۃ اشہر وھو الحکمۃ فی ضرب مدۃ الایلاء وثبت ایضا باقوال الاطباء ان الجماع المحیل ماکان عقیب الغسل من المحیض وکان المقصود الا صلی من الجماع الحبل وھو فی کل شہر مرۃ فلوجاز اکثر من الاربع واختار الزوج ھذہ المدۃ لما افضی الی کل واحدۃ مرۃ فی اربعۃ اشہر وتضررت المرأۃ بہ وفی الاربعۃ لاتتضرر امرأۃ منہن وھذا الوجہ اسہل الوجوہ للمسئلۃ القی فی روعی لعاشر ذی القعدۃ المطہر ۱۳۵۰ھ وللہ الحمد فقط.

فائدہ: وردالسوال فی خاطری ان الأیات التی ظہرت فی الامم السابقۃ اکثرھا عظیمۃ عجیبۃ کحدیث الغار وحدیث اصحاب الاخدود وآیات ھذہ الامۃ فان اکثرھا لطیفۃ فما الحکمۃ فیہما فوقع الجواب فی خاطری ایض ان افہام اکثر من قبلنا اکثف وافہام ھذہ امۃ الطف فما کانوا یدرکون ما ادرکت ھذہ الامۃ.

فائدہ فقہیۃ

ماخوذۃ من الاصول یتفرع علیہا کثیر من الاحکام منہا جواز الجمعۃ فی موضع کان مصراً اولاً وبقی فیہ بعض آثار المصریۃ فی شرح السیر الکبیر فلا تصیر دارالاسلام الا بانقطاع ید أھل الحرب عنہا من کل وجہ وھذا لان ماکان ثابتا فانہ یبقی ببقاء بعض آثار ولا یرتفع الا باعتراض معنی ھو مثلۃ او فوتہ. (ص ۸۱ ج۳)

فائدہ تفسیریہ

ھدی للمتقین پر سوال مشہور ہے کہ متقین خود اہل ہدی ہیں تو آیت میں

تحصیل حاصل ہے اس کے متعدد جواب مشہور ہیں اُن میں سے ایک نفیس اور سلیس جواب یہ ہے کہ تقویٰ سے مراد یہاں تقویٰ لغوی ہے یعنی ڈر اور کھٹک اور یہ ہدیٰ سے مقدم ہے۔ ہدیٰ اس پر مرتب ہوتا ہے۔ ایک بار اس جواب کی تائید ایک آیت سے ظاہر ہوئی سورۂ واللیل میں ارشاد ہے۔ فاما من اعطٰی واتقٰی وصدق بالحسنٰی پھر اس کے مقابلہ میں فرمایا واما من بخل واستغنٰی وکذب بالحسنٰی اس میں بخل اور اعطٰی کا مقابلہ ظاہر ہے اسی طرح کذب اور صدق کا۔ مگر استغنٰی کا اتقٰی سے مقابلہ کرنا یہ صاف بتلا رہا ہے کہ استغناء کی حقیقت جیسے بے فکری ہے ایسے ہی اتقا کی حقیقت فکر اور کھٹک ہے۔

فائدہ فقہیۃ

ماخوذة من الكتاب والسنة قال الله تعالٰى اذا تداينتم بدين الى اجل مسمى فاكتبوه ثم قال تعالٰى واستشهد واشهيدين من رجالكم وكتب النبى صلى الله عليه وسلم الكتب لدعوة الاسلام الى الملوك ولم يرسل الشهود معها.

اور بیوع وتجارات معاملات میں سے ہیں اور تبلیغ اسلام دیانات میں سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ معاملات میں خط حجت نہیں ورنہ کتابت کے بعد اشہاد کی ضرورت نہ تھی اور دیانات میں حجت ہے ورنہ کتب دعوت بدون شہود کے حجت نہ ہوتے۔

فائدة حكمية من اسرار الاحكام قال الله تعالٰى فى المحرمات وامهات نسائكم وربائبكم اللاتى فى حجوركم من نسائكم اللاتى دخلتم بهن فان لم تكونوا دخلتم بهن فلاجناح عليكم امهات.

نساء کی حرمت میں دخول بالمنکوحہ کی قید نہیں اور بنات نساء کی حرمت میں قید ہے شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ عادت غالبہ اپنے ہم عمر یا صغیر العمر سے نکاح کرنا ہے اور کبیر العمر سے نہیں تو اس بناء غالب پر منکوحہ کی ماں اس ناکح کی ماں کے برابر ہوگی۔ اس

لئے وہ مرغوب فیہ نہ ہوگی یا اگر برابر ہوئی تو صغیرہ بہ نسبت برابر کے زیادہ مرغوب ہوتی ہے تو اُس کی فوری تحریم میں کوئی تنگی نہیں۔ بخلاف منکوحہ کی بیٹی کے کہ وہ صغیرہ ہوگی اور ممکن ہے کہ اُس کو دیکھ کر افسوس ہو کہ اُس سے نکاح کیوں نہ کیا اس لئے اس میں وسعت رکھی کہ اگر اس سے نکاح کرسکنا تمہارے اختیار میں ہے کہ منکوحہ سے دخول نہ کرو اور اس کو طلاق دے کر اس سے نکاح کرلو اور حلائل ابناء میں اگر ایسا ہی شبہ کیا جائے اس کا جواب یہ ہے کہ وہاں چونکہ طلاق دینا دوسرے کے قبضہ میں ہے اس لئے طبیعت سلیمہ یا اس کی وجہ سے رغبت نہ کرے گی۔

فائدہ سلوکیہ

بعض اوقات وسوسہ و شبہ میں تمیز نہیں ہوتی اور ترتب احکام میں غلطی ہوجاتی ہے۔ سوان میں فرق یہ ہے کہ وسوسہ میں عین وسوسہ کی حالت میں اس کے بطلان کا اعتقاد جازم ہوتا ہے اور اس کے عروض سے سخت قلق ہوتا ہے اور شبہ میں اُس وقت اس کی صحت کا احتمال ہوتا ہے اور اُس وقت کچھ قلق نہیں ہوتا۔ بعد میں اس کو دفع کردے۔ فقط عشرہ اول ربیع الاول ۴۷ھ

فائدہ حدیثیہ فقہیۃ

فی ان اللفظ القرآنی فی مقام الاستدلال لاتجری علیه احکام القرآن لان ذکره للاستدلال به صارف له عن القرآنیة دلیل المسئلة الحدیث المتفق علیه مامن مولود الا یولد علی الفطرة وفی آخره ثم یقول فطرة الله التی فطر الناس علیها لاتبدیل لخلق الله ذلک الدین القیم ا ه لم یقرء الاستعاذة فی اول الایة لان المقصود بقراء تها الاستدلال لا التلاوة.

تنبیہ

متعلق تابع بودن یا نبودن ولد در سیادت بوالدہ خود فی دستور العلماء للمولوی

عبدالنبی احمد نگری صاحب جامع الغموض ما نصه وفی مجمع الفتاوی ولو كانت الام سيدة ولايكون الاب سيدا الفتوی علٰی ان الولد يكون سيد اهكذافی الجامع الصغير والمبسوط واعلم ان رجلا اذا نكح امة فولدت منه يكون ولدها رقيقا لمولاها الا اذاكان الناكح سيدًا فيكون حرا كما فی المآل فافهم واحفظ (دستور العلماء ج۲ ص ۱۹۳، ص ۱۹۴ مطبوعه دائرة المعارف حيدر آباد ۵۱)

اور یہ دونوں فرع غلط ہیں اور جامع صغیر کا حوالہ بھی غلط ہے مبسوط دیکھا نہیں۔ دلائل کلیہ اس پر کافی حجت ہیں مزید تقویت کے لئے فرع اول کے متعلق ایک خاص عبارت بھی نقل کرتا ہوں فی تذكره الانساب للمولوی سيد محمد عبدالقادر الكاظمی الحنفی الساكن فی كڑا ضلع اله آباد مانصه اورذکر کیا ہے جلال الدین سیوطی نے اپنی تصنیفات میں جس وقت عورت سیدہ ہو تو لڑکا سید نہیں ہوگا اور اس پر اجماع ہے اور جو شخص اس کا قائل نہیں وہ مخالف ہے اجماع کا۔ اھ۔ بالجملہ یہاں سے معلوم ہوا کہ موافق مذہب منصور جمہور کے انساب میں باپ کا اعتبار ہے نہ کہ ماں کا ص ۲،۳۔

(مسئلة مستنبط من القرآن)

قوله تعالٰی للازواج المطهرات واتين الزكوة يدل علٰی الزكوة فی الحلی لانهن لم يكن تاجرات ولا مالكات للنقود.

(مسئلة مستنبط من الحديث)

قوله عليه السلام ان لاهلک علیک حقا وقوله عليه السلام ان لنفسک علیک حقا يدل مجموعهما علی الاعتدال فی المقاربة.

(فائدة تصوفية)

الفرق بين الكيفيات الروحانية والنفسانية الاولٰی غير مشروطة بالمادة والثانية مشروطة بها.

(فائدۃ فقہیۃ عن بعض الرسائل)

قال فی اللآلی والتعقبات نقلا عن مسند الفردوس الدیلمی سمعت ابی یقول سمعت ابا عمرومحمد بن جعفر بن مطر النیساپوری قال قلت یوما ان حدیث من احتجم یوم الاربعاء ویوم السبت فاصابه برص فلا یلومن الانفسه لیس بصحیح فاقتصدت یوم الاربعاء فاصابنی البرص فرآیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی النوم فشکوت الیه حالی فقال ایاک والاستهانة بحدیثی فقلت تبت یارسول اللہ فانتبهت وقدعا فانی اللہ وذهب ذلک عنی اه ثبت منه انه یستحب الاحتیاط فی مثل هذا.

فائدۃ متعلق بالتصوف فی مسئلۃ التصرف

صح عنه صلی اللہ علیه وسلم فی بعض الحوادث ضربه صلے اللہ علیه وسلم فی صدور بعض اومسحه صلی اللہ علیه وسلم بیده الشریفة علی بدن بعض وذهاب الوسوسة فی الاول وذهاب المرض فی الثانی فاوهم ظاهر هٰذه الاحادیث استعماله. التصرف ولا یبعد الاستدلال بامثالها علی کون مثل هذا التصرف سنة لکن اذا دقق النظر لایتم هذا الاستدلال لان کونه تصرفًا یتوقف علی انه جمع همه وخاطره لحدوث الآثار ولم یثبت بل یحمل انه فعل مافعل بعد ماکشف علیه بالوحی نفعه بنفس هذاالاعمال من دون ان یجمع همه وخاطره ولیس هذا من التصرف المتعارف فی شئ ومن ثم یذکر العلماء هٰذه الواقعات فی باب المعجزات التی تغائر التصرفات واوضح القرآئن علی عدم صدور التصرفات منه صلی اللہ علیه وسلم انه لم یتصرف قط فی قلب ابی طالب مع شدة حرصه علے ایمانه

واقتصر على الدعآء له والله اعلم. ولوسلم صدورما عنه صلى الله عليه وسلم احيانا لم يثبت به سنيتها الموقوفة على الاعتبار كمالا يقال سنية المصارع بوقوعها مع وكانه والله اعلم.

فائدہ فیما یتعلق بالمناظرۃ۔المناظرۃ

باعتبار غرضها اقسام لان الغرض اما ان يكون اظهار اللصواب وبدوان لم يسكت الخصم فلا يتصدى لاسكاته بل اذاراى العناد فيه يقول لنا اعمالنا ولكم اعمالكم لاحجة بيننا وبينكم الله يجمع بيننا والقرآن مشحون من مثل هٰذا المناظرة وهاد اليها كما قال الله تعالىٰ وان جادلوک فقل الله اعلم بما تعملون الاية وسميت هذه الفائده بالمنافرة عن متعارف المناظره وهذا القسم محمود مطلقاً لكنه مفقود فى هذا الزمان الانادراً بمنزلة المعدوم واما ان يكون اسكاتًا للخصم وهو محمود ايض بحسن النية لكنه موقوف على سكوت الخصم وهو ان كان معاندا اومشاغبًا ولا يكون معه حياء لايسكت فكان قصد هذا الغرض قصدًا لمالا يقدر عليه بنفسه والقادر بقدرة الغير لايكون قادرًا فكان غير اختيارى وقصد الامرالاختيارى يكون عبثًا وتعبًا فلا يصلح ان يكون غرضًا واما ان يكون اسكا تاويقع السكوت ايض لكن لمالم يكن السكوت دليلاً على بطلان الساكت المنقطع كان هذا عبثا ايضً بل هو مضر لانه يكون موهما لبطلان الساكت فى نظرالعامة فلو وقع مثل هذالسكوت احيانًا من اهل الحق لكون الخصم الحن بحجته استدل العامة على بطلانه وهو مضراى ضرروااما ان يكون لاطلاع الناس على ما عند الخصمين ليحق الحق ويبطل الباطل فهذا نوع من

التحكيم والجاهل كيف يصلح ان يكون حكما فهذا عبث ايضً بل مضر لانه يكون اقرارًا بلسان الحال ان الجهلاء يصلحون للتحكيم وضرره ظاهروان ابتغوا عالمًا حكما فالعادة الغالبة بل الكلية ان يكون هو معتقد الاحد شقي المسئلة فكيف يوثق بان يترجح انصافه على اعتقاده فهو عبث ايض فتنقح ان المناظرة المتعارفة فى زماننا خال عن الفائدة مطلقًا وان لم يو افقنا احد فى هذا الرایٔ وان قال قائل فبای طريق يهدى الطالب للحق لاسيما المذبذب فيه قلنا طريقة ماشاع فی القرآن وهو ان يبين الحق مرة بعد اخریٰ بعنوانات مختلفة كما قال نوح عليه السلام رب انى دعوت قومى ليلاونهارا الى قوله ثم انى دعوتهم جهارًا ثم انى اعلنت لهم واسررت لهم اسرارًا والى هذا اشار سبحانه وتعالٰى ولقد صرفنا فى هذا القرآن ليذكروا الاية فايقن واتقن۔

١٨ ربيع الثانى ١٣۵١ھ

فائده: تمسک بعضهم بماينسب الى العارف الرومى من قوله فى الاولياء. بانگ مظلوماں زهر جابشنوند الخ على لزوم علمهم بحال المستغيث والجواب اولاً بان القضية مهملة لاكلية فيصح بتحققها احيانًا بطريق خرق العادة وهو غيرلازم وغير دائم وان شهد قلبک بكليتها ذوقًا لالفظًا فاحمل قوله بانگ على الكلام الذى للاستعانة بالخطاب المتعارف لاعلى النداء من البعيد واحمل قوله بشنوند على القبول فالمعنى ان المظلوم اذا استعانهم اذا اظلمهم احد فيقبلون التماسه ويقبلون عليه ويجيبون سواله وهذا حال كل من اهل الله تعالٰے فلا مساس لهذا الكلام بسماعهم النداء من كل مكان قريبًا كان او بعيدًا.

فائدہ کلامیۃ

قدسخ لی اشکال عویص صعب علی اکثر العلماء لماغرضت علیهم وهوانا نشاهد ان المحترق بالنار لایقدر ابداً علی الکلام المربوط المدید السدید والنصوص تشهد بصدور مثل هذا الکلام من اهل النار فکیف هذا ثم سخ لی بحمدالله تعالٰی الجواب الصواب بطریقین احدهما وهو اسهلهما ان الله تعالٰی یمکن ان یخفف عنهم العذاب فی ساعة هٰذا المکالمة ولما کانت هٰذه الساعة لطیفة خفیفة بالنسبة الی عدة عذابهم لایسمّٰی عرفًا وعادة انقطاع العذاب فلا یعارض النصوص النافیة للانقطاع کقوله تعالٰی لایفترعنهم وکقوله تعالٰی لایخفف عنهم کما قالوا فی قوله تعالٰی کل شیء هالک الاوجهه انه لاینافی عدم فناء الجنة والنار لان هذا الهلاک والعدم للمحة لطیفة لایسمّٰی فناء عرفًا وثانیهما ان الله تعالٰی قادر علی ان یحملهم مالم یکن لهم طاقة به من قبل وهو علی کل شیٔ قدیر. غره شعبان ۱۳۵۱ھ

فائدہ نحویۃ

اورد بعض الاحباب علی تسمیة بعض رسائلی بمائة دروس بکون التمیز جمعًا علی خلاف القاعدة فتبعت فظفرت علی مانقله صاحب روح المعانی فی تفسیر آیة ولبثوافی کهفهم ثلثمائة سنین ونصه بعد الاختصار هٰکذا وقرأ حمزة والکسائی ثلثمائة سنین باضافة مائة الی سنین الی قوله ولم اجدفیما عندی من کتب العربیة شاهدا من کلام العرب لاضافة المائة الی جمع واکثر النحویین یوردون الأیة علٰی قراء ة حمزة والکسائی شاهد لذاک وکفی بکلام الله تعالٰی شاهدا وقرأ ابی ثلثمائة سنة بالاضافة الافراد کما هوالاستعمال الشایع وکذا فی مصحف ابن مسعود اھ

الفوائد الحدیثیة

من بعض الحواشي. کتبهالی المولوی محمد ادریس الکاندهلوی.

قوله. مالی واخبرها ولقد خشیت علی نفسی + لایخفی انه بعدان اوحی الیه وتحقق بلوغ الوحی الیه صارنبیا. ولایمکن ان یکون نبیا ویکون شاکا فی نبوته بل لابدان یکون عالما بنبوة ضرورة وان الذی جاءه ملک من عندالله تعالیٰ وان الذی بلغه وحی من الله فحینئذ قوله صلی الله علیه وسلم لقد خشیت علی نفسی. مشکل. وحمله علیٰ انه خشی علی تحمل اعباء النبوة وغیره ممالایوافق الکلام السابق ولا اللاحق بعیدٌ والوجه عندی انه صلی الله علیه وسلم لعله خشی عند اول ماواجهه الملک قبل ان یتحقق عنده انه ملک وقیل ان تشرف بالنبوة. والحاصل انه خشی قبل تبلیغ الملک الوحی الیه فان وقوع الخشیه حینئذ لایضرثم تحقق بعد ذلک عنده نبوته مقارنالتمام ما اوحی الیه ثم ارادان یعرف حال خدیجة فذکر معها حاله السابق علی وجه الابهام وما ذکرمعها ماتحقق عنده من امرالنبوة لیظهر له حال خدیجةؓ وانها تصلح لذکر النبوة معها اولا اذربما لوبداها بذکر النبوة لربما یخاف علیها انها تبدأ بالانکار وتواجه بالتکذیب فیشکل ارجا عها بعد ذلک الی الحق لان العادة ان المنکر یصعب رجوعه الیٰ ماانکره فصار هذا الکلام کانه من معاریض الکلام وکان صلی الله علیه وسلم یتکلم بمثله للاغراض الصحیحة وهذا الغرض من جملة تلک الاغراض وهذاما خطر بالبال. والله اعلم بحقیقة الحال ولعلک اذا نظرت فی ماذکره الشراح ههنا عرفت ان هذا الوجه اقرب الوجوه واحقها بالقبول والله تعالیٰ اعلم ۱۲ حاشیۂ ص ۱۱ العلامة السندی رحمه الله تعالیٰ علی صحیح مسلمؒ ۱۲ .

یہی مضمون علامہ سندیؒ نے حاشیۂ بخاری میں اختصار کے ساتھ لکھا ہے وھو ھذا قوله لقد خشيت على نفسى مقتضى جواب خديجةؓ والذهاب الى ورقةؓ ان هذا كان منه على وجه الشک. وهو مشكل بانه لما تم الوحى صارنبيا فلايمكن ان يكون شاكا بعد فى نبوته وفى كون الجائى عنده ملكا من الله تعالىٰ وكون المنزل عليه كلام رب العالمين. نعم يمكن الشک فى بعض ذلک قبل تمام الوحى حين فاجأه الملک اولاً مثلاً. ويمكن ان يقال انه صلى الله عليه وسلم اراد بهذا الحكاية عن احواله الا انه ذكره على وجه يوهم بقاء الشک له بعد وان كان هو حالة الحكاية علىٰ علم من الامرولاشک له حينئذ اصلالكن اراد اختبار خديجةؓ فى امره ليعلم ماعندها من العلم ولعله لوفا جاها بصريح القول بالنبوة فربما تلقته بالانكار فيصعب بعد ذلک الرجوع الى الاقرار فاراد ان يأتى بالكلام على وجه الابهام قصد اللاختبار والله تعالىٰ اعلم ۱۲ حاشيه سندىؒ على البخارى ۱۲

قوله لقد خشيت. قال القاضى ابوالفضل عياض بن موسىٰ اليحصبى السبتى المالكى رحمه الله تعالىٰ. ليس معناه الشک فى ان ما اتاه من الله تعالىٰ لكنه خشى ان لايقوىٰ علىٰ مقاومة هذا الامر ولايطيق حمل اعباء الوحى فتزهق نفسه لشدة مالقيه اولاً عند لقاء الملک اھ

(قلت قائله للنووى) ويكون معنى. خشيت علىٰ نفسى. انه يخبرها بماحصل له اولا من الخوف لا انه فى الحال خائف والله اعلم كذا فى شرح الامام النووىؒ على البخارىؒ ص ۵۲ او فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم . يرجف فؤاده. الخ اور زملونى زملونى + اور حتى ذهب عنه الروع.

ان تمام الفاظ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ تمام تر جسمانی اضطراب اور پریشانی تھی جو جبرئیل امین کے دبانے سے آپ کو لاحق ہوئی اور ہونی چاہئے تھی اس لئے کہ دفعتہً ملکیت اور وحی ربانی کا بارعظیم آپ کی بشریت پر پڑا معاذ اللہ! آپ کو اپنی نبوت و رسالت میں کوئی شک نہ تھا۔ جب آپ خوگر ہوگئے تو یہ اضطراب اور پریشانی بھی نہ رہی۔ بلکہ پہلے ہی موقع پر یہ اضطراب پیش آیا جیسے موسیٰ علیہ السلام کو جب پہلی مرتبہ عصا عطا ہوا تو ولی مدبرًا ولم یعقب۔ یہ صورت پیش آئی۔

اور حضرات عارفین نے جب کبھی کسی کو اپنی قوت قدسیہ سے دفعتہً اس طرح فیض پہنچایا ہے ان کو بھی اس قسم کا اضطراب لاحق ہوا ہے جس طرح ایصال فیض اور حصول فیض میں وہ حضرات آپ کے وارث ہوئے اسی طرح اس روع اور فزع میں بھی آپ کے وارث ہوئے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم واحکم. حشرنا اللہ تعالٰی فی زمرتہم و اماتنا علی جہتہم وسیرتہم آمین ثم آمین.

الفوائد العلمية من الفنون المختلفة الاسماء الا لهية علٰى ترتيب الحروف الهجائية بعد البسملة والحمدلة والتصلية

النكتة الغير المنقولة. سخ لخاطرى بلاروية ان ارتب الاسماء الحسنٰى على حروف الهجاء وهى فيما ظفرت به بالتتبع الغير الغائر مائتان ﴿ثم بعد استثناء البعض كماهو مذكور فى آخر الخاتمه بقى مائتان ۱۲ منه﴾

وخمسون وماورد من انها تسع وتسعون فان لم يردبه الحصر فلا اشكال وان أُريد به الحصر كما هو الظاهر يقال اختلفت الروايات فى التعيين مع الاتفاق فى العدد المذكور وجاء ت الزيادة علے ذلک العدد بسبب جمع الروايات الذى هو احوط للعامل الطالب لثمرة

الاحصاء من دخول الجنة وذكرت ماخذها والأن اسرد تلك الاسماء حسب رواية الترمذى واصرح بغيره من المآخذ.

فبالالف. الله. احد. اول. أخر (وعن ابن ماجة) ابد او عن كنز العمال) اله. اكرم (وعن فتح البارى باب لله مائة اسم غير واحدة) اعلٰى (وعن الجامع الصغير) ابدى (وعن الترغيب) ارحم الرّاحمين (وعن روح المعانى) ازلى.

وبالباء. بادى باسط. بصير. باعث. باطن. بر. بديع. باقى (وعن ابن ماجة) بار. برهان (وعن فتح البارى الباب المذكور) بادى. وبالتاء. تواب (وعن ابن ماجه) تام وبالثاء. ثابت (عن احكام القرآن للقاضى ابى بكر ابن العربى المالكى والمقصد الاسنٰى لعبد العزيز الدرينى) وبالجيم. جبار. جليل. جامع. (وعن ابن ماجة) جميل (وعن الخازن ومعالم التنزيل والحزب الاعظم) جواد (وعن المقصد الاسنٰى) جابر. وبالحاء. حكم. حليم. حفيظ. حسيب. حكيم. حق. حميد. حى (وعن ابن ماجه) حافظ (وعن كنزالعمال) حنان (وعن فتح الباب المذكور) حفى. حاكم (وعن المقصد الاسنٰى) حاشر. بالخاء. خالق. خافض. خبير (وعن الكنز) خلاق (وبالدال (عن ابن ماجة) دائم (وعن مجمع البحار) ديان (وعن المقصد الاسنٰى) دافع. وبالذال. ذوالجلال والاكرام (وعن ابن ماجة) ذوالقوة (وعن الفتح) ذوالطول. ذوالمعارج. ذوالفضل. وبالراء. رحمٰن. رحيم. رزاق. رافع. رقيب. رؤف. رشيد (وعن ابن ماجه) راشد (وعن الكنز) رب. رفيع (وعن الفتح) رازق. وبالزاى. زين السمٰوات والارض (اخذ امن الحزب الاعظم) وبالسين. سلام. سميع (وعن الدر المنثور) سريع

(وعن منتهی الادب) ستار (وعن الجامع الصغیر وجمع الفوالد) سامع (وعن المقصد الاسنٰی) سبوح. سلطان. وبالشین. شکور. شهید (وعن ابن ماجه) شدید (وعن الکنز) شاکرٌ (وعن احکام القرآن). شافی. وبالصاد. صمد. صبور (وعن ابن ماجه) صادق (وعن روح المعانی) صانع. وبالضاد. ضار. وبالطاء. طیب (اخذ امن احکام القرآن) وطاهر (اخذ من معالم التنزیل عن سعید بن جبیر فی طه الطاء افتتاح اسمه طاهر) وبالظاء. ظاهر. وبالعین. عزیز. علیم. عدل. عظیم. علی. عفو (وعن ابن ماجة) عالم. (وعن الکنز) علام (وعن الفتح) عادل. وبالغین. غفار. غفور. غنی (وعن الفتح) غافر. غالب (وعن احکام القرآن) غیور. وبالفاء. فتاح (وعن الکنز) فرد. فاطر (وعن الفتح) فاتح. فعال لما یرید. وبالقاف. قدوس. قهار. قابض. قوی. قیوم. قادر (وعن ابن ماجه)قاهر. قائم. قدیر (وعن الکنز) قریب. قدیم (وعن احکام القرآن) قیام. قیم. وبالکاف. کبیر. کریم. (وعن الکنز) کافی. کفیل. وباللام. لطیف. وبالمیم. ملک. مومن. مهیمن. متکبر. مصور. معز. مذل. مقیت. مجیب. مجید. متین. محصی. مبدی. معید. محیی. ممیت. ماجد. مقتدر. مقدم. موخر. متعالی. منتقم. مالک الملک. مقسط. مغنی. مانع (وعن ابن ماجه) معطی. مبین (وعن الکنز) منان. منیب. محیط. ملیک. مدبر. منیر (وعن الفتح) مولی. مغیث. مثیب. متفضل. معین. مستعان (وعن احکام القرآن) موسع. مقدر. مرید. مبرم. منذر. معبود. مستجیب. متکلم. مبقی. مبدع (وعن مقصد الاسنٰی) محسن. معافی. منعم. وبالنون. نافع. نور (وعن الکنز) نصیر (وعن

جمع الفوائد) ناظر (وعن المقصد الاسنٰی) ناصر. وبالواؤ. وهاب. واسع. ودود. وكيل. ولى. واجد. واحد. والى. وارث (وعن ابن ماجة) وافى وتر (وعن الفتح) وفى. واقى (وعن لوامع البينات للفخر الرازى) وحيد على الاحتمال. وبالهاء. هادى. وبالياء. يٰس. اخذاممافى الدر المنثور سورة البقرة اخرج ابن جرير وابن المنذر وابن ابى حاتم وابن مردويه والبيهقى فى كتاب الاسماء والصفات وعن ابن عباسؓ فى قوله الم والمص والر. والمروكهيٰعص وطه وطسم وطس ويس وص وحم وق ون قال هو قسم اقسمه الله تعالٰى وهو من اسماء الله واخرج ابن مردويه عن ابن عباسؓ قال فواتح السور كلها من اسماء الله تعالٰى وفى روح المعانى روى عن على كرم الله تعالٰى وجهه. قال ياكهيٰعص يا حمعسق وفى سباقه وسياقه ان شئت فقل يصح اطلاقه عليه سبحانه فيجرى ماروى عن علیؓ على ظاهره وان ابيت فقل المراد منزلهما اه (قلت وعدم ذكر حمعسق مع سائر الفواتح فى الرواية الاولٰى من الدر المنثور عن ابن عباسؓ امامن اهمال الناسخ اومبنى على تقدير صحة النسخة على مافى روح المعانى ونصه لعلهما (اوحم وعسق) اسمان للسورة وايد بعدهما اٰيتين والفصل بينهما بالخط وبورودتسميتها عسق من غير ذكر حم (مع اثباته فى التلاوة) وقيل ان حم اسم من اسماء الله تعالٰى (وقد ذكرولاحاجة الى تكرار الذكر) وعسق اشارة على بعض الواقعات وروى ذلك بسند ضعيف عن ابى ذر اھ ملخصا.

تمت الرسالة اٰخر العشرة الوسطى من ذى القعده ۱۳۶۰

❀❀❀

ضميمة تشتمل علٰى ثلث فوائد

الاولى ان كثيرا من هذه الاسماء وردت فى القرآن بل بعضها وردفيه فقط حتى ان بعض السلف ذهب الى ان الاسماء التسعة والتسعين التى وردفضل احصاء ها محصورة فى القرآن فقط وتايد هذا القول ببعض الروايات المرفوعة كما فى الدر المنثور برواية ابى نعيم عن ابن عباسؓ وابن عمرؓ قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسعة وتسعون اسما من احصاها دخل الجنة وهى فى القرآن وسردها بعضهم اسما اسما من القرآن كما فى الدر المنثور برواية ابى نعيم عن محمد بن جعفر قال سالت ابى جعفر (الصادق) بن محمد (الباقر) الخ ثم وقع فيه ايضا بعض الاختلاف كما فى الفتح (الجزء الحادى عشر) ولخصها الحافظ بعد توجيه الاختلاف وعين هذه الاسماء مع المحافظة على العدد فقال بعد ذكر التوجيه واذاكان ذلك لا يمنع المغائرة لم يمتنع عدها اسماء مع ورودها والعلم عند الله تعالٰى وهذا سردها لتحفظ ولوكان فى ذلك اعادة لكنه مغتفر هذا القصد الله الرحمٰن الرحيم الى قوله ولم يكن له كفوا احد.

الفائدة الثانية وهى كالتتمة للاولى

ورد فى رواية ابى نعيم عن محمد بن جعفر عن ابيه انه ذكر فى مريم اسم الله يا فردوا ورده عنه فى الفتح ايضا زيادة على رواية سفيان بن عيينة بلفظ وفى مريم صادق وارث زاد جعفر فرد اھ

وفيہ اشكال عويص

وهو انه ورد هذا اللفظ فى مريم فى اٰيتين احدٰهما ونرثه مايقول وياتينا فردا والاخرى كلهم اٰتيه يوم القيامة فردا وليس شئ

منهما وصفا لله تعالیٰ بل هو حال من الأتی وهو ظاهر لا خفاء فیه فکیف عده جعفر فی الاسماء الا لٰهیة ثم لم یتنبه له احد ممن بعده الی الأن ورووه عن غیر نکیروعرضت هذا الاشکال علی من تیسرلی العرض علیه فلم اصل فی وجه صحته الی نقیر وقطمیر.

وفی خاطری منه محیص وان خلا لبعده عن وبیص

وهو ان یقال ان لفظ الفرد فی الأیة الثانیة حال من الضمیر الذی اضیف الیه الأتی فانه مفعول معنی فیکون المعنی کلهم یاتی الله تعالیٰ حال کونه تعالیٰ فردا فی الملک والقدرة لاینصرا حدّ الاتی من دونه وماکان منتصرا ونظیر هذا الترکیب فی قوله تعالیٰ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاء ہ جهنم خالدا فیها فان الضمیر المجرور فی جزاء ہ منصوب فی المعنی علی المفعولیة فالمعنی نجزیه جهنم خالدًا فیها هذا غایة جهد المقل جعلنا الله ممن یهدیه فماله من مضل والی مثل هذا التاویل مع کونه بعیدا معنی ذهب الرازی فی لوامع البینات فی ترکیب قوله تعالیٰ وذرنی ومن خلقت وحیدا.

الفائدة الثالثة

قد جمعت من الاسماء جمیع ماظفرت به من الزبر المختلفة احتیاطا لفائدة الانضباط لکن بعضها لم یوجد له ماخذ قریب ولا التصق بالقلب لقلة الجزالة فیه فرأیت ان افرزه منها تحصیلا للامتیاز فی درجاتها وهی هذه من جملة ماذکروهی خمسون احکم الحاکمین. احسن الخالقین. بالی. تکوین. جاعل. داعی. داری. ذاکر. ذاری. ذات. رب. المشرقین ورب المغربین. زائد. سید. سند. ساتر. سرمدی. شیٔ. شخص. صورة. فاتن. فالق. قابل.

قاضی. کائن. کثیر. محب. مبغض. ممتحن. مبلی. مبتلی. مخزی. موجود. مقیل. ممتد. مستمر. معلوم. مذکور. مسبّح. ممجد. مرجوع الیه. محدث. مکون. منشی. مخترع. موجد. مقلب القلوب. مالک یوم الدین. نفس. نعم المولٰی ونعم النصیر. واجب.

وکان هذا فی منتصف صفر ۱۳۶۱ھ من هجرة خیر البشر صلی الله علیه وسلم الی یوم العرض الاکبر.

فائدہ تصوفیۃ

صرح اهل الطریق بان المرید لاینبغی له ان یسترشیئا من احواله وعیوبه کمالا ینبغی للمریض ان یستر شیئا من امراضه ویوذن له فی هذا الاظهار شرعًا وماورد من النهی عن اظهار المعاصی فهو اذا لم یکن له ضرورة فیه وهنالک ضرورة المعالجة کضرورة المعالجة البدنیة ا ھ قلت ویتقید هذا الحکم بالکلیات الشرعیه بما اذا لم یصل علم المرید وقدرة الی المعالجة فلا بدله حینئذ من مشاورة الشیخ واما اذالم یضطر الی ذلک فالنهی عن اظهار المعاصی شامل له کمالا یجوز کشف العورة للمریض بلا اضطرار و هذا التقییدوان لم یوجد فی کلام المشائخ صراحة لکنه مراد لهم بیقین لانهم لایظن بهم ان یامروا بخلاف الشرع.

فائدۃ تصوفیۃ

صرح بعض المحققین بان الکشف الذی یطلع به علٰی عورات المسلمین اوالمریدین کشف شیطانی قلت والمراد الکشف الذی فیه دخلٌ مالقصد المکاشف فانه تجسس منهی عنه والذی لادخل فیه لقصده لکن یدیم فیه النظر فانه بالادامة کنظر

اختیاری بعد نظر الفجاء ة فیجب علیه صرف النظر عنه ویجب ان لایجزم به فانه فرد من سوء الظن بلادلیل شرعی ویجب ان لایظهره علی المرید فضلا علیٰ غیره فانه حکایة موذیة من غیر دلیل شرعی والکشف البریٔ عن هذه المحظورات لیس هو شیطانیا فافهم وتظن لمثل هذا الکشف لاخیراولا شرا مطلقاً.

فائدة فقهیة تتعلق بمسئلة اخذ الربوا من الحربی

تکلموا فی امثال هذه المعاملات هل یکون العقد موثما والمال مباحا ام یباحان جمیعا فبعض العلماء ذهب الی الاول واستدلوا بقول السرخسی فی شرح السیر لوکان المسلم باع الحربی خمر اوسلمها الیه ولم یقبض الثمن حتی اسلم اهل الدار فلیس للمسلم ان یطالبه بالثمن بخلاف ماذا باع الذمی من ذمی خمرا وسلمها الیه ولم یقبض الثمن حتی اسلم لان العقد هناک کان صحیحا فکان الثمن دینا مستحقا للمسلم بحکم العقد والاسلام لایمنع من قبضه وههنا اصل العقد لم یکن صحیحا فانما کان هذا من المسلم اخذ المباح من مالهم بطیب انفسهم وقد انعدم ذلک حین اسلم اهل الدار فلایکون له ان یطالبه بشیٔ ١٥ (ص ٢٢٥ ج٣) تقریر الاستدلال ان فیه تصریحا بفساد العقد فیکون نسبة اباحة العقد الیهما (ای الیٰ ابی حنیفةؒ و محمدؒ) کما وقع لبعض المصنفین ناشئا من قلة التدبر ومبنیا علی المسامحة فی التعبیروا جاب خصمهم بان فساد العقد من حیث الاصل نظرا الیٰ کونه من المعاملات الفاسدة فیما بین المسلمین لیس بمستلزم لعدم اباحة بین المسلم والحربی فی دارالحرب لان هذا العقد لیس الاخذعة لتحصیل رضا الحربی ولما اسلم الحربی قبل اداء الثمن انعدم محل الاستیلاء بالاسلام

فلا يصح الاستدلال به على كون العقد موثما واستدلوا ايضًا يقول السرخسى فى شرح السير الكبير ولو ان مسلما مستامنا فيهم اشترى مملوكامنهم بقيمته فالبيع فاسد لجهالة الثمن كمالوكانت هذه المبايعة فى دارالاسلام وهذالان المستامن فيهم انما يتمكن من اخذما لهم بطيب انفسهم وعليه يبنى ابوحنيفةؒ حكم عقد الربا فيما بينه وبين الحربى واما فيما سوى ذلک فالمعاملة فى دارالحرب ودارالاسلام سوأ فى حق المسلم لانه ملتزم حكم الاسلام حيث مايكون فان قبض المشترى العبد واعطى القيمة ثم خرج الحربى مسلما فارادا حدهما نقض البيع فان القاضى لايسمع الخصومة فى ذلک لانهما تقابضا بالتراضى على وجه التمليک والتملک فتم الملک فى البيع لكل واحد منهما بطريق التعاطى وان كان اصل البيع فاسدا ولوكان المشترى منهما قبض المملوک ولم يدفع القيمة حتى اسلم الحربى فان القاضى يقضى برد المملوک وعلى البائع لان المعاملة ما انتهت ههنا بالتقابض والمشترى انما اخذ العبد على ان يعطى صاحبه ثمنه وهو لايتمكن من ذلک للجهالة المتفاحشة فى القيمة فكان عليه ردما اخذ منه (ص ۱۳۰ ج ۴) وهو مؤيد لما نقل فى تحذير الاخوان عن مولانا محمد يعقوبؒ فى تاويل قول الامام بجواز الربا فى دارالحرب ان معناه انه لواخذ مسلم درهمين بدرهم من الحربى فى دارالحرب لم يتعرض له الامام كمالا يحده اذا زنى فى دارالحرب وحاصله. الجواز قضاءً لاديانة فحل المال لايقتضى حل العقدلان حله ليس مستفادًا من العقد بل من جهة اخرى فيكون العقد موثما واجاب خصمهم بان محمدًاؒ قد صرح بجواز العقد فى غير موضع من السير الكبير فلابد من حمل قوله فى مسلم مستامن فيهم اشترى

مملو کامنهم بقیمة ان البیع فاسد الخ علی انه انما حکم بفساده نظرًا الی الاصل ومعنی قوله واما فیما سوی ذلک فالمعاملة فی دارالحرب ودارالاسلام سواء فی حق المسلم الخ ان المعاملة اذا خلت عن معنی الاستیلاء واما من حیث الاستیلاء فجائز فی دارالحرب وغیر جائز فی دارالاسلام واکثر العلماء ذهب الی الثانی مستدلین بعبارات غیر فارقة بین العقد والمال والله اعلم. ۲۵ ذی الحجة ۱۳۵۵ھ

فائدة تاریخیة تتعلق بتاریخ وفاة النبی صلی اللہ علیه وسلم

(عن جمع الوسائل فی شرح الشمائل للقاری الحنفی رحمه الله تعالیٰ) باب ماجاء فی وفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وهنا سوال مشهور وهوان جمهور ارباب السیر علی ان وفاته صلی الله علیه وسلم وقعت فی الیوم الثانی عشرواتفق ائمة التفسیر والحدیث والسیر علی ان عرفة فی تلک السنة یوم الجمعة فیکون غره ذی الحجة یوم الخمیس فلایمکن ان یکون یوم الاثنین الثانی عشر من ربیع الاول سواء کانت الشهور الثلاث الماضیه یعنی ذا الحجة والمحرم وصفر ثلثین یوماً اوتسعاً وعشرین او بعض منها ثلاثین وبعض آخر منها تسعا وعشرین وحله ان یقال یحتمل اختلاف اهل مکة والمدینة فی رویة هلال ذی الحجه عند اهل مکه یوم الخمیس وعند اهل مدینة یوم الجمعة وکان وقوف عرفة واقعا برویة اهل مکة ولما رجع الی المدینه اعتبروا التاریخ برویة اهل المدینة وکان الشهور الثلاثة کوامل فیکون اول ربیع الاول یوم الخمیس ویوم الاثنین الثانی عشر منه هذا انتهٰی.

فائده: فی تحقیق قول ابن عباس لاتوبة لمن قتل مسلما متعمدا. قال الحافظ فی التلخیص الحبیر حدیث ابن عباس انه سئل

عمن قتل اله توبة فقال مرة لاوقال مرة نعم فسئل عن ذلک فقال رأيت فی عينی الاول انه يقصد القتل فقمعته وكان الثانی صاحب واقعة يطلب المخرج (رواه) ابن ابی شيبة نايزيد بن هارون نا ابو مالک الاشجعی عن سعد ابن عبيدة قال جاء رجل الی ابن عباس فقال المن قتل مؤمنا توبة؟ قال لا الی النار فلما ذهب قال له جلسائه ما هكذا كنت تفتينا فما بال هذا اليوم قال الی احسبه مغضبا يريد ان يقتل مؤضه قال فبعثوافی اثره فوجدوه كذلک رجاله ثقات ا ه ص ۴۰۳. وفيه ايضا وروی سعيد بن منصور ناسفيان قال كان اهل العلم اذاسئلوا عن القاتل قالوا لاتوبة له و اذا ابتلی رجل قالوا له تب.' وفی المعنی ما اخرجه ابوداؤد عن ابی هريرة ان رجلا سأل النبی صلی الله عليه وسلم عن المباشرة للصائم فرخص له واتاه اٰخر فساله فنهاه. فاذا الذی رخص له شيخ واذا الذی نهاه شاب اھ

فائدۃ تفسیریہ ولغویۃ

سئلت عن صحة مافسربه قوله تعالیٰ انا اول المسلمين من اكملهم واسبقهم درجة بناء علی حمل الاولية علی الاولية بالرتبة هل هو منقول عن اهل اللسان كما هو مصطلح اهل المعقول فراجعت مفردات الراغب الذی هو حجة فی غرائب القرآن باجماع من بعده فهو كما قال فی الخطبة ان اول مايحتاج ان يشتغل به من علوم القرآن العلوم اللفظية ومن العلوم اللفظية تحقيق الالفاظ المفردة الیٰ اٰخر ماقال فقيه فالاول هوالذی يترتب عليه غيره ويستعمل علی اوجه. احدها المتقدم بالزمان الثانی المتقدم بالرياسة فی الشئ وكون غيره محتذيابه نحو الامير اولا ثم الوزير. الثالث المتقدم بالوضع والنسبة

الرابع المتقدم بالنظام الصناعی نحوان یقال الاساس اولا ثم البناء وقوله تعالیٰ وانا اول المسلمین وانا اول المؤمنین فمعناه انا المقتدی بی فی الاسلام والایمان وقال تعالیٰ ولاتکونوا اوّل کافر به ای لا تکونوا ممن یقتدی بکم فی الکفر اھ ملخصا فهذا البیان کاف شاف فی الجواب عن السوال کتب لثالث شوال ۵۵۸ ثم وقع شیٔ من الترددفی دلالة هذه العبارة علی المقصودة فراجعت الکشاف لکون مصنفه امامافی العربیة فوجدت فیه تحت تفسیر اٰیة الزمر قل انی امرت ان اعبدالله مخلصًا له الدین وامرت لان اکون اول المسلمین مانصه قل انی امرت باخلاص الدین وامرت بذلک لاجل ان اکون اول المسلمین ای مقدمهم وسابقهم فی الدنیا والاخرة والمعنی ان الاخلاص له السبقة فی الدین فمن اخلص کان سابقا ثم ظفرت فی مجمع البحار مادة الاول علی حدیث یقبض الصالحون الاوّل فالاوّل ای الاصلح فالاصلح لایحتمل غیر المعنے المتقدم بالرتبة والفضیلة کما هو ظاهر والحدیث فی البخاری ومسند احمد کما فی الجامع الصغیر ویقوی الدلالة المذکورة اٰخر الحدیث وتبقی حفالة کحفالة الشعیرا والتمر کتبه لخامس شوال ۵۵۸ ثم کتب المولوی شبیر احمد الدیوبندی الی فی بعض الدلائل المذکورة ان الحافظ ابن حجر ذکر فی فتح الباری ص ۲۹۳ ج۲. روایة ابن عیینة عن ابی الزناد عند مسلم (اورده فی کتاب الجمعه) نحن الاخرون ونحن السابقون ای الاخرون زمانا الا ولون منزلة. ۷ شوال ۵۸

(فائدۃ فقہیہ) فی تحمل بعض الشر لضرورة تحصیل خیر اعظم منه

وروی ابو داؤد عن غالب القطان عن رجل عن ابیه عن جده فی حدیث طویل قال صلی الله علیه وسلم ان الحرافة حق ولا بد للناس من

الحرفاء ولكن الحرفاء فى النار (باب فى الحرافة من كتاب الخراج والفتى والامارة ج۲) فى الحاشية عن اللمعات قوله الحرافة حق اى مصلحة تدعوا اليه الضرورة كما بينه بقوله ولابد للناس من الحرفاء ليتعرف احوالهم فى ترتيب البعوث والاجنادوالعطايا والسهام وقوله ولكن الحرفاء فى النار اى على خطروفى ورطة الهلاک والعذاب لتعذر القيام بشرائط ذلک فعليهم ان يراعوا الحق والصواب.

فائدۂ فقہیّہ

(فى تكرار الجماعة من مكتوب بعض الافاضل) قلت ارأيت. قوما فاتتهم الصلاة فى جماعة فدخلوا المسجد وقد اقيم فى ذلک المسجد وصلے فيه فارادالقوم ان يصلوا فى جماعة باذان واقامة قال اكره لهم ذلک ولكن عليهم ان يصلوا وحدانا بغير اذان ولا اقامة لان اذان اهل المسجد واقامتهم تجزئهم. قلت فان اذنوا وقاموا وصلوا جماعة قال صلاتهم تامة واحب الى ان لايفعلوه قلت ارأيت ان كان ذلک المسجد فى طريق من طرق المسلمين فصلے فيه قوم مسافرون باذان واقامة ثم جاء قوم مسافرون سوى اولٰئک فارا دوا ان يؤذنوا ويقيموا فيه ويصلوا جماعة قال لابأس بذلک قلت لم قال لان هذا المسجد لم يصل فيه اهله انما صلى فيه اهل الطريق وانما اكره ذلک اذا كان اهله قد صلوا فيه قلت فان صلے فى هذا المسجد قوم مسافرون ثم جاء اهل المسجد فاذن مؤذنهم واقام فصلوا فيه ثم جاء قوم مسافرون فارادوا ان يصلوا فيه جماعة باذان واقامة.

قال. اكره لهم ذلک لان اهل المسجد قل صلوا فيه مبسوط. باب الاذان.

فائدہ درسمت قبلہ برائے مسافر غیر ممالک

از مولوی حکیم محمد مصطفیٰ صاحب

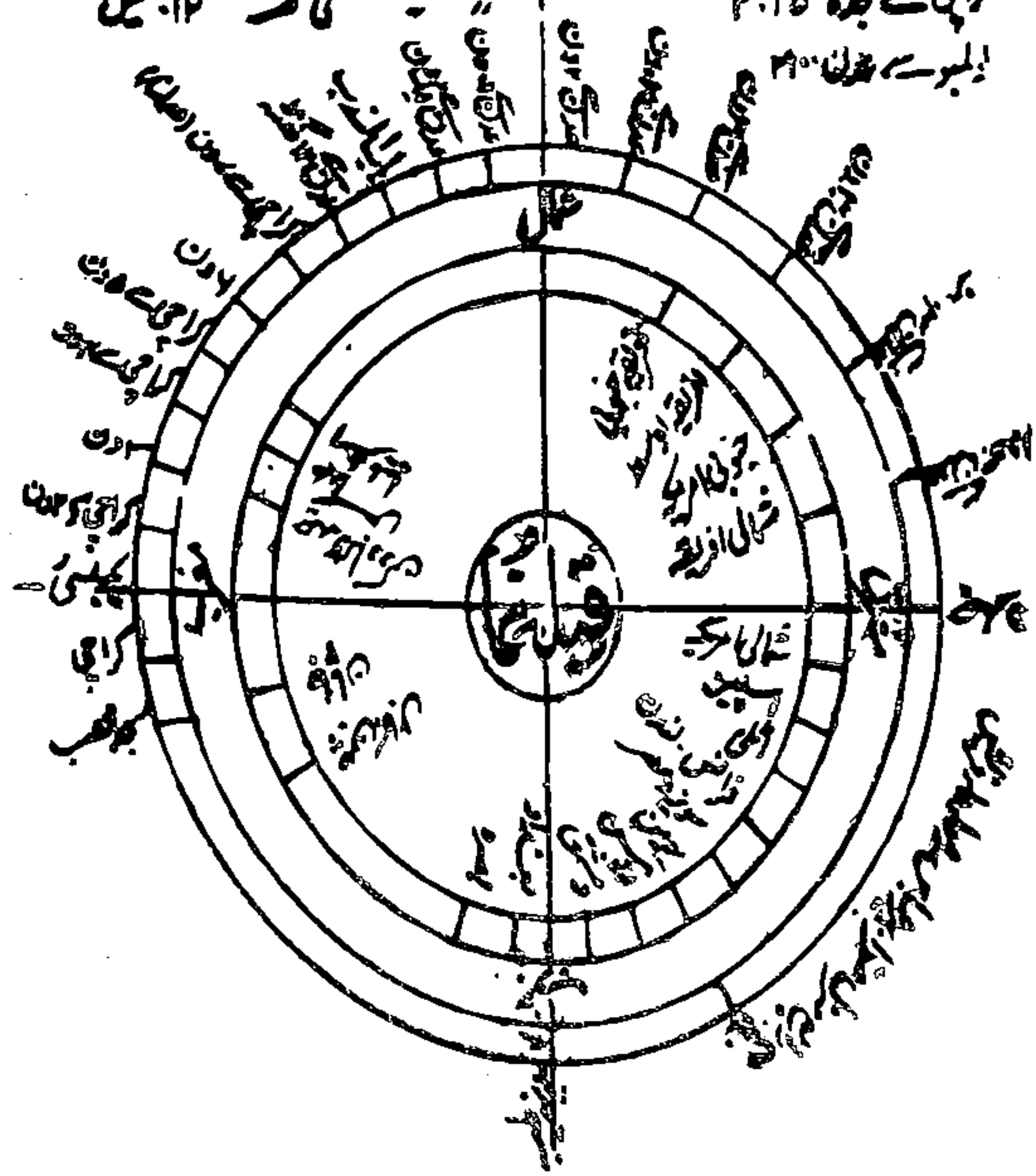
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط حامداً و مصلیاً.

فاصلے

کراچی سے عدن تک ۱۴۷۰ میل
بمبئی سے عدن ۱۶۵۰ میل
عدن سے جدہ ۶۵۵
کراچی سے جدہ ۲۰۱۵
کولمبو سے عدن ۲۱۰۰

جہاز کی رفتار

پسنجر جہاز ۲۴ گھنٹہ میں ۲۰۰ میل
فی گھنٹہ ۸ میل
میل اسٹیمر ۲۴ گھنٹہ میں ۳۰۰ میل
فی گھنٹہ ۱۲ میل



قبلہ نما کی ترکیب

قطب نما کو قبلہ نما کے دائرہ کے بیچ میں رکھو اور قطب نما کی نیلی سوئی کو قبلہ نما کے خط شمال سے ملا دو۔ پھر جس مقام پر تم ہو اس کا نام قبلہ نما کے دائرہ پر تلاش کر کے اسی طرف رخ کرلو وہی صحیح سمت قبلہ ہے گویا تم قبلہ نما کے مرکز پر کھڑے ہو اور جگہ کا نام قبلہ کا رُخ ہے۔

المشتھر: حکیم محمد مصطفیٰ دارالشفاء مصطفائی میرٹھ

فائدة تاريخية تتعلق بنسب ابراهيم بن ادهم البلخي من نزهة الخواطر ص ۹ لعبد الحي ناظم الندوة

فی تذکرة الشیخ مبارک الکوبامرئ وفیه ووجدت عند اولاده مافيه انه ولى القضاء بگوپامؤفسكن بهاويعرجون بنسبه الى ابراهيم بن ادهم الولى المشهور ثم الى عمر بن الخطابؓ اونسبه هكذا ابراهيم بن ادهم بن بديع الدين بن محمد بن ابى المجاهد بن ابى القاسم على بن عبدالرزاق بن عبدالرحمٰن ابن عبدالله بن عمر بن الخطاب الى قوله وذلک مقدوح من وجوه الاول ان ابراهيم ابن ادهم الصالح البلخى لم يكن عمريا قال ابن الاثير فى الكامل فى الجزء السادس منه وابراهيم بن ادهم بن منصور ابواسحق الزاهد وكان مولده ببلخ وانتقل الى الشام فاقام به مرابطا وهو من بكر بن وائل ذكره ابوحاتم البستى اه وقال الحافظ فى تهذيب التهذيب ابراهيم بن منصور العجلى وقيل التميمى ابواسحق

البلخی الزاهد سکن الشام وقال البخاری قال لی قتیبة هو تمیمی کان بالکوفه ویقال له العجلی کان بالشام ا ه وقال مرتضی بن محمد البلگرامی الزبیدی فی اتحاف السادة المتقین شرح احیاء علوم الدین الامام الزاهد ابواسحق ابراهیم بن منصور العجلی وقیل التمیمی البلخی صدوق مات ۱۶۲ ه ومر بعض منها فی الشقص الاول اخر الحصة الاولیٰ.

فائدة تاریخیة

در نبذے از حالات فرخ شاہ از رسالہ شیر وشکر مولفہ ابوالخیر ابن ابی سعید ۱۰۵۶ نسب او۔ سلطان احمد فرخ شاہ بن امیر بہاء الملة مسعود ابن امام الائمہ مولانا واعظ الاصغر ابن امام الائمہ مولانا واعظ الاکبر ابن ابوالفتح بن امام اسحٰق ابن قدوۃ التابعین احد الفقہاء المشہور بالمدینہ امام سالم ابن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔

مختصر حال او۔ امیر مسعود بعد از انکہ بجوار رحمت الٰہی منتقل شد بر سلطان مظفر الدنیا والدین فرخ' شاہ احمد جمع آمد ووے از صغر سن داعیہ آن داشت وہمت بلند وہمت خسروانہ۔ در طینت او تعبیہ بود۔ تاج شاہی بر سر نہاد و بر تخت سلطنت نشست ودر خزائن بر اقارب وعساکر کشادہ داد عدل وسخاوت داد ورعایا در زمان او آسودہ ولشکر خوشدل خلق خدا مرفہ بود وشوکت او روز بروز در افزایش بود وسلاطین عالم وبادشاہان زمین کہ در آں وقت قوائد در خلافت راہ بود آل عباس بود وملوک طوائف بودند۔ طریق متابعت ومطاوعت سپراندے وعزت وحرمت فراواں داشتندے و ولایت پدر را مضاعف کرد وباتباع واشیاع از سپاہ ورعایا اشفاق پدرانہ مبذول می داشت ودر ترویج شرع وتعظیم علماء وتربیت اہل ہنر بسیار موفق بود وعدالت جد بزرگوار خود تازہ گردانید وبذل مال وتفریق نفائس آنچناں مشغوف بود کہ اکثر اوقات در خزانہ بادشاہی دینارے نبودے در طویلہ گاہ یک اسپ نیز نہ ماندے وہزار ہزار اسپ یکمرتبہ عطا کردے مدتے سلطنت راپے کرد وقبر وے در ملک ملتان در لکھی جنگل ست۔

حصہ دوم

الرقاق والحکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال الاصمعی بینما انا اطوف بالبیت ذات لیلة اذرایت شابا متعلقا باستار الکعبة وهو یقول ۔ یامن یجیب دعاء المضطر فی الظلم + یاکاشف الضرو البلوی مع السقم، قد نام وفدک حول البیت و انتبهوا + وانت یاحی یاقیوم لم تنم + ادعوک ربی حزیناهائما قلقا + فارحم بکاءٖ بحق البیت والحرم. ان کان جودک لایرجوه ذوسفه + فمن یجود علی العاصین بالکرم . ثم بکی بکاء شدیدا.

وانشد یقول ۔ الاایها المقصود فی کل حاجة + شکوت الیک الضر فارحم شکایتی الایارجائی انت تکشف کربتی + فهب لی ذنوبی کلها واقض حاجتی . اتیت باعمال قباح رؤیة + ومافی الوری عبد جنی کجنایتی . اتحرقنی بالنار یاغایة المنی + فاین رجائی ثم این مخافتی . ثم سقط علی الارض مغشیا علیه فدنوت منه فاذاهو زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنهم اجمعین فرفعت راسه فی حجری وبکیت فقطرت دمعة من دموعی علی خده ففتح عینیه وقال من هذا الذی یهجم علینا قلت عبیدک الاصمعی سیدی ماهذا البکاء والجزع وانت من اهل بیت النبوة ومعدن الرسالة الیس اللہ تعالٰی یقول إنما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهر کم تطهیرا قال هیهات هیهات یا اصمعی ان اللہ خلق الجنة لمن اطاعه ولو کان عبدا احبشیا وخلق النار لمن عصاه ولوکان حراقرشیاء الیس اللہ تعالٰی یقول فاذا نفخ فی الصور فلا انساب

بینهم یومئذ ولا یتسائلون فمن ثقلت موازینه فاولئک هم المفلحون ومن خفت موازینه فاولئک الذین خسروا انفسهم فی جهنم خالدون انتهی من الذیل الثانی لثمرات الاوراق. ۱۴ ذی الحجه ۱۳۱۶ھ

حکایة. وعن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنه قال کان رجل یتعبد فی صومعة فامطرت السماء وعشبت الارض فرای حماره یرعی فی ذلک العشب فقال یارب لوکان لک حمارلرعیته مع حماری هذا فبلغ ذلک بعض الانبیاء علیهم الصلٰوة والسلام فهم عن یدعوا علیه فاوحی اللہ تعالٰی الیه لاتدع علیه فانی اجازی العباد علی قدر عقولهم ۱۲ من المستطرف ۲۶ محرم ۱۳۱۷ھ

قطعہ از حضرت استاذی مولانا محمد یعقوب صاحب در مال وجاہ

آفریں تجھ پہ ہمت کوتاہ طالب جاہ ہوں نہ طالب مال
مال اتنا کہ جس سے ہو خوردنوش جاہ یہ خلق کا نہ ہو پامال

شعر عجیب۔ آں دل کہ رم نمودے باخوب روجواناں
دیرینہ سال پیرے بردہ بیک نگا ہے

فائدہ تصوفیہ

قال ابو تراب النخشبی فی علامات المحبة ابیاتا وهی هذه ۔ لاتخدعن فللحبیب دلائل + ولدیه من تحف الحبیب وسائل + منها تنعمه بمر بلائه + وسروره فی کل ماهو فاعل فالمنع منه عطیة مقبولة + والفقرا کرام وبرعاجل + ومن الدلائل ان تری من عزمه + طوع الحبیب وان الح العاذل . ومن الدلائل ان یری متبسما + والقلب فیه من الحبیب بلابل + ومن الدلائل ای یری متفهما + لکلام من یخطی لدیه السائل . ومن الدلائل ای یری متقشفا + متحفظا من کل ماهو قائل.

وقال یحییٰ بن معاذ الرازیؒ

ومن الدلائل ان تراہ مشمرا فی خرقتین علی شطوط الساحل
ومن الدلائل حزنہ ونحیبہ جوف الظلام فمالہ من عاذل
ومن الدلائل زھدہ فیما یری من دارذل والنعیم الزائل
ومن الدلائل ان تراہ مسافرا نحوا لجھاد وکل فعل فاضل
ومن الدلائل ان تراہ باکیا ان قدر اہ علی قبیح فعائل
ومن الدلائل ان تراہ مسلما کل الامور الی الملیک العادل
ومن الدلائل ان تراہ راضیا بملیکہ فی کل حکم نازل
ومن دلالدئل ضحکہ بین الوریٰ والقلب محزون کقلب الثاکل

اخرذی الحجۃ ۱۳۳۲ ھ

از خط خواجہ عزیز الحسن صاحب آخر شعبان ۱۳۳۳ھ

برنیامداز تمنائے لبت کامم ہنوز برامید جام لعلت دردی آشامم ہنوز
ساقیا یک جرعۂ زاں آب آتش گوں کہ من درمیان پختگان عشق او خامم ہنوز

از خط منشی علی سجاد کانپور

چشم مستے عجبے زلف درازے عجبے مے پرستے عجبے فتنہ طرازے عجبے
جان ودل بالب وزلف تو پیامے دارد گفتگوئے عجبے راز ونیازے عجبے
از ازل تابابد مرغِ دل افتد بسجود طاق ابرو عجبے حسن نوازے عجبے
بوالعجب حسن وجمال وخط وخال وگیسو سروقد عجبے بندہ نوازے عجبے
وقت بسمل شدنم آب نہ نوشاند مرا مہربانے عجبے بندہ نوازے عجبے

بہر قتلم چوکشد تیغ نہم سربہ سجود
اوبہ نازے عجبے من بہ نیازے عجبے

شعر از خط یکے از احباب

گر بتو اقتدم نظر دیدہ بدیدہ روبرو   شرح وہم غم ترا نکتہ نبکتہ مو، بمو

از حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

تاجر ما جنس درواز راہ دور آوردہ است   از برائے داغِ دل آتش زطور آوردہ است

سیلِ خوں از سینۂ گرم رواں کردست عشق   نازم اعجازش کہ طوفاں از تنور آوردہ است

از نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ

چہ خوش است باتو بزمے بہ نہفتہ ساز کردن   درخانہ بند کردن سر شیشہ باز کردن

ولہ ایضًا

تو اے افسردہ جاں زاہد یکے دربزم رنداں شو
کہ بینی خندہ برلبہاؤ آتش پارہ دردلہا

از خط منشی علی سجاد صاحب

بیخود شدنم آفتِ مینائے ادب بود   ساقی کرم افزود کہ درنشہ کمی کرد

ایضًا

خوبی ہمیں کرشمہ وَ ناز وخرام نیست   بسیار شیوہ ہاست بتاں راکہ نام نیست

شعر

جب توقع ہی اُٹھ گئی غالب   کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

ارشاد لطیف مولانا رومیؒ درنہی از انہاک درندامت (ص۱۰۹ دفتر چہارم)

پس بپوشیداول آں برجان ما۔   تاکنیم آں کاربر وفق قضا
چوں قضا آورد حکم خود پدید   چشم واگشت و پشیمانی رسید
ایں پشیمانی قضائے دیگر نیست   ایں پشیمانی بہل حق راپرست

ورکنی عادت پشیماں خورشوی	زیں پشیمانی پشیماں ترشوی
نیم عمرت در پریشانی شود	نیم دیگر در پشیمانی رود
ترک ایں فکر وپشیمانی بہ گو	حال و یار دکارنیکو تزبجو
ورنہ داری کارنیکو تربدست	پس پشمانیت برفوت چہ است
گر ہمیدانی رہ نیکو پرست	ورنہ دانی چوں بدانی کین بدست
بدندانی چوں نہ دانی نیک را	ضدرا از ضد تواں دیدائے فتی
چوں زترک فکر ایں عاجز شدی	از گناہ انگاہ ہم عاجزبدی

چوں بدی عاجز پشیمانی زچیست
عاجزی راباز جوکز جذب کیست (کہ ازحکم قضاست)

دراستدلال برنفی جبر ایضاً ازمولانا دردفتر چہارم ص ۱۱۳

ہیں بخواں رب بما اغویتنی	تانہ گردی جبری وگرکم تنی
بردرخت جبرتا کے برجہی	اختیار خویش رایک سونہی
ہمچوآں ابلیس وزریات او	باخدادر جنگ واندر گفتگو
چوں بود اکراہ باچندیں خوشی	کہ تو درعصیاں ہمی دامن کشی
آنچناں خوش کس دوددر مکرہی	کس چناں رقصاں رودرر گمرہی
ہست مردہ جنگ میکردی دراں	کت ہمیدادند پنداں دیگراں
کصواب اینست وراہ اینست بس	کہ زند خدام ۱۲ طعنہ مراجز ہیچ ناکس ۱۲ کس
کے چنیں گوید کسے کو مکرہ است	چوں چنیں جنگد کسے کو بے رہ ست

ہرچہ نفست خواست داری اختیار
ہرچہ عقلت خواست آری اضطرار

درعدم تاسف برفوت ذوق درطاعات ص ۹۴

حرص اندر کاردین و خیرجو چوں نماند حرص ماند نغزاو
خیرہا نغزند نہ از عکس غیر تاب حرص رارفت ماند تاب خیر
تاب حرص از کار دنیا چوں برفت فحم باشد ماندہ از اخگر بہ تفت

بیت

ہر حریصے ناسزائے ترک دنیا کے کند
شیر مردے باید ودریادلے مردانۂ

رباعی

درد ہر ہر آنکہ نیم نانے دارد ازبہر نشست آستانے دارد
نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے گوشاد بزی کہ خوش جہانے دارد

شعر

وداع ووصل جداگانہ لذتے دارد ہزار بار بروصد ہزار باربیا
الٰهی تبت من کل المعاصی باخلاص رجاءً للخلاصی
اغثنی یاغیاث المستغیثین بفضلک یوم یوخذ بالنواصی
الٰهی عبدک العاصی اتاک مقراباالذنوب وقد دعاک
فان تغفر فانت لذاک اهل وان تقهر فمن یرحم سواک
یا نبی الله انظر حالنا یا رسول الله اسمع قالنا
اننی فی بحر غم مغرق خذیدی سهل لنا اشکالنا
الا یاسکن القصر المعلی ستدفن عنقریب فی التراب
له ملک ینادی کل یوم لدو اللموت و ابنوا اللخراب
قلیل عمر نافی دار دنیا فرجعنا الی بیت التراب

قطعہ

رایت الناس قدمالو الی من عنده مالٌ
ومن لاعنده مال فعنه الناس قد مالو

مثلہ

رأیت الناس منفضة الی من عنده فضة
ومن لاعنده فضة فعنه الناس منفضة

مثلہ

رأیت الناس قد دهبوا الی من عنده ذهب
ومن لا عنده ذهب فعنه الناس قد ذهبوا

لوکان هذا العلم یدرک بالمنی ماکان یبقی فی البریة جاهل
فاجهد ولا تکسل ولاتک غافلا فندامة العقبیٰ لمن یتکاسل

انما الدنیا فناء لیس فی الدنیا ثبوت
انما الدنیا کبیت نسجته العنکبوت
ولعمری عن قریب کل من فیها یموت

یامن بدنیاه اشتغل قدغره طول الامل
الموت یاتی بغتة والقبر صندوق العمل
اصبر علے احوالها (اهوالها) لاموت الا بالاجل

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یاسائر انحو الحمی باللّٰه قف فی بانه واقرأ طوامیر الجوی امنی علی سکانه
ان یسئلوا عن جالتی فی السقم منذ فقدتهم فالقلب فی خفقانه والراس فی دورانه
ان فتشوا عن دمع عینی بعدهم قل حاکیا کالغیث فی تهتانه والبحر فی هیجانه
متشتتا اوقاته منکدرا ساعاته فیبیت مسلوع الهوی فیظل فی صیجانه
☆ والصبح یهتک ستره والضحوا یلهب حره والیل یکحل بالقذی والسهر فی اجفانه

واختل امر معاشه وسری الفنی فی جسمه   والضعف فے اعضائه والنقص فی ارکانه
لکنه مع ماجری مشغوف حب المصطفٰی   فخیاله فی قلبه وحدیثه بلسانه
یروی ماثر صحبه ویعی مناقب اله   ویحن عند علیه ویهیم فی عشمانه
ویلوم یطمع منذ بدع شعوره مستهزا   فی لقمة من خوانه اوجرعة من حانه
وکذاک یشکر نعمة وصلت الی ابائه   وجلده وفواده اولسانه وجنانه
ولطال مایدعوا ملحافی الدماء مبالغا   لیطوف فی بستانه ویشم من ریحانه
یامن تفوق امره فوق الخلائق فی العلے   حتی لقد اثنی علیک الله فی قرانه

صلے علیک الله اخر دهره متفضلا
مترحما وحبالک الموعود فی احسانه

بعض اہل الذوق

آفتابے در ہزاراں آبگینہ تافتہ   پس برنگ ہر یکے تابے عیاں انداختہ
جملہ یک نورست لیکن رنگہائے مختلف   اختلافے درمیانِ این وآں انداختہ

بیدل

نہ باصحرا سرے دارم نہ باگلزار سودائے   بہ ہر جا میرسم از خویش می بالد تماشائے
من بیدل حریف سعی بیجا نیستم زاہد   تو وقطع منازلہا من ویک لغزش پائے

بیدل غالبًا

شد تیرہ دلم بعلم حکمت روشن   ہر چندکہ در دلاکش بود سخن
برہان غلط بسوئے مقصودم برد   ایں راہ تمام طے شد از لغزیدن

جگر

اغیار بہ دل خندہ زن ودل بتو مشغول   خلقے پس دیوانہ ودیوانہ بہ کارے
زیکسو بوئے گل وز یک طرف پیغام یار آمد   من آں دیوانہ ام کز ہر دو سوئے من بہار آمد

قلق

قبا وا کردۂ وکاکل پریشاں کردہ می آید　　ببیں ایں بے سروساں چہ ساماں کردہ می آید
نمی بالم ازسامانے نمی نالم زحرمانے　　دل وارستہ میدارم نہ گریانے نہ خندانے
نہ شادی دادسامانے نہ غم آوردنقصانے　　بہ پیش ہمت ماہرچہ آمد بودمہمانے

رباعی بیدل

بعضے بہ تمنائے زرومال خوش اند　　بعضے بہ تماشائے خط وخال خوش اند
بیدل ہمہ را بہ چشمِ بدمی نگرد　　خوش حال کسانیکہ بہرحال خوش اند

دل گلستاں تھا تو ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار
دل بیاباں ہوگیا عالم بیاباں ہوگیا

جگر

لب بہ بستند وبہ ہرموئے زبانم دادند　　پاشکستند وبہ ہرسوئے نشانم دادند

نواب علی حسین صاحب

دل ربودندغمِ عشق بہ جانم دادند　　اُنچہ بُردند زمن خوشتر از انم دادند
ہیچ کسے زخویشتن رہ نہ بَردبسوئے اُو　　بلکہ بپائے اُورَود ہرکہ رودبکوئے اُو

رُباعی

توانم نکتہ چیں راچارہ اش کرد　　کہ من چیزے نگویم اوچہ چیند
ولیکن مفتری راچارۂ چیست　　کہ اُو از خود سخن را آفریند

شعر

دارم دلے زطائر وحشی رمیدہ تر
چند انکہ دور ترزکساں آرمیدہ تر

حصہ سوم

الفوائد الطبیہ والخواص الطبعیۃ

برائے طاعون

ست اجوائن (٦ ماشہ) کافور (اتولہ) ست پودینہ (اماشہ) باہم آمیختہ درشیشی اندازند و در بتاشہ خورانند۔

دیگر: شہد شکر سفید ہموزن آمیختہ ضماد سازند۔

دیگر: جدوار اصیل (اماشہ) باریک سائیدہ بالائش پلٹش بندند۔

نسخہ سرعت: منقول از حکیم محمد اعظم صاحب ملقب بناظم جہاں طبیب راجہ اندور مصنف اکسیر اعظم وغیرہ حسب روایت حکیم عبدالرحیم رامپوری انصاری۔ پوست شاخ۔ بیخ گولر کہ درزمین باشد (۵تولہ) خشک کردہ۔ گوکھرو خورد (۵تولہ) تالمکھانہ (۵تولہ) مغز کنول گٹہ (۵تولہ) بھوپھلی (۳تولہ) مکھانا (۳تولہ) بیجبند (۳تولہ) تخم سروالی (۳تولہ) گوند چنیا (۳تولہ) کوفتہ بیختہ سفوف سازند وشکر ہموزن آمیزند و۲ تولہ علی الصباح باشیر گاؤ بخورند۔ ۲۸ ج ۲، ۱۳۳۱ھ

برائے ضعف دماغ

وقوی وخفقان و یبوست اعضا در تقویت حکم اکسیر دارد و برائے ناقہین حکم آب حیات دارد۔ مکرم علیخاں قیصر جنگ راکہ ہمہ قوی ساقط بودند از مفرحات وغیرہ علاج نمودہ مایوس شدہ بودند فائدۂ تامہ نمودو حیات دوبارہ حاصل شد۔

صفت: سبوثارس گندم درشب درآب (۳ پاؤ) ترداشتہ علی الصباح مالیدہ صاف نمودہ مغز تخم خیارین (٦ ماشہ) مغز تخم کدوئے شیریں (٦ ماشہ) مغز تخم تربز (٦ ماشہ) خشخاش (٦ ماشہ) مغز بادام (۷ دانے) مغز پستہ (٦ ماشہ) مغز پنبہ دانہ (٦ ماشہ) دانہ الائچی (۵ ماشہ) حریرہ سازند۔

بیاض مولوی عبدالقادر صاحب جلال آبادی تاریخ صدر

مانع سرعت

از مولوی حکیم محمد مصطفیٰ صاحب بجنوری سلمہ سفوف طباشیر۔ چھوٹی مائیں، تالمکھانہ۔ بہجمند سرخ گلاب زیرہ۔ کشنیز۔ پوست بیروں پستہ۔ دانہ ہیل خورد کل نوفل ہر یک چھ چھ ماشہ۔ مغز خستہ تمر ہندی کوٹ چھان کر برگد کے دودھ میں بھگو کر سایہ میں خشک کر کے موصلی سفید موصلی سیاہ شقاقل مصری۔ ثعلب مصری ہر ایک (۴ ماشہ) کوٹ چھان کر ملا کر زہر مہرہ خطائی اصیل (۶ ماشہ) سرمہ کی طرح کھرل کر کے ساغر سفید (۴ تولہ) ملا کر چھ چھ ماشہ کی پڑیاں بنالیں۔ اور ایک پوڑیہ ہر روز معجون خانہ ساز (مذکور ذیل) میں ملا کر ہمراہ ماء اللحم نوش کریں۔

اگر برگد کا دودھ ملنا دشوار ہو پوست خشخاش مسلم (۶ ماشہ) لے کر آدھ پاؤ پانی میں جوش دیکر چھان کرادویہ کو اُس میں تر اور خشک کرلیں۔

نسخہ معجون

بہشتی گوہر رحیمیہ ص ۱۰۹ میں جس کا نام لبوب بارد ہے اس میں مروارید ناسفتہ (۱ ماشہ) ورق نقرہ (۳ ماشہ) ورق طلا (۴ سرخ) اور بڑھالیں تاریخ صدر

ایضا از حکیم صاحب موصوف

اور قوی تدبیر مانع سرعت یہ ہے کہ عاقر قرحا (۶ ماشہ) دانہ الا ئچی کلاں (۶ ماشہ) تخم ریحاں ۳ تولہ۔ مصطگی (۱ تولہ) کوٹ چھاٹ کر سفوف کرلیا جائے اور پانچ ماشہ ہمراہ دودھ دو گھنٹہ قبل نوش کیا جائے۔ تاریخ صدر۔

ایضا مقوی باہ از موصوف

آردنخود بریاں مقشر (۵ تولہ) زردی بیضہ مرغ (۵ عدد) در آب جوشدادہ۔ روغن

مادہ گاؤ (۵ تولہ) شہد خالص (۵ تولہ) آمیختہ قوام نمودہ۔ موصلی سیاہ (۶ ماشہ) آروختہ خرما (تولہ) دارچینی قلمی (3½ ماشہ) تخم گذر (۶ ماشہ) زعفران (۳ ماشہ) باریک سائیدہ بیامیزند ورق نقرہ (۱۰ اعدد) حل نمایند خوراک از ۲ تولہ تا چہار تولہ ہمراہ شیر مادہ گاؤ کہ بہ قند سفید شیریں ساختہ باشند تاریخ صدر۔

برائے تقویت دماغ

از حکیم محمود خاں صاحب دہلوی روایت مولوی ابوالبرکات صاحب اعظم گڈھی۔ خشخاش (ثار) چھوٹے ناریل کا گولہ (ثار) مرچ سفید (۳ تولہ) خرما (۲۱ عدد) بادام (۲۱ عدد) ہمہ راسفوف نمودہ شکر خام (۔ءثار) آمیختہ ہر روز علی الصباح سہ تولہ بخورند۔ تاریخ صدر۔

نسخہ معجون منومہ مجربہ احقر مجوزہ حکیم مولوی محمد مصطفیٰ صاحبؒ

چرونجی (۶ ماشہ) خشخاش سفید (۶ ماشہ) تخم کتاں (۶ ماشہ) تخم خرفہ (۶ ماشہ) تخم یارتنگ (۶ ماشہ) تخم کاہو (۶ ماشہ) انیسون (۶ ماشہ) سونف (۶ ماشہ) زیرہ سیاہ (۶ ماشہ) کوٹ چھان کر قند سفید کے قوام میں ملالیں۔ خوراک چھ ماشہ ہمراہ دودھ وقت خواب ایضا تدہین راس بروغن کاہو۔

برائے مارگزیدہ

عرق برگ ارنڈ (۲ تولہ) سیاہ مرچ (۷ دانہ) سائیدہ درآب باروغن آمیختہ بنوشانند واگر اثر نہ کند بعد اندک وقت عرق مذکور یک تولہ مع سیاہ مرچ بترکیب مذکور دوبارہ دہند۔

برائے دفع کھٹمل

شاخ جواسہ نیم کوب کردہ درآب تر کردہ درآوندے نہند۔ از مکان بگریزند۔

۷ شوال ۱۳۳۱ھ

حلوائے مقوی باہ

زردی تخم مرغ۔ شیرہ پیاز سفید۔ شیرہ ادرک شہد خالص۔ روغن گاؤ۔ ہر پنج برابر گرفتہ حلوا سازند و یک ہفتہ بخورند از جماع و ترشی و بادی و جغرات و روغن کنجد و ماہی پرہیز کنند جوانی از سر گیرد اگر پیر صد سالہ خورد قوت جوان چہاردہ سالہ حاصل گردد۔

حب ممسک

ہلیلہ زرد (۷ ماشہ) سپاری (چھالیہ) (۱۰ ماشہ) سوختہ کوفتہ بیختہ قند کہنہ سیاہ (۳ ماشہ) آمیختہ بوزن یک درم حب بندند بعد از طعام بخورند و مقاربت نمایند۔

دوا مقوی باہ

تخم ترب سائیدہ نگاہدارند صبح و شام یک کف با شیر گاؤ تناول کنند کہ اثر عظیم دارد مکرر بتجربہ رسیدہ۔

دوا مقوی باہ

قدرے سیماب در بیضہ ماکیان انداختہ یک ہفتہ نگاہ دارند وقتیکہ بستہ گردد برآوردہ نگاہدارند۔ وقت حاجت در دہاں گرفتہ بکار مشغول شوند تا از دہن بر نیارد منزل نہ گردد۔

طلا کہ قضیب راسخت کند

زردی بیضۂ مرغ (۱عدد) در روغن تلخ (۱تولہ) آمیختہ طلا کنند۔

دیگر: تخم دھتورہ سیاہ با شہد خالص سائیدہ بر برگ تنبول بنگلہ مالیدہ بر قضیب بندند محکم شود و لذت حاصل گردد۔

طلا برائے قوت باہ

زہرہ خروس با مردار سنگ سائیدہ بر قضیب بمالد قوت یابد اگر عنین باشد قادر گردد بعون اللہ تعالیٰ۔

طلا مقوی

انگوزہ (ہینگ) سائیدہ باشہد خالص آمیختہ طلا سازند و بپارچہ بندند سطبر و دراز شود۔

طلا ممسک وملذذ

بیخ ککرونده تخم شلغم مساوی گرفتہ باہم آمیختہ بآب دہن برقضیب طلا کردہ بجماع مشغول شود وانزال نکند زن بستہ گردد۔

طلا ملذذ۔ مشک خالص (۲ ماشہ) درعطرعنبر (۳ ماشہ) حل کردہ شہد خالص (۲ تولہ) آمیختہ طلا ساختہ مشغول شود۔

معجون مقوی باہ

ہر کہ ایں معجون را در سالے خورد میتواند کہ دہ نسواں را ہر روز خورسند گرداند تا سہ یوم باستعمال مباصغہ توقف باشد فائدہ بیند۔ نخود بریاں مقشر (۵ تولہ) زردی بیضہ مرغ (۵) عدد بآب جوش دادہ روغن مادہ گاؤ (۵ تولہ) شہد خالص (۵ تولہ) بدستور معجون تیار سازند و ہر روز چار تولہ بخورند۔

حبوب مقویہ

مشک خالص (اماشہ) زعفران (۲ ماشہ) عنبر اشہب (اماشہ) سائیدہ شش حب سازند و یکے از آن ہر روز بخورند تا یک سال از جمیع ادویہ مستغنی گردد۔

ایضاً ممسک جدًا

عاقرقرحا (۴ رتی) دانہ الائچی کلاں (۴ رتی) تخم ریحان (۳ ماشہ) مصطگی رومی (اماشہ) ہمراہ شیر مادہ گاؤ قبل از دو گھڑی۔

منجن از صوفی محمد علی صاحب

دونوں ہڑوں کو ہموزن کچی بدون بھونے ہوئے کوٹ چھان کر منجن بنالیا جائے اور رات کو سوتے وقت استعمال کیا جائے مگر پھر کلی نہ کی جائے۔ صبح کے وقت پھر

استعمال کیا جائے اور کلی بھی کی جائے۔ صرف دو وقت استعمال کرنا روزانہ کافی ہوگا، دانت صاف چمکدار اور مضبوط ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

طلا ملقب بہ بے بہا

خولنجان (تولہ) دارچینی اصلی (تولہ) عاقر قرحا (تولہ) باریک کوفتہ بیختہ در روغن چمیلی آمیختہ بقدر ۵ منٹ مالش نمودہ پان گرم و بر دعصا بہ بندند اقل درجہ تابست روز بقدر ضرورت و در ضرورت بیش ازیں نہ درد پرہیز ست و نہ چیزے از ضرر۔

دیگر ملقب بہ بینظیر

مغز تخم کرنجوہ (٦ ماشہ) لونگ (٦ ماشہ) عاقر قرحا (٦ ماشہ) جائفل (٦ ماشہ) ہموزن در ہموزن شیر سہنڈ سرشتہ بقدر نخود حبوب بندند۔ یک حب در روغن چمیلی حل کردہ بقدر دورتی رقیق رقیق مالش نمایند مثل سابق۔ ازیں رطوبت ہم خارج خواہد شد۔ اگر قرحہ آرد مکھن مالند و دریں پرہیز ضروریست۔ واگر ہمراہ طلائے سابق استعمال کنند بایں نسبت کہ سابق چار روز وایں لاحق یک روز بہتر باشد۔ محرم ۳۴ھ والاول اعظم۔

حلوائے مقوی

تخم تالمکھانہ۔ تخم اُٹنگن۔ بیج بند۔ تخم سروالی بھوپھلی۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ مائیں خورد۔ مائیں کلاں۔ صمغ سہجنہ موسلہ سنبھل۔ اندر جو شیریں۔ کتیرا۔ بہمن سفید (کلہا ٦ ماشہ) دانہ ہیل۔ قاقلہ کبار۔ اشنہ۔ گل سپیاری۔ پوست درخت مولسری۔ تج قلمی۔ سمندر سوکھ۔ دار فلفل۔ مازو سبز۔ سپیاری۔ گل پستہ۔ گل دھاوہ (کلہا ۴ ماشہ) سنگھاڑہ ثعلب مصری۔ صمغ سنبھل۔ مغز نارجیل۔ مغز گردگان۔ پھلی ببول۔ شقاقل مصری (کلہا یک تولہ) مغز بادام شیریں۔ صمغ ببول۔ چرونجی۔ مغز پستہ۔ مغز چلغوزہ۔ سنا ور خبستہ تمر ہندی (کلہا ۲ تولہ) میدہ گندم یک آثار۔ روغن رزد یک آثار۔ شکر سفید (١ ثار) بدستور حلوا سازند۔ صفر ۱۳۳۴ ہجری۔

نسخہ صابون دیسی مجرب المجرب از رسالہ رسالت کلکتہ

سوڈا کاسٹک (چار چھٹانک) پانی (آٹھ چھٹانک) تیل یا چربی (ایک سیر) میدہ (چار چھٹانک)

ترکیب: اول سوڈے کو پانی میں ڈال دیں۔ جب خوب گھل جائے تو میدہ اور تیل کو باہم آمیز کریں اور اوپر سے سوڈے کا پانی ڈال کر چوبی یا آہنی دستہ سے خوب ملائیں۔ اور پھر سانچوں یا چھوٹے چھوٹے پیالوں میں بھر دیں۔ اگر شام کو بھریں تو صبح تک صابن جم کر تیار ہو جاتا ہے۔ پیالوں کو نیچے سے تھوڑا سا تاؤ کھانے سے صابن بآسانی نکل آئے گا۔ اگر چربی استعمال کرنا ہو تو اُسے اول پگھلا کر میدہ میں ملائیں۔ یہ نسخہ نہایت ہی لاجواب اور آسان ہے۔ پکانے کا بھی کوئی جھگڑا نہیں۔ کپڑا بھی اس سے خوب صاف ہوتا ہے۔ اس نسخہ کا کئی مرتبہ تجربہ کیا مجرب پایا۔ سوڈا کاسٹک سوا دو آنہ یا اڑھائی آنہ سیر کے حساب سے ملتا ہے۔ اھ

روشنائی: کتھہ (چھٹانک) اور بجی ہموزن شب کو دونوں کو یکجا بھگو کر سیر پانی میں صبح کو جوش دیا جائے جب لکھنے سے کاغذ پر نہ پھیلے چھان کر بوتل میں بھر کر رکھ لی جائے اور ضرورت کے وقت استعمال میں لایا جائے۔

نسخہ انگریزی روشنائی

کسیس سبز (۲ تولہ) کوفتہ درآب (نصف آثار) جوشانیدہ در پارچہ صاف نمودہ نیل (تولہ) انگریزی آمیختہ بکار برند۔

نسخہ دیگر: کسیس (۲ تولہ) مازو (تولہ) آملہ خشک (۲ تولہ) ہلیلہ سیاہ (۲ تولہ) لوبیا (۳ ماشہ) کوفتہ درآب (۰ ثار) یک شب تر کردہ جوش دہند چندانکہ آب نصف ماند و در پارچہ غلیظ بیختہ نگاہدارند و بکار برند۔

نسخہ حفاظت چاقو وغیرہ از زنگ

استرہ یا چاقو پر ناریل کا تیل لگا کر کمل کے ٹکڑے میں رکھ دیا جائے۔ از رحیم بخش حجام۔

فائدہ طبیہ: مرقومہ احمد الدین واعظ دہرابی تحصیل چکوال منقولہ از اخبار المشیر ۱۸ جولائی ۱۹۱۵ء بالفاظہ۔

مارگزیدہ کے لئے اکسیر اعظم

عرصہ تخمیناً اٹھارہ سال سے مجھے سانپ کے کاٹنے کے دوعدد نسخے کامل حاصل ہیں جو بارہا استعمال کرنے میں بامرہ تعالیٰ خطانہیں گئے جس مارگزیدہ مریض کے علاج کرنے کا اتفاق پڑا بالفضلہ تعالیٰ شفا حاصل ہوئی چونکہ حیات دنیا ناپائیدار ہے۔اس لئے میں نے محض فی سبیل اللہ افادہ عام کے واسطے ان نسخوں کو ہدیۂ مخلوق کرنا چاہا ہے جن کی تشریح ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

نسخہ اوّل

پوست ریٹھا بشکل غبار باریک پیس کر پارچہ بیز کر کے ہوا سے کر شیشی میں نگاہ رکھو۔سانپ کے کاٹے مریض کو اگر چھوٹا بچہ ہے تو تین تین ماشہ اور اگر بڑا ہے تو چھ چھ ماشہ تقریباً آدھے گھنٹہ کے فاصلہ میں بترتیب دیئے جاؤ۔ چنانچہ پہلی بار ہمراہ پانی نیم گرم دے دو۔اکثر مریضوں کو فوراً قے ہوگی۔خواہ قے ہو یا نہ ہو پھر بغیر از پانی کے یہ سفوف دیتے جاؤ۔ جب تک اثر زہر باقی ہوگا سفوف پوست ریٹھا کا ذائقہ مریض کو تلخ معلوم نہ ہوگا لیکن جب اثر نہ رہے گا تو یہ سفوف تلخ معلوم ہوگا۔ نیز قے بھی بند ہوجائے گی اور سفوف معدہ میں ٹھہر جائے گی اس وقت یعنی جب یہ سفوف منہ میں مریض کو تلخی اور بدمزگی دکھائے تو پھر ایک بار بذریعہ روغن زرد مریض کو یہ سفوف دے کر بند کردو اب اللہ کے فضل سے جان لو کہ شفا ہوگئی ہے۔

نسخہ دوم

تخم املی عمدہ کا سُرخ پوست چاقو وغیرہ سے چھیل کر دور کردو۔اس کا سفید مغز نیش سانپ پر رکھ دو مگر پہلے زخم مذکور نشتر وغیرہ کے ساتھ تازہ کردو یہاں تک کہ زخم کا منہ

صاف نمودار ہوکر اس میں سے رطوبات سامنے ہو گئے ہوں۔ مغز تخم املی زخم مذکور پر بغیر باندھے ہی چسپاں ہو جائے گا اس بوٹی میں بھی حق تعالیٰ نے وہ تاثیر رکھی ہے کہ جس کی صفت کی گنجائش اس مختصر تحریر میں نہیں آسکتی۔ اگر سانپ نے کسی کو سیاہ رات میں کاٹا ہو اور شناخت نہ کرسکتا ہو کہ یہ کاٹنے والی کیا چیز ہے؟ تو مغز تخم املی کے بغیر باندھے زخم پر چسپاں ہو جانے سے یقین ہو جائے گا کہ یہ سانپ کے ڈسے کا زخم ہے۔ تقریباً دو پہر تک مغز مذکور گر پڑے گا اور یا وہ کسی قدر موٹا ہو جائے گا اور یا وہ کم طاقت ہو کر پھٹ جائے گا یا سخت زہر کے اثر سے زیادہ چسپاں ہو جائے گا۔ بہر صورت دو پہر کے بعد وہ دانہ ہٹادو اور دوسرا دانہ چھیل کر رکھ دو۔ الغرض چار پانچ دانے مغز مذکور کے خرچ ہو جائیں گے جب دیکھو کہ دانہ لگاتے ہیں اور چسپاں نہیں ہوتا تو سمجھو کہ شفا ہو گئی اور زہر کا اثر باقی نہیں رہا بامر اللہ تعالیٰ۔ مار گزیدہ کے مریض کو شفا ہو جانے پر بھی تین یوم تک سرد پانی کے استعمال سے بچنا چاہئے۔ ایام سرما میں گرم پانی اور ایام گرما میں نیم گرم سے غسل کرے لیکن پہلے نیش رسیدہ جگہ کو پیشاب گائے سے دھو کر اس کے بعد غسل کرے اور غذا گوشت مرغا اور بکرا اور بیضہ اور روغن زرد بآمیزش مرچ سیاہ کے کھایا کرے۔ ۷ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ

نسخہ مجوزہ حکیم محمد ہاشم صاحب تھانوی برائے قوت دماغی و قلبی

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ حکیم صاحب موصوف فرمودہ بود کہ ایں نسخہ معمولہ مطب حکیم عبدالمجید خاں مرحوم ست۔ برگ گاؤزباں (۳ تولہ) گل گاؤزباں (تولہ) کشنیز خشک نیمکوفتہ (تولہ) ابریشم مقرض (تولہ) بہمن سرخ نیمکوفتہ (تولہ) بہمن سفید نیمکوفتہ (تولہ) تودری سرخ نیمکوفتہ (تولہ) تودری سفید نیمکوفتہ (تولہ) بادرنجبویہ (تولہ) اسطوخودوس (تولہ) عودصلیب نیمکوفتہ (تولہ) جدوار بنفشجی نیمکوفتہ (تولہ) تخم بالنگو (تولہ) تخم فرنجمشک (تولہ) برادہ صندل سفید (تولہ) شب در دو آثار آب گرم ترنمایند صبح بجوشانند۔ ہرگاہ سویم حصہ آب بماند صاف نمودہ بابنات سفید و عمل خالص

بقوام خمیرہ آرند ودر آخر قوام ورق نقرہ (۳ عدد) طباشیر سفید (۶ ماشہ) دانہ الائچی خورد (تولہ) زہر مہرہ خطائی (۳ ماشہ) کھرل کردہ اضافہ نمایند چنداں سحق کنند بہتر خواہد شد۔ مقدار خوراک ازشش ماشہ تا یک تولہ۔ اصل نسخہ ہمیں قدر راست گا ہے دریں ادویہ ذیل داخل کردہ شد برائے زیادتی قوت۔ عنبر اشہب (۳ ماشہ) مشک خالص (۳ ماشہ) بشب (۲ ماشہ) یاقوت رمانی (۳ ماشہ) مروارید (۳ ماشہ) درعرق کیوڑہ عرق بید مشک خالص عرق گلاب خوب کھرل کردہ اضافہ نمایند۔ ناقل نسخہ مذکور محمد یوسف بجنوری ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ

حلوائے گذر

مجوزہ حکیم محمد ہاشم صاحب ۸ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ زردک (اثار) سرخ رنگ شیریں از پوست واستخوان پاک کردہ درکدوکش کشیدہ خرمافربہ (نصف ثار) پرمغز خستہ دور کردہ ہر دو را در شیر گاؤ پزند تامہرا شود پس برآوردہ در ہاون چوبیں بکوبند تا خوب باریک شود۔ بعدازاں آرد نخود بریاں (اثار) ومیدہ گندم (اثار) درقدرے روغن زرد بریاں نمودہ وقند (ایک سیر) سفید وعسل خالص (ثار) حل کردہ صاف نمودہ براں ریزند وپزند تا بقوام آیدہ پس زردک وخرما فوق مخلوط نمودہ دوسہ جوش دادہ فرود آرند وزردۂ بیضۂ مرغ (۲۰ عدد) درآب جوش دادہ داخل نمائند ہمہ را نیک امتزاج دہند بعدازاں شیر وروغن (ثار) مغز فندق (۳ تولہ) مغز بادام شیریں (۳ تولہ) مقشر مغز پستہ (۳ تولہ) مغز جوز (۳ تولہ) مغز چلغوزہ (۳ تولہ) مغز نارجیل (۳ تولہ) زعفران (۹ ماشہ) باریک سائیدہ بیامیزند خوراک ۴ تولہ۔

نسخہ ویدک کہ ازقوت جوانی عود کند وموئے سفید

سیاہ گردد۔ ازشاہ لطف رسول صاحب سفوف ہلیلہ کابلی (۶ ماشہ) باشیاء مفصلہ ذیل یکساں کامل بخورند۔ بماہ چیت وبیساکھ ہمراہ شہد یک تولہ ودر جیٹھ واساڑھ باقند سیاہ یک تولہ ودر ساون بھادوں بانمک لاہوری (۳ ماشہ) ودر کنوار کاتک بامصری (یک

تولہ) ودراگھن پوس ہمراہ سونٹھ (۳ ماشہ) ودر ماگھ پھاگن ہمراہ پیپل (۳ ماشہ) در چیت بیساکھ بعد دوا فوراً نوشیدن آب ممنوع است ودر باقی ہمراہ آب۔

لڈو دال ماش

ان کے بنانے کی ترکیب یہ ہے (۱) ارڑ کی دال کو دھو کر سکھا کر پیس لینا چاہئے (اول اس کو بھون لینا چاہئے پھر تھوڑا سا گھی ڈال کر دوبارہ بھون لینا چاہئے حتیٰ کہ بادامی رنگ پیدا ہو جائے ۱۲) وزن بعد پیسنے کے 1½ سیر ہونا چاہئے (۲) آدھ سیر سوجی کو بغیر گھی کے بھون لینا چاہئے۔ (۳) سونف ایک پاؤ کو بھون کر (یعنی ہلکی سی آنچ دینی چاہئے) پھر پیس لی جائے (۴) کھانڈ پونے دو سیر وزنی کو گرم گھی سوا دو سیر میں چھوڑ دینی چاہئے۔ تھوڑی دیر کے بعد نمبر۱، نمبر۲، نمبر۳ کو اکٹھا ملا دینا چاہئے۔ اس کے علاوہ بادام کھویہ کشمش جتنا جی چاہے ڈال دیں۔ یہ سب مٹھائی تقریباً سات سیر وزنی بن جائے گی اس میں صرف اتنی احتیاط ضرور چاہئے کہ کوئی جزو کچا نہ رہ جائے اور نہ زیادہ آنچ سے جل جائے تاکہ ذائقہ میں بے لطفی نہ ہو اور معدہ میں تکلیف نہ ہو۔ ہمارے تقریباً مبلغ سات روپیہ خرچ آئے تھے۔ اس مٹھائی کو کھانے سے پیشتر لڈو کو توڑ کر گرم کر کے کھایا جائے تو ذائقہ اور بھی اچھا ہوگا۔ حضور کا غلام ولی محمد۔

نسخہ منجن

مصطگی رومی (۶ ماشہ) باریک سائیدہ ایک مقدار مناسب آرد مسور (ء ثار) میں مخلوط کر کے ایک ٹکیہ گندم وینم پختہ توے پر پکائی جائے اس ٹکیہ کے گودہ سے شبانہ روز میں چند بار موضع درد دندان پر تکمید کی جائے مگر وقت تکمید ہر بار اس روٹی کا گودا گرم کر کے تکمید کیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ یہی تدبیر کافی ہوگی۔ جملہ اقسام کے حموضات سے اور اغذیہ گرم سے پرہیز ضروری ہے۔

حکیم احمد حسن صاحب

قبلہ نے نسخہ ترمیم کر دیا اُسی کے مطابق تیار کر کے روزانہ خدمت عالی ہے اور عرق گذر

سادہ بدرقہ تجویز کیا۔ اگر بدرقہ استعمال کرنا منظور ہو تو ورنہ بغیر بدرقہ بھی کچھ حرج نہیں۔ کمترین نے صرف اتنا عرض کر دیا تھا کہ ایسے عمر والے کے لئے جس کی عمر قریب ساٹھ کے ہو اور مزاج گرم ہو فقط مغز بادام شیریں (۴ تولہ) مغز اخروٹ (۳ تولہ) مغز پستہ (۳ تولہ) مغز نارجیل (۳ تولہ) چرونجی (۳ تولہ) خرمائے تازہ (۳ تولہ) مغز تخم کدوئے شیریں (تولہ) مغز تخم تربز (تولہ) مغز تخم خرپزہ (تولہ) مغز تخم خیارین (تولہ) خارخسک خورہ (۹ ماشہ) فرید بوٹی (۱ تولہ) صمغ عربی (۶ ماشہ) کتیرا (۶ ماشہ) بوزیدان (تولہ) بہمن سرخ (تولہ) بہمن سفید (تولہ) زنجبیل خشک (۶ ماشہ) دارچینی (۶ ماشہ) بسباسہ (۶ ماشہ) دانہ ہیل خورد (۶ ماشہ) دانہ الائچی کلاں (تولہ) شقاقل مصری (۱ تولہ) تخم پیاز (۶ ماشہ) عودغرقی (تولہ) ثعلب مصری (۲ تولہ) تخم شلغم (۶ ماشہ) تخم گزر (۶ ماشہ) چنبر (۶ ماشہ) سنبل الطیب (۶ ماشہ) مغز سر کنجشک (۲۱ عدد) زرشک منقی (۱ تولہ) قند سفید (۱۴ چھٹانک) شہد (۷ چھٹانک) عرق منڈی (۰ ثار) کمترین رفیع الہ آبادی۔

نسخہ مقوی باہ و مغلظ و ممسک

طباشیر (۶ ماشہ) دانہ الائچی خورد (۶ ماشہ) ست سلاجیت (۶ ماشہ) پکھان بید (۶ ماشہ) تالمکھانہ (۶ ماشہ) اصل السوس مقشر (۶ ماشہ) کشتہ قلعی (۳ ماشہ) بنات سفید ہموزن مجموعہ سفوف ساختہ از سہ ماشہ تا شش ماشہ ہمراہ شیر گاؤ (۰ ثار) علی الصباح بخورانداز مطب حکیم محمود خاں صاحب دہلوی اگر قوی تر خواہند ادویہ ذیل اضافہ کنند۔

سنگھاڑہ خشک (۶ ماشہ) گوند ببول (۶ ماشہ) مازو (۴ ماشہ) مصطگی رومی (۴ ماشہ) نشاستہ (۴ ماشہ) ثعلب مصری (۶ ماشہ) وزن نبات سفید بقدر ایں ادویہ زیادہ کنند و کشتہ قلعی را دو چند گیرند یعنی (۶ ماشہ) و از ترشی واشیاء قابضہ و مقاربت پرہیز لازم است و برائے رفع قبض گلقند (۲ تولہ) یا معجون کمونی (تولہ) روزانہ خوردن بہتر ست مجموعہ را ۲۱ پڑیہ سازند از مجربات است ۲۱ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ۔ از مولوی ظفر احمد

نسخہ جوارش مصطگی از حکیم معین الدین صاحب مرحوم

مصطگی رومی (۳ تولہ) طباشیر (۹ ماشہ) دانہ الا ئچی سپید (تولہ) دانہ الا ئچی کلاں (تولہ) باریک سائیدہ شکر سفید (ءثار) بگلاب (ءثار) عرق پودینہ سبز (٦ تولہ) قوام غلیظ آرند سرد کردہ ادویہ آمیختہ جوارش سازند۔

دافع پیچش

ازمولوی عبدالحق صاحب مہاجر مکی بروایت حاجی نورالحسن صاحب رتھیڑی۔ پیاز کو گھی میں تلوا کر نوش کیا جاوے مقدار معین نہیں۔ طبیعت کے موافق اندازہ کرلیا جائے۔

برائے سعال از حکیم محمد ہاشم صاحب

گل پستہ (۸٦) پوست ہلیلہ (٦ ماشہ) درعرق برگ تنبول سبز حب بقدر نخود بندند۔

برائے زکام از حکیم صاحب موصوف

خمیرہ گاوزباں (تولہ) بورق نقرہ (یک) پیچیدہ اول بخورند بالائش گل بنفشہ (۷ ماشہ) عناب نیم کوفتہ (۵ دانہ) سپستاں نیم کوفتہ (۹ دانہ) درآب جوشدادہ صاف کردہ شربت بنفشہ (۲ تولہ) داخل کردہ بنوشند۔

خاصیت روغن گلیسرین

ازحکیم صاحب موصوف۔ یہ مدر ہے احتباس طمث میں اس کا استعمال معمولاً ہوتا ہے۔ شہروں میں انگریزی دوا فروشوں کے یہاں ملتا ہے۔

خواص ورق طلا

ازخط حکیم محبوب حسن بچھراؤں۔ ایک ورق روزانہ شہد میں یا شربت سیب میں خوب حل کر کے روزانہ استعمال کریں، اگر ایک سال روزانہ نوش کیا جائے تو حرارت عریزی کی قوت قائم ہوجائے گی۔ بہت سے معمر اصحاب نے فرمایا ہے کہ بعض اصحاب تو دائما ورنہ ہر سال تین چار ماہ استعمال کرتے ہیں۔ ہر طرح قوت وصحت قائم ہے خون کا بھی مصفی ہے۔ مقوی حرارت عریزی ہے۔ مفرح ہے۔

روغن نارجیل

مقوی دماغ وگردہ ومسمن بدن ہے۔

دوتولہ روغن

قدرے نبات سفید میں ملا کر صبح کھانا مقوی بصر ودماغ ہے۔

لوز۔ نارجیل ایک سیر لے کر مقشر کر کے تھوڑا تھوڑا شکر سفید ہاون دستہ میں ڈال کر کوٹیں کہ سب سفوف ہو جائے پس سفوف مذکور روغن نارجیل ایک سیر میں بریاں کریں کہ سرخ گلابی ہو جائے۔ پس ازآں شکر سفید دو چند لے کر قوام دوتار کا یعنی شربت سے غلیظ قوام بنا کر اُسی بریاں شدہ میں ملا کر آگ پر رکھیں کہ قریب جمنے کے ہو جائے بس آگ سے اتار کر ایک صحنی میں جما کر نور بنادیں۔

لوز بادام

بادام ایک سیر روغن زرد ایک سیر نبات سفید ایک سیر لے کر اول بادام مقشر کر کے نیم کوب کر کے روغن زرد میں بریاں کریں کہ سرخ نہ ہو جائے بلکہ نوری رنگ رہے بس اس کو سرد کریں پھر نبات سفید کا قوام ایک تار والا ملا کر آگ پر رکھیں اور باحتیاط چلاتے رہیں کہ پانی قوام کا جذب ہو جائے اور اصل شے جلنے نہ پائے پس صحنی میں ڈال کر سرد کر کے لوز بنادیں۔

کاجل مقوی بصر ودافع سلاق

(یا پلک گرنا) قدرے روئی لے کر شیر مدار میں خوب تر کر کے خشک کریں بعد کو روغن سرشف میں ملا کر جلا کر کاجل بنادیں شب کو آنکھ میں لگاویں۔

حبوب برائے اختناق الرحم وصرع اطفال

معجون نجاح بہت مفید ہے۔

ایضاً۔ عود صلیب (۱۷ ماشہ) جند بیدستر (۱ ماشہ) مشک (۱ ماشہ) زعفران (۹

سرخ) عراق دارچینی (قدر حاجت) میں پیس کر حبوب بقدر عدس بنادیں ایک ایک گولی صبح شام ہمراہ عرق دارچینی (۳ تولہ) کھلاویں۔ اگر عرق دارچینی بروقت نہ ملے تو جوشاندہ بنادیں۔ اگر حرارت مزاج ہو عرق نہ دیں۔

برائے ضیق النفس بارد

بیش تیلیہ مدبر (بہ شیر گاؤ) تخم چوزمائل (تولہ) مالکنگنی (تولہ) جائفل (تولہ) بسباسہ (تولہ) ہر پنج اشیاء پیس کر لعاب کتان میں شیاف بنا کر حل کر کے بطریق شیشہ معکوس روغن نکالیں۔ بعد کو ایک شیشی میں رکھیں۔ ایک قطرہ پان میں کھلادیں اگر روغن ممکن نہ ہو تو حبوب بقدر نخود کھائیں۔

برائے ضیق النفس بارد

مغز بادام شیریں مقشر (ء ثار) صم الفار بلوری (۶ ماشہ) زعفران (۶ ماشہ) ملا کر روغن نکالیں ایک قطرہ پان میں کھلادیں مقوی باہ بھی ہے۔ اگر میسر ہو تو مشک (۳ ماشہ) اضافہ کریں۔ (پان بغیر مصالحہ ہو)

برائے دھند غبار

بشرطیکہ مقدمہ نزول الماء نہ ہو۔ ہلدی (تولہ) شورہ قلمی (تولہ) باریک پیس کر آنجن بنادیں۔

برائے خارشت چشم

سرمہ چمکدار (۳ تولہ) گل نیب (تولہ) باریک پیس کر لگائیں۔

سنون عجیبہ

برائے جنبش دنداں وورم، درد، پیپ، خون بستہ، توتیا سبز مدبر (۵ تولہ) کتھ سفید (۵ تولہ) مازو سبز (۵ تولہ) مصطگی (۶ ماشہ) برادہ آہن (۶ ماشہ) خوب باریک پیس کر رکھیں۔ اول توتیا سبز (ایک کڑاہی میں ڈال کر قدرے پانی ڈال کر آنچ دیں۔

جب پانی خشک ہو جائے مکرر پانی ڈال کر آنچ دیں اس طرح کہ سفید کھیل ہو جائے۔
یہ سنون شب کو مسوڑھوں پر خوب چھڑک دیں اور منہ نیچے کر دیں خوب پانی جاری ہوگا۔ اس کے بعد پان کھا کر منہ صاف کر دیں مگر پانی نہ پئیں۔

سنون مجلی دنداں

زبد البحر (سمندر جھاگ) صدف مروارید باریک پیس کر مالش کریں۔

سنون برائے خضر دنداں

یعنی میل صاف کرتا ہے۔ فلفل سیاہ (ایک تولہ) گیرو (تولہ) نمک لاہوری (تولہ) تمباکو خوردنی (۳ ماشہ) باریک پیس کر سنون بنا دیں۔

سنون کہ گوشت لثہ بڑھاتا ہے

مقوی دندان ہے۔ بلادر (۱۰ تولہ) کچلہ (۵ عدد) کسی کوزہ میں بند کر کے منہ گل حکمت کر کے آگ میں جلا دیں کہ سیاہ ہو جائے۔ بعد کو کسی قدر نمک ملا کر مالش کریں۔

کشتہ برائے جریان سیلان رحم

عجیب است۔ پوست بیضہ مرغ (۵ تولہ) اول سفید اندرونی جھلی صاف کر دیں۔ بعدہ کوٹ کر شب کو پانی میں تر کریں۔ صبح بدل لیں یہاں تک کہ بدبودار پانی نکلنا بند ہو جائے۔ بعد کو سفوف کر کے شیر برگد میں تر کر کے پانچ سیر پاچک کی آنچ دیں۔ بعد سرد ہونے کے نکال کر ے مرتبہ بدستور آنچ دیں پس ازاں پیس کر نگاہ رکھیں۔ ایک رتی روزانہ مکھن یا ملائی میں کھلائیں۔ غالب تین چار ہفتہ میں ازالہ ہو جائے گا۔

شربت برائے قوت دماغ وسعال ونزلہ مزمنہ وغیرہ

کشتہ مرجاں (۴ ماشہ) ایک سیر پانی ایک دیگچی میں آنچ پر چڑھا کر کشتہ قدرے قدرے ڈالتے جائیں کہ سب پانی میں حل ہو جائے بعد کو نبات سفید ایک سیر خام اُسی پانی میں ملا کر قوام شربت بنا دیں کہ یہ کل ایک بوتل ہوگا۔ خوراک ایک

چمچہ چائے کا صبح شام۔ پرہیز۔ ترشی گائے کے گوشت سے۔

حلواء گذر لذیذ

گذر سرخ یا سفید لے کر صاف کر کے کدوکش کریں مگر احتیاط رکھیں کہ (نیڑہ نہ کسا جائے) بعد کو جس قدر لچھا ہو اُسی قدر دانہ قند ملا کر (بغیر آمیزش پانی وغیرہ) آنچ دیں۔ آگ پر شکر پانی ہو جائے گی اسی پانی میں لچھا گل جائے گا مگر چلانے میں احتیاط رکھیں کہ لچھا پس نہ جائے۔ بعد کو (کھویہ) مادہ پاؤ سیر قدرے شیر میں حل کر کے کہ اس کی گٹھلیاں نہ رہیں۔ لچھے میں ملا کر روغن زرد پاؤ سیر اضافہ کر کے آنچ پر کسیں کہ زیادہ مائیت جذب ہو جائے۔ نہ اس قدر کہ خشک ہو جائے اتار کر کیوڑہ قدرے ڈال دیں۔ اسی طرح پیٹھہ کدو سفید چقندر کا حلوا بنا دیں۔

حلوا گذر ایضاً

آب گذر سفید افشردہ (۲ سیر) لے کر آرد نخود (ثار) بریاں کر کے شکر سفید ایک سیر آب گز میں قوام کر کے روغن زرد نصف سیر ملا کر قوام غلیظ بنا دیں۔ پس مغز بادام (۶ تولہ) اخروٹ (۵ تولہ) چلغوزہ (۵ تولہ) مغز نارجیل سائدہ (ثار) ملا کر حلوا بنا دیں۔

حلواء لحم بز

گوشت بز (نصف سیر) شیر دو سیر میں جوش دیں کہ گوشت گل جائے اور شیر جذب ہو جائے (احتیاط رکھیں کہ جلنے نہ پائے ورنہ بدبو پیدا ہو جائے گی) بعد کو سل پر خوب پیس کر قند سفید (نصف سیر) روغن زرد (پاؤ سیر) ملا کر مثل حلوہ پکائیں۔ اسی طرح بجائے گوشت کے دال نخود دال مونگ کا بنایا جائے۔

اچار لحم بقر

گوشت (سیر) ہرن کا یا نیل گائے وغیرہ کا ہو ورنہ پسندہ ہائے گوشت گاؤ کے

لے کر قدرے نمک لاہوری و پپیتہ لگا کر ۲ گھنٹہ رکھا رہنے دے پھر مصالحہ ہائے ذیل روغن سرشف خالص (ثار) یا روغن زرد میں بریاں کریں کہ مصالح پک جائے۔ پھر گوشت مذکور ڈال کر نہایت ہلکی آنچ پر پکائیں کہ گوشت کی مائیت جذب ہو جائے اور گل جائے۔ بعد کو نکال کر مرتبان میں رکھیں۔

مصالحہ

مرچ سائیدہ (بقدر حاجت) ہلدی سائیدہ (۵ تولہ) کشنیز خشک سائیدہ (۵ تولہ) پیاز سائیدہ (ثار) لہسن مقشر مسلم (۶ ماشہ) امچور (۵ تولہ) پانی میں پیس کر کلونجی مسلم (۲ تولہ) حلبہ مسلم (۲ تولہ) بجز حلبہ سب کر ملا کر بھونیں اور میتھی اخیر میں ملا دیں ورنہ اول ملانے سے تلخی دیتی ہے۔

اچار شلجم خورجہ

قتلہ ہائے اچار کے (یہ لفظ پڑھا نہیں گیا ۱۲) کی دبیز بنا کر جوش دیں کہ قتلے گل جائیں جو سخت رہیں علیحدہ کر دیں۔ بعد کو ایک پارچہ سفید پر بچھا کر پانی خشک کریں پھر ادویہ ذیل ملائیں۔.....رائی (ثار) لہسن (ثار) ادرک (ثار) نمک خشک (۳ تولہ) باقی پانی میں پیس کر نہایت باریک کر کے قتلوں پر ہاتھ سے ملیں کہ کوئی سمت خالی نہ رہے۔ پھر مرچ سرخ دہلوی (ثار) کا سفوف چھڑک کر ایک ہانڈی میں بھر کر دھوپ میں رکھ دیں۔ سرد جگہ نہ رکھیں یا در چیخانہ میں رکھ دیں۔ علیٰ ہذا ہر روز دھوپ میں رکھ دیں۔ جب خوشبو اچار کی پیدا ہو جائے اڑھائی سیر قند سفید کا قوام مصفی بنا کر اس میں ملا دیں۔ اگر نمکین بنانا ہو تو قوام کے بجائے پانی گرم ڈال دیں اور نمک تیز کر دیں۔

چٹنی آم

آنبہ خام پُر مغز لے کر یا ناشپاتی یا پپیتہ یا کدو کسی قسم کا ہو یا چقندر لے کر کدو کش کر کے قدرے نمک (۳ تولہ) ملا کر ایک پارچہ میں لٹکا دیں کہ تمام پانی ٹپک جائے

پس اگر ایک سیر لچھا ہو نصف سیر (تقریبا) عرق نعناع یعنی سرکہ مقطر ملادیں اور مصالحہ ذیل ڈال دیں لچھا سیر (اسی طرح بجائے لچھے کے کشمش سبز مقطر میں ملا کر بدستور تیار کریں۔۱۲) ادرک (۵ تولہ) زنجبیل (۲ تولہ) دانہ الائچی سرخ (۲ تولہ) فلفل دراز (۲ تولہ) باریک پیس کر خرما کالوز (۵ تولہ) بنا کر لہسن مقشر مسلم (۵ تولہ) مرچ سرخ مسلم (قدر حاجت) شونیز مسلم (۲ تولہ) ملا کر دھوپ میں رکھیں جب تک کہ لچھا گل جائے۔ بعد کو ایک سیر قند سفید خشک ملا کر دھوپ میں رکھیں کہ شکر کا پانی جذب ہوجائے مگر نہ اس قدر کہ مقطر خشک ہوجائے۔ اگر عجلت منظور ہو تو آگ پر پکائیں مگر رنگ سرخ ہوجائے گا۔ پس مرتبان کانچ میں رکھیں خواہ قوام قند سُرخ کا کر کے بنائیں۔

چٹنی انگریزی

امرود خواہ سیب یا بہی ہو نیم پختہ لے کر پوست اور تخم سے صاف کر کے پانی میں پکائیں۔ جب خوب نرم ہوجائیں پیس کر اسی پہلے پانی میں ملا کر قند سفید ملا کر قوام مثل لعوق بنادیں۔ رنگت کے لئے زعفران ملادیں مقوی معدہ ہے۔

جوارش مقوی معدہ وجگر ودافع حرارت جگر

مصطگی (۹ ماشہ) عود ہندی (۳ ماشہ) پوست ترنج (۱ ماشہ) پوست بیرون پستہ (۱ ماشہ) کوٹ پیس کر نبات سفید (ثار) آب انار شیریں (۵ تولہ) آب انار ترش (۵ تولہ) آب سنگترہ (۵ تولہ) آب لیموں (۵ تولہ) آب پودینہ سبز مروق (۵ تولہ) آب ادرک سبز مروق (۵ تولہ) میں قوام کر کے ادویہ بالا ملادیں۔ اگر اسہال ہوں تو دانہ ہیل کلاں (۶ ماشہ) پوست سنگدانہ مرغ (۶ ماشہ) باریک پیس کر ملادیں۔

شربت برائے قے واسہال ہیضہ وعطش وغیرہ

آب انار شیریں (ثار) آب انار ترش (ثار) آب ادرک سبز (ثار) آب پودینہ سبز مروق (ثار) قند سفید (ثار) میں قوام کر کے شربت بنادیں۔

حبوب مقوی معدہ

گل نا شگفتہ آ کہی (عشر) (۲ تولہ) فلفل سیاہ (۲ تولہ) نمک سیاہ (۲ تولہ) آب ادرک سبز میں گولیاں بقدر نخود بنائیں۔

حبوب برائے تپ ولرزہ

پوست بیخ آ کہی (تولہ) فلفل سیاہ (۶ ماشہ) نصف سیر شیر بز میں ملا کر حبوب نخودی دورہ سے تین گھنٹہ قبل ایک ایک گولی تین عدد کھلائیں ورنہ چھ عدد کھلائیں بشرط تلیین۔

حبوب تخمہ

پوست بیخ آ کھ (تولہ) فلفل سیاہ (تولہ) ہموزن آب ادرک میں باریک پیس کر رکھیں۔ ہر گھنٹہ ایک ایک گولی دیں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

برائے ہیضہ مجرب المجرب

نوشادر (۳ تولہ) آ ہک خوردنی (۹ تولہ) ڈھائی سیر آب میں تر کر کے اگلے دن زلال مقطر لے کر آب لیموں (۱۰ عدد) ملا کر بوتل میں رکھے۔ ظرف مسی و آہنی نہ لگائیں۔ ہر گھنٹہ ایک چمچہ پلاتے رہیں علامت ہیضہ وبائی کی یہ ہے کہ دست مثل آب برنج ہوتے ہیں۔ شکم درد مطلق نہیں۔ ہاتھ پیر اینٹھتے ہیں۔

جلد برد اطراف سقوط نبض ہوتا ہے شدت پیاس میں آب شیریں چاہ کالے کر تیزاب نمک (یعنی ایک بوتل میں) ۱۰ قطرہ ملا کر پلائیں۔ غذا چار یوم تک نہ دیں جس وقت دست قے بند ہو جائے یہ دوا موقوف کر دیں۔

برائے تپ ولرزہ حار

بعد تلیین کو کنار (۲ ماشہ) برگ سنگ (۲ ماشہ) باریک پیس کر لرزہ سے تین ساعت قبل دو مرتبہ یا تین مرتبہ کر کے کھلا دیں۔ اگر تپ محرقہ ہے اور صفراویت غالب ہو تو نصف ماشہ کافور ملا دیں۔

برائے تپ ولرزہ بارد

اتیس تلخ ایک گرہ ہے کرم خوردہ نہ ہوایک پارچہ تر میں شب کو لپیٹ کر رکھیں۔صبح مقشر کر کے پیس کر حبوب بقدر نخود بنادیں۔لرزہ سے قبل تین گھنٹہ سے ایک ایک گولی تین مرتبہ دیں نیز اگر اورام جگر وطحال ومعدہ ورحم پیدا ہو جائے تو علاج اس کا کرنا چاہئے تنہا گولی سے فائدہ نہ ہوگا۔

حب برائے سعال رطب

گل پستہ (تولہ) پوست ہلیلہ (تولہ) آب ادرک میں پیس کر بقدر نخود حبوب بنادیں۔وقت ضرورت منہ میں رکھیں۔

حب برائے ڈبہ اطفال

یہ بھی ذات الجنب ہوتا ہے۔مشک (سرخ) زعفران (سرخ) جند بیدستر (سرخ) ایلوا (۴ سرخ) عرق بادیاں میں پیس کر حبوب بقدر جاورس بنادیں۔ایک گولی صبح شام شیر مادر میں دیں اور ایلوا آب پیاز میں پیس کر نیم گرم بائیں پسلی پر لگادیں۔

برائے اسہال اطفال

سبز وسفید بوقت ظہور دنداں بشرطیکہ عطش غالب نہ ہو۔نرکچور (۶ ماشہ) کہ ہلدی میں سے گرہ نکلتی ہے) الائچی سفید (۶ ماشہ) ہر دو کو لے کر غلولہ آرد گندم میں لپیٹ کر بھوبل میں دبادیں کہ سرخ ہو جائے بعد کو نکال کر سفوف بنادیں۔ایک سرخ شیر مادر میں دیں (از احقر) اسہال جوانان میں بھی بشرطیکہ تخمہ سے نہ ہوں یعنی ضعف معدہ میں تین ماشہ دینا مفید ہوگا۔

دواء سرخ مجلی چشم

دافع کدورت چشم وگکری۔سیندور صاف کر کے آنکھ کی پپوٹی لوٹ کر ذرور کریں۔ مگر مریض کو بوجہ کم مائیگی شے کے مطلع نہ کریں۔

برائے دردسر

سیندور قدرے کاغذ پر لگا کر فتیلہ بنا کر ایک طرف جلا کر اُس کا دھواں ناک سے کھینچیں۔

برائے شقیقہ وعصابہ حار و بارد

کافور (سرخ) روغن گل میں حل کر کے ناک میں جانب خلاف قطور کریں اور اگر بارد ہو تو صابن دیسی پان میں گھول کر قطور کریں۔

برائے درد دندان حار

کافور (سرخ) نوشادر (سرخ) روئی میں لپیٹ کر دانت میں دبا دیں۔ اگر بارد ہو تو چونہ نوشادر ملا کر روئی تر کر کے دانت میں دبا دیں۔

دردسر بارد

چونہ نوشادر پانی میں ملا کر زلال اُس کا پیشانی پر لگا دیں نیز ہالوں پیس کر ضماد کریں۔

برائے عظم طحال

سہاگہ بریاں (۳ ماشہ) نوشادر (۳ ماشہ) خرول (۹ ماشہ) باریک پیس کر سفوف بنا دیں ایک ماشہ روزانہ کھائیں۔

چورن برائے درد معدہ

نوشادر (تولہ) سہاگہ بریاں (تولہ) آب بیخ سہجنہ میں حبوب بقدر کنار بنا دیں گاہے حالت باؤ گولہ میں گندھک آملہ سار (۶ ماشہ) ہینگ ہیرا (تولہ) ملا دیں۔

ترکیب دال ماش مونگ

ایک ہانڈی میں پانی بھر کر اُس کے منہ پر چھلنی رکھ کر کوئی دال مقشر صاف چھلنی میں ڈال کر ایک چینی سے بند کر دیں۔ ہانڈی کے نیچے آگ جلاتے رہیں کہ پانی کی بھاپ سے دال گل جائے۔ اتار کر ایک دیگچی میں روغن زردنی سیر ڈیڑھ پاؤ کے حساب سے پیاز

الا یچی زیرہ گرم مصالحہ سے داغ کر کے دال مذکور ڈال کر دم پخت کریں۔ پانہ ڈالیں۔

ترکیب کوفتہ شیریں

گوشت (ایک سیر) شیر گاؤ خالص میں جوشکر کے کہ گل جائے اور دودھ جذب ہو جائے۔ پیس کر روغن زرد میں بریاں کریں کہ جل جائے آنچ نرم ہو پس قوام خواہ شیر میں بنا کر یا خالص میں ڈالتے رہیں۔ اسی طرح گلاب جامن میں کھووہ ملا کر غلیظ قوام میں ڈالتے رہیں۔ اگر شیر خالص نہ ہوگا تو گوشت اینٹھ جاتا ہے (نمکین کوفتہ کو اور پھلکیوں کو پیاز پیس کر ملانا نرم کرتا ہے۔ گاہے میدہ برنج ملاتے ہیں۔ بہت نرم کرتا ہے)

رس گلہ

میٹھا دہی (سیر) لے کر ایک پارچہ میں لٹکا کر ٹانگ دیں کہ پانی ٹپک جائے پس (آرود برنج) (بعض میدہ سوجی پسند کرتے ہیں ۱۲) فی سیر (ایک چھٹانک) ملا کر خوب پھینٹیں کہ ایک ذات ہو جائے پس غلولہ بنا کر نہایت نرم آنچ پر گلابی پکا دیں۔ گہرا سرخ نہ ہو پس از آں قوام میں ڈالتے رہیں۔

مچھلی کا کانٹا گلانا

ایک سیر قتلہ صاف کر کے دہی شیریں نصف سیر یا لسی چھاچ دہی بقدر ضرورت ادرک نصف پاؤ باقی مصالحہ بھون کو زبد البحر (سمندر جھاگ) ایک ڈلا بیچ میں رکھ کر منہ خام کر کے ایک شب پکا دیں۔ پانی بالکل نہ ڈالا جائے۔ آنچ نرم ہو۔ قتلہ بعض لوگ اوّل تیل میں بریاں کر کے مصالحہ بھون کر گھی ڈال کر دہی یا چھاچ بجائے آب ڈال کر دم پخت کر کے پکاتے ہیں۔ تیل کی بہت لذیذ ہوتی ہے۔

ترکیب کباب

گوشت گاؤ (ایک سیر) خوب کوٹ کر پیاز (۵ تولہ) خشخاش (۲ تولہ) ارنڈ خربوزہ (۲ تولہ) صرف نمک مرچ بقدر ذائقہ ملا کر دو گھنٹے رکھا رہنے دیں۔ بعد کو

مغز ساق گاؤ دو عدد ملا کر سیخ پر ہلکی آنچ پر سینکیں اسی طرح پسندہ میں پپیتہ (ارنڈ خربوزہ گوشت گلانے میں مخصوص ہے اور اشیاء سے زیادہ موثر ہے) نمک لاہوری مسالحہ دے کر دو گھنٹہ بعد سیخ پر لگا کر ڈورہ باندھیں اور آنچ پر سینکیں۔فقط۔

حلوا انبہ

قاش انبہ دو سیر۔شیر گاؤ (۲ ثار) میں ماوا کر کے دار چینی۔الائچی پوست چینہ (تولہ) تج (تولہ) شیترج (تولہ) جائفل (تولہ) جوتری (تولہ) پیس کر ملا کر شکر سفید دو سیر کا قوام ملا کر معجون بنا دیں۔

حلوا خرما برائے جریان

خرما (ثار) ثعلب مصری (۶ ماشہ) موصلی (۶ ماشہ) کوٹ کر بساشہ (۶ ماشہ) جائفل (۶ ماشہ) قرنفل (۶ ماشہ) سفوف کر کے مغز بادام (۴ تولہ) چلغوزہ (۴ تولہ) مغز پنبہ دانہ (۴ تولہ) مغز پیٹھہ (۴ تولہ) (محدبہ) مغز تخم کدو شیریں (اتولہ) کا شیرہ ملا کر ترنجبین (ثار) شکر (اثار) کا قوام ملا دیں۔

بواسیر

برادہ شاخ گاؤ میش (ثار) تگرگ بھنگ (ثار) گھونسلہ ابابیل (ثار) تخم ترب (۶ ماشہ) کوٹ پیس کر ۳۔۴ تولہ کا دو مرتبہ بخور کریں۔

ایضاً۔کچلہ پانی میں گھس کر ۲۔۳ مرتبہ ضماد کریں۔

حبوب بواسیر

رسوت خالص (۲ تولہ) گل بنفشہ (۲ تولہ) مغز نیب (۲ تولہ) آب برگ کوکر بھنگرہ میں گولیاں بنا دیں۔خوراک تین ماشہ۔

روغن ہفت برگ

مرقومہ قرابادین اعظم وجع المفاصل وضربہ وذات الجنب میں بہت مفید ہے۔

سعوط امراض سر

نزلہ سرفہ رطب میں اگر یبوست غالب ہو سعوط روا نہیں ہے۔ گل کنیر سفید سایہ میں خشک کر کے شیشی میں رکھیں۔ فقط۔

سعوط۔ تخم سرس سیاہ ورنہ جیسے ہوں پیس کر سعوط کریں۔

دوا عجیب

ہر ناسور کہنہ اور زخم کہنہ میں سے جب رطوبات بہ کثرت جاری ہوتی ہیں اور تعفن سے کاٹنے کی نوبت پہنچتی ہے تو دوا ذیل بہت ہی مجرب پائی ہے۔ برگ سرس (تولہ) فلفل سیاہ (۵ دانے) پانی میں گھوٹ کر کچھ عرصہ مع پرہیز پلائی جائے اور زخم پر برگ مذکور لگانے سے بہت فائدہ ہوا۔

روغن ناسور

بارود سیاہ (تولہ) روغن کنجد میں حل کر کے کہ یکذات ہو جائے۔ پچکاری سے زخم کے اندر بھر دیں اور منہ پر روئی لگا دیں یا پھاہا تیل میں فتیلہ تر کر کے رکھیں۔ بشرط پرہیز کچھ عرصہ میں ازالہ ہو جائے گا۔

روغن سرطان مجرب بلاتخلف

روغن کتاں خالص (نہایت بلیغ کوشش روغن کی درکار ہے) ایک سیر روغن لے کر کڑاہی نہایت مصفی میں ڈال کر آنچ دیں۔ جب جھاگ وغیرہ جاتے رہیں دوا ذیل ڈالتے رہیں یعنی چٹکی ڈالتے ڈالتے دستہ نیب سے حل کرتے رہیں کہ سب دوا تیل میں حل ہو جائے اور رنگ تیل کا سرخ غلیظ سا ہو جائے۔ پس شیشہ میں منہ بند رکھیں۔

وقت ضرورت سرطان پر تیل لگا کر خالص السی کی پلٹس باندھیں یہاں تک کہ تمام بدگوشت اور مواد صاف ہو جائے۔ بدستور لگاتے رہیں۔ گاہے بکثرت مردار ہو جانے گوشت کے اور بکثرت پیپ کے جمع ہو جانے پر شگاف جائز ہے۔ بشرطیکہ دنبل میں

سوزش جلن موقوف ہوکر سکون ہوگیا ہو۔ ہر روز کئی کئی مرتبہ پُلٹس بدلنی چاہئے۔ پرہیز۔ مصفیات کا استعمال حسب رائے طبیب کیا جائے ہوہذا۔ یوخذ قنبیل ثمانیۃ عشر (تولہ) دشوریت جدار (احمر اللون) اثنان (تولہ) ویذرہ فی الدہن المذکور علی النار اللین ویسحق من خشب التیب حتی یختثر ویحمر ولا یحرق ولا یصیر اسود خاثر۔ گاہے روغن مذکورہ مرتبہ میں قدرے موم ملا کر مرہم بناتے ہیں۔ گہرے زخموں میں بھر دیتے ہیں اوپر سے پھاہا اسی کا لگا دیتے ہیں۔ تمام قروح خبیثہ کو صاف کرتا ہے۔

چوٹ گولی

زردچوب (تولہ) دار ہلد (انبہ ہلدی) (تولہ) میدہ لکڑی (تولہ) مقل (تولہ) سلیخہ (تولہ) باریک کوٹ کر پانی میں گولیاں بقدر کنار خورد بنادیں۔ دو گولی ہمراہ شیر گاؤ روزانہ کھلا دیں اور اسی کا ضماد کریں۔

ضماد درد گردہ

وحبس بول وواقع ترشی معدہ۔ ریگ گردہ شورہ قلمی جوا کھار پٹیر ما کھار۔ نمک طعام۔ نمک لاہوری۔ نمک سیاہ۔ فلفل سیاہ حلتیت (ہر ایک تولہ) باریک پیس کر سفوف بنادیں۔ درد گردہ میں تین ماشہ سفوف مذکور حجر الیہود (اماشہ) سنگ سرمائی (ایک ماشہ) ملا کر ہمراہ شربت بزوری (۴ تولہ) دیں حبس بول میں سادہ ہمراہ شربت پلادیں اور سفوف مذکور (۲ تولہ) سرکہ مقطر (۲ تولہ) میں خوب حل کر کے نیم گرم ضماد کریں۔

فیرینی دہی کی

شیر گاؤ میش خالص ایک سیر ورنہ دو چند لے کر جوش دیں اور چلاتے رہیں جب پانی جذب ہوجائے شیر گاڑھا ہوجائے اُتار کر سرد کر کے جغرات شیریں پاؤ سیر پارچہ میں لٹکا کر جب پانی ٹپک جائے لے کر شیر مذکور میں خوب ملادیں اور پاؤ سیر قند سفید ملا کر آبخورہ جدید صاف میں شیر مذکور بھر کر ایک طشت میں پانی بھر کر نصف آبخورہ تک

پہنچے۔ آبخورہ لگا کر کسی قدر گھاس وغیرہ لگا دیں کہ ہلنے نہ پائیں پھر چولہے پر رکھ کر طشت کے نیچے آنچ کریں۔ یہاں تک کہ غلیظ ہو جائے۔ سرد کر کے استعمال میں لائیں۔

کریلہ خوش کیف

کریلہ (سیر) لیکر شگاف دے کر تخم نکال کر قدرے برگ املی سبز میں جوش دیں۔ یا آب نمک سے کئی دفعہ دھوئیں کہ تلخی جاتی رہے بعد کو پیاز (نصف سیر) تراش کر گھی میں صرف نرم کریں یعنی بھونیں کہ سرخ قطعی نہ ہو جائے کریلہ میں بھر کر کانٹا بانس کا لگا دیں۔ پس گوشت (سیر) عمدہ بھون کر جب گوشت گل جائے کریلہ مذکور ڈال کر منہ خام کر کے تین گھنٹہ ہلکی آنچ دیں۔ دیگچی کا مُنہ خام کر دیا جائے بجائے گھی کے روغن سر شف بہت لذیذ ہے گا ہے مصالحہ مسلم و گوشت یک دفعہ گلا کر کریلہ ملا کر پکائیں۔

برائے ضیق النفس

ومصفی خون۔ برگ بانسہ کہ سفید پھول آتا ہے کٹائی خورد مع بیخ برگ و بار۔ چرچٹہ مع بیخ برگ ہر یک نصف سیر صاف کر کے کاٹ کر نمک طعام (۵ تولہ) نو سیر پانی میں جوش دیں کہ یک ثلث یعنی تین سیر رہ جائے پس صاف کر کے کئی شیشہ میں بھر کر سر بمہر رکھیں۔ وقت ضرورت ایک چھٹانک عرق لے کر عسل (۲ تولہ) ملا کر چالیس یوم تک کھلا دیں۔

مجلی دندان

کہ مثل مروارید کرتا ہے مجرب ہے۔ (پنبہ دانہ) بنولہ جلا کر قدرے نمک ملا کر دانتوں پر ملیں۔

برائے سعال کہنہ

بارہ سنگھا یعنی سینگ کاٹ کر ٹکڑے باریک کوزہ میں بھر کر مغز گھیگوار بھر کر گل حکمت کر کے خشک کر کے دس سیر اپا چک کی آنچ دیں جب سفید ہو جائے پیس کر

رکھیں بوقت ضرورت ۲۔۴ برنج کی مقدار لے کر محض سادہ شربت میں ملا کر کھلا دیں یعنی نبات سفید کا قوام کرلیں۔گاہے شہد میں دیتے ہیں۔اس کشتہ کو ذات الجنب میں بھی کھلاتے ہیں جلاءدندان کے لئے ملتے ہیں۔

برائے دم استحاضہ وبواسیر ونفث الدم

جب ضعف وکثرت پیدا ہوجائے دوا چاہئے۔کہرباءشمعی (اماشہ) دم الاخوین (ا ماشہ) باریک پیس کر بیضۂ نیمبر شت میں صبح وشام کھلا دیں۔بہت مجرب ہے۔

روغن زرد دیودار والا

مرقومہ قرابادین اعظم ضرب رحم کے لئے مفید ہے۔

برائے تقویت کمر وسیلان زنان

سوجی (ایک سیر) قند (ایک سیر) روغن زرد (سیر) ملا کر بریاں کریں اور بعد میں مازو سبز (۵تولہ) لودھ پٹھانی ۵تولہ۔باریک پیس کر ملا دیں۔انشاءاللہ بہت مفید ہے۔ اگرچہ کسی قدر مزہ کسیلا ہوجاتا ہے مگر مازو جریان زنان میں زیادہ معمول مجرب ہے۔

اورام صلابت رحم

باعث درد کمر وسیلان وانقلاب ہوتا ہے۔موم زردہ (تولہ) مغز ساق گاؤ (تولہ) پیہ مرغ (تولہ) دپیہ قاز (تولہ) دپیہ بط (تولہ) روغن گل (تولہ) روغن بنفشہ (تولہ) روغن بابونہ (تولہ) گردہ بز (تولہ) مجموعہ میں یا جو میسر آئے گداخت کرکے زعفران (۳ ماشہ) گل بابونہ (۳ ماشہ) باریک پیس کر ملا دیں۔ وقت ضرورت آب مکوہ سبز ملا کر حمول کریں۔

کثرت سیلان رحم واستحاضہ میں فرزجہ

مرقومہ قرابادین اعظم جس میں خبث الحدید مدبر ہے بہت مفید ہے۔اس کے علاج میں اول ادویات جہار حمول کریں بعد کو دافع اورام دیں اور ادویات کھلا دیں۔

جہار۔ بہروزہ (۳ ماشہ) نمک لاہوری (۳ ماشہ) مازو خشک (۳ ماشہ) کف دریا (۳ ماشہ) پیس کر تین پوٹلی بنا کر حمول کریں ۳ یوم تک۔

گہرا برائے آشوب چشم و درد

رسوت (تولہ) پھٹکری (تولہ) افیون (تولہ) مصری (تولہ) برگ املی سبز (تولہ) برگ نونیم (تولہ) خوب سحق کر کے تیار کریں وقت ضرورت اندرون چشم سلائی سے لگا دیں۔ اوپر سے ضماد کریں۔

برائے جریان خون از زخم کارد وغیرہ

کتہ سفید (۵ تولہ) آب اکاس بیل سبز (۔ثار) (بنات السماء) میں ملا کر کاغذ دیسی (بانس کا) خوب تر کر کے خشک کرلیں۔ وقت ضرورت ٹکڑا لے کر زخم پر رکھ کر باندھ دیں۔

سرمہ مقوی بصر

سرمہ سیاہ (۵ تولہ) عظم گربہ (۲ تولہ) ومروارید (۳ ماشہ) نہایت باریک پیس کر نگاہ رکھیں۔

ایضاً۔ برائے درد شدید و آشوب کہ از حرارت باشد۔ برگ سبز (جس کے گول پھل ترش ذائقہ ہیں) باریک پیس کر ہر گھنٹہ بعد ہی باندھیں۔ انشاء اللہ اُسی دن تخفیف ہوگی۔

منجن دافع درد مقوی دندان

ترپھلا ترکٹی توتیا تینوں نون پتنگ + دانت بجز ہو جات ہیں مازو پھل کے سنگ + ترپھلا (ہلیلہ بلیلہ آملہ) ترکٹی (زنجبیل فلفل سیاہ۔ فلفل دراز)۔ توتیا بریاں۔ نمک سیاہ۔ نمک لاہوری۔ نمک طعام۔ چوب پتنگ۔ مازو ہر ایک ہموزن کوٹ پیس کر سنوف بنا دیں۔

مقوی باہ

موم (تولہ) مشک (۳ ماشہ) سم الفار مدبر (۳ ماشہ) تین یوم خوب کوٹ کر

حبوب بقدر عدس بنادیں۔ ایک گولی ہمراہ شیر بالائی کھلادیں اگر جریان ہو تو اول علاج اس کا ہونا چاہئے۔

شیاف انزروت

دردوسرخی وآشوب چشم ورم کو نہایت مفید ہے حالت حرارت میں زیادہ موثر ہے۔ بہ نسبت بارد کے اگر چہ فائدہ کرتا ہے انزروت ایک قسم کا گوند ہے باریک زردی مائل اس کو شیر بز میں سحق کر کے چوب نیب پر لگا کر آگ پر سینکیں۔ مثل کباب کے جب خشک ہو جائے چھیل کر نگاہ رکھیں۔ اگر تین مرتبہ مدبر کریں تو بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔ ہلیلہ (۲ تولہ) بلیلہ (۲ تولہ) آملہ (۲ تولہ) منقی ہر یک (۲ تولہ) سفیدہ جست مصفی (۴ تولہ) ہر شے کوٹ کر صاف کر کے وزن کی جائے۔

انزروت مدبر

(۹ ماشہ) ہر ایک ملا کر شیر بز نصف سیر سحق کر کے شیاف بنادیں۔ وقت ضرورت پانی میں گھس کر سلائی سے اندر آنکھ کے لگائیں بعض حالت میں ہر گھنٹہ لگانے سے نیمروزہ درد۔ سرخی کم ہو جاتی ہے۔

نسخہ نرمی آواز

کلنجن (اتولہ) مرچ سیاہ (نصف تولہ) شہد (اتولہ) ایں ہمہ راسائیدہ آمیختہ بوقت صبح وعشا سہ ماشہ بخورد۔ اول ایں کار کند کہ برگ انبہ بقدر ربع آثار درآب یک آثار جوشاندہ ہرگاہ آب نصف آثار ماند غرارہ کند وبعد دوسہ روز ایں نسخہ رابکار آرد۔

نسخہ رکھنے دودھ کا

دودھ کو جوش دے کر کچھ اندازہ سے زیادہ شکر ڈال دے اور ٹین کے پیالوں میں بھر کر اوپر ڈھکن رکھ کر وصل کر دے اس طرح سے کہ اُس میں ہوا نہ رہے۔ برسوں رکھا رہے گا۔ (از اخبار شیر قیصر ہند ۱۲)

نسخہ سوزاک

پھٹکری بریاں (۶ ماشہ) کباب چینی (۹ ماشہ) الائچی کلاں (۴ تولہ) شورہ قلمی (۹ ماشہ) رال (۹ ماشہ) سفوف ساختہ ہمراہ نصف ثار شیر گاؤ و یک آب لسی کردہ بخورانند یعنی در کاغذ نہ پڑی بندند۔ یک پڑی بوقت صبح یا نصف آثار اور بوقت دوپہر یا نصف ثار و بوقت دو گھڑی روز ماندہ با نصف ثار بنوشانند تا سہ روز کنند ۱۲۔ اگر فائدہ بیند فبہا ورنہ بازسہ روز کند اگر نفع شود فہو المراد ورنہ بازسہ روز کند ان شاء اللہ تعالیٰ دریں روز آرام خواہد شد و از شیرینی و ترشی و روغن سیاہ و مرچ سیاہ و سرخ پرہیز نماید و نان گندم و دال مونگ خورد۔ (از پیرجی صابر علی رامپوری ۹ جمادی الاول ۱۲۹۵ھ)

نسخہ درد دندان

از حکیم محمد ہاشم صاحب۔ چھالیہ سوختہ (۲ تولہ) پوست بادام سوختہ (۲ تولہ) مصطگی رومی (۶ ماشہ) مازو (۶ ماشہ) گوند چنیا (۶ ماشہ) فلفل سیاہ (۳ ماشہ) عاقر قرحا (۶ ماشہ) پھٹکری (۶ ماشہ) نمک (۶ ماشہ) منجن سازند۔

نسخہ جات متفرقات

نسخہ مقوی دماغ

ہر روز دو بیضہ مرغ در یک آثار شیر قوام کردہ بورہ کہ بدو شیریں بود بنوشد تا ہفت روز۔

دیگر مقوی دماغ

ریٹھہ کی بیخ کی گری پیس کر ہموزن مصری میں ملا کر چاٹ لے بے نظیر ست انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیگر۔ ہر روز ۱۱ بادام با مصری صبح بخورد انشاء اللہ تعالیٰ بسیار فائدہ خواہد شد۔

دیگر۔ نئی منڈی مع جڑ اور پتوں کے لا کر خوب کوٹ کر کپڑ چھان کر کے اس کی برابر مٹھائی ڈال کر قوام کر کے اندر کی بنالے۔

دیگر۔ میدہ گندم (۔ثار) میدہ نخود (۔ثار) گھی (۔ثار) کھیگوار (ثار) بورہ (۔ثار) خشخاش (ثار) بادام (ثار) چھوارہ (ثار) پستہ (ثار) کھوپرہ (ثار) اول دو میدہ کو ملا کر رکھ لے اور کھیگوار اور خشخاش کو جدا پیس لے اور بادام چھوارہ اور پستہ کو جدا پھر گھی کو گرم کر کے کھیگوار اور خشخاش کا داغ دے پھر اُس میں بورہ ڈال کر چاشنی بنا لے۔ پھر باقی چیزیں چھوڑے۔ وزن (اثار) خوراک چھٹانک ہر روز اول کم پھر پوری۔

ترکیب سبز رنگ

اوّل نیل دے کر ہلدی میں غوطہ دے پھر ناسپال پکا کر اس میں پھٹکری ڈال کر غوطہ دے اور سکھا لے پھر آنولے میں جوش کر کے خشک کر لے۔

فقط از مولوی محمد یعقوب صاحب سلمہ

نسخہ تقویت دماغ

دارچینی (۲ ماشہ) بہمن سفید (۲ ماشہ) سنبل الطیب (۲ ماشہ) حب بلسان (۲ماشہ) عود (۲ ماشہ) صندل (۲ ماشہ) زعفران (۲ ماشہ) مصطگی (۲ ماشہ) کندر (۲ماشہ) بیخ سوسن (۲ ماشہ) سعد کوفی (۲ ماشہ) بہمن سرخ (۲ ماشہ) وج ترکی (۲ماشہ) اسطوخودوس (۲ ماشہ) کباب چینی (۲ ماشہ) اسارون (۲ماشہ) ہلیلہ کابلی (۴ ماشہ) مغز نارجیل (۴ ماشہ) ابریشم مقرض (۳ ماشہ) مویز منقیٰ (۱۵ دانہ) مغز فندق (۳ ماشہ) دارفلفل (ماشہ) زنجبیل (ماشہ) فلفل سفید (ماشہ) کوفتہ بیختہ نگاہد ارند و مربی ہلیلہ (۵ عدد) شیشہ بودہ مربی سیب (۵ تولہ) شستہ بودہ مربی بہی (۵تولہ) شستہ بودہ علیحدہ نگادارند۔ ورق نقرہ (۱۵ عدد) درگلاب (۲ تولہ) حل کردہ علیحدہ نگاہ دارند۔ نبات سفید (ثار) شہد خالص (ثار) درآب شیریں قوام دادہ کف گرفتہ۔ اوّل مربجات انداختہ دوسہ جوش دادہ۔ پس ادویہ مسحوقہ شامل کردہ کفچہ زدہ فرود آرند و ورق محلول اضافہ ساختہ بکفچہ زدہ نگاہ دارند۔ خوراک (۶ ماشہ) صبح و (۶ماشہ) شام۔ (از حکیم مشتاق احمد صاحب دیوبندی)

برائے درد دندان

مازو (تولہ) مصطگی (تولہ) سنا مکی (تولہ) مجیٹھ (تولہ) الائچی خورد (۶ ماشہ) پوست بادام سوختہ (۲ تولہ) نمک (۲ رتی) سیاہ مرچ (۴ رتی) سب کو پیس کر رکھ لیں سوتے وقت مل لیں۔

نسخہ داد مجرب

گندک۔ مٹی کا تیل۔ گندک کو باریک کر کے مٹی کے تیل میں ملا کر داد پر ملیں۔ ملتے ہی ملتے داد ہمیشہ کو جاتا رہتا ہے۔ لیکن لگتا بہت ہے اس لئے اعضاء رئیسہ مثل دماغ وغیرہ پر اس کا استعمال نہ کریں۔ دوسرے اعضاء پر استعمال کریں۔ بعد استعمال فوراً مٹی کے تیل سے اس عضو کو دھو ڈالیں پھر اُس کی تیزی محسوس نہ ہوگی۔

نسخہ درد سر ہر قسم کو مفید ہے

مجرب۔ بادیان۔ (۶ ماشہ) گل اسطوخوس۔ (۴ ماشہ) کشنیز خشک (۲ ماشہ) فلفل سیاہ (۱ ماشہ) مغز بادام شیریں (۵ عدد) باریک سائیدہ۔ نبات سفید (۱ تولہ) آمیختہ۔ سفوف سازند۔ خوراک مقدار ایک تولہ۔

معجون مقوی اعضاء رئیسہ

مربہ آملہ۔ (۳ تولہ) مربہ ہلیلہ۔ مربہ سیب (۳ تولہ) شستہ خستہ در عرق بادیان (ماشہ) سائیدہ پارچہ بیز نمودہ۔ نبات سفید (۳ ماشہ) افزودہ قوام نمودہ۔ حب بلساں۔ (۶ ماشہ) عود بلساں۔ تخم فرنجمشک (۶ ماشہ)۔ تخم گاؤزباں (۶ ماشہ)۔ تخم بادرنجبویہ (۶ ماشہ)۔ گل گاؤ زبان (۶ ماشہ) گل سیوتی (۶ ماشہ)۔ دانہ ہیل خورد باریک سائیدہ (۶ ماشہ)۔ ورق نقرہ (۳ عدد) ورق طلاء (۱۰ عدد) مرجان محرق (ایک عدد) مروارید ناسبغتہ (۲ سرخ) صدف صادق محرق (۳ ماشہ)۔ کہربا شمعی (۳ ماشہ)۔ درعرق بید مشک (۳ تولہ) محلول ساختہ شیرۂ بادام شیریں (۱ تولہ)

شیرہ مغز تخم کدوشیریں (اتولہ)۔ شیرہ مغز تخم خربزہ (اتولہ) شیرہ تخم خشخاش سفید (۹ ماشہ) شیرہ مغز چلغوزہ (اتولہ) شیرہ مغز پستہ (اتولہ) افزودہ بطریق معروف معجون سازند۔ مقدار خوراک تولہ صبح۔

برائے جریان

یہ نسخہ قوت باہ کومفید اور جریان کے لئے بے حد مفید ہے۔ اگر چہ جریان دس بارہ سال سے ہو۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ تالمکھانہ۔ سمندر سوکھ۔ سروالی۔ پوست چھال مولسری۔ چھال سینبھل۔ گوند سینبھل۔ تخم اونٹکٹن لہسوڑہ۔ برم ڈنڈی۔ بھو پلی۔ تج۔ میدہ لکڑی (ہرایک ۶ ماشہ) پھلی ببول۔ گوکھرو ہرایک ۲۔تولہ) کوفتہ بیختہ دو چند نبات سفید آمیختہ سفوف سازند۔ مقدار خوراک (تولہ) ہمراہ شیر گاؤ۔

دیگر نسخہ جریان مجرب

یہ نسخہ جریان کے لئے مجرب ہے اور مادۂ تولید از سرنو پیدا کرتا ہے لیکن یہ دونوں نسخے جریان کے قبض کرتے ہیں اس واسطے حب ثلاثہ کو ضرور اس کے ہمراہ استعمال کریں۔ نسخہ حب ثلاثہ آگے مذکور ہوتا ہے۔ تخم املی خستہ کو لے کر چھاچھ میں بھگودیں اور جس برتن میں بھگودیں اس میں املی کے وزن سے دو چند وزن کا لوہا ڈال دیں۔ اس طریق خاص پر وہ تخم دس گیارہ روز میں پھٹ جائیں گے۔ ان کو خوب صاف کریں اور سایہ میں ذرا خشک کر کے کوٹ لیں۔ جب کسی قدر کٹ جائے پھر دھوپ میں بالکل خشک کر کے باریک کرلیں اور تخم املی کے وزن سے دو چند کھانڈ سفید ملادیں۔ اور صبح کو ہمراہ شیر گاؤ بمقدار ۹ ماشہ استعمال کریں۔ اکیس روز کے استعمال سے عمر بھر کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ ان دونوں نسخوں کے ہمراہ صبح و شام حبوب ثلاثہ دو عدد و بعد طعام ضرور کھائیں تا کہ قبض نہ ہو۔ نسخہ حب ثلاثہ حسب ذیل ہے۔

نسخہ حب ثلاثہ

یہ نسخہ حب ثلاثہ مولانا حکیم مختار احمد صاحب مدظلہٗ بریلوی کو کسی فقیر سے ملا ہے اور

احقر کو بواسطہ مولانا حکیم رمضان الحق صاحب مدظلہ پہنچا ہے۔اس لئے اس نسخہ کے اوزان طبی قاعدہ پر نہیں لیکن تجربہ سے اس خاص طریقہ پر مفید ہوتا ہے۔علاوہ قبض کے یہ گولیاں رطوبت معدہ ودرد قولنج درطوبت اعصاب وغیرہ کو بھی مفید ثابت ہوئی ہیں۔ نسخہ درج ذیل ہے۔صبر۔ ساذج ہندی درلعاب گھیگوار (۷عدد) باریک سائیدہ حبوب بقدر نخود سازند۔ اگر لعاب گھیگوار زیادہ ہوجائے تو دھوپ میں رکھ کر خشک کرلیں لیکن سات عدد سے کم نہ کریں۔بعد خشک ہونے کے حبوب بنادیں۔

حبوب مقوی باہ وممسک

یہ نسخہ قوۃ باہ وامساک دائمی پیدا کرتا ہے جریان والوں کو بوجہ جریان کے امساک نہیں رہتا۔اس لئے کم از کم اکیس روز اس کو کھائیں۔

اگر تندرست آدمی بھی اس کا استعمال کرے تو قوت دیتا ہے اور خون پیدا کرتا ہے۔اس میں کسی قسم کا ضرر نہیں۔نسخہ حبوب ممسک یہ ہے۔

سلاجیت اصلی (تولہ) کشتہ قلعی (تولہ) آمیختہ حبوب بقدر دانہ مسور سازند اور ایک یا دو گولی صبح وشام ہمراہ دودھ یا آب تازہ استعمال کریں مجرب ہے۔

طلائے مجلوق مجرب

مغز بادام (۱۰ تولہ) مغز جمالگوٹہ (۱۰ تولہ) شکر سفید (۶ ماشہ) مغزیات کو کوٹ کر اور شکر سفید ملا کر روغن بادام کی طرح اس کا روغن نکال لیں شب کو حشفہ اور سیون بچا کر مالش کریں اوپر پان یا ارنڈ کا پتہ باندھیں۔سات روز استعمال کر کے پھر سات روز کے لئے چھوڑ دیں اور بعد سات روز کے پھر استعمال کریں۔اسی طرح تین مرتبہ کرنے سے کوئی شکایت نہ رہے گی۔

دیگر مجرب

سم الفار۔ ہڑتال۔ بچھناک۔ بیر بہوٹی۔ مالکنگنی۔ ریگ ماہی اور خراطین خشک

(ہر ایک ایک تولہ) حرمل (۷ ماشہ) تلوں کا تیل (۵ تولہ) اول ان ادویہ کو کسی برتن میں ڈال کر شراب برانڈی ڈال کر خوب باریک کریں اور پھر یہ تیل ملا کر آتشی شیشی میں اس کا طلاء کھینچ لیں۔ شب کو مالش کر کے پان باندھیں۔ صبح کو گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ ایک ہفتہ میں آرام ہو جائے گا۔

طلاء مقوی باہ

سم الفار (ا تولہ) زردی بیضہ مرغ (۱۰ عدد) روغن چنبیلی (ثار) زعفران (تولہ) بیر بوٹی (۲ تولہ) کینچوا (۳ تولہ) اول سم الفار اور زردی بیضہ مرغ کو روغن چنبیلی میں ڈال کر کھرل کریں۔ پھر زعفران بیر بہوٹی کینچوا کو ڈال کر کھرل کریں۔ پھر بطریق معروف طلا بنا دیں۔

نسخہ سوزاک ہر قسم مجرب

از مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ منقولہ حاشیہ تذکرۃ الہند تصحیح فرمودہ مولانا حکیم رمضان الحق صاحب مدظلہ دُودھی خورد۔ اس درخت کو صاف کر کے پیس کر عرق نکال لیں اور مصری ڈال کر پئیں اور ایسی نیم کوفتہ اس عرق سے پہلے کھائیں۔ دودھی خورد کے مزید فوائد مجرب۔ بیخ دودھی خورد کو سادہ پان کے ساتھ لعاب چاب کر نگل لیں اور فضلہ تھوک دیں تو بخار غب (یعنی سہ روزہ بخار ۱۲) کو مفید ہے اور اس کو اگر سایہ میں خشک کر کے عرق کھینچ لیں اور شربت انار ہمراہ دبیدالورد کے استعمال کریں تو استسقاء لحمی کو مفید ہے اور اگر پتھری گردہ یا ریگ مثانہ ہو گیا ہو تو اس کا عرق دونوں کو مفید ہے لیکن پتھری میں حجر الیہود بھی ڈالیں و نیز جریان کو بھی مفید ہے۔

دیگر۔ رال سفید۔ ست سلاجیت۔ ست بارزو (بیروزہ ۱۲) کشتہ قلعی۔ کباب خنداں دم الاخوین۔ دانہ ہیل خورد۔ طباشیر سفید (ہر ایک ۶ ماشہ) ہمہ ادویہ را باریک سائیدہ در روغن صندل (بقدر ضرورت) یا روغن بلساں چرب کردہ حب بقدر نخود

سازند۔ مقدار خوراک ۴ گولی۔ اگر شروع ہو ہمراہ شربت بزوری کھائیں۔

حب الشفاء عظیم النفع

دردکہنہ ودرد گرم وسرد وجمیع علل حارہ وباردہ وتپ مزمنہ کو مفید ہے۔ تپ میں نوبت سے قبل کھلائیں اور یہ نسخہ درد مفاصل وقولنج کو مجرب ہے۔ اس کی مداومت عمر طبعی کو پہنچائے اور افیون کی عادت کو چھڑاتی ہے۔ تخم جوز ماثل دھتورا (۷۰ تولہ) ریوند چینی (۳۵ تولہ) زنجبیل (۱۴ تولہ) صمغ عربی (۷ ماشہ) ہر ایک را علیحدہ علیحدہ باریک سائیدہ آب آمیختہ حبوب بقدر دانہ مسور سازند۔

سفوف موتی جہارا کو مفید ہے

مروارید۔ (۲ عدد) ورق طلاء (۲ عدد) ورق نقرہ باریک (۲ عدد) سائیدہ سفوف سازند۔ خوراک ۲ چاول۔

طلا درازی ذکر

زفت (۲) عقرقرحاء (تولہ) چربی گردہ بز (تولہ) مغز سیاق گاؤ (تولہ) باہم آمیختہ طلا سازند۔ ذکر کو اول کسی موٹے کپڑے سے ملیں اور پھر اس کو لگادیں۔

تریاق مختلفہ

(۱) افیم اور سم الفار خوردہ کے لئے عرق برگ ارنڈ مجرب ہے۔ (۲) سم الفار کیلئے گولر کی پتیوں کا عرق بھی مفید ہے (۳) مارگزیدہ کے بیخ مدار اور بیخ کپاس کو پانی میں پیس کر پلادیں۔ (۴) مارگزیدہ کے لئے جالا مکڑی کا جو سفید ہوتا ہے اکثر کواڑ وغیرہ پر ملتا ہے اس کو مع انڈوں بچوں کے گڑ میں رکھ کر کھلائیں۔ مفید ہے۔ (۵) مارگزیدہ کے لئے املی کا بیخ صاف کردہ اس جگہ پر لگادیں۔ چند مرتبہ کے لگانے سے اس کا اثر نہ ہوگا اور کپاس کی جڑ اور حقہ کا پانی پیس کر پلادیں تے ہوگی۔ تین مرتبہ پلانے سے آرام ہوجائے گا۔ (۶) عقرب اس کے لئے شیر مدار لگانا بہت مفید ہے فوراً آرام ہوجاتا

ہے۔(۷) عقرب۔ بیخ چرچٹہ اور بس کبرہ اور خطمی اور کنوئیں کی دوا یہ سب مفید ہے۔

سگ گزیدہ کا علاج

تین روز تک ببول یعنی کیکر کے پتوں کا عرق پلا دیں اور نمک و دہی چاول دکھویا وغیرہ سے پرہیز کریں۔ اس کے پلانے سے قے آتی ہے۔ اگر شدت سے قے آنے لگے تب ایک دو چمچہ دہی کا دیں۔ اس سے زیادہ نہ دیں۔ مجرب ہے۔

آنکھ دکھنے کی گولی

سفیدہ کاشغری (۶ ماشہ)۔ صمغ عربی (۲) کتیرا (۱) باریک سائندہ در سفیدی (۱ عدد) بیضہ مرغ حبوب بقدر مسور بستہ نگہدارند و بوقت ضرورت در چشم باندازنظر۔

دیگر۔ پٹھانی لود (۲ عدد) شب یمانی بریاں۔ رسوت (۲) در آب برگ مکوہ سبز (بقدر ضرورت) سائیدہ بر چشم ضماد سازند۔

حبوب بخار ہر قسم

یہ گولی ہر روز کے بخار اور دو روزہ و ۳ روزہ و چہار روزہ سب کو مفید ہے۔ مجرب ہے۔ اگر بخار کے قبل دو گولی کھالی جائے تو ان شاءاللہ پھر بخار ہرگز نہ چڑھے گا۔

جدوار خطائی (۳ عدد) فلفل سیاہ (۳ عدد) شب یمانی بریاں (۱ عدد) گل مغرہ (۳ عدد (گیرو۱۲) نمک لاہوری (۳) مغز کرنجوہ (۲) سماق (۳) نارمشک (۱) دار فلفل (۱) زرشک (۳) بیدانہ طباشیر (۱) آب برگ کرنجوہ (۴) آب برگ سرس (۴) آب برگ تاتورہ (یعنی دھتورہ) باریک سائیدہ حبوب بقدر نخود سازند۔

دیگر۔ صرف سہ روزہ کو مفید۔ برگ کرنجوہ (تولہ) فلفل سیاہ (۶/) نمک لاہوری (۶/) باریک سائیدہ حبوب بقدر نخود سازند۔

نسخہ جل جانے کو بہت مفید ہے

روغن السی (۶ ثار) آب چونہ (۶ ثار) اس کو باہم ملا کر پکائیں جب صرف روغن

باقی رہ جائے تو جس جگہ جل گیا ہو لگادیں اور اگر لگانے سے کچھ سوزش معلوم ہو تو سفیدہ کاشغری اور کافور اور بڑھادیں۔

دیگر۔کات سفید (۲عدد) کافور(ا) مردار سنگ (۳) پیس کر روغن گاؤ میں ضماد کریں۔

خارش کا مجرب نسخہ

ہر قسم کو مفید ہے۔ یہ نسخہ خارش کو دو تین روز میں بالکل صاف کر دیتا ہے۔ برگ مدار (اڑھائی پتہ) روغن تل (ءثار) برگ مدار کو روغن تل میں ڈال کر جلالیں۔ جب تیل میں آگ لگ جائے اور وہ سب پتہ جل کر کوئلہ کی مانند ہوجائیں تو اس کو لکڑی سے کھرل کریں۔ مثل مرہم کے ہوجائے گا اس کا استعمال کریں۔

نسخہ خاص

اس نسخہ کے استعمال سے جو بچہ پیدا ہوگا خواہ لڑکا ہو یا لڑکی بہت خوبصوت اور ذہین وذکی پیدا ہوگی۔ کئی مرتبہ کا آزمودہ ہے۔ جب عورت کے حمل کو چھ ماہ ہوچکیں تو پھر ہر ماہ کی چودہ تاریخ کورات کے وقت عورت خود گلاس یا چینی کا بہت صاف برتن لے کر چاند کی روشنی میں بیٹھ کر اُس گلاس یا برتن میں عرق بید مشک ڈالے اور پھر ورق نقرہ بیس عدد کو ایک ایک کر کے ڈالے اور حل کرتی رہے جب سب حل ہوجائیں تو اگر موسم گرمی کا ہو تو شربت صندل ورنہ شربت انگور (۲ تولہ) ڈال کر وہیں بیٹھ کر پئے۔ اسی طرح جب دوسرا مہینہ آئے اس کی چودہ تاریخ کو پھر تیسرے مہینہ کی چودہ تاریخ کو پئے۔ اس مہینہ میں اگر بچہ ہوگا تو نہایت خوبصورت ذہین وذکی ہوگا۔ ورنہ جب تک بچہ نہ ہو برابر ہر مہینہ کی چودہ تاریخ کو اسی طرح چاند کی روشنی میں بیٹھ کر حل کر کے پیا کرے۔ یہ نسخہ بہت ہی مجرب ہے۔

برائے حفاظت حمل

اگر عورت مدتِ حمل میں اکثر گلقند (۲ تولہ) آفتابی خانہ ساز مصطگی رومی

باریک سائیدہ آمیختہ استعمال میں رکھے حمل کو کسی قسم کا ضرر نہ ہو۔ اور بوقت پیدائش آسانی ہو اور قبض کی شکایت بھی نہ ہوگی۔

نسخہ تبخیر

جو حرارت سوداوی کی وجہ سے ہو۔ زیرہ سفید (تولہ) دانہ ہیل کلاں (تولہ) مصطگی رومی (۳/) کشنیز خشک (۹/) ست گلو (۹/) طباشیر (۳) داز ہیل خورد (۶ ماشہ) ساذج ہندی (۳/) شیطرج ہندی (۳/) صندل سفید (۶ ماشہ) کچری (تولہ) زربناد (۶/) پوست آملہ خشک (تولہ) گل سرخ (تولہ) برگ گاؤ زباں (تولہ) عود غرقی (تولہ) پوست ترنج (تولہ) فلفل سیاہ (۶/) زنجبیل (۶/) پودینہ خشک (تولہ) بادیان (۲ تولہ) زرشک (تولہ) بیدانہ۔ تخم فرنجمشک (۶) باریک سائیدہ بنات سفید (۱۸ تولہ) آمیختہ کسفوف سازند۔ مقدار خوراک۔

ناڑو

(جس کو فارسی میں رشتہ کہتے ہیں) یہ مرض بہت مہلک ہے۔ اس کے واسطے چند نسخہ مجرب لکھ دیئے ہیں (۱) تخم سَن کو پیس کر لیپ کرنا اس کے واسطے مجرب ہے اور کیڑا فوراً آہستہ آہستہ نکل آتا ہے اور اگر کیڑا ٹوٹ گیا ہو تب بھی اس کا باندھنا مفید ہے۔ (۲) مریض کو ۶ ماشہ گندہ بہروزہ اور ۲ تولہ روغن گاؤ گرم کر کے خوب ملا کر پلا دیں۔ تکلیف اسی وقت جاتی رہے گی لیکن یہ دوا تین روز تک برابر پلاتے رہیں۔ وہ کیڑا پانی بن کر نکل جائے گا۔ اور پھر کبھی یہ مرض نہ ہوگا۔ (۳) گل ٹیسو ہلدی کو پیس کر لگانا بھی مفید ہے۔ (۴) مرغی کا پاخانہ برگ مدار پر رکھ کر باندھنے سے جلدی آرام ہو جاتا ہے۔

نسخہ مرہم داد

صندل سرخ (۳) مردار سنگ (۳) طوطیائے بریاں (۴ سرخ) کافور (۱) سفیدہ کاشغری (۴)۔ کات سفید (۲) اجوائن خراسانی (۲) مقل ازرق (۳ ماشہ) گندک

زرد (۲) باریک سائیدہ در روغن چنبیلی (۱ تولہ) آمیختہ ضماد سازند اور اگر تکلیف برداشت کر سکیں تو آب لیموملا کر مرہم بنادیں۔

خمیرہ گاؤزباں بطریقہ خاص

ساذج ہندی (۶ ماشہ) برگ بادرنجبویہ برگ (تولہ) گاؤزبان (تولہ) گل گاؤزباں (تولہ) کشنیز خشک (۹) گل نیلوفر (۹) ابریشم مقرض (۱ تولہ) بہمن سفید (۹) صندل سفید (تولہ) تخم فرنجمشک (تولہ) شب در آب ترکردہ صباح مالیدہ جوشانیدہ صاف نمودہ بنات سفید حل کردہ قوام نمودہ۔ پوست بیرون (۶) پستہ طباشیر (۶) ست گلو (۶) دانہ ہیل خورد (۶) صدف صادق محرق (۳) زہر مہرہ خطائی (۳) زعفران (۳ ماشہ) ورق نقرہ (۳ عدد) ورق طلا (۸ عدد) درعرق بید مشک (۳ تولہ) محلول ساختہ قوام سازند۔ اور اگر اس نسخہ میں عنبر (۱) مشک (۱) مروارید کا اضافہ کردیں تو اکسیر ہو جائے۔

فوائد خمیرہ گاؤزباں

بطریقہ خاص یہ ہیں (۱) دل ودماغ کو قوت دیتا ہے۔ دل کی گرمی اگر زیادہ بڑھ گئی ہو تو اصلی حالت پر اعادہ کرتا ہے۔ گردہ میں حدت آ گئی ہو اس کو بھی مفید ہے (۲) یہ نسخہ گرم مزاج وسرد مزاج دونوں کو مفید ہوتا ہے۔ عورتیں بھی اس کا استعمال کر سکتی ہیں اور نو عمر بچوں کے لئے عنبر ومشک نہ ڈالیں اور صدف صادق محرق بھی نکال دیں۔

نسخہ بواسیر ہر قسم کو مفید

مغز تخم نیب کولی۔ (۹) مغز تخم بکائن (۳)۔ ہلیلہ سیاہ (۶)۔ اسوت زرد (۶) مقل ازرق (۶) مغز تخم کرنجوہ (۶) مصطگی رومی (۱/) فلفل سیاہ (۱) صبر (۶) باریک سائیدہ درلعاب گھیگوار آمیختہ (۳ عدد) حبوب بقدر نخود سازند۔ مقدار خوراک اول ایک گولی سے شروع کریں اور تین گولی تک استعمال کر سکتے ہیں۔ صبح کے وقت ہمراہ آب تازہ یا عرق بادیان (۳ تولہ) کھائیں۔

مرہم مسہ بواسیر

مردار سنگ (۱) ۔ رسوت (۶) ڈنڈی ہارسنگھار (۳) تخم بکائن (۶) سورنجان تلخ (۳) تخم گندنا (۶) سفیدہ کاشغری (۳) باریک سائیدہ درآب یادرروغن چنبیلی آمیختہ ضماد سازند۔

دیگر برائے بواسیر ہر قسم

پورا درخت ستیاناسی لے کر اس کو کوٹ کر باندھ لیں۔ ان شاء اللہ تین روز میں بالکل شکایت رفع ہو جائے گی۔

دیگر فقیری نسخہ مجرب

ریوند چینی کو خوب باریک پیس کر عرق برگ شہدئی میں گولی بیر صحرائی کے برابر بنادیں۔ صبح کو تازہ پانی سے استعمال کریں بواسیر ہر قسم کو مفید ہے۔ مجرب ہے۔

برائے دفع کردن ریم از گوش

برگ بانسہ۔ برگ سنبھالو۔ برگ مدار درروغن کنجد سوختہ دوتین قطرہ در گوش چکانند قرحہ گوش راازریم پاک کند۔

حبوب امساک مجرب

دانہ تخم تمر ہندی سہ چہار روز درآب خیسانیدہ پوست آن دور نمودہ بادو چند قند کہ سفید باشد کوفتہ مقدار نخود حب بستہ نگہدارند۔ دو حب بوقت ضرورت بخورند۔ اگر امساک سخت گردآب لیمو بنوشند۔

ضماد برائے چشم

آنکھ کی ہر قسم کی بیماری کو دور کرتا ہے۔ طریقہ استعمال علیحدہ علیحدہ ہے۔ افیون (رتی) گیرو (۴ درم) سونٹھ (۴/۱ درم) صمغ عربی (۴/۱ درم) ہمہ را کوفتہ بیختہ اگر ورم باشد بآب کشنیز استعمال کند۔ اگر مواد نزلہ باشد بر چشم بآب کو کنار ضماد کند و برائے رمد

وسیل و تحلیل مواد چشم و تسکین وجع منفعت او مشاہدہ شدہ است مجرب است۔

دیگر۔ آنکھ دکھنے کو مفید ہے۔ چاکسو مقشر (تولہ) مصری کوزہ (۶ ر) انزروت (۶ ر) سفوف کردہ بطریقہ سرمہ در چشم باندازند۔

برائے سُرفہ رطب ودمہ مجرب ہے

یہ نسخہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمودہ ہے۔ سرفہ رطب ودمہ کے لئے مجرب ہے اور اس نسخہ میں مولانا حکیم رمضان الحق صاحب مدظلہ نے دمہ کہنہ کے لئے کچھ اضافہ کیا ہے اور اس کو اس نسخہ کے ذیل میں بعنوان اضافہ جدید لکھ دیا جائے گا۔

نسخہ اصلی

فلفل سیاہ (۳ ر) اصل السوس مقشر (۶ ر) شہد خالص (اتولہ) آمیختہ لعوق سازند وقدرے قدرے بلیند۔ اس کو چند روز کھا کر ذیل کا نسخہ استعمال کریں پھر دمہ کبھی نہ ہوگا۔

اضافہ جدید۔ بیخ کالا بانسہ (تولہ) ادرک (۶ ر) دونوں کو جوش دے کر نبات سفید (۲ تولہ) حل کردہ بنوشند۔

سنون مجرب

سنون برائے بندش خون دنداں و پیریہ و گندہ دہن و مضبوطی دنداں مجرب ہے۔ کچلہ (۹ ر) کافور (ا ر) فلفل سیاہ (۳ ر) درساق برانداختہ در آتش سوختہ مصطگی رومی (۲ ر) فلفل سیاہ (۲ ر) نمک لاہوری (۲ ر) شب یمانی بریاں (۲ ر) دم الاخوین (۲ ر) تخم املتاس (۲ ر) سائیدہ سنون سازند۔

نسخہ کچھاری

(جو بغل میں نکل آتی ہے بہت تکلیف ہوتی ہے) (۱) شروع میں دال مسور باندھیں اور بعد میں جائفل۔ گوگل ہموزن لے کر باندھے (۲) تین پھل۔ گوگل دونوں کو پیس کر استعمال کرنا بھی مفید ہے اور مجرب ہے۔

سُرمہ مقوی بصر

سُرمہ سیاہ۔ سرمہ سفید۔ اس کو بکرے کے گردہ کی چربی میں مجرب کر کے پلاس میں جلا دیں۔ جب اس کا دھواں بند ہو جائے تو اس کو گلاب خالص میں بجھا دیں۔ بہت مفید ہے۔

خاص سُرمہ

ایک سیاہ سانپ مار کر اُس کے منہ میں سرمہ سیاہ خالص باریک کردہ گھی خالص دونوں کو مثل گولی بنا کر اس کے منہ میں رکھ کر بند کر کے دفن کر دیں۔ بعد چالیس روز کے نکالیں۔ اگر اس سرمہ کا رنگ بالکل سنہرا ہو گیا ہو تو اب یہ اصلی طریقہ پر کارآمد ہو گیا ورنہ بیکار ہے۔ اور اس سُرمہ کو جو سانپ کے منہ سے نکالا ہے خالص سرمہ دو چند میں ملا کر استعمال کریں۔ ممیرہ کی خاصیت رکھتا ہے۔ اور اگر بینائی بالکل ختم کے قریب ہو اس کو بھی مفید ہے۔

نسخہ سنون فقیری

یہ نسخہ درد دنداں کو مجرب اور ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ خون کو بند کرتا ہے اور دانتوں کے ہر قسم کے مرض کو بے حد مفید ہے۔ ایک درویش کامل کا فرمودہ ہے۔ شب یمانی (۔ءثار)۔ سرکہ کہنہ (اثار) ان دونوں کو کڑھائی میں ڈال کر آگ پر جلا دیں۔ جب مثل کوئلہ کے ہو جائے تو اس کو باریک کر کے رات کو لگائیں اور صبح کو گرم پانی سے منہ صاف کریں۔ اگر مسوڑوں میں درد ہو تو اس کے لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ احقر کا مجرب ہے۔

برص کا مجرب نسخہ

گیرو۔ بابچی۔ گندک آملہ سار۔ اطریلال (یہ دوا جنگلی بوٹی ہے اس کو عربی میں اطریلال کہتے ہیں اور اس کو ہندی بحرالجواہر میں چڑیہ کا پنجہ لکھی ہے اور بعض لوگ مکڑا

کہتے ہیں۔ چونکہ غیر مشہور ہے۔ اس واسطے دیکھنا ضروری ہے۔ اکثر اطباء بھی نہیں پہچانتے ۱۲) باریک سائیدہ سفوف سازند۔

طریقہ استعمال یہ ہے ان سب کو باریک کر کے ۳ ماشہ کی خوراک علیحدہ علیحدہ بنائیں اور ایک خوراک صبح کو کھائیں اور دوسری خوراک کو آپ ادرک میں ملا کر ضماد کریں اس کے استعمال سے ان شاء اللہ چالیس روز میں تمام شکایت رفع ہو جائے گی اور اگر مرض کا اثر ہڈی پر بھی ہو گیا ہے تو کچھ روز زیادہ استعمال کریں اور زمانہ استعمال میں گھی کم از کم ایک چھٹانک کا استعمال کھانے میں ضرور رکھیں اور گوشت و بیضہ مرغ و ترشی وغیرہ سے پرہیز کریں۔

دیگر مجرب

بابچی (تولہ) گیرو (۲ تولہ) شیطرج ہندی (تولہ) تخم کرفس (۲ تولہ) پوست ہلیلہ زرد (۲ تولہ) ہلیلہ سیاہ (۲ تولہ) گندک (تولہ) فلفل سیاہ (تولہ) اطریلال (۲ تولہ) گوکرو (تولہ) ہمہ ادویہ را کوفتہ بیختہ سفوف سازند۔ طریقہ استعمال اوپر والا ہے۔

جوہر نوشادر عظیم النفع

نوشادر (ءمار) عرق مولی (ما) ان دونوں کو کسی برتن میں بالکل بند کر کے آگ پر رکھیں۔ کچھ دیر میں تمام نوشادر اُڑ کر جو برتن اوپر ڈھکا ہوا ہے، اس پر جم جائے گا۔ چاقو سے اتار کر رکھیں یہ جوہر نوشادر ہو گا۔ اس کو بمقدار ۲ چاول لے کر ہمراہ عرق مولی (ما) واسطے تلی کے استعمال کریں۔ استعمال سے قبل کسی بوریہ پر لیٹ کر چند مرتبہ کروٹیں بدلیں اور پھر استعمال کریں۔ ان شاء اللہ کچھ روز میں بالکل شکایت نہ رہے گی۔ فقط۔

چورن ہاضم مجرب ہے

(مقوی معدہ و تبخیر کو مفید) نمک لاہوری (تولہ) نمک سیاہ (تولہ) نمک سانبھر (تولہ) الائچی خورد (۶/) الائچی کلاں (۶/) زیرہ سیاہ (۵/) زیرہ سفید (۶/) مرچ سیاہ (۶/) مرچ سفید (۶/) سونف (۶/) پودینہ خشک (۶/) سوڈا کھانے کا (۳/) ست لیمو

(۴ر) ست اجوائن (ار) ست پودینہ زہر مہرہ۔ ورق نقرہ سب کو کوٹ کر سفوف بنادیں۔
مقدار خوراک ایک ماشہ رات کو استعمال کریں۔

نسخہ سرمہ مقوی بصر

طوطیائے کرمانی (۲ تولہ) پارہ (اتولہ) پانی (۱۰ اسیر)۔ترکیب یہ ہے کہ اول کڑھائی میں ایک تولہ طوطیا رکھیں اور پھر پارہ رکھیں اس کے بعد پھر ایک تولہ طوطیا رکھیں پھر دس سیر پانی ڈال کر خشک کریں۔ پھر ایک برتن میں درخت اونٹ کٹارا جس کو ستیاناسی کہتے ہیں ا سکے پورے درخت کا عرق نکال کر ادویہ مذکورہ کی پوٹلی بنا کر اس عرق میں ڈالیں جو نیچے بیٹھ جائے گا وہ اصلی سرمہ ہے اس کو سادہ خالص سرمہ میں ملا کر استعمال کریں۔

کھانسی خشک کو مفید ہے۔ بالائی شیر (تولہ) صمغ عربی (ماشہ) سائیدہ شکر (تولہ) آمیختہ بخورند۔

بھپارہ چیچک مجرب ہے

یہ بھپارہ چیچک کے لئے بالخصوص اور دیگر اقسام بخار کے لئے بالعموم مفید ثابت ہوا ہے۔ جس کے نافع ہونے کی تصدیق اکثر حضرات نے بعد استعمال کی ہے (و نیز موتی جھارہ کے واسطے بھی مفید۔ و مجرب ثابت ہوا ہے)

نسخہ

برگ آک (۔مار) شہد خالص (ء مار) نمک طعام (رر مار) برگ آک کو گرد وغبار سے صاف کر کے ٹکڑے ٹکڑے کرے پھر کل دواؤں کو دس سیر پانی میں جوش دے۔ جب پانی خوب کھولنے لگے مریض کو اُس کی بھاپ دے اس طرح سے کہ مریض کو ایک کھری چارپائی پر کپڑے اتار کر لٹا دے اور اوپر سے حسب رعایت موسم کپڑا اُڑھادے اور چارپائی کے چاروں طرف کپڑا باندھ دے۔ پھر اُس کھولتے ہوئے پانی کو دو تین پتیلیوں میں رکھ کر اور پتیلی ڈھانک کر چارپائی کے نیچے رکھے اور

تھوڑا تھوڑا ڈھکنا پتیلی کا کھولے تاکہ یک دم سے بھاپ کی تیزی مریض کو بے چین نہ کردے۔ جب پانی سرد ہونے لگے اور پانی ڈالے۔ بھاپ مریض کو ہر پہلو سے دی جائے یعنی چت پٹ داہنی اور بائیں کروٹوں سے یہاں تک کہ خوب پسینہ مریض کو آجائے۔ پسینہ پونچھتا جائے۔ چیچک کا مادہ پسینہ کے ذریعہ سے انشاءاللہ خارج ہوجائے گا اور مسامات کے ذریعہ سے دوا کا اثر جسم میں داخل ہوجائے گا۔ اب یا تو چیچک بالکل نہ نکلے گی اور یا بہت مضمحل اور کمزور ہو کر نکلے گی۔ انشاءاللہ کوئی خطرہ نہ رہے گا۔

تنبیہ (۱) یہ عمل اس وقت کرنا چاہئے جب بخار خوب تیز ہوجائے اور مریض بے چینی محسوس کرنے لگے ہلکے بخار میں نہ کرنا چاہئے۔

(۲) اگر ایک مرتبہ کے عمل کرنے میں بخار اور بے چینی میں کمی نہ ہو تو آٹھ گھنٹہ کے بعد پھر یہی عمل کیا جائے اُسی طریقہ سے شب و روز میں تین مرتبہ تک کرسکتے ہیں اس سے زیادہ نہ کریں (۳) عمل بند اور محفوظ مقام میں کیا جائے۔ ہوا سے سخت حفاظت رکھی جائے اور بعد ختم عمل مریض کو دیر تک ہوا سے بچایا جائے۔

(۴) عمل کے وقت مریض کا سر اور منہ اوڑھنی سے باہر کھلا رکھا جائے تاکہ بے چین نہ ہو۔ (۵) طبیب کے مشورہ سے یہ عمل ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

نسخہ رافع قبض ومخرج بلغم

یہ نسخہ زکام کہنہ کو بھی مفید ہے۔ صبر سقوطری (۴ تولہ) فلفل سیاہ (۲ تولہ) سہاگہ (۷) اجوائن دیسی (۹/) کوفتہ بیختہ درشیرہ گھیکوار (بقدر ضرورت) بقدر نخود حبوب سازند۔ مقدار خوراک یک تا دو بوقت خواب بخورند۔

برائے نمونیہ

برگ زرد سپتال یک عدد یا دو عدد مقرض کردہ از آب تازہ جوشانیدہ اندک اندک بنوشند اور معمولی زکام میں بھی جبکہ نزلہ سینہ پر جمع ہو رہا ہو اس کا استعمال کرنا مفید ہے۔

نسخہ دل کی حدت وغیرہ کو مفید

طباشیر (ا/) ۔بشب سبز (ا/) ہر دو خشک سائیدہ گلقند (اتولہ) سیوتی آمیختہ بخورند۔
نسخہ۔ مفید نزلہ دافع قبض محرک باہ سرد مزاج (معتدل مزاج کو بھی مفید ہے) کو مفید ہے۔ مجرب ہے۔

اصل نسخہ

کچلہ مدبر (تولہ) فلفل سیاہ (۶/) دارچینی (۶/) بسباسہ (۶/) عود صلیب (۶/) قرنفل (۶) عسل خالص بقدر ضرورت)

اضافہ۔ زنجبیل (۶/) زعفران (۳/) نگچھکنی (۲ تولہ) کچلہ مدبر کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ کچلہ کو پندرہ روز تک پانی میں بھگو دیں اور ہر دن تازہ پانی بدلا کریں۔ان ایام میں اس کا پوست گل جائے گا۔اس کو اتار دیں اور اندر سے بیج نکال دیں اور شیر ایک سیر پختہ میں پکائیں تمام دن پکتا رہے۔

پھر اس شیر کو نکال کر اگلے روز ایک سیر شیر اور ڈال دیں اور پھر تمام دن پکائیں اور یہ ادویہ کوٹ چھان کر تیار رکھی جائیں جب کچلہ پک جائے تو اس کو پیس لیں اور باہم ملا کر مقدار نخود گولیاں بنا دیں۔ ایک گولی صبح ایک شام کھائیں۔ پھر بتدریج بڑھا دیں۔گھی دودھ کا استعمال ان کے ہمراہ ضروری ہے اور اگر معدہ میں خشکی ہو یا حدت ہو تو اول کوئی چکنی چیز کا استعمال کر کے اس کو کھائیں۔

ماء اللحم مرتب دماغ

مغز سر گوسفند جواں (۵ عدد) دانہ ہلیلہ (تولہ) بادیان (تولہ) کشنیز خشک (۲ تولہ) پیاز (۳ تولہ) خشخاش سفید (۳ تولہ) بذر قنب (۳ تولہ) ایک سیر پانی میں جوش دیں کہ یخنی ہو جائے بعدہ شیر گاؤ یا بز آب کدو شیریں (۲ مار) ملا کر بدستور عرق کشید کریں۔خوراک ۳ تولہ سے ۵ تولہ تک نبات سفید ملا کر نوش کریں۔

نسخہ مجربہ کھانسی ودمہ

السی کوفتہ وشکر سفید ہموزن آمیختہ ۶ ماشہ صبح وشام بخورند۔

نسخہ مالش برائے ضعف اعصاب

روغن مالکنگنی (۶/) روغن زیتون (۶/) زردی بیضہ مرغ باہم آمیختہ مالش سازند۔

نسخہ بثور

سفیدہ کاشغری (۶/) کافور (۱/) رال سفید (۱/) طباشیر (۱/) ست گلوے (۱/) تخم پنواڑ (۶/) زہرمہرہ خطائی (۱/) کات سفید (۱/) رسوت زرد (۳/) صندل سُرخ (۳/) باریک سائیدہ روغن چنبیلی دوتولہ آمیختہ مرہم سازند۔

نسخہ مجربہ تخفیف وتقلیل دورۂ اختناق الرحم

کافور بھیم سینی (۳/) ہینگ سرخ کنین (۳/) جدوار بنفسجی (۳/) درآب سائیدہ حبوب بقدر یک سُرخ بندید۔ خوراک یک حب صبح ویک حب شام ہمراہ آب تازہ بخورند۔

نسخہ درددنداں

عاقرقرحا۔ مصطگی نمک، تماکو خوردنی ہموزن باریک سائیدہ بمالند۔

ایضاً۔ تیل سرسوں خالص۔ نمک خوردنی آمیختہ۔ بمالند۔ برائے تسکین وجع واستحکام۔

نسخہ برائے حارالمزاج صفراوی

کتھہ۔ کشنیز مغز۔ سائیدہ بمالند برائے درد۔

(۱) نسخہ تدہین راس

مغز تخم خیارین مغز کدو شیریں۔ مغز تخم پیٹھہ۔ مغز بادام شیریں۔ تخم کاہو مقشر کو برابر لے کر روغن گر سے روغن نکلوالیں۔

(۲) نسخہ حب مفرح ومقوی قلب

کھار تر پھلہ (۳/) مروارید ناسفتہ (۲/) ورق طلا (۱/) ورق نقرہ (۳/) زمرد سبز (۱/) زہر مہرہ خطائی (۲/) درعرق بید مشک (۳ تولہ) محلول ساختہ حبوب بقدر فلفل سازند۔

(۳) نسخہ عرق

تراشہ گندر (//مار) گل منڈی (۔مار)۔ برگ گاؤ زباں (//مار)۔گل گاؤ زباں (//مار)۔گل مغیلاں (//مار) صمغ عربی (//مار)۔تخم خربزہ کا مغز (//مار)۔مغز بادام شیریں (//مار) بہمن سفید (//مار) بادیان (/مار) الائچی سفید مسلم (/مار) طباشیر سفید (تولہ)۔ حجر لاجورد (۹/) کشنیز خشک (/مار) تخم کاسنی (//مار)۔ آملہ مقشر (//مار) پوست ہلیلہ زرد (//مار) گل سیوتی (//مار) برگ بادرنجبویہ (/مار) ثعلب مصری (/مار) تخم سرس (/مار) شب درآب نقرہ (۲۲ بوتل) یات ہمہ رات ترکردہ صباح آب سیب (مار)۔آب کدوے دراز افزودہ در دیگچہ قلعی دار انداختہ۔ زعفران (۳/) عنبر خالص (۴ سرخ) درہرہ بستہ بدہن نیچہ دادہ وبان بستہ عرق کشند (۷ بوتل)

(۴) نسخہ خمیرہ

مربیٰ بہ (۳ تولہ) مربیٰ ہلیلہ (۳ تولہ) مربیٰ انناس (۳ تولہ) مربیٰ گندر (۳ تولہ) از ہر سہ خستہ ونمودہ سائیدہ برگ گاؤ زباں (تولہ) برگ بادرنجبویہ (تولہ) گل گاؤ زباں (تولہ) گل نیلوفر (تولہ) بہمن سفید (تولہ) تخم فرنجمشک (تولہ) ابریشم خام مقرض (۹/) شب درعرق (مار) خانہ سازند کو ترکردہ صباح جوشانیدہ صاف نمودہ مربہ جات انداختہ در پارچہ بیز نمودہ بنات سفید (مار) افزودہ قوام نمودہ۔ تخم گاؤ زبان (۳) مروارید ناسفتہ (۲)۔ حجر لاجورد (۱) مغسول زہر مہرہ خطائی (۲/) ورق نقرہ (۳/) درعرق بید مشک (۳ تولہ) محلول ساختہ صاف نمودہ خمیرہ سازند۔

طریقہ استعمال

(۱) تدہین گاہے گاہے سر پر فرمائیں۔ روغن خواب آور دافع حرارت ویبس ہے۔ (۲) روغن بادام کو ہمراہ مصری (۶) یا شیر گاؤ نیمگرم وحب خواب سب نوش فرمالیا کریں۔ مداومت کی ضرورت نہیں ہے۔ (۳) یک یک حب کبھی سوتے وقت کبھی صبح کو اجابت وغیرہ سے فارغ ہو کر ہمراہ عرق بید مشک (۱،تولہ) یا ویسے ہی نوش فرمالیا کریں۔ تفریح وتقویت دماغ وقلب کے لئے ان شاء اللہ۔ مفید ہوگی (۴) خمیرہ بمقدار ۹ ماشہ کو عرق (/// مار) کے ہمراہ صبح کو کھالیا کریں۔ نہایت مفرح ومسکن ومصفی خون ومنشط طبع ان شاء اللہ ثابت ہوگا۔ عرق میں شربت عناب (۲ تولہ) کو اگر اضافہ فرمالیں یا کبھی شربت بزوری معتدل کا اضافہ فرمالیں۔ ان شاء اللہ زیادہ مفید ہوگا۔ (۵) ناشتہ میں کبھی کبھی زردی بیضہ (اعدد) مرغ کو شیر مغز تخم خربزہ (۶ ماشہ) میں مخلوط کر کے نبات سفید ملا کر پکا کر نوش فرمالیا کریں عمدہ غذا ہے۔

نسخہ خارش برائے خشک وتر

منسل (تولہ) گندک آنولہ سار (۲ تولہ) توتیا (۱۰ ماشہ) کمبل کے ٹکڑے کی راکھ (قریب ۶ ماشہ) تیل سرسوں خالص (آدھ پاؤ) ان سب کو پیس کر تیل میں ملا کر پکائیں۔ جب ایک جوش آجائے۔ موم ایک تولہ ملالیں۔ یا پانچ سیر ٹھنڈا پانی ایک برتن میں لے کر اس قوام کو پانی میں چھوڑ دیں۔ اس کی پپڑی پانی پر جم جائے گی۔ اس کو اُتار کر رکھ لیں۔ سب بدن پر خوب مالش کریں۔ جو کپڑے آج مالش کے دن پہنے ہیں اگلے دن نہ پہنیں۔ اگر اور کپڑے نہ ہوں تو ان کو خوب دھو کر سکھا کر پہنیں۔ فقط۔

ماء الذہب

تیزاب شورہ تین حصے۔ تیزاب نمک ۴ حصے۔ ان دونوں کو ایک بڑی بوتل میں ڈال کر ملالیں مگر اس کے منہ کا کچھ حصہ کھلا رہنے دیں پھر اس میں سے ایک تولہ لے

کر اس میں ٦ ماشہ سونا ڈال دیں۔ کچھ عرصہ میں سونا حل ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس محلول میں تین تولہ پانی ملالیں۔

افعال ومنافع

ضعف باہ۔ ضعف عامہ اور ضعف اعضائے رئیسہ میں نہایت مفید ہے۔ مقدار خوراک ۵ قطرے ماء اللحم عنبری ۵ تولہ یا عرق گاؤزباں دس تولہ میں ملا کر پلائیں۔

طلائے جدید۔ (نسخہ) سم الفاء ۲ تولہ۔ شیر آک ۵ تولہ۔ بیر بہوٹی۔ جاوتری۔ قرنفل۔ عاقر قرحا۔ جوز بوا۔ ہر یک ٦ تولہ۔ مشک۔ زعفران ہر یک ایک تولہ۔ روغن گاؤ ایک سیر۔

افعال وخواص

مجلوق اور ضعیف الباہ اشخاص کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ کمزوری کو دور کر کے اعصاب میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ بڑی عمر کے لوگ اس کا استعمال کر کے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

تریاق جریان الرحم

جو علامہ حکیم امام الدین صاحب مرحوم پاک پٹنی کی کتاب مخزن الاکسیر کا ہے۔ مستورات کے سیلان الرحم کے لئے تریاق ثابت ہوا ہے مایوس حالتو ں میں بہترین عمل کرتا ہے۔ مازو سبز عمدہ بے سوراخ سات عدد لے کر ڈیڑھ پاؤ مسلم اڑد کے ساتھ لوہے کی کڑاہی میں پانی ڈال کر پکائے جائیں یہاں تک کہ مازو نرم ہو جائیں۔ اس وقت مازو کو نکال کر سایہ میں خشک کر لیں اور اڑد کو کسی جگہ زمین میں دفن کر دیں کہ اسمیں زہر ہے۔ مازو کو بعد خشک ہونے کے کھرل میں باریک کر کے پارچہ بیز کر کے محفوظ رکھیں۔ خوراک بقدر ایک رتی ہمراہ بالائی یا تازہ مکھن۔

تنبیہ اول

کبھی اس کے استعمال سے بعض طبیعتوں میں جسم پر خشکی اور خارش خفیف محسوس ہوتی

ہے۔ اُس وقت چندے اس کا استعمال ترک کر کے پھر جاری رکھیں۔ اطباء کے اسرار میں سے ہے۔...... تنبیہ دوم۔ مردوں کے جریان کے لئے بھی یکساں نافع ہے۔

تنبیہ سوم

طبیب کو شریک مشورہ کر لینا بہرحال ضروری ہے۔ مثلاً قبل استعمال رحم تنقیہ ضروری ہے۔ ورنہ بلا تنقیہ رحم اگر استعمال کیا گیا تو حبس سیلان ہو کر گٹھلے پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔

طلاءِ نادر

بے ضرر اور نایاب۔ اسرار مکتومہ میں سے ہے۔ پچاس پچاس سال کے بوڑھوں پر آزمایا گیا مجرب ثابت ہوا۔ انار قندھاری۔ ہاری شیریں کا گودا مع چھلکا دانے دور کر کے آدھ پاؤ تیل سرسوں خالص آدھ پاؤ۔ ترکیب۔ گودا مع چھلکا تیل میں تین روز تک پڑا رہنے دیں۔ اس کے بعد ایک ظرف آہنی میں ڈال کر چولہے پر رکھیں۔ جب گودا و چھلکا جل جائے تو تیل کو اوپر سے مقطر کر لیں۔ اور بحفاظت شیشی میں رکھیں۔ حشفہ چھوڑ کر حسب قاعدہ عضو پر تین چار منٹ تک مالش کریں اور ایک ہفتہ تک ایسا ہی عمل کریں۔ پرہیز بجز سرد پانی کے اور کچھ نہیں۔

ہدایت

اس کے ہمراہ اگر پیاز اور بیضہ کا حلوا بھی استعمال کیا جائے تو بہت مفید ثابت ہوا ہے جس کے نسخے مختلف قرابادینوں میں موجود ہیں۔ اگر کجی ہو تو اس کو اول رفع کر لیا جائے اس کے لئے حسب ذیل کباب نہایت مجرب ہے۔

دارچینی پندرہ گرین قیمہ گوشت بُز بقدر ضرورت باریک کر کے اس میں دارچینی باریک پیس کر ملا دی جائے اور ایک موٹی لکڑی بقدر ضرورت لے کر بشکل کباب اُس پر چڑھا دیا جائے اور انگاروں کی ہلکی آگ پر اس کو نیم پختہ کر کے ایک جانب کباب کی لمبائی میں شگاف دے کر عضو پر چڑھا لیا جائے اور کچے سوت سے خفیف سی بندش

کر کے صبح کو کھول دی جائے۔ چار پانچ روز حد ایک ہفتہ عمل کرنے سے کجی بالکل دور ہو جائے گی۔اس کے بعد طلاء نادر کا استعمال کریں۔

برائے جریان (گرم)

لعاب بہدانہ (۳/)۔ شیرۂ عناب (۵ دانہ) شیرۂ مغز کدوئے شیریں (۶/) شربت نیلوفر (۲ تولہ) بوقت صبح پئیں اور سہ پہر کو سفوف سنگ جراحت اور ستاور ہموزن کوٹ پیس کر ہموزن شکر سفید ملا کر خوراک ۶ ماشہ تا یک تولہ ہمراہ شیر گاؤ کھائیں بوقت خواب مربہ ہلیلہ کھائیں۔

قیروطی

برائے سہولت صعود معاء در مرضِ فتق۔ موم زرد (۶/)۔ درروغن کنجد گداختہ لوبان کوڑیا (۲/) نمک لاہوری (۲/) مصطگی (۲/) ہمہ را خشک سائیدہ آمیختہ نیم گرم برموضع معاء ضماد سازندہ۔

برائے دفع سبل

شورہ قلمی (۶/)۔ پھٹکری (۶/) باہم سائیدہ بریاں نمایند بقدر یک سرخ در عرق گلاب حل کردہ یک دو میل درچشم کشند۔

برائے ترطیب وتنویم

شیرہ خشخاش۔ شیرہ تخم کاہو (۴/) مقشر درآب برآوردہ نبات سفید داخل کردہ بخورند۔

برائے سعال

لعوق شمعون اکسیر ست وہچناں دیا توزہ.....دیگر۔ صمغ عربی (۳/)۔ کتیرا (۳/)۔ رب السوس (۳/) شکر تیغال (۳/)۔ نشاستہ گندم (۳/)۔ مغز بادام شیریں (۳ دانہ)۔ مغز تخم تریز (۳/) خشخاش سفید (۳/) ہمہ را خشک سائیدہ در شربت بنفشہ (۳ تولہ) یا شربت اعجاز آمیختہ نگاہدارند۔ اندک اندک بلیسند۔

روغن لبوب سبعہ

مغز فندق (۳ تولہ)۔ مغز پستہ (۳ تولہ) مغز بادام شیریں (۳ تولہ) مقشر کنجد سفید (۳ تولہ) مغز چلغوزہ (۳ تولہ) مغز تخم کدو شیریں (۳ تولہ) مغز اخروٹ (۳ تولہ) کوفتہ گرم کردہ بطریق معروف افشردہ روغن برآرند و بر سر خوب جذب کنند۔

مصلح مضار انبہ۔ سوڈا بائیکلرب ۴ رتی عقب انبہ بخورند۔

دیگر مصلح انبہ

(ملقب برنجک) نوشادر (۲ تولہ) نیمکوفتہ درظرف گلی۔ آب نارسیدہ عرق گلاب (۸ تولہ) انداختہ برآتش نہند۔ چوں عرق جذب شدہ خشک شود مدبر شود باز ایں نوشادر (تولہ) مدبر سہاگہ بریاں (تولہ) فلفل سیاہ (تولہ) زنجبیل بے ریشہ (تولہ) نمک سیاہ (تولہ) ہم راہ کوفتہ بیختہ نگاہدارند۔ خوراک از چہار سرخ تا یک ماشہ و ایں سفوف نافع درد شکم وسوء الہضم و عظم طحال و درد باؤ گولہ و مقوی جگر و معدہ است۔ خوراک قدرے زائد از مذکور۔

برائے تقویت وغیرہ

مروارید ناسفتہ (۱/) طباشیر کبود (۱/) دانہ الائچی سفید (۱/) ورق نقرہ (۱/) ہمہ را کھرل کردہ مثل غبار سازند۔ خوراک یک سرخ ہمراہ مغز بادام شیریں (۵ عدد)۔ فلفل سیاہ (۵ عدد) نبات (۱ تولہ) مسکہ گاؤ تازہ آمیختہ صبح بخورند۔

نسخہ سنون برائے دزور۔ پھٹکری۔ افیون۔

برائے سعال عارضی خصوص موسم سرما

بادام شیریں (۵ دانہ) سیاہ مرچ (۵ دانہ) مصری (۵/) در آب (۶/) سائیدہ چٹنی بنا کر قدرے قدرے چبائیں یا خشک پیس کر چٹکی چٹکی کھائیں۔

ایضاً برائے سعال

مغز تخم کدو شیریں۔ مغز بادام مقشر تخم خشخاش۔ گوند ببول۔ کتیرہ نشاستہ گندم۔ شکر تیغال ہموزن لے کر لعاب بہدانہ کوٹ پیس کر ملا کر گولیاں فلفل سیاہ کی برابر تیار کر کے ۱۲ گولیاں رات دن میں منہ میں رکھیں۔

برائے کمیڑہ

سُم اسپ سیاہ سوختہ چولہے کی مٹی ہموزن لے کر اس میں سے ایک رتی شیر مادر کے ساتھ دیا جائے۔

ایضاً برائے کمیڑہ۔ کالی مرچ (۵ عدد) پیپل کی کوپل (اعدد) دونوں کو باریک پیس کر صبح کے وقت ایک ماہ تک پلائیں۔

حبوب برائے ہیضہ

گل مدار ناشگفتہ یعنی آ کھ کی کلیاں جو سایہ میں خشک کی جائیں (چار تولہ) سیاہ مرچ (ایک تولہ) نمک سیاہ (ایک تولہ) فلفل دراز (ایک تولہ) سہاگہ بریاں (ایک تولہ) پودینہ خشک (ایک تولہ) ان سب دواؤں کو عرق گلاب خالص میں خوب باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالی جائیں۔ بوقت ضرورت دو گولی دو گھنٹہ کے بعد عرق گلاب یا عرق سونف یا عرق پودینہ یا عرق الائچی کے ساتھ جو مل جائے دیتے رہیں۔ غذا سے بالکل پرہیز رہے۔

نسخہ لیمونیڈ

ٹاٹری (اتولہ) یعنی لیموں کا ست۔ سوڈا بائی کارب (اتولہ) لیمن آئیل (۷ قطرہ) یعنی لیموں کا تیل۔ پہلے ٹاٹری کو باریک پیس لیں۔ پھر اس کو اور سوڈے کو اور لیمن آئیل کو کسی خشک برتن میں ڈال کر خوب ملائیں۔ یہ سفوف تیار ہو گیا۔ اب جب چاہے بروقت ایک گلاس شربت میں ۲ ماشہ سفوف ڈال دیا کریں یا مذکورہ بالا وزن کے سفوف میں

اڑھائی پاؤ شکر سفید پسی ہوئی ملالیں اور بوتل میں رکھ لیں تا کہ سیلن نہ پہنچے۔

نسخہ حبوب ہاضم

نوشادر (۲ تولہ) آکھ کے پھول (۲ تولہ)۔ بنگلہ پان (۲ تولہ)۔ بالچھڑ (اتولہ)۔ زنجبیل (اتولہ) بادیان (اتولہ) پودینہ خشک (اتولہ)۔ کپور کچری (اتولہ)۔ پوست ہلیلہ کابلی (اتولہ)۔ پوست ہلیلہ زرد (اتولہ)۔ سہاگہ چوکیا (۲تولہ) فلفل دراز (اتولہ)۔ برگ سناء (۲ تولہ)۔ نمک سیاہ (اتولہ) نمک لاہوری (اتولہ) نمک دیسی (۲ تولہ) الائچی کلاں (اتولہ)۔ جاوتری (اتولہ) جائفل (اتولہ) ان سب کو کوٹ کر عرق لیموئے کاغذی اور عرق برگ مولی اور سرکہ ہموزن میں ملا کر تخم ریٹھہ کی برابر گولیاں بنالیں۔

نسخہ بواسیر مجرب

ڈیڑھ سیر گائے کا خالص دودھ لے کر اولاً اس کی دہی جمائی جائے پھر آدھ پاؤ رسوت کو دہی کے مقطر پانی میں بھگو دیا جائے۔ پھر اس کی گولیاں چنے کی برابر بنالی جائیں۔ بہت مفید گولیاں ہوتی ہیں۔

نسخہ بواسیر دموی

رسوت زرد (۳ر)۔ دم الاخوین (۳ر)۔ گل اڑئی (۳ر) بیخ انجبار (۳ر) ریشہ برگد (۳ر) کہربائی شمعی (۳ر) زہر مہرہ خطائی (۳ر) طباشیر کبود (۳ر)۔ گرفتہ باریک نمودہ در لعاب اسپغول سرشتہ حبوب بقدر نخود بستہ بسایہ خشک نمودہ نگہدارند۔ دو پنج حب ازیں گرفتہ ہمراہ بدرقات مجوزہ ومناسب بوقت صبح بخورند۔ اگر مرض شدید باشد ہمراہ سفیدی بیضہ مرغ سائیدہ ضماد ہم نمایند۔

نسخہ طلاء

سم الفار (۲ تولہ) ہفت روزہ بہ شیر مدار مد برکردہ در مسکہ گاؤ (۵ تولہ) سہ روز برابر حل

کنند۔ بعدہ درصرہ بستہ بآفتاب گذارند۔ روغن درظرف چینی گیرندودر یک تولہ روغن مشک خالص (۲ سرخ)۔ زعفران کشمیری (۲ سرخ) قرانفل (۱؍)۔ جوزبوا (۱؍) جوتری (۱؍) عاقرقرحا عروسک (۱؍) اضافہ نمودہ سحق بلیغ نمایند۔ بقدرضرورت سیون وحشفہ گذاشتہ یک ہفتہ صبح وشب مالش کنند، ہرگاہ سرخی نمودار شود یک بار طلا کنند۔ بعدہ ضرورت نماند۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اگرضرورت باشد روغن زردسوختہ قدرے قدرے بمالند۔ بعددو ہفتہ مکرر عمل کنندان شاءاللہ بعدہ تمام عمرضرورت نماند۔

شربت ابریشم برائے تفریح وتقویت قلب وتصفیہ خون وتقویت دماغ مفید

ابریشم خام مقرض (۲۰ تولہ)۔گل گاؤ زباں (۱۰ تولہ)۔ گاؤ زباں گیلانی (۱۰ تولہ)۔ برادہ صندل سفید (۴ تولہ)۔ بادرنجبویہ (۷ تولہ)۔گل سیوتی (۷ تولہ) کشنیز خشک (۵ تولہ) حس (۵ تولہ) عناب (۱۰ تولہ)۔ دانہ ہیل (۱۵ تولہ) بطریق معروف عرق کشید دریک سیرعرق ڈیڑھ سیرشکر سفید انداختہ ۲ بوتل شربت سازند۔ یک تولہ روح کیوڑہ اضافہ نمایند۔ خوراک ۳ تولہ واگرعرق بنوشند ۵ تولہ نوش فرمایند۔

نسخہ منجن

سپاری سوختہ (۵ تولہ)۔ مازوسوختہ (۳ تولہ)۔ شاخ گوزن سوختہ (۱ تولہ) فلفل سیاہ سوختہ (۹؍) گل سرخ (۶؍)۔ بنبسلوچن (۶؍)۔ الائچی سفید (۶؍) پوست ہلیلہ زرد (۶؍) مصطگی رومی (۶؍) سمندر جھاگ (۶؍)۔ پھٹکری سفید (۶؍) نمک لاہوری (۲ تولہ)۔ آرد جو ولایتی (۳؍) کوفتہ بیختہ سفوف ساختہ بطور منجن استعمال کردہ آید۔

برائے دردزانو

کالے بینگن کے پتے ہاون دستہ میں کوٹ کران میں تھوڑی سی ہلدی ملائیں اوراتنا میٹھا تیل ملائیں کہ ٹپکے نہیں۔ پھراس کی دوبڑی بڑی پوٹلیاں بنا کرتوے پرگرم کرکے

گھنٹہ بھر تک سینکیں۔ پھر وہی پتے کھول کر گھٹنے پر رکھ کر باندھیں۔

نسخہ برائے کھانسی

بادام (۶ عدد)۔ سیاہ مرچ (۲۱ عدد) مصری (۳/ ر) رب السوس (۳/ ر) پیس کر سیاہ مرچ (۵ عدد) کی برابر گولیاں بنالی جائیں اور جس وقت کھانسی ہو گولی ایک ایک منہ میں رکھ کر چوسی جائے۔

برائے بواسیر ہر قسم

ناریل کے پھوسڑ جو مثل بالوں کے ہوتے ہیں۔ یہ مرض بواسیر کے لئے بہت مفید ہیں۔ ان کو سکھا کر جلالیا جائے۔ اس کی راکھ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک بکری کے دودھ کے ساتھ پھانکی جائے اور گڑ تیل کھٹائی کا پرہیز رکھا جائے۔ یہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے مفید ثابت ہوا ہے اور ضرر کچھ نہیں۔ دس پندرہ روز استعمال کیا جائے۔

نسخہ ہاضم شیر

شیر گاؤ (۔ مار) آب خالص (ء مار) مجیٹھ (۴ سرخ) مقشر تراشیدہ انداختہ بجوشانند کہ آب بسوزد۔ مجیٹھ انداختہ شکر اندوختہ بنوشند۔

ترکیب برفی بادام

اول تین پاؤ چینی میں چھ چھٹانک پانی ڈال کر قلعی دار دیگچی میں چڑھادیں اور میل اتار دیں جس وقت قوام سخت ہونے لگے تو ایک چمچہ میں تھوڑا قوام لے کر ٹھنڈے پانی میں چمچہ رکھ دیں اور انگلی سے اُس کو ہلا کر دیکھیں۔

اگر وہ قوام جم جائے اور گولی سی بندھ جائے تو فوراً تمام قوام اتار کر ایک قلعی دار بڑے برتن میں لوٹ دیں اور معمولی سا پانی کا چھینٹا دیدیں۔

جس وقت بالکل ٹھنڈا ہو جائے تو اس کو کسی لکڑی وغیرہ سے گھونٹے یہاں تک کہ وہ بالکل سفید اور سخت ہو جائے اس کو مری ہوئی چینی کہتے ہیں۔ اُس کے بعد چھ چھٹانک

مغز بادام کو بدون پانی کے پیس لیں۔ اس کے بعد ایک قلعی دار دیگچی میں دو چھٹانک گھی ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جس وقت خوب گرم ہو جائے تو الائچی یا لونگ کے ساتھ داغ دیں۔ اور فوراً پسے ہوئے مغز بادام اس میں ڈال کر اس کو چلاتے رہیں۔ اس کا خیال رکھیں کہ جلنے نہ پائے جس وقت قریب سُرخ کے ہوں فوراً وہ مری ہوئی چینی اس میں ڈال دیں اور تھوڑا پانی کا چھینٹا دے دیں اور خوب چلائیں۔

چینی گل کر بالکل نرم ہو جائے اور بادام اس میں مل جائیں اور چینی میں جال پڑنے لگے اس وقت اس کو آگ سے اتار کر تھوڑی دیر چلاتے رہیں اور کسی سینی وغیرہ میں ہلکا ہلکا گھی لگا کر اس کو لوٹ لیں۔ چمچہ وغیرہ سے ایک سا کر کے تھوڑی پسی ہوئی الائچی چھڑک دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر چاقو سے تراش لیں۔

نسخہ بواسیر خونی و پیچش

انبہ ہلدی (۳ تولہ) موم خالص (۲ تولہ)۔ انبہ ہلدی کو موم کے ہمراہ خوب کوٹ لے اور اس کل دوا کی گولیاں بقدر کنار دشتی کے بنالیں۔ شب کو بعد کھانا کھانے کے ایک یا دو گولی کھا کر سو جایا کریں۔ چالیس روز۔

اونی کپڑوں کی کیڑوں سے حفاظت کا مجرب طریقہ

پینے کا خشک تمباکو چورا کر کے نیب کے پتے۔ فنائل کی گولیاں اور اگر اور چیز نہ ہوں تو صرف تمباکو ہی زیادہ مقدار میں لے کر کپڑوں کی تہوں میں رکھ کر لپیٹ دیں اور کسی رضائی وغیرہ میں خوب کس کے باندھیں تاکہ ہوا نہ پہنچے یا صندوق میں رکھ دیں بند رہے ہوا نہ پہنچے جب چاہے کھولے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کیڑا نہ لگے گا سالہا سال کا تجربہ ہے۔

برائے قوت اعضائے رئیسہ

یاقوت رتانی (۳ مثقال)۔ عقیق یمانی (۱ مثقال) زہر مہرہ اصلی (۲ مثقال) یشب سفید (۱ مثقال) ورق طلاء (۱ مثقال) طلاء در عرق گلاب سائیدہ حب بقدر

نخو د بندند۔ یہ نسخہ حضرت شاہ حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ماہرہ شریف والوں کا ہے۔ انہوں نے بہت تعریف لکھی ہے۔

نسخہ حبوب اکسیر اعظم سلطانی

کہ مرزا اعتماد الملک سمرقندی بہ مشورہ پنجاہ اطبائے نامور برائے سلطان علاء الدین خلجی مرتب کنانیدہ نہایت مجرب آزمودہ است۔ برائے قوت باہ وسرخی رنگ و ہضم طعام ورفع سرعت وجریان وامساک قائم وغیرہ۔

مقوی اعصاب واعضائے رئیسہ

اوزان ذیل برائے سہ اشخاص کافی ووافی اند۔ عنبر اشہب خالص (۳ر)۔ مشک خالص (۳ر)۔ زعفران موگرہ کشمیری (۳ر)۔ قرنفل جوز بویہ (۴ر)۔ عاقر قرحا (۵ر)۔ جاوتری (۶ر)۔ الائچی خورد (۷ر)۔ چوب چینی (۸ر)۔ تیزیات (۹ر)۔ کباب چینی (۱۰ر)۔ مدن مست (۱۱ر)۔ ستاور (۱۲ر)۔ فلفل دراز (۱۳ر) تخم اڈمنگن (۲ تولہ)۔ تخم کونچ (۲ تولہ)۔ مال کنگنی (۲ تولہ)۔ بیخ بنفشہ (۲ تولہ)۔ سمندر سوکھ (۲ تولہ)۔ موچ رس (۱ تولہ) اندر جو شیریں (۲ تولہ) مشلک (۲ تولہ)۔ بیخ کونچ (۲ تولہ ۱ ماشہ) ناگیر (۲ تولہ ۳ ماشہ)۔ موصلی سفید (۲ تولہ ۴ ماشہ)۔ قند سیاہ کہنہ شنگرف (۶ تولہ ۵ ماشہ) شنگرف رومی مصفے کہنہ (۱ تولہ ۹ ماشہ)۔ ایں ہمہ ادویہ را بجز قند کوفتہ بیختہ با قند آمیزند وبمقدار پنج ماشہ حب بندند وباشیر بقدر یک ونیم پاؤ جوشیدہ چہار دہ یوم یک حب بوقت شب ویک حب بوقت نہار بخورند۔ بالائش پان اگر موجود باشد بخورند والانہ اما از ترشی وبادی پرہیز نمایند۔ غذا۔ اکثر خوراک کھچڑی وبرنج باشیر ونان گندم بے نمک باروغن زرد خوب چرب کردہ بخورند۔

زردی بیضہ مُرغ

نیمبر شت یا حلوائے بیضہ مُرغ وحلوائے ماش چندانکہ بتواند بخورند۔ ورزش جسمانی

راہم از دست ندہند واز میوہ جات تر وخشک مثل پستہ وبادام وبنات وسیب شیریں وغیرہ بخورند وغذائے مرغن ومقوی بخورند۔ پرہیز۔ از ترشی و بادی و جماع احتراز کامل رابکار برند و بحالت مرض بخار وسوزاک وآتشک وبواسیر وغیرہ دوانکنند تا آنکہ شفائے کامل گردد۔ بعد چہاردہ یوم معائنہ امرے ازبس عجیب وغریب وحیرت انگیز خواہند کرد۔

نسخہ قوام التنباک

یہ نسخہ ہر قسم کا ہے۔ قوام۔ پتی دار۔ دانہ دار۔ یہ نسخہ حضرت والد صاحب قبلہ حضرت عبدالغنی صاحب مرحوم کی بیاض سے نقل کیا گیا۔ حال میں ایک صاحب نے قوام بنایا۔ اچھا بنا ہے۔

ورق تنباک

خشک عمدہ وچیدہ از بیخ واستخواں ورگ وریشہ اش علیحدہ نمودہ پارچہ بیز نمایند تا شور گردہ اش برآید ومصفے گردد۔ بعدہ درآب یک شب یا شبانہ روز تر دارند۔ باز الاچی خورد (۲ تولہ)۔ بساسہ (۲ تولہ)۔ الاچی کلاں (۲ تولہ)۔ جوز بوا (۲ تولہ)۔ پانڑی (۱۰ تولہ)۔ قرنفل (ا تولہ)۔ مرچ سفید (۶/) کوفتہ خوب باریک نمودہ در پارچہ بیختہ علیحدہ بدارند۔ وسنبل الطیب علیحدہ آنقدر باریک بسائید وپارچہ بیز کنند کہ ریشہ اش نماند وصندل سفید (۲ تولہ) عودغرقی (۳ ماشہ) گرفتہ برادہ اش تازہ تیار نمودہ کوفتہ بیختہ درسنبل الطیب آمیختہ علیحدہ نگہدارند وزعفران (ا تولہ) مشک خالص (۴/) گرفتہ اولاً زعفران رادر قدرے آب بگذارند تا باآب ممزوج گردد۔ وبعدہ مشک دراں حل کردہ علیحدہ محفوظ دارند وعطر کیوڑہ (۴) وعطر گلاب (۴) نیز علیحدہ دارند۔ بعدہ برگ تنباک ترداشتہ شدہ رابرآتش نہادہ جوش دہند تا آبش۔ ماربماند۔ بعدازاں از آتش دان فرودآرند تانیمگرم شودپس مالیدہ صاف نمودہ آب وعرقش راباز برآتش نہند وہمہ ادویہ از الاچی خورد تا عودغرقی مخلوط نمودہ دوحصہ کردہ یک حصہ علیحدہ داشتہ از دیگر حصہ

قدرے قدرے گرفتہ درآب تنبا کو انداختہ از چمچہ برابر آمیختہ باشند تا آں یک حصہ بآب تمباکو ہمہ مخلوط شدہ مثل قوام گردد باز از آتش فرود آوردہ۔ حصہ دیگر ہم خوب بیامیزند چوں ہمہ یک جز گردد وسرد شود۔ زعفران ومشک وعطریات یکجا کردہ بالائیش انداختہ از کفچہ بگردانند وبکار برند واگر تمباکو پتی دار یا دانہ دار تیار کردہ ارادہ کنند برگ تمباکو را مثل سابق صاف نمودہ چیزے بقدر ضرورت از ہمیں قوام تیار شدہ گرفتہ بقدرے آب انداختہ تمباکو را دراں جوش دہند وچوں تمباکو در سایہ خشک شود پان۔ کتھہ۔ چونہ در کھرل حل نمودہ دراں رنگیں نمایند تا خوشنما ولذیذ گردد۔ وچوں دانہ دار خواہند ہماں تمباکو صاف نمودہ وجوشدادہ شدہ را در غربال برآرند ودر سایہ خشک کنند۔ فقط۔ کم قیمت کرنے کیلئے مشک۔ زعفران۔ عطریات وغیرہ میں کمی بھی ہوسکتی ہے۔

نسخہ مقوی ومنوم

مغز پنبہ دانہ در شیر گاؤ (تولہ) سائیدہ بختہ۔ سبوس اسپغول (۳ر) سابودانہ (تولہ) بطور کھیر پکا کر دانہ الائچی کلاں (۳ر) قند سفید (بقدر ذائقہ) پکتے میں ڈال کر کھیر تیار کریں۔

اضافہ۔ مغز پنبہ دانہ (۳ر)۔ تخم خشخاش (۳ر)۔ چہار مغز (تولہ)۔ مغز بادام (۵ دانہ)۔ منقی (۵ دانہ) فلفل سیاہ (۵ دانہ)

روغن برائے درد زانو

روغن سرسوں (۴ تولہ) میں کافور (۲ر) ہینگ (۲ر) پیس کر ملا کر مالش کی جائے۔

نسخہ طلاء مقوی

سلاجیت (ار) عنبر اشہب (ار)۔ مومیائی (ار) روغن سرخ (۴ تولہ)۔ روغن موم (۲ تولہ) باہم آمیختہ بمالند مقدار ۲ رتی یا ۳ رتی سارے عضو پر لیپ کیا جائے کسی جگہ کے چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔ پاک اور بے ضرر چیز ہے اس کی دوائیں یونانی دواخانہ سے مل سکیں گی۔

نسخہ شربت

زرشک (۳ تولہ)۔ تخم خرفہ (۲ تولہ)۔ طباشیر (۱۴ ماشہ)۔ بہمن سفید (۱۴ ماشہ)۔ گل سرخ (۱۴ ماشہ)۔ گل گاؤزبان (۱۴ ماشہ)۔ یاقوت سرخ (۷ ماشہ)۔ مروارید (۷/)۔ کہربا (۷/)۔ بیخ مرجان (۷/)۔ صندل سفید (۷/)۔ کشنیز خشک (۷/)۔ گل ارمنی (۷/)۔ بہمن سرخ (۳۰/)۔ ورق طلا (۳/) ورق نقرہ (۳/) پوست بیرون پستہ (۳/)۔ ابریشم خام مقرض (۱۳/) عنبر اشہب (۳/) جواہرات کو عرق بید مشک میں حل کر کے باقی ادویات کو خوب کوٹ چھان کر شربت ترنج میں ملائیں۔ بوقت سہ پہر ایک ماشہ کھائیں۔

نسخہ مقوی دماغ و دل و مانع تبخیر

مروارید ناسفتہ (۴/) زہر مہرہ خطائی (۲/)۔ یشب سبز (۴/)۔ کہربائی شمعی (۹/)۔ گل گاؤزبان (اتولہ)۔ گل بنفشہ (اتولہ) غنچہ گل سرخ (اتولہ) مغز کدوے شیریں (۳ تولہ)۔ مغز تخم تربوز (۳ تولہ)۔ مغز پستہ (۳ تولہ)۔ مغز بادام شیریں (۶ تولہ)۔ مغز نارجیل (۳ تولہ) تخم خرفہ (۳ تولہ) صندل سفید (۸/)۔ دارچینی (۱۴/)۔ زرشک مصفی (۱۴/)۔ سنبل الطیب (۸/)۔ بادرنجبویہ (۸/)۔ دارہیل خورد (۸/)۔ کشنیز خشک (۸/)۔ تالمکھانہ (۲ تولہ)۔ بہمن سرخ (اتولہ)۔ بہمن سفید (اتولہ)۔ کافور (۲/)۔ زعفران (۴/)۔ مربہ آملہ (۴ تولہ)۔ مربہ اناس (۴ تولہ)۔ مربہ پیٹھہ (۴ تولہ)۔ مربہ بہی (۴ تولہ)۔ مربہ سیب (۴ تولہ)۔ شربت انار شیریں (۳۰ تولہ)۔ شربت بنفشہ (۳۰ تولہ)۔ شربت انجیر (۱۵ تولہ)۔ شربت گاؤزبان (۱۵ تولہ)۔ شربت شاہترہ (۱۵ تولہ)۔ عرق گاؤزبان (۸/مار)۔ عرق بید مشک (ءمار)۔ عرق کیوڑہ (ءمار) روغن بادام (۱۰ تولہ)

ترکیب

جواہرات کو ۳ روز تک عرق بید مشک میں حل کریں۔ مغزیات کو کھرل میں

خوب باریک پیس کر دیگر ادویہ کو علیحدہ علیحدہ پیس کر چھان کر روغن بادام میں چرب کریں۔ قند سفید (۵۲ تولہ) کا قوام کر کے عسل خالص (۶۶ تولہ) ملائیں اور مربہ جات کو باریک پیس کر اسی قوام میں ملائیں۔ بعدہ سفوف ادویہ کو ملائیں۔ بوقت صبح ۴ ماشہ کھائیں۔

نسخہ عرق شیر مرطب

تخم کاسنی (اتولہ)۔ گل گاؤزبان (اتولہ)۔ تخم خیارین (اتولہ)۔ طباشیر سفید (ا تولہ)۔ زہر مہرہ (اتولہ)۔ گل سرخ (۲ تولہ)۔ عنب الثعلب (۲ تولہ)۔ گاؤزبان (۲ تولہ)۔ مغز کدو شیریں (۲ تولہ)۔ تخم کاہو مقشر (۲ تولہ)۔ تخم خرفہ (۳ تولہ)۔ کشنیز خشک (۴ تولہ)۔ صندل سرخ (۴ تولہ)۔ صندل سفید (۴ تولہ)۔ کدوے سبز (۴ تولہ ۸)۔ برگ کاہو (۴ تولہ ۸/)۔ برگ کاسنی سبز (۴ تولہ ۸/)۔ گل کنول گٹہ (۵ تولہ)۔ کسیرو (۱۰ تولہ)۔ گل بید (۱۰ تولہ)۔ گل نیلوفر (۱۰ تولہ)۔ درعرق بیدمشک (ا مار)۔ عرق شاہترہ (/مار) عرق عنب الثعلب (/مار)۔ عرق گلاب (۲ مار)۔ عرق بیدسادہ (۴ مار)۔ شیر بزعرق کشند (۱۰ مار)

روغن مانع تبخیر

گائے کا گھی (//مار)۔ عرق آملہ (۔مار) میں پکائے جب جل جائے سر پر مالش کریں۔

سفوف مانع تبخیر

آملہ خشک (//مار)۔ دودھ گائے (۔مار) میں بھگو کر جب جذب ہو جائے سایہ میں خشک کر لیں سفوف ملا کر کچی کھانڈ ملا کر ۶ ماشہ یا ۹ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔

خمیرہ مقوی دماغ وقلب وگردہ محرورین

مربہ آملہ (۵ تولہ)۔ مربہ سیب شیریں (۵ تولہ)۔ مربہ پیٹھہ (۵ تولہ)۔ مویز منقے (۱۰ تولہ)۔ مغز تخم تربز (۲ تولہ)۔ مغز تخم پیٹھہ (۲ تولہ)۔ مغز تخم کدو شیریں (ا

تولہ)۔ مغز بادام شیریں (۳ تولہ)۔ درعرق بادیان (امار)۔ عرق بید مشک (مار)۔ سائیدہ پارچہ بیز نمودہ نبات سفید انداختہ قوام نمودہ۔ طباشیر (تولہ)۔ دانہ ہیل کلاں (تولہ) مصطگی رومی (تولہ)۔ کشنیز خشک (تولہ) گل گاؤزبان (تولہ)۔ ابریشم خام مقرض (تولہ)۔ تخم گاؤزبان (تولہ)۔ تخم بالنگو (تولہ)۔ تخم فرنجمشک (تولہ)۔ صندل سفید (تولہ)۔ زہر مہرہ خطائی (۳/) کہربا شمعی (۶/) یاقوت زرد محلول (۳/) یشب سبز محلول (۳/) زمرد سبز محلول (۳/) سودہ آمیختہ خمیرہ تیار سازند۔

روغن مانع تبخیر

برادہ صندلین (۳ تولہ)۔ گل نیلوفر (۴ تولہ)۔ آملہ خشک (ا تولہ)۔ بادرنجبویہ (ا تولہ)۔ گل سرخ شب درآب کدوئے شیریں (۴ تولہ) ترداشتہ صبح جوشدادہ صاف نمودہ شیر مغز (۳ تولہ) ولعاب اسپغول (ا تولہ) روغن کنجد (مار) اضافہ کردہ برآتش نہند۔ چوں آب بسوزد و روغن بماند نگاہدارند۔

حبوب کہ برائے تقویت دماغ خصوصاً قوت حافظہ نہایت مفید

باذنہ تعالیٰ۔ تخم فرنجمشک (۹/) تخم بالنگو (۶/)۔ تخم شربتی (۶/)۔ تخم گاؤزبان (۲ تولہ)۔ تخم خرفہ سیاہ (۳ تولہ)۔ برگ شہدیٔ (۲ تولہ)۔ ورق گل نیلوفر سفید (۳ تولہ)۔ ست گلو (ا تولہ)۔ بہدانہ (۹/)۔ جواہر مہرہ (نصف قرص)۔ چورہ (ا تولہ)۔ ورق نقرہ در شربت نیلوفر سائیدہ ہمہ ادویہ را باریک سائیدہ درعرق بید مشک سرشتہ حبوب بقدر نخود سازند۔

نسخہ خمیرہ بادام مرطب دماغ ومقوی ومفید سعال

شیرہ مغز بادام شیریں (۴ تولہ)۔ شیرہ مغز تخم کدو (۶/)۔ شیرہ تخم کاہو (۶/)۔ درآب تر آوردہ در شہد خالص (ءمار)۔ شکر (۔مار)۔ سفید آمیختہ قوام نمودہ بہمن سفید (۶/)۔ وبہمن سرخ (۶/) دانہ ہیل خورد (۶/)۔ اصل السوس (۶) گاؤزبان (۶)۔

گل گاؤزبان (٦) کوفتہ بیختہ بیامیزند خوراک اتولہ ہمراہ کشتہ مرجان۔

حلوا مقوی دماغ وباہ ومولد منی

ثعلب مصری (۱۰ تولہ)۔ موصلی سفید (۱۰ تولہ)۔ مغز بادام (۲۰ تولہ)۔ نشاستہ (۵ تولہ)۔ کھویہ شیر (۴ تولہ)۔ گھی (۔مار)۔ زعفران (۱ر) عرق بید مشک (۵ تولہ)۔ مصری (۔مار) خوراک یک تولہ ہمراہ ربع حب بالائش عرق شیر وقت صبح۔

حلوا بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ مغز بادام اور نشاستہ اور کھویہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک کو گھی میں خوب بھون لیا جائے۔ مغز بادام کو کوٹ کر بعد میں بھونا جائے۔ بعد میں مصری کا قوام بنا کر سب چیزیں کوٹ کر اور یہ بھونی ہوئی چیزیں سب ملائی جائیں اور زعفران کو عرق بید مشک میں حل کر کے وہ بھی ملالی جائے اگر حلوا نہ تیار کرائیں تو کسی دوسری میٹھی چیز پیڑا وغیرہ میں ملا کر صبح کو کھالیا جائے۔

مقوی دماغ

مغز بادام ۱۰ اعدد سے لے کر ۲۰ عدد تک۔ الائچی خورد ۱۰ اعدد ان دونوں کو عصر کے بعد کونڈی ڈنڈا میں ڈال کر پیس لیا جائے اور بجائے پانی کے دودھ گائے کا ڈالا جائے جو کچا اور تازہ ہو۔ دودھ پاؤ بھر یا آدھ سیر بقدر ہضم ہونا چاہئے پانی نہ ڈالا جائے۔ بس شیرہ سا بنا کر کپڑے میں چھان کر اس میں میٹھا ملا کر کسی صاف برتن میں رکھ کر تھوڑی سی لسی یا تھوڑا سا دہی کا ٹکڑا اس میں ڈال دیا جائے۔

صبح تک محفوظ رکھا جائے۔ صبح کو تازہ پانی اس میں ملا کر اور چمچہ سے ہلا کر پی لیا جائے اس کو دو ہفتہ تک متواتر استعمال کرنے سے خاص فائدہ ہوگا ان شاء اللہ۔ بہت سے ضعیف الدماغ لوگوں کو بھی نفع ہوا۔

نسخہ معجون مقوی دماغ ومرطب

مغز بادام (۱۰ تولہ) شیریں پانی میں ملا کر چھلکا نکال کر شیر گاؤ (۳۰ تولہ) میں

پیس کر باریک کریں۔ مصری (۲۰ تولہ) پیس کر اس میں ملا کر کوئلہ کی آنچ پر رکھیں اور کفچہ سے آہستہ آہستہ چلاتے رہیں۔ جس وقت قوام پختہ ہو کر مثل کھویہ ہو جائے اس وقت مکھن (۵ تولہ) دانہ الائچی خورد (۱۰ اعدد) کوٹ کر آگ پر رکھیں۔ جس وقت مکھن کا پانی خشک ہو جائے کڑکڑا کر تب اس کو ڈالیں اور خفیف آنچ کر کے اس کو بھونیں تا کہ مائل بسرخی ہو جائے اتار کر رکھیں۔

نسخہ اطریفل مغزیات

برائے تقویت دماغ ونزلہ۔ پوست ہلیلہ زرد (۲ تولہ) پوست ہلیلہ (۲ تولہ)۔ پوست ہلیلہ کابلی (۲ تولہ) پوست ہلیلہ سیاہ (۲ تولہ)۔ آملہ (۲ تولہ) منقی جوکوب کر کے بادیان کے عرق میں شب کو بھگو کر صبح جوش دے کر صاف کر کے شکر سفید (ا مار)۔ شہد (امار) اسی خیسانده میں حل کر کے قوام کریں اور بعد قوام ہونے کے یہ اجزا وسفوف کر کے شامل کریں۔ گل گڑہل۔ گل سرخ (۲ تولہ) بادیان سر گل بنفشہ کشمیری۔ گل سیوتی۔ کشنیز خشک مقشر۔ گل گاؤزبان۔ دانہ الائچی خورد (۹)۔ دانہ الائچی کلاں۔ مصطگی رومی (٦)۔ نشاستہ گندم (۲ تولہ)۔ مغز بادام شیریں (۳ تولہ)۔ مغز اخروٹ (۲ تولہ)، مغز تخم کدوی شیریں (۲ تولہ)۔ مغز تخم پیٹھہ (۲ تولہ)۔ خشخاش سفید (۲ تولہ)۔ خشخاش سیاہ (۲ تولہ)۔ مغز تخم تربز (۲ تولہ)۔ مویز منقیٰ (۵ تولہ)۔ تخم کاہو مقشر (۲ تولہ) خوراک ایک تولہ۔

ترکیب جذب زردی بیضہ درد ماغ

کف دست روئی لیکر اس پر برگ دھتورہ باریک پیس کر پھیلا دیا جائے اور اس کو ایک کپڑے میں سی دیا جائے۔ اس کے اوپر ایک انڈے کی زردی رکھ کر اس پر کان رکھ کر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ آرام فرمایا جائے۔

زردی دماغ کی گرمی سے سب یا اکثر حصہ جذب ہو جائے گی۔ اگلے روز دوسرے کان میں اسی طرح اس عمل کو جاری رکھا جائے۔

نسخہ گھی مانع تبخیر مقوی دل ودماغ

عرق آملہ (امار)۔سبز صاف کردہ روغن (امار) زرد دونوں کو قلعی دار دیگچی میں ڈال کر نرم آنچ پر پکایا جائے۔الائچی سفید (۵ تولہ) مع پوست نیمکوفتہ اس کو بھی ہمراہ پکایا جائے۔جب پانی آملوں کا قریب خشک ہونے کے ہوجائے یعنی چھٹا نک آدھ پاؤ رہ جائے گھی کی دیگچی کو چولہے سے اتارلیا جائے۔سرد ہونے کے بعد گھی کو دوسرے برتن میں رکھ لیا جائے اور جس زمانہ میں آملہ سبز نہ ملے آدھ سیر..........

آملہ خشک دوسیر پانی میں جوش دیا جائے جب سیر بھر رہ جائے اتارلیا جائے اور شب بھر تر رہے۔صبح کو زلال چھان کر بدستور سابق سیر بھر گھی اور پانچ تولہ الائچی سفید مع پوست نیم کوفتہ میں پکالیا جائے۔آملہ سبز کو پتھر پر کوٹا جائے۔لوہا نہ لگے ورنہ عرق سیاہ ہوجائے گا۔اور گھی میں بھی سیاہی آجائے گی اثر میں تو فرق نہ ہوگا مگر دیکھنے میں کالا کالا برا معلوم ہوگا جو تقاضائے طبع کے خلاف ہوگا۔

معجون مقوی باہ درمزاج بارد

مغز بادام شیریں (۵ دانہ)۔چہار مغز (اتولہ)۔مویز منقی (۷ دانے) دودھ میں پیس کر چھان کر سبوس (۴ر) اسپغول مسلم ڈال کر بطور کھیر پکا کر قند سے شیریں کرکے ناشتہ فرمائیں۔

دوائے مقوی ومغلظ

شیرہ مغز پنبہ دانہ (اتولہ)۔دودھ میں نکال کر (مار) تو در میں ڈال کر کھیر پکا کر قند ملا کر نوش فرمائیں۔

دوائے مقوی ومرطب

کسیر دخام مقشر (اتولہ)۔مغز بادام مقشر (۵ عدد) مویز منقی (۷ عدد) دودھ میں پیس کر کھیر پکا کر شیریں کرکے تناول فرمائیں۔

دوائے مقوی ومغلظ

انجیر ولایتی (۴ عدد)۔ دودھ (۔ مار) میں جوش دے کر مل کر چھان کر آردسنگھاڑہ (۶ ماشہ) خشک کھیر پکا کر قند سے شیریں کر کے تناول فرمائیں۔

غذائے مغلظ منی

دال ماش شب کو نمک کے پانی میں بھگودیں صبح کو دھو کر پوست علیحدہ کردیں۔ دال نخود علیحدہ شب کو نمک کے پانی میں بھگودیں صبح پانی علیحدہ کر کے دال ماش مقشر کے ہمراہ معمولی طور پر پکا کر بگھار پیاز کا دے کر ادرک مقشر پودینہ ملا کر تناول فرمائیں۔

حلوائے بیضہ مقوی ومولد در موسم سرما

۱۰ عدد بیضۂ مرغ خام شیر گاؤ میں کف مال کردیں جب خوب مل جائے مصری ۳۰ تولہ ڈال کر نرم آگ پر قوام کریں۔ شہد بھی ۱۰ تولہ شامل کردیا جائے۔ پھر مغز بادام شیریں مقشر۔ گودہ پنڈ کھجور (۶ تولہ) ثعلب مصری (۲ تولہ)۔ دارچینی (۲ تولہ)۔ مصطگی ۷/ر) علیحدہ علیحدہ پیس کر تمام کو اتار کر اس میں ملادیں آخر میں زعفران (۳/ر۔ دانہ الائچی سفید (۹/ر) مشک (۴ رتی)۔ عرق بید مشک (۴ تولہ) میں کھرل کر کے ملادیا جائے۔ خوراک ۶ ماشہ سے ۱ تولہ تک بقدر برداشت شیر گاؤ کے ہمراہ۔

گولی ممسک ومقوی باہ

جدوار خطائی (۱/ر) زعفران (۴/ر) چھوارہ مصفی (۱ عدد) مشک (۲ رتی) بیر بہوٹی پیس کر شیر برگد میں ملا کر چھوٹی کٹوری یا کاشک میں ایک چراغ روغن زرد سے روشن کیا جائے۔ اس کی لو پر کٹوری یا کاشک جس میں دوا رکھی ہے پندرہ منٹ تک گرم کیا جائے۔ بعدہٗ گولیاں بقدر نخود بنادیں۔

نسخہ منجن مستحکم وصفائی دندان

کوئلہ چوب بکائن۔ کھریا مٹی صاف شدہ جو بنی ہوئی دوکانوں پر ملتی ہے بصورت عدم دستیابی کھریا مٹی فلفل سیاہ۔ نمک سیاہ۔ مساوی وزن منجن دانتوں سے لگا کر لعاب گرادیں۔

حلوائے ستیاناسی مقوی مغلظ دافع سرعت و درد کمر در مزاج بارد موسم سرما

پانی کا نڈل مع نرم شاخ۔ ستیاناسی (مار) زرد پھول کی شہد خالص (مار)۔ مصری ملا کر قوام بنادیں۔ پھر آرد نخود مقشر (۳ تولہ)۔ میدہ گندم (۳ تولہ)۔ آرد غلہ کنگنی (۳ تولہ)۔ مغز پنبہ دانہ پسا ہوا (۳ تولہ)۔ روغن زرد (۱۲ تولہ) علیحدہ علیحدہ بریاں کر کے قوام میں ڈال کر پکادیں تا کہ حلوہ پک جائے۔ اس وقت دانہ ہیل سفید (۳ تولہ) روغن زرد (۱۲ تولہ) میں ڈال کر اس حلوہ کو داغ دے کر اس گھی سے قدرے اور پکائیں پھر اتار کر سبوس اسپغول ملادیں۔ پھر دانہ الائچی سفید (۳) جوتری (۱)۔ زعفران (۱)۔ عرق کیوڑہ (۲ تولہ)۔ عرق گلاب (۲ تولہ) میں پیس کر ملادیں اور مغز بادام مقشر مغز (اتولہ) چرونجی (اتولہ)۔ کھوپڑہ (اتولہ)۔ مغز چلغوزہ (اتولہ)۔ مغز پستہ (اتولہ)۔ مغز اخروٹ (۳ تولہ)۔ چہار مغز (۳ تولہ) نیمکوفتہ کر کے ملادیں خوراک ۶ ماشہ سے اتولہ تک ہمراہ شیر گاؤ۔

حلوائے مقوی ومولد ومغلظ

مغز بادام شیریں مقشر (۲ تولہ)۔ تودری زرد (۶/)۔ تودری سرخ (۶/)۔ بہمن سرخ (۶/)۔ بہمن سفید (۶/) دانہ الائچی سفید (۶)۔ ثعلب مصری (۶/) نشاستہ گندم (اتولہ) کھویہ شیر (۶ تولہ)۔ بنات سفید (۱۸ تولہ)۔ روغن زرد (۶ تولہ)۔ عرق بید مشک (۴ تولہ)۔ عرق گاؤ زباں (۸ تولہ)۔ مغز بادام پیس کر اور نشاستہ اور کھویا کو علیحدہ علیحدہ روغن زرد سے بریاں کر کے بقیہ ادویہ باریک پیس کر چھان کر مصری کا قوام عرقیات میں گاڑھا بنا کر اتار کر جملہ ادویہ ملالیں۔ آخر میں ورق نقرہ کلاں (۱۲ عدد)

زعفران (۱ر) عرق کیوڑہ (اتولہ) اضافہ فرمائیں۔ خوراک ۹ ماشہ سے اتولہ تک ہے۔

حلوائے مقوی باہ دافع جریان در ہر عمر

نخود (۔ مار) نارجیل خام میں جس میں پانی ہو بھر کر رکھ دیں۔ چار روز بعد نخود نکال کر سایہ میں خشک کر کے پیس کر میدہ بنالیں۔ پھر میدہ گندم (۶ تولہ) ملا کر روغن زرد گاؤ (مار) میں بریاں کریں اور مصری (مار) شیر گاؤ میں ڈال کر بطور حلوہ پکائیں۔ جب گھی چھوڑ دے اتار کر ثعلب مصری پنجہ دار۔ شقاقل مصری (۶ر) گوند ببول (۶ر)۔ تودریین (اتولہ)۔ تال مکھانہ (اتولہ)۔ پیس کر مغز بادام (۴ تولہ) مغز چلغوزہ (۴ تولہ)۔ مغز اخروٹ (۴ تولہ)۔ مغز پستہ (۴ تولہ)۔ مغز کدوئے (۴ تولہ)۔ مغز تخم پیٹھہ (۲ تولہ)۔ تخم خشخاش (اتولہ)۔ کشمش (اتولہ) نیمکوب کر کے ملادیں۔ زعفران (۲ر)۔ عرق کیوڑہ (۳ تولہ) میں حل کر کے ورق نقرہ (۳۰ عدد) اضافہ کریں۔ خوراک۔ ۲ تولہ صبح ہمراہ شیر گاؤ۔

برائے درد دنداں ومنع خون

تخم شبت (۶ر)۔ پھٹکری خام (۱ر)۔ عاقر قرحا (۳ر) درآب جوش دادہ مضمضہ کنند۔

منجن مستحکم دندان

زنجبیل فلفل سیاہ۔ پیپلا مول۔ گوند ببول۔ پوست ہلیلہ کلاں۔ پوست بہیڑہ۔ آملہ خشک۔ ناگرموتھہ۔ زیرہ سفید۔ مصطگی رومی۔ سنگجراحت۔ برادہ آہن مقناطیسی۔ کل بارہ دوائیں ہیں باریک پیس کر رکھ لیں۔ شب کو سوتے وقت مل کر لعاب گرادیں بغیر کلی کئے ہوئے سو رہیں جب سو کر اٹھیں تو گرم پانی سے کلی کریں۔

اگر مقناطیس نہ ملے تو سیسہ بندوق کی گولیوں کا ۲ تولہ برادہ کر کے ملادیں اور سب دوائیں ایک ایک تولہ ہوں۔

منجن مقوی دندان

کچلہ (ماء) وتخم املتاس (ماء) جلا کر نمک لاہوری (۶) سیاہ مرچ (۶) چاروں چیز پیس کر ایک دو مرتبہ روز ملا جائے اور نیم گرم پانی سے کلی کی جائے۔

تدابیر بواسیر

رسوت زرد (اتولہ)۔ درآب برگ (۵ تولہ) بکوئے سبز تر کردہ درآفتاب نہند کو خشک شدہ قابل حب بستن شود پس بقدر کنار حب بستہ یک حب ہر روز بخورند۔

دوا برائے بواسیر نہایت مجرب

کوڑی زرد سوختہ (۳ر)۔ طباشیر (۳ر)۔ دانہ ہیل خورد (۳ر)۔ اصل السوس (۳ر) کوفتہ بیختہ دوازدہ حصہ ویک حصہ ہر روز ہمراہ مسکہ (۵ تولہ) بخورد۔ درحالت حمل نباید خورد۔ پرہیز۔ از گوشت گاؤ۔ بازنجان روغن تلخ لازم دانند۔

نسخہ برائے بواسیر

کوبخ کی بیل اور پتے اور پھلی بھی۔ اگر ہری ہو کوٹ کر عرق نکال کر ۵ تولہ عرق پینے سے اگر قے نہ ہوئی تو تمام عمر کے لئے ورنہ بارہ برس کے لئے نجات ہو جاتی ہے۔

ایضاً برائے بواسیر خونی

ریٹھہ کے اوپر کا پوست جلا کر کوئلہ کر کے پیس کر اس میں ہموزن پپڑیا کتھہ ملا کر ایک رتی روزانہ کو خالی یا کسی چیز کے ساتھ کھالے۔ سات روز تک اور تین روز نمک نہ کھائے تو چھ ماہ تک کیلئے نجات ہو جائے۔

سانپ ڈسے ہوئے کا علاج... پہلا علاج

مرغی کا چوزہ لے کر اس کی مقعد کے اردگرد سے پر اکھاڑ کر جس جگہ سانپ نے ڈسا ہے اس پر چوزہ کا مقعد کو لگائے رکھیں جب وہ مرجائے دوسرے چوزہ کو اسی طرح کریں وہ مرجائے تو اور چوزہ کو اسی طرح لگائیں۔ جب چوزہ مرنے بند ہو جائیں سمجھ

لیں کہ زہر خارج ہو گیا ہے۔ان شاءاللہ تعالیٰ آرام ہو جائے گا۔

دوسرا علاج

ایک مٹھی کتا گھانس کر رگڑ کر پانی میں گھول دیں اور سانپ ڈسے ہوئے کو پلائیں اور پلاتے وقت سانپ ڈسے ہوئے کے کانوں میں پیپل کی لکڑی رکھ دیں۔

بچھو ڈسے ہوئے کا علاج

اگر بچھو ڈس جائے تو مرغی کو دو چار منٹ تک پکڑ کر چھوڑ دیں۔چھوڑنے کے بعد وہ مرغی فوراً بیٹ کرے گی بس اس کی تازہ بیٹ کو لے کر اس کے اوپر لگا دیں۔دو چار منٹ کے بعد بالکل آرام ہو جائے گا۔ان شاءاللہ تعالیٰ۔

زہر خوردہ کے اثر کی پہچان

زمین قند ایک چاول کی قدر زہر خوردہ کو کھلائیں۔اگر زہر کا اثر باقی ہے تو زبان پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔اور اگر زہر کا اثر زائل ہو چکا ہے تو زبان پھٹ جائے گی تو پھر اس کی تدبیر یہ ہے کہ اس کو گھی پلا دیں۔

حب محافظ ہیضہ و بحالت ہیضہ مفید

گل مدار تازہ (۴ تولہ)۔فلفل سیاہ (اتولہ)۔دار فلفل (اتولہ)۔سہاگہ بریاں (ا تولہ)۔باریک پیس کر عرق گلاب میں گولیاں بقدر نخود بنائیں۔حفظ صحت کے لئے ایک گولی روزانہ شب کو اور بحالت مرض دو دو گولی ہمراہ عرق بادیان۔عرق گلاب سکنجبین سادہ (۲ تولہ)۔پیاس کے واسطے برگ نیم سبز پیس کر پنڈول مٹی ملا کر گولہ بنا کر اس پر کپڑا مٹی سے لپیٹ کر آگ میں سرخ کر کے نتھار نتھار پانی پلا دیں۔

حب ہیضہ کہ مریض را بحالت روی صحت بخشد

پوست بیخ مدار (۲ تولہ)۔فلفل سیاہ (اتولہ)۔باریک پیس کر آب ادرک میں گولیاں بقدر فلفل بنا کر دو گولی ہمراہ عرق گلاب یا عرق بادیان یا آب برگ نیم جس کا نسخہ اوپر گزر ا دیں۔

نسخہ حب محافظ صحت وقت تبدیل موسم

سہاگہ بریاں۔ طباشیر۔ ست گلو۔ فلفل سیاہ۔ دانہ الائچی سفید۔ مغز کرنجوہ سب ہموزن باریک پیس کر عرق ادرک عرق گلاب میں کھرل کر کے جب گولیاں بندھنے کے قابل ہو جائیں بقدر نخود گولیاں بنا کر ورق نقرہ لپیٹ دیں۔ خوراک ۲ گولی وقت خواب شیر گاؤ نیم گرم قدرے قند ملا کر نوش فرمائیں۔ یہ گولیاں محافظ تپ فصلی ونزلہ و مقوی معدہ و ہاضم ہیں۔ بصورت تپ فصلی دو گولیاں صبح دو دو پہر دو رات کو پانی کے ساتھ دیں۔ خواہ کسی وقت دی جائے کوئی نقصان نہیں۔

لعوق سپستان کلاں نافع سعال حار مانع نزلہ

عناب سپستان (۲۵ دانہ) اصل السوس (۶ /)۔ تخم خطمی (۶ /)۔ پوست خشخاش (اتولہ)۔ بہدانہ (۱۰ تولہ) تخم خیارین نیمکوفتہ (۲ تولہ)۔ درآب تر کردہ جوشدادہ صاف نمودہ۔ شیرہ جو مقشر شیرہ (۶) مغز بادام مقشر شیرہ (۶) تخم خشخاش (۶)۔ شیرہ مغز تخم باقلا درہمیں آب برآوردہ شکر سفید (۱۵ تولہ) آمیختہ قوام نمودہ کتیرا (۱)۔ صمغ عربی (۱)۔ رب السوس سائیدہ بیامیزند۔

حب تقویت اعضاء رئیسہ

مروارید ناسفتہ (۱) یاقوت سرخ (۴)۔ زمرد بز (۱)۔ ورق نقرہ (۲)۔ ورق طلاء (۲ سرخ) کشتہ مرجان (اسرخ)۔ کشتہ قلعی (۱)۔ کہارخراطین (۲)۔ کہارتر پھلہ (۲)۔ مشک (۱)۔ عنبر اشہب (۲ سرخ)۔ زعفران خالص (۱)۔

تخم گاؤزبان (۲)۔ کشتہ فولاد (اسرخ)

محلول کرنے والی ادویہ کو عرق بید مشک میں محلول کر کے سب کو ملا کر لعاب صمغ عربی میں بقدر نخود گولیاں بنالیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام ہر طرح کے ضعیف المزاج کو مفید ہو گی بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ موسم سرما میں شربت انگور کے ساتھ اور موسم گرما میں

شربت انار اور دیگر مفرحات مناسبہ کے ساتھ استعمال کریں۔

سفوف مخرج حصاۃ گردہ ومثانہ بلا تکلیف

کنجشک جس کو مولا کہتے ہیں۔ اس کو ذبح کر کے کل اجزاء لے کر ایک مٹی کے برتن میں منہ بند کر کے رکھیں اور اوپر سے گلحکمت کر کے اپلوں کی آنچ میں پھونک لیں۔ اسی طرح حجر الیہود کو ایک مٹی کے برتن میں شورہ قلمی تہ دیکر رکھیں اور اوپر سے گل حکمت کر کے پھونک لیں اور شورہ قلمی کو ایک کڑھائی یا توے میں بچھا کر آگ پر رکھیں اور اس پر گندک آملہ سار کو خوب باریک پیس کر کے چٹکی چٹکی چھڑکیں۔ اپنے آپ کو اس کے دھوئیں کے رُخ سے محفوظ رکھیں اور جلدی جلدی شورہ کو چلاتے جائیں۔ ذرا سی دیر میں شورہ پگھل جائے گا اس میں آگ پیدا ہو جائے گی۔ اس کو اتار کر جلدی سے بجھا لیں۔ پوست خربزہ کو جلا کر اس کی راکھ سے نمک بنالیں یہ چار جزو ہوئے سب کو برابر برابر لے کر تین ماشہ کی مقدار میں کھائیں اور اوپر سے انڈا ہولی ایک بوٹی معروف بقدر چھ ماشہ اور فلفل سیاہ (۷ عدد) پانی میں پیس کر چھ سات روز تک پی لیا کریں سنگ مثانہ اور سنگ گردہ ریزہ ریزہ ہو کر بلا تکلیف نکل جائے گا۔

حب دافع درد گردہ

انہیں چاروں مساوی اجزاء میں کل کے برابر مغز تخم کرنجوہ ملالیں اور گولیاں بنا کر مریض کو کھلائیں۔ چار چھ گولیوں میں تڑپتے ہوئے مریض کو ان شاء اللہ تعالیٰ فوراً افاقہ ہوگا۔ اس کے ساتھ شیرہ حب القلت۔ شیرہ حب کاکنج سکنجبین بزوری کے ساتھ بھی پلائیں۔ جن مریضوں کو اکثر پتھری اور درد گردہ کی شکایت رہتی ہے ہر ماہ میں کم از کم تین روز سفوف مذکورہ کو شیرہ انڈا ہولی۔ شیرہ فلفل سیاہ (۴)۔ شیرہ حب القلت (۴)۔ شیرہ حب کاکنج (۴) کے ساتھ سکنجبین بزوری ڈال کر پی لیا کریں۔ درد گردہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہیں گے۔

حب دافع دردریحی وقولنج ریحی

مغز تخم کرنجوہ (۹ر)۔ فلفل سیاہ (ار) نمک سیاہ (۳ر) گل آکھ (۳ر) حلتیت (ار) کو باریک پیس کر بقدر نخود گولیاں بنا کر وقت ضرورت مریض کو کھلائیں درد سے ان شاء اللہ فوراً افاقہ ہوگا۔

عرق دافع وجع الفواد

دج شیریں۔ صعتر فارسی۔ اجوائن خراسانی۔ بادیان سب کو چار چار تولہ لے کر ایک بوتل بطریق معروف عرق کشید کرلیں اور وقت ضرورت بقدر ۷تولہ یا ۱۰تولہ سکنجبین عسلی کے ساتھ اور ضرورت رہے تو حب مذکورہ بالا بھی کھلا دیں۔

ان شاء اللہ شدید سے شدید درد فوراً زائل ہوجائے گا۔ شدت درد سے غشی کی حالت پیدا ہوجانے پر بھی افاقہ ہوجاتا ہے۔

عرق عطاش

تخم خرفہ سیاہ (رمار)۔ تخم بارتنگ (رمار)۔ تخم ریحاں (رمار)۔ بادیان (رر مار)۔ پودینہ خشک (رر مار)۔ الائچی سفید (رمار)۔ الائچی سرخ (رمار)۔ عناب ولایتی (رمار)۔ زیرہ سفید (رمار)۔ مغز کنول گٹہ (اتولہ)۔ صندل سفید (اتولہ)۔ صندل سرخ (اتولہ)۔ طباشیر (۶ر) گلوئے سبز (رمار)۔ صمغ عربی (اتولہ)۔ خاکسی (رر مار)۔ برگ گاوزباں سیک نیب (ماء)۔ اس کا عرق ۳بوتل یا ۴بوتل بطریق معروف کشید کرلیں۔ بچوں کو دودھ نکلنے کے زمانہ میں جو پیاس پیدا ہوجاتی ہے دست جاری ہوجاتے ہیں۔ بخار پیدا ہوجاتا ہے یا بلا دانتوں کے مرض عطاش یعنی چنٹا ہوجاتا ہے اس میں بے حد فائدہ ہوتا ہے۔ شربت بنفشہ وغیرہ بقدر ضرورت اور مناسب مزاج کے ملا کر تھوڑا تھوڑا دیں۔

عرق ہاضم وکاسر ریاح ومشتہی طعام

بادیان (ارمار)۔ پودینہ خشک (رمار)۔ الائچی سرخ (رمار)۔ الائچی سفید۔ گل

سرخ ۔ باذج ہندی (ماء)۔ زیرہ سیاہ (۳تولہ)۔ زیرہ سفید (۳تولہ)۔ برگ سنائی (ماء)۔ صغیر فارسی (ماء)۔ مصطگی رومی (ماء)۔ کشنیز خشک (۵تولہ)۔ کچری (ماء)۔ شیطرج ہندی (ماء)۔ عودغرقی (ماء)۔ ناگوکیسر (اتولہ) پوست ترنج (۳تولہ)۔ زرنب (اتولہ)۔ نمک سیاہ (ماء)۔

نمک لاہوری (ماء)۔ اجوائن دیسی (ماء)۔ سہاگہ چوکیہ (۳)۔ مغز تخم کرنجوہ (ماء)۔ زربناد (ماء)۔ سب کو لے کر تیرہ یا چودہ بوتل عرق نکالیں اور صبح وشام بقدر دس دس تولہ پی لیا کریں۔ تبخیر معدہ اور ضعف اشتہاء اور ریح باسوری گرانی اعضاء سب کے لیے تیر بہدف ہے۔ چندروز متواتر استعمال کیا جائے۔

مسکن تبخیر

کتنی ہی تبخیر کیوں نہ ہو اس سفوف کو استعمال کرنے سے دوسرے تیسرے روز افاقہ بعونہ تعالیٰ ہوجاتا ہے۔ نسخہ یہ ہے۔ مغز تخم کرنجوہ (نصف)۔ ست گلو اصلی (۲سرخ) فلفل سیاہ (۲عدد)۔ نبات سفید (۴سرخ) سب کو خوب باریک کرکے پھانک لیں اور اوپر سے شربت بزوری معتدل۔ عرق بادیان۔ عرق مکوہ میں ملا کر صبح کے وقت پی لیں۔

کحل الامیر

مرزا امیر بیگ مرحوم ساکن محمدی ضلع کھیری کا عطا کیا ہوا یہ ایک خاص سرمہ ہے جس میں احقر نے کچھ اضافہ کرکے عجیب کردیا ہے۔ سیاہ سانپ کے پھن کو جس کو کچلا نہ گیا ہو کاٹ لیں اور اس میں سرمہ سیاہ جس کو گائے کے گھی میں خوب کھرل کیا گیا ہو گولا بنا کر رکھیں اور اس کے منہ کو سی کر ایک مٹی کے برتن میں رکھ کر گل حکمت کرکے اپلوں کی آگ میں پھونک لیں جب ٹھنڈا ہوجائے اس سرمہ کی ڈبی کو نکال کر کھرل کریں اور اس میں ایک تولہ کی مقدار پر زمرد سبز۔ سنگ یشب۔ مروارید ناسفتہ ڈالیں اور آب افشردہ گل چنبیلی یک صد عدد کے ساتھ کھرل کریں۔ نہایت مقوی بصر ہوگا۔

حب ثلثہ

صبر سقوطری (۷ر ماشہ)۔ تیزیات۔ برگ گھیکوار (۷عدد)۔ تینوں اجزاء اسی طریقہ سے لے کر گولیاں بنالیں۔ اگر دوا خشک نہ ہو تو آفتاب میں رکھ کر خشک کرلیں۔ تیزیات ایک پیسہ کی خواہ کتنی ہی ہو یہ ایک فقیری جو حضرت حافظ شاہ کرامت علی صاحب مرحوم شاہجہانپوری کا نسخہ ہے جن کے متعلق یہ سنا گیا ہے کہ ان سے بوٹیاں اپنی خاصیت بتاتی تھیں۔ یا ان کو کشف سے اس کی خاصیت معلوم ہو جاتی۔ یہ دافع قبض اور ملین شکم ہے بلغمی مزاج کے لئے نیز ریح باسوری کے لئے بے حد سودمند ہے۔

حب جدری

گل نیب حلتیت۔ فلفل سیاہ۔ مویز منقی چاروں چیزوں کو ہموزن لے کر پیس کر گولیاں بنالیں۔ موتی جھارا اور چیچک کے نکالنے کے لئے بے حد مفید ہے۔ موتی جھار اس کے کھانے سے بہت جلد نکل آتا ہے اور بخار جاتا رہتا ہے اس کو قوی کرنے لئے مروارید ناسفتہ ایک یا دو گولی میں رکھ کر کھلائیں۔

مرہم آکلہ

بچہ سگ نوزائیدہ کو ذبح کر کے معہ کل اجزاء کے ایک مٹی کے برتن میں رکھ کر گل حکمت کر کے اُپلوں کی آگ میں پھونک لیں۔ پھر اس کو نکال کر باریک سفوف کرلیں۔ اور سفوف ایک تولہ لے کر روغن چنبیلی (اتولہ)۔ روغن گل (۶)۔ روغن صندل (ا) ملا کر زخموں پر لگائیں اور صرف راکھ مذکورہ بھی علاوہ مرہم کے لگائیں۔

سنون پیریا

شب یمانی بریاں (ا)۔ برگ گل کیلہ سوختہ۔ بہ تخم املتاس بریاں (۷عدد)۔ دم الاخوین (ا) باریک سائیدہ سفوف کرلیں اور کچلا ایک بکری کی نلی میں رکھ کر منہ بند کر کے پھونک لیں اور دال ارہر (۲تولہ)۔ نمک طعام (۲تولہ)۔ بھلانواں

(۲تولہ)۔ کتھ سفید (۲تولہ)۔ مرچ سرخ (۲تولہ) تمباکوئے خوردنی (۲تولہ) کو خوب باریک کر کے ایک مٹی کے برتن میں رکھ کر گل حکمت کر کے پھونک لیں۔ پھر سبکو ملا کر خوب باریک کر کے صبح وشام استعمال کریں اور تھوڑی دیر کلی نہ کریں۔

حب اختناق الرحم

حب بلساں۔ عود بلساں۔ جند بید ستر فلفل سیاہ۔ زعفران۔ دارچینی۔ گل اسطو خودوس سب کو ہموزن لے کر گلقند عسلی میں پیس کر اس کے شیرہ میں حبوب بقدر نخود بنالیں۔ جن عورتوں کو دورہ کی شکایت ہو۔ ایک ایک گولی صبح و شام شربت بزوری (۱۰تولہ) آب کدوئے (۵تولہ) دراز کے ساتھ استعمال کریں بے حد مفید ہے۔

مرہم بواسیر

پہلے سیاہ بچھوؤں (ماء) کو روغن کنجد (ماء) میں خوب جلا کر تیل نکال لیں۔ پھر اس میں بیگنوں کے بھٹوؤں (یعنی ڈنٹھلوں جن میں بیگن لگا ہوتا ہے) کالا پانی ڈال کر پکالیں۔ جب پانی خشک ہوجائے اس میں خاکستر سرسگ (۶)۔ شب یمانی بریاں (۳)۔ سفیدہ کاشغری (۶)۔ مردار سنگ (۳)۔ مغز تخم بکائن (۳)۔ ڈنڈی ہارسنگھار (۳) کو باریک پیس کر ملالیں اور ذرا سا موم ملالیں مرہم تیار ہوجائے گا اس کو وقت ضرورت لگائیں اور بہتر یہ ہے کہ آبدست کے بعد لگالیا کریں۔ خونی و بادی دونوں کے لئے مفید ہے اور خونی بواسیر میں بہتر یہ ہے کہ آبدست لینے سے قبل دونوں ہاتھ دھوڈالا کریں۔ اس عمل سے خون بہت جلد بند ہوجاتا ہے۔

حب بواسیر

مغز نیمکولی کو باریک پیس کر اس میں ادویہ ذیل کو اس ترکیب سے ملائیں کہ رسوت زرد کو آب ترب میں اور ہلیلہ سیاہ کو آگ برگ مکوہ سبز میں مقل ازرق کو آب برگ نیب میں تخم گندنا کو آب گل گیندہ میں تین چار دن شب و روز تر کر کے خشک کریں اور مغز تخم بکائن زیرہ سیاہ سب ادویہ ہموزن لیکر اب ککروندہ میں ملا کر

گوندھیں۔ مریض کو اگر قبض زیادہ ہو تو صبر سقوطری مدبر بھی ملالیں اور صبح وشام ایک ایک دو دو بقدر ضرورت گولیاں کھالیا کریں۔

حب ملین

عصارہ ریوند (ا تولہ) ست املی کو باریک پیس کر مونگ کی برابر گولیاں تیار کرلیں۔ ایک یا دو بقدر ضرورت کھلانے سے دست آجاتا ہے بلغم کے لئے بے حد مفید ہے بچوں کو پسلی کے مرض میں کھلانا سودمند ہوتا ہے۔

شربت صدر

برگ اروسہ (ر مار) زرد کو لے کر ایک بوتل عرق کشید کریں اور اس میں ایک چھٹانک چونا بے بجھا ڈال کر خوب حل کردیں پھر اس پانی کو آہستگی سے نکال کر دوسرے برتن میں رکھیں اور اس میں تخم حلبہ (۲)۔ تخم کتاں (۲تولہ)۔ گل زوفا (اتولہ)۔ ابریشم خام مقرض (۶)۔ اصل السوس (۱۰تولہ) مقشر ڈال کر جوش دے کر صاف کرلیں۔ اس مصفے پانی میں صمغ عربی سریشم ماہی (۶ ماشہ) کوفتہ کو پوٹلی میں باندھ کر پکائیں اور پکتے وقت پاؤ بھر شکر ڈالیں جب قوام ہوجائے اتارلیں۔ ۲تولہ کی مقدار میں عرق گاؤزباں آدھ پاؤ کے ہمراہ سوتے وقت پیا کریں۔ بلغم سینہ سے صاف ہوجائے گا حب ملین ایک یا دو عدد ساتویں آٹھویں روز کھالیں۔ اس طرح اگر چالیس روز موسم سرما میں استعمال کریں۔ سعال بلغمی اور دمہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

قیروطی ذات الجنب

گل بنفشہ (تولہ)۔ گل بابونہ (تولہ)۔ تخم کتان (۲ تولہ)۔ تخم حلبہ (اتولہ)۔ فلوس (تولہ) خیارشنبر۔ مکوہ خشک (تولہ) کو پانی میں خوب پکا کر مل کر چھان لیں۔ پھر اس میں روغن کنجد ڈال کر دوبارہ اس قدر پکائیں پانی نہ رہے۔ اس میں زعفران (۲)۔ موم (۲) مصطگی رومی (۳)۔ نمک لاہوری (ا) ملا کر قیروطی تیار کرلیں۔ ذات الجنب میں

پسلیوں پر اور دیگر اعضاء کے درد کے لئے لگانا بے حد مفید ہے۔

حب رمد سیاہ

برگ حنا خشک کو ایک سیر پانی میں اس قدر پکائیں کہ آدھ پاؤ پانی مل کر چھاننے سے رہ جائے۔ پھر اس میں ایک تولہ افیون اور چھ ماشہ شب یمانی بریاں ڈالیں اور نیب کی لکڑی سے پکتے وقت چلاتے رہیں۔ جب قوام گاڑھا ہو جائے اتار کر گولیاں بنالیں۔ دکھتی ہوئی اور سرخی چشم و نزلہ اور ابتدائی جالے کے دفع کرنے کیلئے بے حد مفید ہے۔

فائدہ طبیہ مجربہ

(من الحافظ محمد اسمٰعیل الدہلوی) عرق گلاب کی ترکیب یہ ہے کہ صبح و شام دو تولہ یا تین تولہ میں قدرے مصری ملا کر برف کے ہمراہ استعمال کریں۔ اگر برف نہ مل سکے قدرے پانی ملا کر نوش کریں۔ یہ معدہ و جگر کی خوب اصلاح کرتا ہے۔ بادی بواسیر کے لئے بھی خاص چیز ہے۔ مگر یہ ہر مزاج کی موافق نہیں۔ لہٰذا کسی طبیب سے مشورہ کرلیں۔

دیگر برائے پیریا

(از موصوف) سفید چمیلی کے پتے تین چار تولہ لے کر بقدر ضرورت پانی میں دو تین بار جوش دے کر چھان لیا جائے جب سرد ہو جائے کلیاں کی جائیں۔ دانتوں کے پیریا کے لئے بہت نافع ہے۔ تجربہ ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ مریض صاحب نزلہ نہ ہو۔ موسم گرم میں اور گرم مزاج کے لئے مناسب ہے۔

نسخہ حبوب گل نا شگفتہ مدار برائے اصلاح معدہ و جگر و دافع ریاح و رافع قبض

گل مدار (۴ تولہ)۔ فلفل سیاہ (۶ تولہ)۔ نمک سیاہ (۲ تولہ)۔ فلفل دراز (۲ تولہ)۔ سہاگہ بریان (۳ تولہ)۔ پودینہ خشک (۲ تولہ)۔ نوشادر (۲ تولہ)۔ بالچھڑ (تولہ)۔ زنجبیل (تولہ)۔ بادیان (تولہ)۔ کپور کا نچلی (تولہ) ہلیلہ کابلی (تولہ)۔ ہلیلہ زرد (تولہ)۔ برگ سنا (۲ تولہ)۔ نمک لاہوری (۳ تولہ)۔ الائچی کلاں

(تولہ)۔ جاوتری (تولہ)۔ لونگ (۳تولہ)۔ جائفل (تولہ)۔ نمک دیسی (۲ تولہ)۔ درعرق گلاب یا ادرک وعرق سونف سائیدہ حبوب بقدر کنار ہڈشتی بندند۔

چورن ہاضم

پودینہ خشک (اتولہ)۔ پوست سیماق (۶)۔ نمک ضعام (۶) فلفل سیاہ (۳/) کوفتہ بیختہ سفوف سازند خوراک ۳ ماشہ۔

(برائے رعاف)۔ کشتہ مرجان (۲ رتی)۔ کشتہ پوست بیضہ مرغ (۲ رتی)۔ پھٹکری سفید (۲رتی) بریان افیون باریک سائیدہ سعوط سازند۔

برائے اکثر اقسام پیچش

بہدانہ (۶/)۔ زیرہ سفید (۶/)۔ گلقند آفتابی (۶/) باریک سائیدہ حبوب بقدر نخود بندند۔ خوراک دوحب ہمراہ آب تازہ بعداز ہریک ساعت۔

برائے یبوست وخشونت اطراف

گلیسرین (۴تولہ)۔ بورکس (اتولہ)۔ عرق گلاب (۲تولہ)

برائے دردزانو

گائے یا کڑہ کی جوزیادہ عمر کی نہ ہوں ہڈیاں یا بکرے کی گھٹنوں کو نچوں اور نلی اگلے دست کے سرے کی ہڈیاں پاؤ سیر۔ تین پاؤ پانی میں ڈال کر اور پوٹلی میں دھنیہ۔ لہسن۔ پیاز۔ دارچینی۔ الائچی کلاں فلفل سیاہ بقدر ضرورت اور نمک بقدر ضرورت ڈال کر جوش دیا جائے۔ جب پون پاؤ رہ جائے زیرہ سیاہ۔ الائچی خورد۔ روغن زردیا مکھن تازہ یا روغن بادام (۶) سے بگھار کر نوش کیا جائے۔

نسخہ چورن

جس کے یہ فوائد ہیں۔ (۱) معدہ کو قوت دینا (۲) قبض کو دور کرنا (۳) بھوک بڑھانا (۴) بدہضمی کو دور کرنا (۵) دست وقے ہیضے کو دور کرنا (۶) پیٹ کے درد کو دور

کرنا (۷) ریح معدہ کو دور کرنا۔ سونٹھ (۲ تولہ)۔ سونف (۲ تولہ)۔ کالی مرچ (۲ تولہ) اجوائن موٹے دانہ کی (۲ تولہ)۔ پودینہ خشک (۲ تولہ)۔ دار چینی (۱ تولہ)۔ مگھہ پیپل (۱ تولہ)۔ نمک لاہوری (۲ تولہ)۔ نمک سیاہ (۲ تولہ)۔ سہاگہ خام (۲ تولہ)۔ نوشادر (۴ تولہ)۔ سب دواؤں کو جدا کوٹ کر باریک چھلنی میں چھان کر سب کو خوب ملالیں۔ پھر کسی بوتل میں محفوظ کرلیں۔ صبح وشام کھانا کھانے کے بعد کلی کر کے منہ صاف کر کے ۴ رتی سے ۲ ماشہ تک پانی کی گھونٹ کے ساتھ کھالیا کریں۔ بچہ کے لئے ۲ رتی سے ۸ رتی تک۔ اگر زیادہ بھی کھالیا جائے تو کچھ ضرر نہیں۔

تدبیر کلی برائے زکام

زکام بلاحرارت کے نہیں ہوتا۔ یعنی مادہ بلغمی میں حرارت شامل ہو کر ہوتا ہے۔ اور حرارت کا خاصہ ہے کہ جلد فنا ہو جاتی ہے لہٰذا زکام کی دو حالتیں ہوتی ہیں شروع اور ختم۔ شروع میں حرارت غالب ہوتی ہے اور آخر میں صرف بلغم رہ جاتا ہے بنا بریں شروع علاج بارد ہونا چاہیے اخیر میں حار۔ اس کے خلاف کرنا غلطی ہے۔ اور شروع اور ختم کے درمیان میں بتدریج تدبیر بارد سے حار کی طرف انتقال کیا جائے۔

دوا برائے شروع زکام

عناب (۵ دانہ)۔ مویز منقی (۹ دانہ) خیساندہ کر کے شکر سفید ملا کر پیا جائے۔ اس میں مویز منقی صرف اصلاح عناب کے لئے ہے کیونکہ عناب کسی قدر معدہ کو مضر ہے۔ دو روز صبح شام پینے کے بعد اس میں گل بنفشہ (۵ ماشہ) اور بڑھالیں اور دو روز کے بعد اگر کھانسی ہو تو اصل السوس (۴ر)۔ سپستان (۹ دانہ) بھی بڑھالیں اور بجائے خیساندہ کے جوشاندہ کرلیں پھر دو دن کے بعد ابریشم (۳)۔ اسطوخودوس (۳) اضافہ کرلیں اور مناسب ہے کہ اس کے ساتھ تقویت دماغ کے لئے خمیرہ گاؤزبان (۷) بھی کھائیں۔ زکام میں شروع سے اخیر تک تدہین منع ہے بوجہ تسدید مسام کے کیونکہ اس سے احتقان حرارت ہوتا ہے۔ (از نالہ عندلیب ص ۴۴۷)۔

اگر کسے قدرے سیماب۔ رابادو چندان وزنش اوراق طلاء راضم نموده بشکل حب ساختہ درمیان پارچہ بسان تعویذ دوختہ بہ پیش خویش نگاہدارد از ایذاء وتصدیع شپش محفوظ می ماند واگر دروقت سردی وگرانی شکم واوجاع بارده وازیں قسم ہمہ امراض کہ داشتہ باشد قدرے ازمیان آن تعویذ برآورده بخورد۔ بفضل موثر حقیقی زود صحت وشفا یابد۔ واگر کسے سیماب رابمیان روغن خوشبو یادیگر عطریات چندروز بدارد باز آں رابخود مالد کم مگس وپشہ ودیگر حشرات ارضی وہوام بربدنش می نشیند وپیرامونش میگردد شپش خود ہرگز در جامہ ازش نمی ماند واگر آں تعویذ رادروقت پختن طعام رشتہ بستہ دروانداز ندوبعد پختہ شدنش برآرند آن طعام خیلے لذیذ وبامزہ وزود ہضم وگوارا می شود وہماں یک تعویذ ہمیشہ بکاری آید وہیچ نمی کاہد واگر آں راظرف آب درآرند وآں آب رامی نوشیده باشند بسیار فوائد دارد وبیشتر امراض سردی وبلغم رادفع گرداند وضرر تغییر وتبدیل آب وہوانمی رساند وکرم شکم می میراند۔ واگر کسے آں حب رادردہاں دارد بوئے بدازدہن برود۔ واگر سیماب رابا آب برگ ترب حل کرده قدرے کافور وکبابہ وقرنفل ممزوج ساختہ درفتیلہ۔ مالیده چراغ افروز دواز آں خانہ حشرات ارضی وہوام کم می شود۔

ایضاً ص ۱۵۱۴

بشتوآن دوای سائیده خشک کہ برجراحت آں مردم پاشیدم زاک ست کہ آں رابزبان ہندی پھٹکری می نامند وآں مرہم چیز سہل وآسان ست کہ دوجز ودارد یکے سفیده کاشغری بوزن یک دام دودم روغن کنجد بوزن چاردام۔ اول روغن رادرظرف آہن گرم کنند۔ بعدازاں سفیده راباریک سائیده درآں انداختہ ازدستہ آہن حل میکرده باشند۔ چندانکہ مخلوط گردیده رنگ سیاه پیدا کند۔ بعده از آتش فرود آرند دونگاه دارند بوقت حاجت بکار برند برائے ہرقسم دنبل وناسور وزخم وسوختہ آتش مجرب است وآں چیز کہ برنبض شریف حضرت گذاشتم پرہائے جانور بوتیمار ست کہ بزبان ہندی آنرا۔ بگلہ گویند وایں پرہا میان بغل وزیر بازوہائے اوغلولہ شده می ماند وبسیار نازک

و بے ریشہ می باشد۔ آنرا گرفتہ نگاہدارند و بوقت ضرورت بالائے رگے و زخمے کہ ازاں خون جاری باشد بباشند۔ ان شاء اللہ تعالیٰ زود بند خواہد گردید۔

نسخہ مجوزہ حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ بقلم محمد قاسم

محمد ہاشم سوداگران مراد آباد۔ زردی بیضہ مرغ۔ روغن زرد (۴ چھ)۔ شکر سفید (۸ چھ) حلوا سازند بعدہ ورق طلاء (۱)۔ ورق نقرہ (۲)۔ موتی (۱)۔ صدف صادق (۲)۔ دانہ الائچی خورد (۱)۔ مغز بادام مقشر (۲ تولہ)۔ مغز پستہ مقشر (۲ تولہ)۔ خوب حل کر کے حلوے میں ملایا جائے۔ خوراک ایک تولہ علی الصبح اور ایک تولہ بوقت خواب خط میں لکھا تھا کہ یہ نسخہ تقویت کے لئے بہت مفید ہے۔

ایک شخص حضرت کے متعلقین سے بہت عرصہ سے علیل تھے ان کی اہلیہ نے حضرت کو خواب میں دیکھا۔ یہ نسخہ ارشاد فرمایا اس سے صحت ہوگئی۔

نسخہ تقویت

زنجبیل۔ خولنجان۔ کباب۔ چینی۔ عاقرقرحا۔ عود خام۔ قرنفل۔ نخود سیاہ۔ بسباسہ۔ پوست خشخاش۔ نانخواہ۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ سپستان ہمہ ادویہ ہموزن کوفتہ بیختہ آمیختہ شکر سفید و عسل مصفی در شیر گاؤ از ہر یک بقدر حاجت ایں ہر سہ را در ہم کردہ بقوام آرند و سائر ادویہ را بالقوام آمیزند۔ مقدار خوراک ۵ ماشہ۔

نسخہ برائے فوائد ذیل

عناب ولایتی (۔ ماشہ) چوب چینی (۵ تولہ)۔ صندل سرخ (۲ تولہ) صندل سفید (۲ تولہ) منڈی (۵ تولہ)۔ گل سرخ (۵ تولہ)۔ شب در آب تر کردہ صبح جوشدادہ در شکر (ماء) سفید قوام ساختہ شربت سازند۔ خوراک صبح ۲ تولہ شام (۲) تولہ ہمراہ آب تازہ بنوشند در موسم گرما سرد نوشتند و در سرما نیم گرم و وقت نزلہ موقوف سازند۔ برائے آشوب چشم۔ وسوداویت اور چیچک سے قبل اور بعد چیچک و پیچش و بخار و

برائے خارش و برائے بثورات موسم گرما مجرب است۔

نسخہ شربت صدر

بنسخہ دیگر علاوہ حصہ دوم۔ برگ گاؤزبان (۸ تولہ)۔ گل گاؤزبان (۵ تولہ)۔ عناب (۸ تولہ)۔ پرشیاؤشیاں (۱۰ تولہ)۔ کوکنار (۵ تولہ)۔ اصل السوس مقشر (۸ تولہ)۔ تخم کتاں (۱۰ تولہ)۔ گل بنفشہ (۱۰ تولہ) بیدانہ (۵ تولہ)۔ بادیان (۱۰ تولہ)۔ اجوائن دیسی سپستان (۱۰ تولہ) ابریشم مقرض (۵ تولہ) قند سفید (۲ مار)

نسخہ سفوف برائے ہضم طعام

نمک سیاہ نمک لاہوری۔ نمک سفید۔ نوشادر۔ نمک سانبھر۔ مساوی وزن گرفتہ سفوف سازند

نسخہ حبوب برائے بواسیر بادی

سوت مصفی (۲ تولہ)۔ نرکچور (۴ر)۔ ثمر بکائن (۴ر) مقل ازرق (۴ر)۔ تخم گندنا (۴ر) صبر زرد (۴ر) مصطگی رومی (۴ر) مویز منقی (۱ تولہ)۔ مغز بادام (۱ تولہ) درآب کگروندہ بقدر کنار وشتی حبوب بندند۔ یک صبح و یک شام بخورند۔

نسخہ سفوف دافع تبخیر

بادیان (ءمار) زنجبیل (ءمار) دانہ الائچی کلاں (مار) اصل السوس مقشر (ءمار) مرچ سیاہ (رر مار) نمک لاہوری (رر مار)۔ نمک سیاہ (رر مار)۔ نوشادر (رر مار) کوفتہ بیختہ سفوف سازند۔ خوراک ٦ ماشہ۔

نسخہ مرہم برائے بواسیر خونی و بادی

گائے کی نلی کا گودا بیگن کی ڈنڈی جڑ سے جتنی اس میں جل سکتی ہو باریک پیس کر مرہم سا بنا کر لگا دیں۔

نسخہ برائے اصلاح آثار جلد

سفوف سنگترہ (رر مار)۔ آٹا باقلا چھنا ہوا (رر مار)۔ آٹا جو چھنا ہوا پانی میں گھول

کر کسی قدر پتلا سا بدن میں مل کر پندرہ منٹ بعد میں نہانا چاہئے۔ خواہ گرم پانی سے خواہ سرد سے بدن صاف اور ملائم ہو جائے گا۔

ترکیب پنیر

چوستہ بکری کو پاک کر کے اس میں نمک سانبھر بغیر پسا جتنا آ جائے بھر کر منہ بند کر کے دھوپ میں سکھالیں پھر اس چوستہ کو چھاچھ (۵ مار) کے پانی میں مٹی کے برتن میں ڈال دیں۔ پھر اس برتن کو دھوپ میں رکھ دیں۔ جب وہ مثل سرکہ کے اٹھ جائے سیاہ نہ ہو کیڑا نہ پڑے ورنہ بیکار ہو جائے گا۔ پھر اس میں سے ایک چھٹانک پانی لے کر ایک سیر دودھ میں ڈال کر رکھ دیں۔ جب وہ دہی جم جائے اس کو کسی بوہنی میں اتار لیں۔ جب پانی ٹپک کر وہ سخت ہو جائے تب اس کو نمک سانبھر پیس کر اوپر نیچے لگا دیں۔ الٹ پلٹ کرنے سے اور بار بار نمک لگانے سے سخت ہو جاتا ہے۔ اس کا جو پانی ٹپکے وہ رکھ لیا جائے۔ مٹی کے برتن میں ڈالتے رہیں۔ جب تک نیا ڈالتے رہو گے مٹی کے برتن کا پانی سڑے گا نہیں۔ ورنہ سڑ جائے گا۔ لوہے کی چھلنی میں نہ لیا جائے ورنہ سیاہ ہو جائے گا۔ تانبے کی قلعی اڑا دے گا۔

نسخہ معجون کمونی بہ نسخۂ خاص ہاضم دافع ریاح

زیرہ مدبر (۷ تولہ)۔ بورۂ ارمنی (تولہ)۔ فلفل سیاہ (تولہ)۔ دار فلفل (تولہ)۔ زرنباد (تولہ)۔ برگ سداب (۳ تولہ)۔ سہاگہ چوکیہ (تولہ)۔ زنجبیل (۲ تولہ)۔ نمک ترب (تولہ)۔ ست پودینہ گرفتہ (۱ تولہ) باریک نمودہ نگاہ دارند۔ اول شہد خالص در عرق بادیان (۱ مار) انداختہ قوام نمودہ از آتش آوردہ ادویہ مسحوقۂ بالا در آں آمیختہ بدستور معروف جوارش تیار سازند و یک تولہ ازیں گرفتہ بعد از طعام بخورند۔

نسخۂ روغن سرخ مقوی اعصاب دافع وجع مفاصل

مجیٹھ (۔ مار) کا پھل (۴ تولہ)۔ چھڑیلہ (۲ تولہ)۔ سنبل الطیب (۲ تولہ)۔ سعد کوفی (۲ تولہ)۔ ساذج ہندی (تولہ)۔ قرنفل (تولہ)۔ دار چینی (تولہ)۔ نرکچور

(۸ تولہ)۔ کچلہ (۲ تولہ)۔ الائچی خورد (۳ تولہ)۔ عنبر (۶ ر)۔ جاوتری (۶ ر)۔ مشک خالص (۶ ر)۔ چوب میدہ (۲ تولہ)۔ برادہ صندل سفید (۲ تولہ)۔ زعفران (۱ تولہ ۴ ماشہ)۔ زرد چوب (تولہ)۔ دار ہلدی (تولہ)۔ عود غرقی (تولہ)۔ عرق گلاب (مار)۔ روغن کنجد (۲ مار)۔ ہمہ ادویہ راجوکوب نمودہ در گلاب ترکردہ بدارند۔ پس در دیگچۂ قلعی دار بآتش ملائم بجوشانند تانصف گلاب بسوزد۔ بس روغن کنجد آمیختہ پزند تاتمام آب خشک شود وروغن را از پارچہ گذرانیدہ در شیشہ بدارند ویک ہفتہ در زمین دفن کنند۔ پس برآوردہ وقت شب یک تولہ بمالند وصبح بآب سرد بشویند۔

نسخہ قالع بلغم از حکیم عبد المجید صاحب لکھنوی

السی (۳ ر)۔ تخم خطمی (۶ ر)۔ رب السوس سُرخ (۳ ر)۔ در آب جوشدادہ یک چمچی شہد وروغن بادام آمیختہ (۳ ماشہ) نیم گرم بنوشند۔

نسخہ بواسیر خونی وبادی

آنبہ ہلدی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلئے جائیں اور چولہے پر توا رکھ دیا جائے اوراس کے نیچے آگ جلادی جائے۔ پھراس توے پر آنبہ ہلدی کے ٹکڑے ڈال دیئے جائیں۔ کچھ دیر کے بعد ان ٹکڑوں میں سے دھواں نکلنا شروع ہوگا۔ جب دھواں زیادہ نکلنے لگے تب آگ کا شعلہ ان ٹکڑوں میں لگادیا جائے۔ اس کے بعد لکڑی کی طرح سب ٹکڑے جلنے لگیں گے۔ جب ٹکڑے جل چکیں تب توے کو زمین پر اتار کر دوسرا توا اس پر اس طرح سے ڈھانک دے کہ ہوا اس میں نہ جانے پائے۔ جب توے میں ٹھنڈک آجائے تب ان ٹکڑوں کو سرمہ کی طرح پیس لے اور نہار منہ تین ماشہ کھا کر تازہ پانی پی کر تین چار گھونٹ پی لیں۔ روزمرہ چار پانچ دست دو پہر تک آئیں گے۔ پرہیز: بڑا گوشت اور مچھلی اور کڑوا تیل اور سرخ مرچوں کی زیادتی سے اور نیز ہر بادی میز سے پرہیز کرے۔ اور گھی بہت زیادہ کھائے۔ کیونکہ اس میں خشکی بہت ہوتی ہے۔

حصہ چہارم

الرقی والعزائم

للحبل۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹ حرفوں کو جداگانہ ایک سودس مرتبہ لکھ کر بعد غسل ایام عورت کے گلے میں لٹکایا جائے کہ شکم پر پڑا رہے اور اسی روز قبل غروب آفتاب چینی کی طشتری پر سورۂ الحمد تمام مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھیں اور قبل طلوع آفتاب پانی سے دھو کر عورت کو پلائی جائے اور چالیس روز تک یومیہ پلاتے رہیں اور تعویز اس وقت کھولا جائے جبکہ حمل دو ماہ کا ہو جائے اور قرار حمل تک طہر کے شروع میں دو تین مرتبہ متواتر ہم بستری ہونی چاہیے۔

سانپ کے واسطے جو گھر میں ہو

یعنی اگر چاہے کہ سانپ چلا جائے اڑو پڑھ کر تین کونے میں ڈال دے اور اگر بند رکھنا چاہے تو چاروں کونوں میں ڈال دے اور اگر سنگجراحت پر اس کا نقش کر کے اپنے پاس رکھے تمام بلیات سے محفوظ ہوگا۔

۱۱۵۰ن۵لا۴۴م۴ی۱۰اک۲۰ی۱۰اد۴و۶ن۵۰ک۲۰ی۱۰اد۴۱۱و۶۱۱ک۲۰ی۱۰
د۴ک۲۰ی۱۰اد۴۱۱

ف۸۰م۴۰ہ۵ل۳۰۱۱ل۳۰ک۲۰۱۱ف۸۰ر۲۰۰ی۱۰ان۵۰۱۱م۴۰ہ۵ل۳۰ م۴۰

واسطے حصول علم کے

ہر نماز فرض کے بعد گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے **اللھم انا نستعینک علی طاعتک۔**

برائے دردسر۔ اگر کسی کے سر میں درد ہو تو یا وھاب ایک سانس میں ۱۴ مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور پیشانی ہاتھ سے پکڑے رہے درد جاتا رہے۔

للانتباہ من النوم

بسم الله الرحمن الرحيم. ان الذين أمنوا وعملوا الصلحت كانت لهم جنت الفردوس نزلا خالدين فيها لايبغون عنها حولا ٥ قل لوكان البحر مدادالكلمٰت ربى لنفد البحر قبل ان تنفد كلمات ربى ولوجئنا بمثله مددا قل انما انا بشر مثلكم يوحىٰ الى انما الهكم اله واحد فمن كان يرجوالقاء ربه فليعمل عملا صالحاً ولا يشرك بعبادة ربه احدا. برائے بیداری ہرگاہ کہ خواہد یکبار بوقت خفتن بخواند انشاء اللہ تعالیٰ بوقت منوی بیدار خواہد شد۔فقط۔

بسم الله الرحمن الرحيم

للحب:ومن الناس من يتخذ من دون الله اندادا يحبونهم كحب الله والذين امنوا اشد حباً لله ولويرى الذين ظلموا اذيرون العذاب ان القوة لله جميعاً وان الله شديد العذاب ٥ زين للناس حب الشهوات من النساء والبنين والقناطير المقنطرة من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث ذلك متاع الحيوة الدنيا والله عنده حسن المآب ٥ قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله ويغفرلكم ذنوبكم ط والله غفور رحيم يحبهم ويحبونه اذلة علے المؤمنين اعزة علے الكافرين ٥ هو الذى ايدك بنصره وبالمؤمنين والف بين قلوبهم لوانفقت مافى الارض جميعا ما الفت بين قلوبهم ولكن الله الف بينهم انه عزيز حكيم ٥ يوسف اعرض عن هذا سكتہ واستغفرى لذنبك ط انك كنت من الخاطئين ٥ وقال نسوة فى المدينة امرأة العزيز تراودفتها عن نفسه ط قد شغفها حباً ط انا لنراها فى ضلال مبين ٥ والقيت

علیک محبة منی ولتصنع علے عینی ط اذتمشی اختک فتقول هل ادلکم علی من یکفله ط فرجعناک الی امک کی تقر عینها ولاتحزن ط وقتلت نفسا فنجیناک من الغم وفتناک فتونا ۵ فقال انی احببت حب الخیر عن ذکرربی ط حتیٰ توارت بالحجاب ردوها علی فطفق مسحا بالسوق والاعناق ۵ قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ ومن یقترف حسنة نزدله فیها حسنا ان الله غفور شکور ۵ عسی الله ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منهم مودة ط والله قدیرٌ ط والله غفور رحیم ۵ برشرینی ومیدہ خوارند یا برنمک خواندہ درسیوئی اوانداز د۔ واگر کسے راطلب کردن خواہد باید کہ برخشت خام والقیت تافتونا نوشتہ بوقت نصف شب درچاہ انداز دوہما نجاشستہ ایں را صدو یکبار خوانداول وآخر گیارہ بار درودشریف تاسہ روز ہمیں طور کند۔ مراد حاصل شود بشرط اذن شرعی ورنہ درو بال گرفتار شود۔

برائے دفع دشمن

بگیرد کلوخ خام وخواند برآں سہ بار ایں دعا اللهم انا نجعلک فی نحورهم ونعوذبک من شرورهم وتصور دشمن کند کہ گویا پیش من استادہ است۔ پس برصورت خیالی دشمن کلوخ زند ایں عمل ہر روز کند یقین است از رحمت خدا کہ دشمن دفع خواہد شد۔

برائے محبت وغیرہ

باید کہ بعد عشاء دوزانو مؤدب باستعمال عطریات وخوشبوایں ورد راسہ صدوشصت بار بحضور قلب خواند جمیع حاجات برآید اللهم صلی علی سیدنا محمد سید البشر بشرلا کالبشر بل هوکالیا قوت فی الحجر از پیر جی صابر علی رامپوری بتاریخ ۹ جمادی الاولی ۱۲۹۵ھ۔

برائے تپ ولرزہ: بر بازو بندو

ابوبکر	عمر	عثمان
علی	بحق	لاالہ
الااللہ	محمد	رسول اللہ

برائے دردسر

۱۹	۲٦	۲۱
۲۴	۲۲	۲۰
۲۳	۱۸	۲۵

صحت بود دردسر دفع بود

برائے سہولت نکاح

بعد نماز عشاء یا لطیف یاودود گیارہ سو گیارہ بار اول وآخر درود شریف تا چہل روز پڑھے اوراس کا تصور کرے ان شاء اللہ مقصود برآئے گا۔ اگر پہلے پورا ہو چھوڑے نہیں۔

برائے درد ڈاڑھ

لکھے ایک تختی پر ریگ پھیلا کر اب ج دہ وز پھر حرف اول پر کیل رکھ کر فاتحہ ایک بار پڑھے پھر دوسری پر دو بار اسی طرح بڑھاتا جائے۔ درد جاتا رہے گا اور جتنے درد ہیں سب کے لئے مفید ہے۔

وقت خواب

قل ہواللہ ۲۰۰ بار خواند از جن وشیطان محفوظ ماند۔

دیگر۔ لا یستوی سہ بار ومنزل یک بار وفاتحہ یک بار وقل یا برائے ہر بیماری مجرب است۔

دیگر۔ برائے نکالا وغیرہ یٰسین تا من المکرمین خواندہ دم کند۔

دیگر برائے ازالت ناف از مکان خود

ذلک تخفیف من ربکم ورحمة

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

برائے تپ ولرزہ: بر بازو بند

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
اللہ	الرحمٰن	الرحیم	بسم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
الرحیم	بسم	اللہ	الرحمٰن

ایضاً برائے تپ ولرزہ

قبل از آمدن بر گولی قند سیاہ بسم اللہ مجریہا تا رحیم خواندہ بخوراند۔

ایضاً ایں آیت موصوف بر چوب کنار یعنی بیری نوشتہ درگلو اندازد۔

ایضاً۔ بگیرد برگ پیپل سہ عدد بنویسد برآنہا انا اعطینا مع بسم اللہ و مریض را قبل از آمدن دہد تا آں را ببیند و بلید تا سہ روز چناں کند ان شاء اللہ رفع شود۔

گنڈہ برائے ہر بیماری

بگیر در رشتہ ۲۱ بار و سورہ مزمل سہ بار خواند اول و آخر یکبار درود شریف یک گرہ بندو ہمچنیں طریق ۲۱ گرہ بستہ درگلو بندد۔

ایضاً برائے ہر بیماری

الحمد ۱۰ بار اوّل آخر گیارہ بار درود شریف یا یک ہزار دوصد مرتبہ بر آب خواندہ بنوشاند۔

برائے علم۔ درمیان سنت وتر ۱۰۰ بار یا ۲۵ بار سلام قولا من رب رحیم با درود شریف ۳۶ بار بخواند۔

برائے حافظہ

کثرت استغفار مفید است کذا افادہ مولانا محمد یعقوب صاحب۔

ایضاً۔ وآیۃ رب اشرح لی تا قولی ۲۱ بار بوقت صبح اذاجاء الخ.

دیگر برائے طحال

ان اللہ یمسک السمٰوٰت والارض تاغفورا یا طحال ارجع الی مکانک نوشتہ بر طحال آویزد.

برائے دفع رغبت زنا

بگیرد ۳۷ سنگریزہ چوراہہ درآب پاک شستہ بر ہر یک انا اعطینا والٰہی بحق سورہ کوثر ازز نا منحرف شود مع اول وآخر درود شریف یازدہ یازدہ بار باوضو خارج از مسجد خواندہ درزیر چارپائی راغب دفن کند یا در چولہا اندازد۔

دیگر برائے تسخیر

بگیرو ہفت دانہ نمک دبر ہر یک زین تا مآب ہفت مرتبہ بہ تصور مطلوب تا ہفت روز مع نام طالب ومطلوب ومادراں ایشاں خواندہ درآتش انداز وحاضر بودان شاء اللہ تعالیٰ۔

دیگر۔ برائے کسیکہ برائے قتلش حکم صادر بود ۴۰۰۰ مرتبہ امن یجیب المضطر تاخلفاء الارض در یک شب خواندہ ودر تعویذ نوشتہ پیش حاکم رود۔

برائے خلاصی اسیر

ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون سوالاکھ مرتبہ بعد عصر یا بعد مغرب تمام کرے۔

دیگر برائے موٹھ وغیرہ

قل اعوذ برب الناس خواندہ ویک خط پیش خود کشیدہ قدم برونہادہ سورہ مزمل

خوانده بر موٹھ دم کند۔

برائے تسخیر: سورۂ مزمل ۱۴۱ بار بر نمک مع نام طالب ومطلوب وابیہ واُمہا۔

برائے دشمنی: دونوں کے بال لے اور سات بنولے لے کر ہر ایک پر ایک بار سورۂ زلزال مع نام طرفین و مادر و پدر خوانده در آتش انداز د۔

دیگر تسخیر

زین تا مآب بر شیرینی یا عطر یا چھالیہ۔ ۷۰ بار خواند مع نام طالب و پدر و مطلوب و مادر در استعمال آرد۔

عمل ڈبہ

دو قسم کی بیماری ہوتی ہے۔ ایک کو ام الصبیاں کہتے ہیں۔ اسی کو مسان کہتے ہیں۔ دوسرا میٹھا کہ اس کو اور ملکوں میں ڈبہ کہتے ہیں اور سا بھی کہتے ہیں۔ اس کے واسطے سات سنگریزے نمک کے لے لے اور ہر ایک پر تین بار قل اعوذ برب الناس پڑھتا جائے اور شکم پر پھیرتا جائے۔ اوپر سے نیچے کو بعد تمام سہ بار کے عرضاً قطع کرے۔ اسی طرح پڑھ کر چاہ میں ڈال دے۔

مریض کا حال دریافت کرنا

یہ نقش جو ذیل میں لکھا ہے اس کو لکھ کر مریض کے سر پر سات مرتبہ اتارے پھر آگ میں ڈالے۔ اگر حرف سفید ہوں سحر ہے اور اگر حروف سرخ ہوں تو آسیب وغیرہ ہے اور اگر حروف غائب ہوں آسیب پری کا ہے اور اگر حروف سیاہ رہیں تو مرض بدنی ہے۔ وہ نقش یہ ہے۔

۱۱ ۳ ۸ ۱ ۵ ع ۹ ح ۴ ع ۱۲ ۱۱ ۳۴

حصار

عامل کو چاہیے کہ عمل کرنے سے قبل وضو کر کے تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور اپنے

تمام جسم پر دم کرے اور پھر چاقو لے کر ایک خط اپنے سامنے داہنی جانب سے شروع کرے اور شروع کرتے وقت ایک سانس میں سورہ انا انزلناه فی لیلة القدر الخ پڑھے اپنے داہنی طرف سورہ قل یایها الکفرون الخ ایک سانس میں پڑھے پھر بائیں جانب خط کھینچے اور سورہ قل اعوذ برب الفلق الخ ایک سانس میں پڑھے پھر اپنے پیچھے ایک خط کھینچے اور قل اعوذ برب الناس الخ ایک سانس میں پڑھے۔

نقش برائے دفع جن

جس گھر میں جن آواز دیتا ہو یا ڈراتا ہو اس کو لکھ کر دروازہ پر لگا دے جن کے شر سے محفوظ رہے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
بحق جبرئیل یابدوح

٨	٦	۴	٢
٢	۴	٦	٨
٦	٨	٢	۴
۴	٢	٨	٦

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحق میکائیل یابدوح

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحق عزرائیل یابدوح

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
بحق اسرافیل یابدوح

برائے جن مجرب

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اعمال میں منقول ہے کہ جن بغیر حاضر ہوئے جل جاتا ہے۔ چاہئے کہ نقش کو لکھ کر فتیلہ بناوے اور نئی روئی میں لپیٹ کر کورے چراغ میں چنبیلی کا تیل ڈال کر روشن کرے اور اس کا رخ مریض کی طرف کرے۔ فتیلہ کے جلانے کی طرف مقرر ہے وہ یہ ہے کہ داہنی جانب نیچے کی طرف سے موڑنا شروع کرے اور اسی جانب میں اوپر کی طرف سے جلائے۔ نقش مکرم یہ ہے۔

اللهم احرق الشياطين

١٣	٣	٢	١٦
٨	١٠	١١	۵
١٢	٦	٧	٩
١	١۵	١۴	۴

هذاالتكسير

دیگر۔ جس شخص کے گھر میں ڈھیلے آتے ہوں اس نقش کو لکھ کر دیوار پر قبلہ رو چسپاں

کرے۔ وہ نقش یہ ہے۔

۱۶	۳	۶	۹
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۱	۸	۱	۱۴
۵	۱۰	۱۵	۴

ایضاً۔ یہ نقش سورہ جن کا ہے بچوں کے گلے میں باندھے جن کے شر سے محفوظ رہیں۔

۷۸۲۴	۷۸۱۷	۷۸۲۲
۷۸۱۹	۷۸۲۱	۷۸۲۳
۷۸۲۰	۷۸۲۵	۷۸۱۸

ایضاً۔ یہ نقش سورۂ مزمل کا ہے جو اس کو اپنے پاس رکھے جن کے شر سے محفوظ رہے۔ وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۵۶۴	۳۲۵۵۹	۳۲۲۶۶
۳۲۲۶۵	۳۲۵۶۳	۳۲۵۶۱
۳۲۴۶۰	۳۲۵۶۷	۳۲۵۶۲

برائے سنگین مقدمہ مجرب

سخت سے سخت مقدمہ کے لئے ان اسماء کا پڑھنا مفید ہے۔ کئی مرتبہ کا آزمودہ ہے۔ یہ اسماء ایک لاکھ اکیاون ہزار مرتبہ بطور ختم پڑھے۔ انشاء اللہ کامیاب ہو۔ یہ عمل برائے افادہ عام درج ہے ان شاء اللہ بعد تجربہ کے بہت مفید ثابت ہوگا۔ مکان اور کپڑے پاک ہونا چاہئیں خوشبو بھی لگادیں وہ اسماء یہ ہیں۔

یا حلیم. یا علیم یا علی یا عظیم

تسخیر حکام مجرب ہے

ان اسماء کو حاکم کے سامنے پڑھتا رہے نرم ہو جائے گا۔

یاسبوح یا قدوس یا غفور یاودود

ایضاً مجرب ہے

ان چار حروف کو اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں پر پڑھ کر حاکم کو سلام کرے اور فوراً مٹھی بند کرے حاکم مطیع ہو۔ الف۔ یاء۔ سین۔ میم

برائے اصلاح زوجین مجرب ہے

میاں بیوی میں باہم سلوک کرانے کے لئے یہ لکھ کر دے یا دم کر کے کھلائے یا پلا دے۔ ان شاء اللہ فوراً محبت ہو گی۔ مجرب ہے (جن سے اس کو نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دھوکہ سے پڑھوا کر کسی ناجائز موقعہ پر استعمال کیا بالکل اثر نہیں ہوا بلکہ کرنے والے کا بہت نقصان ہوا۔ لہٰذا سب کو چاہئے کہ ناجائز جگہ اس کا استعمال نہ کریں۔ وہ یہ ہے

یایها الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا. ان اکرمکم عنداللہ اتقکم. ان اللہ علیم خبیر اَلِّفَ بین فلاں بن فلاں وفلاں بنت فلانة کما اَلَّفْتَ بین موسٰی وھارون مثلا کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعهافی السماء تؤتی اکلها کل حین باذن ربها ویضرب اللہ الامثال للناس لعلهم یتذکرون ٥

بغض میں مجرب

سورہ تبت بغیر بسم اللہ کے نمک و سرسوں و موے ہر دو کس لے کر اکیس مرتبہ پڑھے اور ہر چیز پر علیحدہ علیحدہ پڑھے اور ہر بار دونوں کا نام لے جن میں عداوت کرانی ہو عداوت جانی ہو جائے۔ غیر محل شرعی میں نہ کرے۔

ویرانی ظالم مجرب ہے

اگر ایک آبخورہ آب نارسیدہ کے ۶۳ ٹکڑے کر کے ہر ٹکڑے پر سورۂ تبت بغیر بسم اللہ ایک بار پڑھے اور ظالم کے گھر پر تمام ٹھیکریاں ڈال دیں تو ظالم تباہ و برباد ہو جائے۔ اس کو ہفتہ یا بدھ کو کرے اور اگر دوسرا اپنے اوپر کرلے تو اس کے اتارنے کا یہی طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت عمل مجرب ہیں لیکن مختلف خطرات و نیز بمصالح عوام درج نہیں کئے۔

دفع دشمن

جو شخص اس دعاء کو ہمیشہ درمیان فرض وسنت فجر دس مرتبہ پڑھ لیا کرے اور کاغذ پر لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لے۔ تو کوئی دشمن اس پر غالب نہ آوے۔ دعا یہ ہے۔

سبحان اللہ القادر القاھر القوی الکافی اعوذ باللہ من شر عدوی ھو اقوی منہ انا کفیناک المستھزئین اللھم رب انی مغلوب فانتصرو صلی اللہ علیٰ محمد وآلہ وسلم

جدائی

درمیان دو قبروں کے بیٹھ کر یہ آیت **والقینا بینھم العداوۃ الخ**۔ پڑھے اور یہ نقش اس آیت کا روبرو رکھے۔ جدائی ہو۔ وہ نقش یہ ہے۔

والقینا	بینھم	العداوۃ	والبغضاء
بینھم	العداوۃ	والبغضاء	الی
العداوۃ	والبغضاء	الی	یوم
البغضاء	الی	یوم	القیامۃ

خاص عمل

اگر کوئی شخص مرض ناسور میں مبتلا ہو جو اکثر گلے میں ہو جاتا ہے اس کے علاج سے ڈاکٹر اور طبیب عاجز ہیں۔ اس کے واسطے یہ عمل ایک فقیر کا فرمودہ ہے بہت مجرب ہے

وہ یہ ہے کہ اول پکی زمین پر مریض مصلے بچھا کر سجدہ میں پڑ کر عجز وانکساری کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں دعا کرے اور پھر یہ اسماء بہت کثرت سے پڑھنا شروع کرے جس حالت میں بھی ہو بیٹھا ہو لیٹا ہو ہر وقت پڑھتا رہے انشاء اللہ چند روز میں خود بخود نفع ہوگا کئی آدمیوں کو اس مرض سے نفع ہو گیا ہے۔ وہ اسماء یہ ہیں۔ یا اللہ۔ یا رحمٰن۔ یا رحیم۔

دیگر خاص مجرب

یہ عمل ہر مرض کے واسطے جو مہلک ہو مفید ہے ان شاء اللہ شفا ہوگی۔ وہ یہ ہے کہ ایک شخص ایک لاٹھی ہاتھ میں لے کر مریض کے داہنی جانب سر کے قریب پایہ پر ایک پیر یعنی داہنے پیر سے کھڑا ہو اور بایاں پاؤں زمین سے اٹھا لے اور اکیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے۔ دوسرے دن داہنی جانب کے پچھلے پایہ پر اسی طرح پڑھے۔ تیسرے روز بائیں جانب سر کے قریب چوتھے روز بائیں طرف کے پچھلے پائے اسی طرح پڑھے اور پھر مریض کے واسطے دعا کرے شفا ہوگی۔

بچھو کی جھاڑ (۱)۔ ایک دائرہ بنا کر انیس کا ہندسہ اس دائرہ میں لکھے اور بسم اللہ پوری پڑھ کر سات جوتے اس ہندسہ پر مارے اسی طرح کرنے سے شفا ہو جائے گی مجرب ہے۔ اس طرح لکھے۔ (۱۹)

دوسری جھاڑ (۲)۔ ایک پیالہ میں پانی لے کر ایک گھونٹ پیئے اور لفظ بسم پڑھ کر پیئے پھر بسم اللہ پڑھ کر دوسرا گھونٹ پیئے۔

پھر بسم اللہ الرحمٰن پڑھ کر تیسرا گھونٹ پیئے پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر چوتھا گھونٹ پیئے چند مرتبہ کرنے سے شفاء ہو جاتی ہے مفید ہے۔

دفع سانپ مجرب ہے

پنڈول کے تین ڈھیلے لے کر سورہ والسماء والطارق الخ پڑھے اور سب سے آخری آیت چھوڑ دے۔ ہر ڈھیلے پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور جس مکان میں سانپ بہت رہتے ہوں۔ اس میں جتنے کمرہ ہوں ہر کمرہ میں تین ڈالے اور ایک کونہ خالی

چھوڑ دے۔ اس چوتھے کونہ میں کہے کہ (یعنی سانپوں کو مخاطب کر کے) کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ اس کے کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ پھر کوئی سانپ نہ رہے گا۔

استخارہ

اوّل گیارہ سو مرتبہ اسم الرحیم پڑھے اور بعد ختم ایک آنہ کی شیرینی بچوں کو تقسیم کرے اور یہ نیت کرے کہ اس کا ثواب اولیاء اللہ کو پہنچے۔ بس اب اس کے عامل ہو گئے۔ بوقت ضرورت ایک پرچہ پر صرف الرحیم لکھ کر رات کو اپنے سر کے نیچے رکھے خواب میں جو معاملہ دیکھنا ہو گا معلوم ہو جائے گا۔ مجرب ہے۔

سر کے درد کی مجرب جھاڑ

ایک پرچہ پر بسم اللہ پوری لکھ کر اس کے نیچے موٹے قلم سے حرف (س) لکھے اور اس کے پہلے شوشہ پر ایک میخ گاڑ کر کسی لکڑی سے بسم اللہ پڑھ کر سات مرتبہ اس میخ پر لکڑی مارے۔ چند مرتبہ ایسا کرنے سے بہت نفع ہو گا۔ مجرب ہے۔

فائدہ در حفاظت بیوت از آفات

از بعض صلحاء شنیدہ شد کہ اگر وقت خواب آیۃ الکرسی خواندہ بسوئے ہر سمت کہ دمد چنداں دور کہ نیت کند تا آنجا ان شاء اللہ تعالیٰ از ہر آفت محفوظ مانند۔

❋❋❋

حصہ پنجم

الاشتات

فائدہ تاریخیہ

فی تاریخ تھانہ بھون للمولوی ناظر حسن (شیخ احمد پسر ملا محمد صابر) ان کی نسبت مولانا شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ان کو بادشاہ عالمگیر کے زمانہ میں خطاب فاروقی خاں تھا اور گجرات و بمبئی کی صوبہ داری پر مامور تھے۔ قلت وھوبان لمسجد پیر محمد والی روایت خاتمه من نحاس۔

قطعہ مضحکہ کندیدہ بر باغ نو چندہ میرٹھ

نصب گشتہ ایں باغ رونق پذیر   بمعروف اسمش شدہ مہابیر
مہیادریں شجرہ ہر میوہ دار   نمایاں بثمرہ ہر ایک شاخسار
ناصب ایں باغ لالہ نانک چند   خلف لالہ گنگا سہائے نامی نامند
بقوم شریف ست ز ناردار   بآفاق مشہور سیٹھ ساہوکار

شعر ہندو

بہ بیں کرامت بتخانۂ مرا اے شیخ   کہ چوں خراب شود خانۂ خدا باشد

جواب از احقر

بہ بیں نجاست بتخانہ ہائے خود اے گبر
کہ تاخراب نہ شد خانہ خدانہ شود

یادداشت سجعہا برائے اضافہ در تشنیف

نام محبوب علی ج۔ محبوب نبی محبوب علی۔ نام دین محمد۔ سجع۔ شرف یافت و نیاز دیں محمد نام برکت اللہ۔ سجع۔ پے عالم محمد برکت اللہ۔ نام محمد نعمان۔ سجع۔ وارث۔ علم محمد

نعمان۔ نام ممتاز علی۔ سجع۔ از آل عبا ممتاز علی۔ نام محمد حنیف۔ سجع۔ ہمچو خلیل ست محمد حنیف۔ نام محمد حسین۔ سجع۔ قرۃ العین محمد حسین۔ نام عبدالعزیز۔ سجع۔ عزیز دو گیتی ست عبدالعزیز۔ نام و سجع۔ رفیق محمد۔ عتیق محمد۔ نام و سجع۔ دو عالم زنور محمد منیر۔ نام عبدالقیوم ولد لطف علی۔ سجع۔ لطف قیوم۔ بحال عبدالقیوم۔

اسجاع الاسماء۔ (۱) عتیق محمد عتیق محمد (۲) برامن رسیدہ بہ محمد یامین۔ (۳) بہ از شاہ دنیا غلام محمد (۴) غلام مولیٰ نثار احمد۔ سجع نام عبدالرؤف (۱) یسئل الرافۃ عبدالرؤف (۲) سائل رافت ست عبد رؤف (۳) بخشا رؤفا بعبد الرؤف (۴) مرارب روف اور میں عبدالرؤف (۵) کردے رافت سے مجھے عبدالرؤف (۶) از رحمت گناہ مرا اے رحیم بخش (۷) یافت بر دشمناں ظفر احمد۔ (۸) عزیز دو گیتی ست عبدالعزیز۔

التواریخ

تاریخ توسیع مکان میاں جمیل احمد من ۱۳۵۰ھ الی ۱۳۵۱ھ ویعرف لطافۃ اہل البیت۔

خانہ طیب و عزیز و جمیل نیز میمون واحدست وحمید
سال توسیع او نوشت دلم خانۂ دولت عیال سعید
دیگر۔ بنا کرد ایں مسکن خوش فضا چو پور سعید آں جمیل رشید
بجستم زدل سال تعمیر او بگفت خویش آیند دارالسعید

اسجاع۔ (۱) زجملہ خلائق محمد رفیع

الصنائع۔ نسخہ روشنائی

گوند کیکر (۱ تولہ)۔ کاجل (۴ تولہ)۔ گوند کو پانی میں گھول کر لعاب نکالو۔ پھر اس میں کاجل ڈال کر خوب گھوٹو۔

پھر ذرا سی پھٹکری اور ذرا سی چینی کھانڈ ملا کر اور گھونٹ کر چھاج پر خشک کرلو۔ اعلیٰ درجہ کی سیاہ روشنائی بن جائے گی۔

تصحیح بعض مقامات الاسفار عن برکات بعض الاسفار ملقب به الفصل للوصل

یہ رسالہ میرا ایک سفر نامہ ہے اور اس کے تین جزو ہیں ان میں دوسرے جزو کا نام جمیل الکلام ہے۔ اس میں ۶ رجب بعد نماز جمعہ کے ایک ملفوظ ۴۵ میں ایک فاحش غلطی رہ گئی وہ یہ کہ بجائے عبداللہ بن ابی کے ابی بن کعب چھپ گیا (نعوذ باللہ منہ) اصل غلطی تو ضابطہ سے ہوئی مگر میری نظر اصلاحی سے چوک جانا یہ میرا ذہول ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے۔ اس مقام پر اس کی اطلاع شائع کرتا ہوں تاکہ ناظرین اس کی اصلاح کرلیں۔ فقط۔

ضمیمہ حصہ علمیات

فائدة لغوية

كنت كتبت فى سند الفراغ لطلبة مدرسة جامع العلوم فى الكانفور

لفظ رافع الريب

بمعنى مزيل الشكوك۔ فاعترض بعض الادباء ان معنے الرفع هذا غير ثابت وهذا التركيب مدلوله زيادة الشكوك وقوتها فاجبت ان الفقهاء صرحوا فى وجه تسمية نكاح الشغار بهذا المعنى حيث قالوا ان الشغر معناه الرفع والمهر مرفوع فى هذا النكاح فسكت لكنه لم يشتف وكانه لم يجعل قول الفقهاء حجة ثم بعد مدة تذكرت ان هذا المعنى وردفى الحديث حيث قال الراوى ثم حدثت (رسول الله صلے الله عليه وسلم) عن دفع الامانة الخ (كتاب الفتن من المشكوة) ۲۵ ربيع الثانى ۴۵

فائدة قرانية

تتبعت مواقع الوقت اللازم فوجدتها مبنية على التحرز عن

ایھام نسبة الباطل الی صاحب الحق ولم یعتدبایھام نسبة الحق الی صاحب الباطل کقوله تعالی وقالوا اتخذالله ولدا سبحنه ولعل السرفیه ان الکذوب قد یصدق لکن الصدوق لایکذب قط فی الدین وبهذا ینحل کثیر من الاشکال. ۲۵ ربیع الثانی ۵۴

تقریظ رساله القال المضبوط فی حکم المال المخلوط

(جوامداد الاحکام مجلد۴ کے ضمیمہ ص ۲۹۷ میں درج ہے) احقر اشرف علی جوان روایات (مذکورہ رسالہ ہذا) کے مجموعہ سے سمجھا ہے جس سے سب روایات عملاً جمع ہوجاتی ہیں۔ یہ ہے کہ حرام غیر مخلوط تو یقیناً حرام ہے۔ اوراس میں جہاں حل کا حکم کیا گیا ہے مراداس سے حرمت خاصہ کی نفی ہے یعنی جو حرمت ملک غیر ہونیکی وجہ سے ہوتی ہے اور نفی خاص سے نفی عام لازم نہیں اور مخلوط میں یہ تفصیل ہے کہ جہاں خلط یقینی نہ ہو، محض بنا برعادۃ عامہ مظنون ہو۔ وہاں غالب کا اعتبار ہے اور جہاں خلط یقینی ہو وہاں خالط کے لئے تو مطلقاً حرام ہے۔ گوحرام قلیل ہواور غیر خالط کے لئے اگر وہ غیر مضطر ہے یعنی بدون حرج بچ سکتا ہے غلبۂ حلال کے وقت قضاء حلال اور دیانۃً حرام ہے اور مضطر کے لئے جو بچنے سے حرج میں واقع ہوجائے۔

غلبۂ حلال کے وقت گنجائش ہے دیانۃً بھی فقط۔ شب ۹ جمادی الثانی ۴۵ھ

ایک حقیقی اسلامی دعوت کے ساتھ اخبارالانصار دیوبند کے اجراء پراُس کا مشتاقانہ ومشوقانہ استقبال

(بقدمِ قلم اشرف کج مج مقال)

مرحبا بالانصار

مرحبا اے بلبل باغ کہن　　از گل رعنا بگو باما سخن

مرحبا اے قاصد طیارِ ما　　مید ہی ہر دم خبر از یارِ ما

مرحبا اے محرم اسرار ما　　مرحبا اے ہمدم انصار ما
منطق الطیر سلیمانی بیا　　بانگ ہر مرغے کہ آیدی مرا
ایہا العشاق السقیا لکم　　انتم الباقون والبقیا لکم
ہیں بیائید اے عزیزاں زود زود　　کہ برآمد موجہا از بحر جود
سوے کساحل میفشاند بیخطر　　موج موجش ہر زمانے صد گہر
الصلا گفتیم اے اہل رشاد　　کیں زماں رضواں در جنت کشاد
ایہا السالون قوموا واعشقوا　　ذاک ریح یوسف استنشقوا
ہیں بیا اے طالب دولت شتاب　　کہ فتوح ست ایں زمان و فتح باب

ایکہ تو طالب نئی تو ہم بیا
تا طلب یابی از آں یارِ وفا

ضیافت بعد استقبال

(از ہماں اشرف ژولیدہ حال)

بواسطہ خطاب بعزیز مولوی محمد طاہر طہر اللہ تعالیٰ باطنہ والظاہر السلام علیکم ورحمۃ اللہ اگر اس اخس الانام اشرف برائے نام کو بھی اس جریدۂ فریدہ کے خریداروں میں لکھ لیجئے تو فخر کے ساتھ یہ شعر پڑھنے کا حقیقی موقع ملے گا۔

جمادے چندہ دادم جاں خریدم　　بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

۸ جمادی الاول ۴۶ھ

(الحمدللہ! الطرائف والظرائف مکمل ہوئی)

قبض وهيبت معنون
به الغيبة في الهيبة

حضرت حکیم الامت مجدد الملت جامع الکمالات منبع الحسنات ماہر العلوم القرآنیۃ واقف الاسرار الفرقانیۃ،
رئیس المفسرین مقدام الراسخین صاحب الشریعۃ والطریقۃ، بحر المعرفۃ والحقیقۃ کاشف الاسرار الخفی منہا والجلی المدعو بہ

مولانا محمد اشرف علی التھانوی

نور اللہ مرقدہٗ وجعل الجنۃ مثواہ

قبض وہیبت معنون بہ الغیبہ فی الہیبہ

غرض بعد ترک تعلق مدرسی حضرت والا کانپور سے اپنے وطن مالوف تھانہ بھون میں آ کر اور مقیم خانقاہ امدادیہ ہو کر ہمہ تن مشغول بحق ہو گئے۔ بمصداق ؎

بہ سودائے جاناں زجاں مشتغل　　بہ ذکر حبیب از جہاں مشتغل

(محبوب کے عشق میں اپنی جان سے بے پرواہ، محبوب کے ذکر میں پورے جہاں سے بے پرواہ)

اور ایک عرصہ تک گویا حضرت حافظ شیرازیؒ کے ان اشعار کے مصداق اور مخاطب رہے ؎

ایکہ در کوئے خرابات مقامے داری　　جم وقت خودی اردست بجامے داری

(اے وہ جو مے خانہ کی گلی میں اپنی جگہ رکھتا ہے اگر چہ تو اپنے ہاتھ اپنے کپڑوں میں چھپائے بیٹھا ہے پھر بھی تو اپنے وقت کا جمشید ہے)

ایکہ بازلف ورخ یار گزاری شب وروز　　فرصتت باد کہ خوش صبح وشامے داری

(اے وہ کہ جو دن رات محبوب کی زلف اور چہرے کیساتھ گزارتا ہے، تجھے موقعہ ہے کہ تو اچھے صبح شام والا ہے)

اور برابر نہایت سکون اور انشراح وانبساط کے ساتھ اُنس مع اللہ کے درجات عالیہ طے فرماتے رہے لیکن بھلا عشق ومحبت کے کوچہ میں عافیت دائمی کہاں عشق تو گویا جنم روگ ہے عاشق کو تو مرتے دم تک بھی چین نصیب نہیں کیونکہ اکثر احوال میں نزول بلا عادتاً لوازم سلوک سے ہے۔ بمصداق آیات واحادیث واقوال[1] عارفین و

عشاق جن میں سے بعض بطور نمونہ مضمون آئندہ معنون بہ الغیبہ فی الھیبہ کی ذیلی سرخی "بیان واقعات غلبہ قبض و ہیبت" کے بالکل ختم پر جہاں عنوان "عودالی السابق" ہے وہاں سے چند سطور کے بعد مذکور ہیں۔

سالک کے حالات میں تبدیلی

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ چونکہ حسب سنت غالبہ الٰہیہ سالک کی ترقی کا ایک اقرب طریق یہ بھی ہے کہ اس کو ایک حال پر نہ رکھا جائے لہذا اکثر و بیشتر سالکین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہی معاملہ رہتا ہے کہ قبض و بسط یا خوف و رجا یا ہیبت و اُنس یا عروج و نزول یا بطور حاصل یوں کہئے کہ نشیب و فراز طریق حسب خصوصیات استعداد سالک مختلف منازل پر مختلف ازمنہ میں مختلف الوان سے کم و بیش عمر بھر پیش آتے رہتے ہیں۔ اسی فصل و وصل کو کسی نے اس عنوان سے بیان کیا ہے۔

رباعی

خواندی مارا وبازراندی مارا راندی مارا و باز خواندی مارا
(تو نے ہمیں بلایا پھر ہمیں دھتکار دیا، تو نے ہمیں دھتکارا پھر بلا لیا)
در شہر خرابہ و بدشت و گلزار اے عشق کجا کجا رساندی مارا
(شہر میں ویرانی اور جنگل میں پھول ہی پھول اے عشق تو نے ہمیں کہاں کہاں پہنچایا ہے)

غرض سالک کے حالات میں برابر تغیرت و تقلبات لگے رہتے ہیں اور اس کے قلب پر جو کہ جلوہ گاہ محبوب حقیقی ہے کبھی تجلی جمال اور کبھی تجلی جلال کا ورود ہوتا رہتا ہے جو حقیقتاً ایک ہی نور کی شعاعیں ہوتی ہیں جس کو حضرت حافظؒ نے اس عنوان سے بیان فرمایا ہے۔

ایں ہمہ عکس مئے و نقش مخالف کہ نمود یک فروغ رخ ساقیست کہ در جام افتاد
(یہ شراب کا عکس اور مخالف صورت جو نظر آئی ہے یہ ساقی کے چہرہ کا ایک جلوہ ہے جو جام میں پڑا ہے)

اور ہر چہ آں خسرو کند شیریں بود۔ کے مصداق کیونکہ محبوب کی تو ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔ حسب ارشاد حضرت حافظ شیرازیؒ ۔

اے ہمہ شکل تو مطبوع و ہمہ جائے تو خوش دلم از عشوۂ شیرین شکر خائے تو خوش

(اے کہ وہ تیری ہر شکل خوبصورت اور تیری ہر جگہ اچھی ہے، میرا دل تیرے منہ کی شکر کے ایک ذرہ پر خوش ہے)

ہمچو گلبرگ تری ہست وجود تو لطیف ہمچو سرو چمنی ہست سراپائے تو خوش

(تیرا وجود پھولوں کے پتوں کی طرح نازک ہے، باغ کے سرو کی طرح تیرا سراپا خوبصورت ہے)

ہم گلستان خیالم زتو پر نقش و نگار ہم مشام دلم از زلف سمنسائے تو خوش

(میرے خیالوں کا گلستان تیری وجہ سے پھول اور پودوں سے بھرا ہوا ہے اور میرے دل کے مسام تیری حسین زلفوں کے سبب خوش ہیں)

شیوۂ ناز تو شیرین خط و خال تو ملیح چشم و ابروئے تو زیبا قد بالائے تو خوش

(تیرے ناز کا انداز میٹھا اور تیرے نقش نین نمکین ہیں، تیری آنکھیں اور ابر خوبصورت اور تیرا قد حسین ہے)

پیش چشم تو بمیرم کہ بداں بیماری میکند درد مرا از رخ زیبائے تو خوش

(میں تیری آنکھ کے سامنے مرتا ہوں کیونکہ تیرا حسین چہرہ دیکھ کر میری وہی بیماری درد کرتی ہے)

در بیابان فنا گرچہ زہر سو خطر ست میرود حافظ بیدل بہ تولائے تو خوش

(فنا کے جنگل میں ہر طرف خطرہ ہے مگر تیری دوستی میں خوش ہو کر یہ کمزور چلا چلا جاتا ہے)

اسی غالب صفت الٰہیہ کے موافق حضرت والا کو بھی ترک تعلقات اور قیام وطن کے تقریباً ایک سال بعد دوران سلوک میں بہ سلسلہ ترقیات باطنیہ ایک نہایت ہیبت ناک اور دشوار گزار گھاٹی پیش آئی یعنی قلب پر دفعۃً ایک ایسی سخت کیفیت کا ورود ہوا جس نے آنِ واحد میں اس سارے انشراح وسکون باطنی کو جو ایک عرصہ سے حاصل تھا یک قلم

غارت کر دیا اور حضرت والا ایک شدید ترین قسم کے غم و اندوہ میں مبتلا ہو گئے اور بزبان حال بلکہ حضرت والا تو خیال ہے کہ غالباً بزبان قال بھی بار بار بیتابانہ یہ شعر پڑھتے تھے۔

درون سینہ من زخم بے نشاں زدہ — بہ حیرتم کہ عجب تیر بے کماں زدہ

(تو نے میرے سینہ میں بے نشان زخم کر دیا ہے، حیران ہوں کہ تو نے کمان کے بغیر عجیب تیر مارا ہے)

چونکہ حضرت والا کی یہ حالت باطنی بہت ہی مہتم بالشان اور گویا سلوک کی آخری گھاٹی تھی اس لیے بغرض امتیاز اس کی تفصیل لکھنے کے قبل اس کا ایک عنوان بھی تجویز کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے جیسا اس سے قبل بھی ایک مضمون خاص کا "السوق من الشوق" عنوان تجویز کیا جا چکا ہے وہ عنوان یہ ہے۔

الغیبہ فی الہیبہ

اس داستان غم کو شروع کرنے کے قبل خود صاحب واقعہ یعنی حضرت والا کا ایک نہایت برمحل شعر زیب عنوان کرتا ہوں وہ شعر یہ ہے۔

نوش مادیدی بہ بیں ہم نیش ما — عیش مادیدی بہ بیں ہم ریش ما

(تو نے ہمارا اپینا دیکھا ہے ہمارا ڈسنا بھی دیکھ ہمارا عیش دیکھا ہے تو ہمارا زخم بھی دیکھ)

اس کے بعد بنام خدا اس کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔

دریں دریائے بے پایاں دریں طوفان موج افزا — دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

(ہم نے اس بے انتہا دریا اور موجیں مارتے طوفان میں دل ڈال دیا ہے بسم اللہ مجریھا و مرسھا)

اس دردناک افسانہ کی ابتداء ایک ناگہانی قتل کے خونیں حادثہ جانکاہ سے ہوتی ہے جس پر گویا یہ شعر صادق آتا ہے۔

نمیدانم حدیث نامہ چوں است — ہمی بینم کہ عنوانش بخون ست

(میں نہیں جانتا کہ خط میں کیا بات ہے اتنا دیکھ رہا ہوں کہ اس کا پتہ خون سے لکھا ہوا ہے)

ابتدائے غم

واقعات کی تفصیل یہ ہے کہ مکرمہ و معظمہ جناب بڑی پیرانی صاحبہ مدظلہا کے خالو صاحب کو جو جھتھاول کے زمیندار اور پنشنر سب انسپکٹر تھے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں دشمن کاشتکاروں نے شہید کر دیا۔ اس حادثہ عظیم کی خبر پاتے ہی جناب بڑی پیرانی صاحبہ مدظلہا حضرت والا کو لیکر فوراً جھتھاول پہنچیں اور حضرت والا کے اہتمام اور نگرانی میں تجہیز و تکفین ہوئی۔ غسل میت بھی حضرت والا ہی کے مواجہہ میں ہوا۔

دوران غسل میں مرحوم مظلوم کا زخم رسیدہ سر اور ان کی نعش کا حسرتناک منظر برابر حضرت والا کے پیش نظر رہا اور حضرت والا کے نازک اور پرسوز و گداز قلب مبارک کو درد دیدہ طور پر سخت زخمی اور متاثر کرتا رہا لیکن بظاہر اس وقت حضرت والا کو کوئی خاص اثر محسوس نہ ہوا اور نہایت سکون کے ساتھ تجہیز و تکفین کے اہتمام میں مشغول رہے مگر جب دفن سے فارغ ہو کر واپس تشریف لے آئے اور آ کر دہلیز میں بیٹھے تو گھر کے اندر سے مستورات کے رونے کی آواز آئی قلب تو زخمی ہو ہی چکا تھا بس سنتے ہی اس پر ایک ایسی کاری چوٹ لگی کہ بے چین ہو گئے اور سخت اضمحلال قلبی عارض ہو گیا یہاں تک کہ اختلاج کی سی کیفیت محسوس ہونے لگی۔

ابھی ایک تاثر سے قلب سبکدوش نہ ہونے پایا تھا کہ دو تین ہی دن بعد سسرال میں ایک اور غمی ہو گئی جس کے سلسلہ میں گنگوہ جانا ہوا۔ اس واقعہ سے صدمہ زدہ قلب کو ایک اور صدمہ پہنچا اور چوٹ کھائے ہوئے دل پر ایک اور چوٹ لگی۔ گو اپنی حقیقت میں تو یہ دوسرا حادثہ پہلے حادثہ کے برابر سخت نہ تھا لیکن وہ پچھلے تاثر کے بڑھا دینے میں معین ہو گیا۔

زندگی سے بیزاری

اسی حال میں کہ قلب سخت ماؤف و متاثر ہو رہا تھا پچھلی رات کو تہجد کے لیے وضو کرتے ہوئے یک بیک بلا اختیار ایک خطرہ منکرہ کا ورود ہوا جس کا حاصل چند الفاظ

تھے جو دفعۃً متخیلہ میں واقع ہو گئے گو یہ کوئی نئی بات نہ تھی کیونکہ اس قسم کے خطرات سالکین کو پیش آتے ہی رہتے ہیں بلکہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم بھی خطرات سے خالی نہ تھے جیسا کہ حدیث ذاک صریح الایمان سے ثابت ہے اور خود حضرت والا کو بھی اس سے قبل بھی اور بعد بھی اس قسم کے خطرات آئے ہوں گے لیکن اس مرتبہ اس درجہ شدید اور مدید اثر ہوا کہ حضرت والا اپنی زندگی ہی سے بیزار ہو گئے۔ مجوائے۔

ذوقے چناں ندارد بے دوست زندگانی بے دوست زندگانی ذوقے چناں ندارد

(بغیر دوست کے زندگی وہ مزہ نہیں رکھتی، وہ مزہ نہیں ہے بغیر دوست کی زندگی میں)

یہاں تک کہ خودکشی تک کے وسوسے آنے لگے چنانچہ خود فرماتے تھے کہ ایک بار ایک صاحب ملنے آئے ان کے پاس اس وقت بھری ہوئی بندوق موجود تھی۔ بار بار میرے جی میں آتا تھا کہ ان سے کہہ دوں کہ خدا کے لیے فیر کر کے میرے ناپاک وجود سے اس دنیا کو پاک کر دو کیونکہ میں اس حالت کو بعد اور اس بعد کے وہم سے اپنے آپ کو فرعون اور ہامان سے بھی بدتر باوجود اپنے کو مومن اور ان کو کافر سمجھنے کے سمجھتا تھا اور چونکہ یہ ذوقیات ہیں اس لیے تقریب فہم کے لیے بس اس سے زیادہ شرح نہیں کر سکتا کہ یوں سمجھتا تھا کہ جس بلا میں وہ لوگ مبتلا تھے اس سے تو ان کو ایمان لا کر ایک منٹ میں چھٹکارا ہو سکتا تھا اور میں جس بلا میں مبتلا ہوں اس سے سالہا سال میں بھی خلاصی ممکن نہیں۔ اھ۔

فائدہ از حضرات والا

اس حالت کے انکار و استبعاد عقلی کو ان دلائل نقلی سے دفع کرنا سہولت سے ممکن ہے۔ فی رسالة القشیریه عن حمدونؒ (المتوفی ۲۷۱ھ) قال من ظن ان نفسه خیر من نفس فرعون فقد اظهر الکبر اور اس سے بھی اقویٰ مگر قدرے محتاط تقریر حضرت اسامہ صحابیؓ کا یہ قول ہے کہ حتیٰ تمنیت انی اسلمت یومئذ رواه مسلم فی باب تحریم قتل الکافر بعد قوله لا اله الا الله من

کتاب الایمان جوایک جہاد میں ان سے غلطی ہو جانے پر انہوں نے فرمایا تھا جس کی شرح میں امام نووی فرماتے ہیں کہ معناہ لم یکن تقدم اسلامی بل ابتدات الآن الاسلام لمحوعنی ماتقدم وقال ھذا الکلام من عظم ماوقع فیہ.

۱۵. وجه الدلالة ظاھر حیث رجح بعض الاحوال المذمومة علی بعض الاحوال المحمودة لکون الاول اقرب الیٰ دفع الضرر من الثانی لعارض مع ان حقیقة الامر عکسه فی نفسه)

اور حضرت والا نے اس حالت کی شدت کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ بڑی مصیبت یہ تھی کہ اگر ذکر کرنے بیٹھتا جو کہ قرب کی حالت تھی تو ساتھ کے ساتھ وہ خطرہ منکرہ بھی عود کرتا اور اگر عود خطرہ سے بچنے کی غرض سے ذکر کو منقطع کرنا چاہتا جو کہ بُعد تھا تو اس کو بھی کسی طرح دل گوارا نہ کرتا گویا یہ حالت تھی۔

من شمع جانگدازم تو صبح دلکشائی سوزم گرت نہ بینم میرم چو رخ نمائی

(میں جان کو پگھلانے والی شمع ہوں تو دل کو فرحت بخشنے والی صبح ہے اگر تجھے نہ دیکھوں تو جلتا ہوں جب تو دیدار کراتا ہے تو مرتا ہوں)

نزدیک آنچنانم دور آنچناں کہ گفتم نے تاب وصل دارم نے طاقت جدائی

(نزدیک اتنا ہوں اور دور اتنا کہ جتنا میں نے کہا ہے۔ نہ وصل کی ہمت رکھتا ہوں نہ جدائی کی طاقت)

غرض سخت کشمکش میں مبتلا تھا اور ایسی شدید حالت تھی کہ باوجود صحت بدنی کے موت کو حیات پر ہزارہا درجہ ترجیح دیتا تھا۔ اھ۔

اشتدادِ خطرہ کے اسباب

حضرت والا نے یہ بھی فرمایا کہ اس خطرہ منکرہ کے اس درجہ مؤثر ہو جانے کے تین سبب تھے اول تو یہ ہے کہ پے در پے صدمات نے (جن کا ذکر ابھی کیا گیا) قلب کو پہلے ہی سے چوٹل اور گداز کر رکھا تھا جس کی وجہ سے اس میں اتاثر وانفعال کی کیفیت اور قبول خطرہ کی

استعداد بدرجہ اتم پیدا ہوگئی تھی پھر جب اس خطرہ منکرہ کا وقوع ہوا تو قلب بوجہ غایت ضعف و اضمحلال نہ اس کی مدافعت کر سکا نہ مقاومت لہذا وہ دلنشین ہو کر رہ گیا۔ دوسرا سبب یہ ہوا کہ میں نے بعد ترک تعلق کانپور ترک اشغال مباحہ میں بہت زیادہ مبالغہ کیا تھا اور تعلقات سے اپنے قلب کو بالکل یکسو اور فارغ کر لیا تھا حالانکہ بعد میں تجربہ سے یہ ثابت ہوا کہ اتنا مبالغہ مضر ہوتا ہے کیونکہ ادھر تو قلب کو خالی کر لیا گیا اور ادھر چونکہ عالم غیب کوئی مشاہد چیز نہیں دوسری شے اس میں اس وقت اور تمکن کے ساتھ بھری نہ جا سکی لہذا اس خلوے قلب کی حالت میں شیطان کو وساوس ڈالنے کا بسہولت موقع مل گیا جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا بنا کر تیار کیا گیا تو اس کو ابلیس نے چاروں طرف سے گھوم پھر کر دیکھا اور جب اس کو اندر سے خالی پایا تو اس سے خوش ہوا کہ اس کی فطرت ہی ایسی واقع ہوئی ہے کہ یہ اپنے قابو میں نہ ہوگا۔ (یعنی جب یہ خالی ہے تو میں اس کے اندر آسانی سے حلول کر سکوں گا چنانچہ مشہور بھی ہے "خانۂ خالی را دیو میگرد" الفاظ حدیث موصوف کے یہ ہیں **عن انس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال لما صور اللّٰہ ادم فی الجنة ترکه ماشاء اللّٰہ ان یترکه فجعل ابلیس یطیف به فینظر ماھو فلما راٰہ اجوف عرف انه خلق خلقاً لایتما لک رواہ مسلم۔**

تیسرا سبب شدت تاثر کا یہ تھا کہ وہ خطرہ منکرہ صورۃً کمال محبت کے منافی تھا لہذا بے انتہا شاق گزرا۔ اھ۔ احقر مؤلف عرض کرتا ہے کہ ایسے خطرہ پر جو صورۃً کمال محبت کے منافی نظر آتا تھا اس درجہ غم و اندوہ کا طاری ہو جانا تو خود کمال محبت پر دال تھا بفحوائے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم **ذاک صریح الایمان** لیکن کمال محبت میں تو صورت بعد بھی مضطرب کر دینے کے لیے کافی ہے۔ بمصداق۔

بردلِ سالک ہزاراں غم بود　　　گرز باغِ دل خلالے کم بود

(سالک کے دل پر ہزاروں غم ہوتے ہیں اگرچہ دل کی خوشی میں کمی کم ہی آتی ہے)

(یعنی بگمان خود)

انسداد اشتداد خطرات کی تدابیر

تاثر خطرہ کے اشتداد وامتداد کے ان ہر سہ اسباب کو بیان فرمانے کے بعد حضرت والا نے فرمایا کہ ان ہر سہ اسباب سے سالکین کے واسطے خطرات کے اثر کے اشتداد و امتداد کے انسداد کے لیے تین نہایت مفید اور کارآمد دستور العمل مستفاد ہوئے۔

اول یہ کہ سالک حتی الوسع اپنے قلب کی تقویت اور تفریح کے لیے مقویات و مفرحات کا استعمال اور اسباب مشوشۂ قلب سے حتی الامکان اجتناب رکھے تا کہ قلب میں قوت رہے اور ایسے احوال کا تحمل کر سکے اور منجملہ اسباب قویہ مشوشۂ قلب کے کسی ایسے واقعہ حزن کا جس کی تدبیر اختیار سے خارج ہو (مثلاً کسی کی موت) خواہ اس حزن کا منشاء اپنا درد ہو یا کسی کی ہمدردی ہو یا اس کے آثار ونتائج متیقنہ یا محتملہ کا ذہن میں اسمرار استحضار یا زبان سے اس کا تکرار ہے یعنی بقصد اس کو سوچنا اور اس میں خوض وفکر کرنا یا اس کا بکثرت تذکرہ کرنا کہ اس سے قلب ایک معتدبہ درجہ میں متاثر ہو کر مشوش اور مضمحل ہو جاتا ہے اور واقعہ خون سے حزن طبعی ہونا گو غیر اختیاری ہے جو مضر بھی نہیں لیکن اس کا بار بار یاد کرنا یا ذکر کرنا اختیاری ہے اور مضر بھی ہے چنانچہ اسی بناء پر نصوص میں **لا تحزن** اور **لا تحزنی** وارد ہے کیونکہ **منھی عنه** ہونا دلیل ہے اختیاری ہونے کی اور جس طرح اس کا احداث یا ابقاء اختیاری ہے اسی طرح اس کا ازالہ بھی اختیاری ہے جس کا طریقہ تجربہ متاید بالنص سے یہ ہے کہ کسی اہم واجب یا مباح یا طاعت میں قلب کو مشغول کر دیا جائے۔ کلمہ استرجاع کی تعلیم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ اس کا حاصل ایک مراقبہ خاص ہے تعزیت کی حقیقت بھی یہی ازالہ ہے اس کا لقب شرعی اور عنوان لغوی خود اس کا مساعد ہے ایک عارف کا ایک مقولہ بھی اس کا صریح مؤید ہے **کما فی طبقات الکبریٰ عین الحسین بن عبداللّٰہ الصنجی قال لا یقطعک شئے عن شیٔ الا اذا کان القاطع اتم و اکمل و اعلی عندک فان کان مثله او دونه فلا یقطعک فالحکم لما غلب علی القلب** اور واقعہ

غم کی یاد کی مذکورہ بالا ممانعت میں جو کثرت کی قید لگائی اس کی وجہ یہ ہے کہ بالکل تذکرہ نہ کرنا اور ضبط میں مبالغہ کرنا بھی تجربہ سے مضر ثابت ہوا ہے کہ سب غبار اندر ہی اندر رہنے سے طبیعت گھٹ جاتی ہے اور اس کی قوت واقعہ غم گھٹ جاتی ہے اس لیے مصلحت یہ ہے کہ شروع شروع میں گاہ گاہ اپنے کسی دیندار ہمدرد سے اعتدال کے ساتھ حدود شرعیہ میں رہ کر اس واقعہ غم کا کسی قدر تذکرہ بھی کرلیا کرے۔اس کی بھی تائید نص سے ہوتی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرزند حضرت ابراہیم کی وفات پر روئے بھی اور یہ بھی ارشاد فرمایا **انا بفراقک یا ابراهیم ومحزونون** اور دوسرے کے ساتھ اپنی ہمدردی کو بھی حد کے اندر رکھے اور وہ حد یہ ہے کہ دوسرے کو نفع تو پہنچ جائے لیکن اپنے کو ضرر نہ پہنچے اس کے لیے بس عقلی ہمدردی کافی ہے اور طبعی ہمدردی کو صرف اسی حد تک رہنے دیا جائے جس حد تک عقلی ہمدردی کے مؤثر ہونے کے لیے ضروری ہو۔اس سے آگے نہ بڑھنے دیا جائے اور نہ تجربہ سے یہ بھی مضر ثابت ہوا ہے۔زیادہ ہمدردی اور ترحم سے قلب کو تو تکلیف ہوتی ہی ہے بعض اوقات خلاف تسلیم وتفویض خیالات پیدا ہونے لگتے ہیں جو سخت اندیشہ کی بات ہے۔

دوسرے ترک مشاغل مباحہ میں مبالغہ نہ کرے اور بالکلیہ یکسوئی اختیار نہ کرے تاکہ قلب میں ایسی چیزیں بھی مہیا رہیں جو اس قسم کے خطرات کو آنے سے روکیں بقول ع۔انائے کہ پُر شد دگر چوں پُرد۔جیسے اگر کوئی شخص بوتل کو ہوا سے خالی کرنا چاہے تو اس کی سہل صورت یہ ہے کہ اس کو پانی سے بھر دے۔پھر اس کے اندر نہ ہوا رہے گی نہ ہوا کا گزر ہو سکے گا یہی حال قلب کا ہے کہ جب غیبیات کا مشاہدہ اس میں متمکن نہ ہو تو اس حالت میں مشاغل مباحہ خطرات منکرہ کا وقایہ ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ عقلی مسئلہ ہے کہ نفس ایک وقت میں دو طرف پوری توجہ نہیں کرسکتا لیکن ان مشاغل مباحہ میں تعلقات حسّی کا بڑھانا داخل نہیں کہ وہ بھی مضر ہیں صرف تعلقات انتظامی و تفریحی کافی ہیں مثلاً انتظامات معاش، سیر و تفریح، مطالعہ تواریخ وغیرہ۔

تیسرے خطرات کے اشتداد و امتداد کے انسداد کی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں کہ ان کی طرف التفات ہی نہ کرے۔ یہاں تک کہ بقصد دفع بھی التفات نہ کرے بلکہ ذکر میں توجہ کے ساتھ مشغول ہو جائے لیکن توجہ میں بھی مبالغہ اور تندہی نہ کرے ورنہ کاوش کرنے سے طبیعت تھک کر ملول ہو جائے گی اور پھر خطرات کا اثر ہونے لگے گا پھر ذکر میں مشغول ہو جانے کے بعد بھی اس کا منتظر نہ رہے کہ خطرات بند ہوئے یا نہیں کیونکہ باوجود ایک طرف توجہ قائم ہو جانے کے بھی دوسرے خیالات اگر بلا قصد آویں تو وہ مخل یا منافی یکسوئی کے نہیں کیونکہ خزانہ خیال میں تو بہت سی اشیاء ہوتی ہیں وہ ضرور سامنے آئیں گی جیسے کوئی شخص بہت سے نقطوں میں سے ایک مرکزی نقطہ پر نظر جمائے رکھے تو نظر کی شعاعیں ادھر ادھر ضرور پھیلیں گی اور جو پاس والے نقطے ہیں وہ بھی بلا قصد نظر کے سامنے ضرور رہیں گے لیکن مستقل طور پر نظر اسی ایک مرکزی نقطہ پر قائم رہے گی۔ اھ۔

یہ تو خطرات کے اشتداد و امتداد کے انسداد کی تدابیر مذکور ہوئیں اور اگر اشتداد و امتداد واقع ہو چکا ہو جو صورت حال حضرت والا کو پیش آئی اس کے رفع کی تدابیر بعد کو مذکور ہوں گی کیونکہ ترتیب کا مقتضا یہ ہے کہ پہلے اس ابتلاء کے واقعات کی تفصیل کو جو اس وقت بیان کی جارہی ہے مکمل کیا جائے پھر جو جو اسرار و حکم الٰہی اس ابتلاء میں مضمر تھیں ان کو بیان کیا جائے گا اس کے بعد اشتداد و امتدادِ خطرات کے رفع کی تدابیر انشاء اللہ تعالیٰ معرض تحریر میں لائی جائیں گی لہذا بمقتضائے ترتیب ہذا اب واقعات کی بقیہ تفصیل عرض کی جاتی ہے۔

حضرت گنگوہیؒ کا مشورہ

یہ معلوم ہو چکا ہے کہ حسن اتفاق سے ابتداء یہ ابتلاء تہجد کے وقت گنگوہ کے قیام میں پیش آیا تھا چنانچہ حضرت والا نے صبح کو حضرت مولانا گنگوہیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر استعلاجاً عرض حال کیا۔ حضرت مولانا نے ارشاد فرمایا کہ التفات نہ کیا جائے۔

اختلاج قلب کے دورے

پھر حضرت والا تھانہ بھون واپس تشریف لے آئے چونکہ اسباب مذکورہ کی بناء پر قلب میں انفعال کی کیفیت حد درجہ پیدا ہوگئی تھی اس لیے وہ خطرہ منکرہ برابر عود کرتا رہا اور روز بروز زور ہی پکڑتا چلا گیا جس سے کیفیت انفعالیہ میں اور بھی ترقی ہوتی چلی گئی وھلم جرا یہاں تک کہ اختلاج قلب کے شدید دورے پڑنے لگے اور حضرت والا چند روز ہی میں ایسے کمزور گئے جیسے کوئی مدتوں کا مریض ہو۔

حکیم محمد صدیق گنگوہیؒ کا علاج

حکیم مولوی محمد صدیق گنگوہی سے جو اپنے مقام مطب یعنی گڑھی پختہ سے تھانہ بھون آئے ہوئے تھے بغرض معالجہ رجوع کیا گیا۔ مولوی محمد یونس صاحب مرحوم جو حضرت والا کے شاگرد تھے اور حضرت والا ہی سے بیعت بھی تھے قارورہ لیکر گئے۔ حکیم صاحب نے قارورہ دیکھ کر کہا کہ مجھے حیرت ہے یہ شخص زندہ کس طرح ہے۔ کیونکہ قارورہ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ حرارت غریزیہ بالکل فنا ہو چکی ہے۔ مولوی صاحب نے واپس آ کر ازراہ سادگی حضرت والا کے سامنے یہی قول بلفظہ نقل کر دیا۔ حضرت والا نے انہیں بہت ڈانٹا کہ تم نے یہ کیا حماقت کی۔ بھلا ایسی بات بھی کہیں مریض سے کہی جاتی ہے اور پھر مریض بھی مریض قلب۔ وہ بہت نادم ہوئے اور کہنے لگے کہ واقعی مجھ سے حماقت ہوئی لیکن اب تو ہوگئی اب کیا کروں۔ حضرت والا نے فرمایا کہ اب یہ کرو کہ پھر اس قارورہ کو لے جاؤ اور راستہ ہی سے لوٹ کر تھوڑی دیر بعد آ کر مجھ سے کہو کہ میں حکیم صاحب کے پاس پھر قارورہ لے گیا تھا اب وہ کہتے ہیں کہ میری پہلی رائے غلط تھی یہ تو اچھے خاصے ہیں کوئی اندیشہ کی بات نہیں۔ مولوی صاحب نے اس پر طالبعلمانہ اشکال پیش کیا کہ اس سے کیا ہوگا آپ تو خود ہی مجھے یہ سب سکھا کر بھیج رہے ہیں فرمایا تمہیں اس سے کیا جو میں کہہ رہا ہوں تم یہی کرو۔ کیونکہ الفاظ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اثر رکھا ہے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور حضرت والا

واقعی اپنے قلب کو اس وقت دیکھتے تھے کہ اس غیر واقعی اطلاع سے بھی اس کو بہت سکون ہوا اور اس وحشت میں کمی ہوگئی جو پہلی خبر سے پیدا ہوگئی تھی کیونکہ قلب کی حالت تو اس زمانہ میں بہت ہی نازک ہو رہی تھی ذرا ذرا سی بات کا اثر ہوتا تھا کیوں نہ ہو۔ ع نیست بیماری چو بیماریِ دل (دل کی بیماری جیسی کوئی بیماری نہیں ہے)

خود تجویز کردہ علاج

جب طبیب کے علاج سے کچھ نفع نہ ہوا تو حضرت والا نے خود ہی یہ علاج تجویز کیا کہ مجھ کو سفر میں جانا چاہیے اور دوست احباب سے ملنا چاہیے کیونکہ حضرت والا کو جیسا اوپر بیان کیا گیا ترک مشاغل مباحہ میں غلو کا بھی منجملہ اسباب تشویش ہونا منکشف ہو چکا تھا جب حضرت والا نے سفر کا قصد فرمایا تو بعض محبین اہل وطن نے حضرت مولانا گنگوہیؒ سے جا کر عرض کیا کہ ہم لوگوں کو ان سے بہت فیض پہنچ رہا ہے ان کو سفر سے منع فرما دیا جائے لیکن مولاناؒ تو حضرت والا کی حالت سے اچھی طرح واقف تھے فرمایا نہیں نہیں اس وقت ان کے لیے سفر ہی میں جانا مصلحت ہے روکنا ہرگز مناسب نہیں۔

حضرت والا نے اپنی ہی تجویز سے یہ تدبیر ظاہری بھی کی کہ مستعار بندوق لیکر میدان میں تشریف لے جاتے اور بلانشانہ خالی فیر کیا کرتے اس سے بھی فائدہ ہوا کیونکہ بندوق کی محض آواز سے بھی قلب میں فرحت پیدا ہوتی تھی۔

حضرت گنگوہیؒ کے ارشاد کا اثر

غرض ادھر تو حضرت والا ایک شیخ محقق واقف طرق تربیت اور ماہر جذبات فطرت ہونے کی بناء پر اپنے فہم خداداد سے ان خارجی تدابیر نافعہ کو عمل میں لائے اور ادھر حضرت مولانا گنگوہیؒ سے برابر بذریعہ خطوط بھی اور حاضر ہو ہو کر بھی عرض حال کرتے رہے۔ حضرت والا فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت مولانا گنگوہیؒ شروع سے اخیر تک برابر اسی ایک تجویز قائم رہے کہ خطرات منکرہ کی طرف التفات نہ کرو اور ہمیشہ

اسی پر زور دیتے رہے۔ جس سے مولانا کی اعلیٰ درجہ کی شان ارشاد معلوم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دعا اور توجہ بھی خاص طور سے فرماتے رہے۔ حضرت والا یہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت مولانا گنگوہیؒ کا ایک یہی ارشاد کہ خطرات کی طرف التفات نہ کرو مولاناؒ کے امام فن ہونے کی کافی دلیل ہے۔ اھ۔

حضرت گنگوہیؒ کے مکتوبات سے اقتباسات

اب اس حالت کے متعلق حضرت مولانا گنگوہیؒ قدس سرہٗ العزیز کے بعض والا نامہ جات کا اقتباس مکاتیب رشیدیہ سے لیکر نقل کیا جاتا ہے۔ وہوا ہذا۔

(مکتوب اول) خط آپ کا موصول ہو کر کاشف مافیہ ہوا اگر یہ خوف وحزن امور آخرت سے ہے تو محمود ہے۔ (چنانچہ واقع بھی یہی تھا کیونکہ امر منکر پر اگرچہ وہ غیر اختیاری ہو طبعاً محزون ہونا اس کا منشا بجز حُبّ حق کے کیا ہوسکتا ہے پھر اس حزن سے خوف بُعد ناشی ہوا اور ان سب کا امور آخرت میں سے ہونا ظاہر ہے) بزرگوں کو اسی خوف سے بڑی بڑی شدت سے قبض واقع ہوا حتیٰ کہ بعض نے جان بھی دی۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں ؎

جان صدیقاں ازیں حسرت بریخت کآسماں برفرق ایشاں خاک بیخت

(دوستوں کی جان اسی حسرت سے چلی گئی کہ آسمان نے ان کے سر پر خاک رکھ دی)

پس ایسی حالت اور اس صورت میں تو جائے شکر ہے نہ جائے غم۔ امام غزالیؒ اسی غم میں بیت المقدس میں دس سال تک پریشان اور محزون رہے کہ اطباء ان کے علاج سے عاجز ہو گئے آخر ایک یہودی طبیب نے ان کو دیکھا اور تشخیص کی کہ ان کو کوئی حسی مرض نہیں ہے بلکہ خوف آخرت ہے اس کا کوئی علاج نہیں ہے پس مژدہ ہو کہ حق تعالیٰ نے یہ دولت آپ کو دی۔ ایسے حزن پر ہزار فرحت قربان اور اس حالت کی موت شہادت کبریٰ ہے اور اگر کوئی امر دیگر ہے تو اس کا جواب بدوں دریافت حقیقت حال کے میں نہیں لکھ سکتا۔ اور یہاں آنے کے باب میں جو آپ استفسار فرماتے ہیں تو بقولے ع او خویشتن

کم است کرار ہبری کند۔ مگر معہذا اگر آپ تشریف لاویں گے تو خود ہی امید نفع کی رکھتا ہوں کہ صحبت صلحاء جس قدر میسر آوے غنیمت ہے۔　　فقط والسلام

(مکتوب دوم) آپ کے خط سے کیفیت معلوم ہوئی میں آپ کے لیے دعاء خیر کرتا ہوں۔ (الی قولہ) وسوسۂ مذکورہ میں اندیشہ سوء خاتمہ بھی منجملہ اوہام ہے اس کو حتی الوسع دفع کرتے رہیں اور اجر و تکفیر (سیئات بھی یقینی ہے۔ انشاء اللہ الخ ۱۵۔ شعبان ۱۳۱۶ھ۔

حضرت حاجی صاحبؒ کی دعوات و بشارات

حضرت مولانا گنگوہیؒ سے رجوع کرنے کے علاوہ حضرت والا اعلیٰ حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ العزیز کو بھی جلد جلد اطلاع حالات کرتے رہے اور وہاں سے بھی تدبیرات و بشارت دعوات حاصل ہوتی رہیں چنانچہ مکتوبات امدادیہ کے مکتوب نمبر ۴۴ مورخہ یکم رجب ۱۳۱۶ھ میں تحریر فرماتے ہیں کہ الحمد للہ آپ کے قلب کی حالت بہت اچھی ہے یہ مقام خوف و رجا ہے اسی کو ہیبت و اُنس کہتے ہیں کبھی ہیبت کبھی اُنس کا غالب ہو جاتا ہے دونوں کو ایک سمجھنا چاہیے اھ۔ دوسرے مکتوب نمبر ۴۵ مورخہ ۱۹۔ رجب ۱۳۱۶ھ میں تحریر فرماتے ہیں خط آپ کا دوسرا ابھی پہنچا پہلے خط کے جواب میں لکھ دیا گیا ہے۔ مکرر ہے کہ آپ کی حالت بھی بہت اچھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ضرور نہ ہوگا فقیر دعا کرتا ہے (الی قولہ) جو کچھ قلب پر وارد ہو منجانب اللہ خیال کرو جو واردات مضر ہوں گے اس مراقبہ سے سب دفع ہو جائیں گے۔ اھ۔ پھر مکتوب نمبر ۴۶ مورخہ ۸۔ شعبان ۱۳۱۶ھ میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی حالت بہت اچھی ہے پہلے آپ کو لکھ دیا گیا ہے (الی قولہ) اس قسم کی گھاٹیاں طالب کو آیا ہی کرتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ سب سے پار ہو جاؤ گے فقیر دعا کرتا ہے۔ انہ سمیع قریب اھ۔

پھر مکتوب نمبر ۴۷ مورخہ ۲۲ شوال ۱۳۱۶ھ میں بھی یہی تحریر فرماتے ہیں کہ حالت آپ کی ماشاء اللہ بہت اچھی ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے جو کچھ بقیہ قبض ہے وہ بھی رفع ان شاء اللہ تعالیٰ ہو جائے گا فقیر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مخلصین سے

کرلے اھ۔ پھر مکتوب نمبر ۴۸ مورخہ ۱۴۔ ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ میں بھی استحسان حالت تحریر فرمائی اور پھر مکتوب نمبر ۴۹۔ مورخہ ۱۵۔ محرم ۱۳۱۷ھ میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی حالت اب الحمدللہ بہت اچھی ہے فقیر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ترقی فرماوے اھ۔

دورِ سلوک کا عام الحزن

واقعات اور مکتوبات کی تاریخوں سے مظنون ہوتا ہے کہ تقریباً ایک سال تک یہ غلبہ ہیبت ممتد رہا اور یہ سال حضرت والا کے دور سلوک کا گویا عام الحزن تھا۔

ابتلاء کی شدت اور حضرت والا کا تحمل

اس حالت کی شدت کا اندازہ بجز خود حضرت والا کے کوئی دوسرا کر نہیں سکتا۔ بمصداق

شب تاریک وبیم موج وگردابے چنیں ہائل　　کجا دانند حال ما سبکسارانِ ساحلہا

(اندھیری رات موج کا خطرہ اور اس طرح بھنور نے گھیر لیا ہے، ہماری حالت کو کنارے پر بیٹھے ہوئے خوشحال کیا جانیں)

اے ترا خارے بپا نشکستہ کے دانی کہ چیست　　حال شیرانے کہ شمشیر بلا برسر خورند

(اے وہ کہ تیرے پاؤں میں کانٹا نہیں چبھا تو کیا جانے کہ ان شیروں کا کیا حال ہے جو مصیبت کی تلوار سر پر لیتے ہیں)

چنانچہ حضرت والا "الابتلاء لا ھل الا صطفاء" میں ایک طالب کو جنہوں نے اپنی سخت سخت باطنی پریشانیوں کی ایک طویل تفصیل لکھ کر بھیجی تھی تحریر فرماتے ہیں کہ جو جو مضائق ومصاعب وعقبات وبلیات آپ نے لکھی ہیں یہ تو سو حصوں میں سے ایک حصہ بھی نہیں جو جو بعض کو پیش آتے ہیں اس وقت مجھ کو بعض (مراد خود حضرت والا) کے احوال یاد آگئے اور سر سے پاؤں تک اس نے مجھ کو ہلا دیا ہے۔ کہ مشکل سے اپنے کو سنبھال کر لکھنے کو موقوف نہیں کیا۔ الخ۔ (منقولہ از مقدمہ تبویب تربیت السالک) اس تحریر کی تاریخ ۱۸۔ محرم ۱۳۳۲ھ ہے یعنی حالت غلبہ ہیبت کے فرو ہوجانے کے پندرہ برس بعد بھی اس کی کیفیت کے محض تصور نے حضرت والا کو سر سے

پاؤں تک ہلا دیا۔ اللہ اکبر اسی سے ناظرین اندازہ فرمالیں کہ جس کیفیت کے محض تصور نے اور وہ بھی اتنی طویل مدت گزر جانے کے بعد اس درجہ اثر کیا اس کے عین طریان کے زمانہ میں حضرت والا پر نہ معلوم کیا گزری ہوگی۔

غرض جس حالت کا بیان کیا جارہا ہے وہ بہت ہی شدید قسم کی حالت تھی جس کا اتنی مدت تک تحمل بہ اعانت خداوندی و بہ توجہات بزرگان حضرت والا ہی جیسے عالی ظرف اور راسخ الایمان سے ہوسکا ورنہ کوئی دوسرا ہوتا تو وہ بدحواسی میں ضرور اپنے ایمان یا جان یا ایمان اور جان دونوں کا سخت نقصان کر بیٹھتا چنانچہ خود احقر کو بعض اہل قبض کے حالات معلوم ہیں جن کی ایسی خطرناک حالت ہوگئی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت والا کی برکت و دعا و توجہ سے جلد افاقہ نہ ہوجاتا تو وہ تو کہیں کے بھی نہ رہے تھے نہ دین کے نہ دنیا کے دونوں ہی جہان سے گئے گزرے تھے حالانکہ حسب ارشاد حضرت والا ان کی حالت ہزارواں حصہ بھی اس حالت کی نہ تھی جو خود حضرت والا پر طاری ہوئی تھی۔

حضرت حاجی سید محمد عابدؒ کا ارشاد

حضرت والا کی تواضع اور صدق طلب بھی قابل صد ہزار آفریں ہے کہ اپنے کو بعد تکمیل بھی کبھی بزرگوں سے مستغنی نہیں سمجھا۔ جب بھی ضرورت پیش آئی بلا ادنی تامل علاوہ اپنے پیر و مرشد کے اپنے بڑے رتبہ کے پیر بھائیوں سے بھی عرض حال کرتے رہے اور مشورے لیتے رہے۔ چنانچہ علاوہ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہٗ العزیز کے حضرت حاجی سید محمد عابد صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی جو حضرت حاجی صاحبؒ کے خلیفہ مجاز تھے اس حالت کو ظاہر کیا سید صاحب نے بھی حال سن کر حضرت والا کی بہت تسلی فرمائی اور فرمایا کہ یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ خطرات قلب میں داخل نہیں ہورہے بلکہ خارج ہورہے ہیں جیسے اگر چور گھر کے اندر چوری کرنے کے لیے گھسے تب بھی دروازہ پر نظر آتا ہے اور اگر گھر والوں کے جاگ پڑنے کے بعد بھاگنے لگے تب بھی دروازہ ہی سے گزرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس قول کو نقل فرما کر حضرت والا فرمایا کرتے ہیں کہ میں پہلے حاجی محمد عابد صاحب کو

بزرگ تو سمجھتا تھا لیکن سچی بات یہ ہے کہ شیخ اور مربی باطن اس درجہ کا نہ سمجھتا تھا لیکن اس ارشاد کو سن کر مجھے معلوم ہوا کہ شیخ اور مربی بھی کامل درجہ کے تھے۔

مشکلات راہ کو عبور کر جانا

غرض بفضلہٖ تعالیٰ حضرت والا سلوک کی اس دشوار گزار اور آخری گھاٹی سے بتوجہات وتدبیرات ودعوات بزرگاں پار ہوگئے اور حسن اتفاق دیکھئے کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بشارت کہ ان شاء اللہ تعالیٰ سب گھاٹیوں سے پار ہو جاؤ گے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حیات ہی میں پوری ہوگئی کیونکہ حضرت والا کی اس حالت کے فرو ہونے کے چند ماہ بعد ہی دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے گویا اپنے سامنے ہی حضرت والا کو سب گھاٹیوں سے پار کرا گئے۔

اور حضرت حافظ شیرازیؒ کا یہ شعر صادق آ گیا۔

آں پریشانیِ شبہائے دراز وغم دل ہمہ در سایۂ گیسوئے نگار آخر شد

(وہ لمبی راتوں کی پریشانی اور دل کا غم محبوب کی زلفوں کے سائے میں آ کر ختم ہو گیا ہے)

حافظ شیرازیؒ کی دو غزلیں

اس جگہ حضرت حافظ شیرازیؒ کی دو غزلیں بھی یاد آ گئیں جن میں سے پہلی غزل حالت ابتلاء کے اور دوسری غزل حالت سکون کے مناسب ہے وہ دونوں غزلیں بمناسبت مقام ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

پہلی غزل (مناسب حالت ابتلاء)

نفس برآمد و کام از تو برنمی آید فغاں کہ بخت من از خواب برنمی آید

(میری جان نکلتی ہے مگر تجھ سے میرا مقصد پورا نہیں ہوتا، ہائے فریاد کہ میرا بخت نیند سے بیدار نہیں ہوتا)

نگر بروئے دل آرائے یار من ورنہ بہیچ گونہ دگر کار برنمی آید

(دل کو سنوارنے والے میرے محبوب کے چہرہ کو دیکھ ورنہ اور کسی طرح کام نہیں ہوگا)

دریں خیال بسر شد دریغ عمر عزیز بلائے زلف سیاہت بسر نمی آید
(افسوس کہ پیاری زندگی اسی خیال میں گذر گئی کہ تیری سیاہ زلف کی مصیبت ختم نہیں ہوتی)
چناں بحسرت خاک درِ توی میرم کہ آب زندگیم درنظر نمی آید
(تیرے دَر کی مٹی میں یہ حسرت لے کر مر رہا ہوں کہ مجھے اپنی زندگی کا پانی نظر میں نہیں آتا)
بسے حکایت دل ہست بانسیم سحر ولے بہ بخت من امشب سحر نمی آید
(سحری کی ہوا سے دل کی بہت ساری داستانیں وابستہ ہیں لیکن میرے بخت کی سحر تو آج رات بھی نہیں آئی)
قد بلند تراتر ببرنمی گیرم درخت کام مرادم ببر نمی آید
(تیرے بلند قد سے جب تک پھل نہ لے لوں میرے مقصود کے درخت پر پھل نہیں لگےگا)
مقیم زلف تو شد دل کہ خوش ہوائے اداشت وزاں غریب بلاکش خبر نمی آید
(وہ دل جو اچھی آرزوئیں رکھتا تھا تیری زلفوں میں مقیم ہوا اور اب اس مصیبت میں مبتلا مسافر کی کوئی خبر نہیں آتی)
ہمیشہ تیر سحر گاہ من خطا نشدے کنوں چہ شد کہ یکے کارگر نمی آید
(میرا صبح کے وقت کا تیر کبھی خطا نہیں ہوا، اب کیا ہوا کہ ایک بھی کامیاب نہیں ہوتا)
زبسکہ شد دل حافظ رمیدہ از ہمہ کس کنوں ز حلقۂ زلفت بدر نمی آید
(اس وجہ سے کہ حافظ کا دل ہر ایک سے متنفر ہوگیا ہے اب تیری زلف کے حلقہ سے باہر نہیں آتا)

دوسری غزل (مناسب حالت سکون)

روز ہجران وشب فرقت یار آخر شد زدم ایں فال وگذشت اختر وکار آخر شد
(محبوب سے جدائی کے دن اور فرقت کی راتیں ختم ہوگئی ہیں، میں نے یہ فال نکالی، عید گزری اور کام مکمل ہوگیا)

آں ہمہ ناز و تنعم کہ خزاں می فرمود عاقبت درقدم باد بہار آخر شد

(وہ سب ناز وعیش جو خزاں کر رہی تھی، آخرکار بہار کی ہوا کے قدموں میں ختم ہو گئے)

بعد ازیں نور بہ آفاق دہیم از دل خویش کہ بخورشید رسیدیم و غبار آخر شد

(اس نور کے بعد اپنے دل کو دنیا سے باہر لے جاتے ہیں کیونکہ ہم سورج پر پہنچ گئے ہیں اور مٹی ختم ہو گئی ہے)

آں پریشانی شبہائے دراز و غم دل ہمہ در سایہ گیسوئے نگار آخر شد

(وہ لمبی راتوں کی پریشانی اور دل کا غم، سب محبوب کی زلفوں کے سایہ میں آ کر ختم ہو گیا ہے)

ساقیا عمر دراز و قدحت پرمی باد کہ بسعی توام اندوہ خمار آخر شد

(اے ساقی تیری عمر لمبی ہو اور تیرا جام شراب سے بھرا رہے، کیونکہ تیری ہی کوشش سے میرا غم و مستی ختم ہوئی ہے)

شکر ایزد کہ بہ اقبال کلہ گوشۂ گل نخوتِ بادِ دے وشوکتِ خار آخر شد

(اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ پھول کی کلی کے سر نکالنے سے خزاں کی ہوا کا غرور اور کانٹے کا رعب ختم ہوا)

صبحِ اُمید کہ بُد معتکف پردۂ غیب گو بروں آئے کہ کارِ شبِ تار آخر شد

(امید کی صبح جو غیب کے پردہ میں اعتکاف کئے ہوئے تھی، کہو کہ باہر آئے تاکہ اندھیری رات کا کام ختم ہو جائے)

گرچہ آشفتگیِ کارِ من از زلفِ تو بود حلِ ایں عقدم ہم از روئے نگار آخر شد

(اگرچہ میرے کام کی پریشانی تیری زلف کی وجہ سے تھی، اس عقدہ کا حل بھی محبوب کے چہرہ سے ہوا ہے)

در شمار ارچہ نیاورد کسے حافظ را شکر کاں محنت بیحد و شمار آخر شد

(اگرچہ حافظ کو کوئی شمار میں نہیں لایا، شکر کہ وہ بے حد و بے شمار مشقت ختم ہو گئی)

حالت ہیبت میں بیعت و تلقین کو موقوف رکھنا

اس حالت کے طریان کے زمانہ حضرت والا نے بیعت لینا اور تعلیم و تلقین کرنا

سب موقوف فرما دیا تھا کیونکہ اس حال میں تو حضرت والا اپنی فکر میں شب و روز مبتلا تھے دوسروں کی جانب توجہ کرنے کی کہاں فرصت تھی اور کسے ہوش تھا۔ طالبین بہت اصرار کرتے لیکن حضرت والا عذر فرما دیتے اور از راہ تدین صاف فرما دیتے کہ ایسی حالت میں مجھ سے رجوع کرنا بالکل بے سود ہے کیونکہ میں تو اپنے ہی غم میں گرفتار ہوں لیکن ایک صاحب بریلی میں بہت ہی مصر ہوئے اور باوجود اس کے کہ حضرت والا نے صاف طور پر متنبہ فرما دیا تھا کہ کچھ نفع نہ ہوگا پھر بھی اصرار کر کے بیعت ہو ہی گئے مگر حسب ارشاد حضرت والا بیعت سے ان کی حالت میں کوئی اصلاحی تغیر واقع نہ ہوا۔ اور حضرت والا کی فراست کہ کچھ نفع نہ ہوگا بالکل صحیح ثابت ہوئی۔

غلبۂ ہیبت کا تذکرہ خود حضرت کے اپنے قلم سے

حضرت والا کی اس خاص حالت باطنی یعنی غلبہ ہیبت کے متعلق ضروری واقعات بیان کیے جا چکے ہیں اب آخر میں خود صاحب واقعہ یعنی حضرت والا کے قلم مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ میں اس حالت کی مختصر کیفیت جو حضرت والا نے اپنی تصنیف یاد یاراں (تذکرہ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہٗ العزیز) میں بضمن احسانات مولانا تحریر فرمائی ہے۔ درج ذیل کی جاتی ہے۔ وہی ہذا۔

"اور دوسرا احسان متعلق باطن کے سو اُس کی تفصیل میں چونکہ مخفیات کا اظہار بھی ہے اور نیز وہ قصہ بھی نہایت دردناک اور ناگوار ہے اس لیے محض اس اجمال پر اکتفا کرتا ہوں کہ میری شامت اعمال و کثرت معاصی سے (یہ سوءِ ظن بنفسہ قابل تقلید ہے" مؤلف) مجھ پر ایسی ایک حالت شدید ظاہری ہوئی تھی کہ باوجود صحت بدنی کے زندگی سے مایوسی تھی بلکہ موت کو ہزار ہا درجہ حیات پر ترجیح دیتا تھا اور اس کو اس سے زیادہ عنوان سے تعبیر نہیں کر سکتا۔

دو گونہ رنج و عذاب جان مجنوں را بلائے فرقتِ لیلیٰ و وصلت لیلیٰ

(مجنوں کی جان پر دوگنا مصیبت و تکلیف ہے لیلیٰ کی جدائی کا آغاز اور لیلیٰ کے وصال کا)

اس وقت حضرت قدس سرہٗ نے دعا و تعلیم و ہمت سے خاص توجہ فرمائی جس سے ہوش و حواس درست ہوئے اور جان میں جان آئی اور اس حالت کے طریان کے اور پھر اس کے زوال کے منافع بحمد اللہ محسوس ہوئے۔ ان دونوں احسانوں کو عمر بھر نہ بھولوں گا اور حکم بھی یہی ہے۔ **من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ۔**

تبدیل حالت قبض و ہیبت بحالت بسط و اُنس

(جس پر احقر مؤلف حضرت صاحب سوانح کے حضور میں نہایت ادب و مسرت کے ساتھ حضرت عارف شیرازیؒ کے یہ اشعار بطور تہنیت پیش کرتا ہے۔

حافظ شب ہجراں شد بوئے خوش صبح آید　　شادیت مبارکباد اے عاشق شیدائی

(اے حافظ! جدائی کی رات ہوگئی ہے اور صبح کی خوشبو آ رہی ہے، اے دیوانے عاشق تجھے خوشی مبارک ہو)

رسید دولتِ وصل و گذشت محنت ہجر　　نہاد کشور دل بازرہ بہ معموری

(وصال کی دولت آ پہنچی ہے اور جدائی کی تکلیف گذر گئی ہے، دل کی سلطنت کی دوبارہ آبادی کا آغاز ہو گیا ہے)

یہ ابتلائے شدید و مدید جس کی تفصیل اوپر بیان کی گئی حضرت والا کے سلوک کی سخت ترین اور آخری گھاٹی تھی جس سے بعون اللہ تعالیٰ و بتوجہات بزرگان حضرت والا پار ہو کر بفضلہٖ تعالیٰ پھر جمعیت باطنی و انشراح قلبی سے مشرف ہوگئے اور پھر وہی سابقہ کیفیت بسط و اُنس اور ذوق و شوق کی عود کر آئی بمصداق اشعار ہذا۔

باز آمد آبِ من در جوئے من　　باز آمد شاہِ من در کوئے من

(میرا پانی میری ندی میں لوٹ آیا ہے، میرا سردار میری گلی میں لوٹ آیا ہے)

باز سودائی شدم من اے طبیب　　باز دیوانہ شدم من اے حبیب

(اے معالج میں پھر پاگل ہو گیا ہوں، اے محبوب میں پھر دیوانہ ہو گیا ہوں)

بلکہ اس شدید و مدید قبض کے بعد جو بسط و اُنس میسر ہوا وہ بفضلہٖ تعالیٰ بے نظیر

ولازوال اور ترقی پذیر تھا اور جو انشراح وسکون حاصل ہوا وہ نہایت راسخ و متمکن اور روز افزوں تھا اور اس انجام بخیر کے لحاظ سے حضرت والا کا یہ ابتلاء شدید بالکل حضرت عراقیؒ کے اس شعر کا مصداق نکلا۔

خوشا دردے کہ درمانش تو باشی خوشا راہے کہ پایانش تو باشی

(وہ درد بہت اچھا ہے جس کا علاج تو ہو وہ راستہ اچھا ہے جس کی انتہاء تو ہو)

ضمیمہ: رسوخ وتمکن کی تشریح

اس جگہ رسوخ وتمکن حال کی جس کو اصطلاح صوفیہ میں مقام سے تعبیر کرتے ہیں شرح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ غلط فہمی واقع نہ ہو صاحب مقام ہو جانے کے یہ معنی نہیں کہ سالک تغیرات احوال سے بالکل ہی خالی ہو جاتا ہے کیونکہ حسب ارشاد حضرات والا تغیرات عارضی تو بربناء مصالح لوازم سلوک سے ہیں جو رسوخ کامل اور تمکین تام کے حصول کے بعد بھی سالکین کے احوال میں گاہ گاہ واقع ہوتے رہتے ہیں لیکن ان میں اشتداد وامتداد واعتداد نہیں ہوتا جیسے صحت کاملہ کے حاصل اور اعتدال مزاج قائم ہو جانے کے بعد بھی موسم کے بدلنے یا دیگر اسباب خارجی سے احیاناً کبھی زکام ہو جاتا کبھی طبیعت کسلمند ہو جاتی ہے کبھی بخار بھی چڑھ آتا ہے مگر اس قسم کی عارضی شکایات صحت طبعیہ کے منافی نہیں ہوتیں غرض اعتبار غالب حالت کا ہے اگر سالک میں آثار مقام غالب ہیں تو وہ صاحب مقام ہے گو احیاناً اس میں آثار حال کا بھی ظہور ہو اور اگر آثار غالب ہیں تو وہ صاحب حال ہے گو احیاناً اس میں آثار مقام بھی پائے جائیں جیسے وہ شخص صحیح المزاج ہے جس میں آثار صحت غالب ہوں گو کبھی کبھی کسی خلط کا غلبہ بھی ہو جائے اور وہ شخص مریض ہے جس میں آثار مرض غالب ہوں گو کبھی کبھی اس کو افاقہ بھی ہو جاتا ہو۔

غرض کاملین پر بھی کبھی کبھی غلبہ حال ہو جاتا ہے لیکن وہ منافی کمال نہیں ہوتا۔ بلکہ حضرات انبیاء علیہم اسلام پر بھی کبھی کبھی ان حضرات کی شان کے موافق غلبہ حال طاری

ہوا ہے چنانچہ یوم بدر میں حضور سرور عالم سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس ابتہال کے ساتھ دعا فرمائی تھی وہ بھی غلبہ حال ہی سے ناشی تھا بلکہ گاہ گاہ فرشتوں سے بھی غلبہ حال منقول ہے حالانکہ ان میں انفعال بشری بھی نہیں ہوتا۔

چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ اسلام کا فرعون کے منہ میں کیچڑ ٹھونسنا روایت ترمذی میں مذکور ہے لیکن صاحب مقام پر جو غلبہ حال ہوتا ہے اس میں وہ حدود سے خارج نہیں ہوتا بخلاف صاحب حال کے وہ کبھی حدود سے بھی خارج ہو جاتا ہے کہ اس کو گناہ نہیں ہوتا کیونکہ بوجہ مغلوبیت وہ اس وقت مرفوع القلم ہوتا ہے۔

تمکن ورسوخ کے بعد کبھی کبھی غلبۂ حال

حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت والا کو بحمد اللہ تعالیٰ اس قبض شدید و مدید کے بعد پھر اس درجہ کا قبض کبھی پیش نہیں آیا اور بفضلہ تعالیٰ حالت باطنی میں ایک مستحکم کیفیت تمکن ورسوخ کی پیدا ہوگئی لیکن حسب تحقیق بالا عارضی تغیرات سے بالکل خالی کیونکر رہ سکتے ہیں وہ تو عادۃً لوازم سلوک سے ہیں اور سالک کو صاحب مقام ہو جانے کے بعد بھی گاہ گاہ پیش آتے رہتے ہیں جن میں سے اکثر تو عام طور پر ظاہر بھی نہیں ہونے پاتے لیکن بعض ظاہر بھی ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ حضرت والا کا بھی ایک واقعہ غلبہ حال کا احقر کو ثقہ راویوں سے معلوم ہوا جو چند ہی سال ہوئے دوران وعظ میں بمقام مسجد خانقاہ تھانہ بھون پیش آیا جس کی تفصیل یہ ہے کہ دوران وعظ میں حضرت والا نے کسی مضمون کے سلسلہ میں بہت جوش اور نہایت کیف کے ساتھ مثنوی شریف کے یہ اشعار پڑھے۔

اے حریفاں راہ ہارا بست یار آہوئے لنگیم وا وشیر شکار

(اے دشمنو! راستوں کو دوستوں نے بند کر دیا ہے، میں لنگڑا ہرن ہوں اور وہ شکاری شیر ہے)

جز بہ تسلیم و رضا کو چارۂ درکف شیر نرخوں خوارۂ

(سوائے تسلیم و رضا کے کون سا راستہ ہے ورنہ خونخوار بہادر شیر کا پنجہ ہے)

بس دوسرے شعر کا پڑھنا تھا کہ حضرت والا پر حالت کا اس قدر غلبہ ہوا کہ بے اختیار زور سے ایک چیخ نکل گئی اور دیر تک خود بھی بے حد مضطرب رہے اور سامعین کو بھی مضطرب رکھا۔ خصوصیت مضمون اور قرائن حالیہ و مقامیہ سے صاف نمایاں تھا کہ یہ کیفیت غلبہ ہیبت سے ناشی ہے اس کیفیت کا عود گویا اس شعر کا مصداق تھا۔

باز گلبانگِ پریشاں میزنم آتش اندر عندلیباں میزنم

(میں پھر ایک پریشانی نغمہ گاتا ہوں اور بلبلوں میں آگ لگا دیتا ہوں)

اللہ اللہ وہ کیفیت بھی کس قوت کی کیفیت ہوگی جس نے حضرت والا جیسے کوہ استقلال کو بعد حصول تمکین تام بھی از جارفتہ کر دیا۔ کیوں نہ ہو صاحب مقام کے بھی صبر و استقلال کی آخر ایک حد ہوتی ہے جب اس پر کسی ایسی قوی کیفیت کا ورود ہوتا ہے جس کی قوت اس حد سے فوق ہوتی ہے تو اس سے فی الحال مغلوب ہو جاتا ہے لیکن فی المال جلدی ہی پھر اس پر غالب آ جاتا ہے امتداد نہیں ہونے پاتا نہ زیادہ اشتداد ہوتا ہے اور اس قسم کا غلبہ بھی کبھی کبھی ہوتا ہے۔ بکثرت نہیں ہوتا اور اگر ایسی قوی کیفیت کا ورود غیر صاحب مقام پر ہو تو اس کی تو جان ہی کے لالے پڑ جائیں۔ غرض اس قسم کا غلبہ حال منافی تمکین نہیں بلکہ اس کو بھی باعتبار حقیقت ایک درجہ کی تمکین ہی کہنا زیبا ہے۔ بقول حضرت شیفتہ

باحسنش ایں جنوں کہ تو بینی تحمل است ناصح ملامتے مکن ایں ناشکیب را

(اس کے اس حُسن کے ساتھ یہ دیوانگی جو تو دیکھ رہا ہے، برداشت ہے،
اے ہمدرد اس بے صبرے کو ملامت نہ کر)

یہ تو وہ غلبہ حال تھا جس کا حاضرین پر اظہار ہو گیا۔ اس کے علاوہ خفیف ولطیف کیفیات کا ورود تو ہوتا ہی رہتا ہے جو اپنی ذات میں تو عظیم اور قوی ہوتی ہیں لیکن محل وُرود کی قوت تحمل اور استقلال تمکین کی وجہ سے ان کے آثار بصورت غلبہ نمایاں نہیں ہونے پاتے لیکن ایسی کیفیات لطیفہ روحانیہ کے آثار لطیفہ بھی صاحب نظر سے پوشیدہ

نہیں رہتے چنانچہ حضرت والا کی بات بات سے آثار خشیت ایسے نمایاں ہوتے رہتے ہیں کہ طریق سے ادنیٰ مناسبت رکھنے والا بھی ان کا بوضاحت وبسہولت ادراک کرسکتا ہے اور کرتا رہتا ہے ان آثار کی چند مثالیں بھی آئندہ بیان حکمت حالت قبض وہیبت میں عرض کی جائیں گی اور جو اس دعویٰ کی دلیل ہوں گی۔ اگرچہ حضرت والا کے کمالات عالیہ واحوال رفیعہ ایسے کھلے ہوئے ہیں کہ صاحب نظر وانصاف اور غیر معاند کو ہرگز کسی دلیل کی حاجت نہیں حسب ارشاد حضرت مولانا رومی۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب   گر دلیلت باید ازوے رومتاب

(سورج کی دلیل خود سورج ہے، اگر تجھے دلیل درکار ہے تو اس سے منہ نہ پھیر)

لیکن

مغزرا خالی کن ازانکار یار   تاکہ ریحاں یابی از گلزار یار

(اپنے دماغ کو یار کے انکار سے خالی کرتا کہ تو یار کے گل باغ سے خوشبو پائے)

صاحب مقام اور صاحب حال کا فرق

اب اس ضمیمہ ضروریہ ومفیدہ کو صاحب مقام اور صاحب حال کی کیفیات کے باہمی فرق کی ایک نہایت واضح مثال پر ختم کیا جاتا ہے جو حضرت والا نے ایک موقع پر ارشاد فرمائی تھی ایک بار حضرت والا خانقاہ کے سقاوہ میں سے وضو کے لیے گرم پانی لے رہے تھے ڈھکن جو کھولا تو اندر سے بھاپ نکلی اور نیچے ایندھن جل رہا تھا اس کا دھواں بھی اٹھا جس سے آنکھوں کو تکلیف ہوئی فوراً فرمایا کہ صاحب مقام پر بھی کیفیات کا ورود ہوتا ہے لیکن ان کیفیات میں لطافت ہوتی ہے جیسی اس بھاپ میں ہے کیونکہ وہ روحانی ہوتی ہے برخلاف اس کے صاحب حال کی کیفیات نفسانی ہوتی ہیں جن میں حل ہوتا ہے جیسا اس دھوئیں میں ہے۔ تمت الضمیمہ

عود الی السابق

حضرت والا کے اس ابتلاء شدید کی جس کو اصطلاح صوفیہ میں ہیبت سے تعبیر کرتے

ہیں جو قبض کی اعلیٰ ترین قسم ہے اور جس کا طریان کاملین ہی پر ہوتا ہے ضروری تفصیلات سے بعون اللہ تعالیٰ وبحمدہ فراغت ہوئی۔اب بعض آیات واحادیث اور ابیات عارفین وعشاق جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر احوال میں نزول بلا اعادۂ لوازم سلوک سے ہے بطور نمونہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

آیات: (قولہ تعالیٰ) لقد خلقنا الانسان فی کبد وقوله تعالیٰ و لنبلونكم بشیء من الخوف و الجوع و نقص من الاموال والا نفس و الثمرات وقال العارف الرومیؒ فی حاصله.

حق تعالیٰ گرم و سرد و رنج و درد برتن ما می نہداے شیر مرد

(اے بہادر مرد! اللہ تعالیٰ دکھ، سکھ اور تکلیف ومصیبت ہمارے جسم پر ڈالتا ہے)

خوف و جوع و نقص اموال و بدن جملہ بہر نقد جاں ظاہر شدن

(ڈر، بھوک، مال کی کمی اور جسم میں کمی، سب چیزیں جان کی اصلیت کے ظاہر کرنے کے لئے بھیجتا ہے)

(وقوله تعالیٰ) احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا آمنا وهم لا يفتنون و قوله تعالیٰ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذين خلوا من قبلكم مستهم البأساء والضرآء وزلزلوا حتیٰ يقول الرسول والذين امنوا معه متى نصر الله الا ان نصر الله قريب وقوله تعالیٰ اذجاؤكم من فوقكم ومن اسفل منكم و اذ زاغت الابصار و بلغت القلوب الحناجر وتظنون بالله الظنونا هنالک ابتلى المومنون و زلزلوا ازلزالاً شديداً وقوله تعالیٰ ونبلوكم بالشر و الخير فتنة (فی الجلالين بفقر و غنی و سقم و صحته و فی جامع البيان بالمصائب تارة وبالنعم اخرىٰ)

احادیث

عن عائشةؓ فی حدیث طویل قصة فترة الوحی زاد البخاری حتیٰ حزن

النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فیما بلغنا حزنا غدا منه مرارا کی یتردی من رؤس شواهق الجبل فکلما اوفی بذروة جبل لکی یلقی نفسه منه تبدی له جبرئیل فقال یا محمد (صلی اللّٰہ علیه وسلم) انک رسول اللّٰہ حقاً فیسکن کذالک جاشه و تقرنفسه وقال العارف الرومی فی حاصلد.

مصطفیٰ راہجر چوں بفراختے　　خویش رااز کوہ می انداختے
(حضرت مصطفیٰؐ کو جب ہجر نے جلایا تو آپ اپنے آپ کو پہاڑ سے گرانے لگے)

تا بگفتے جبرئیلش ہیں مکن　　کہ ترا بس دولتست ازامر کن
(توجبرئیل نے عرض کیا آپ ایسا نہ کریں آپ کو تو اللہ تعالیٰ کے امرِ کن سے دولت ملی ہے)

مصطفیٰ ساکن شدے زانداختن　　باز ہجراں آوریدے تاختن
(آپؐ اپنے آپ کو گرانے سے رُک گئے، پھر آپ کو ہجر ستانے لگا)

باز خود راسرنگوں از کوہ او　　می فگندے از غم و اندوہ او
(پھر آپ اپنے آپ کو غم و دکھ کی وجہ سے پہاڑ سے سر کے بل گرانے لگے)

بازگشتے پیش پیدا جبرئیل　　کہ مکن ایں کہ تو شاہی بے بدیل
(پھر جبرئیل سامنے آئے کہ آپ ایسا نہ کریں آپ کو تو بے مثال بادشاہی ملی ہے)

ہمچنیں می بود تا کشف حجیب　　تابیا بدآں گہر را او ز حبیب
(پردہ میں ہو جانے والی صورت حال کے واضح ہونے تک آپ اسی طرح رہے یہاں تک آپ نے اس گوہر کو اپنے محبوب سے پالیا)

بہر ہر محنت چو خود رامی کشند　　اصل محنتہا ست ایں چونش کشند
(ہر تکلیف کی وجہ سے اپنے آپ کو مارتے ہیں اس طرح جب مارتے ہیں تو یہ سب تکلیفوں کی بنیاد ہے)

اے خنک آں کو فدا کردہ است تن　　بہرآں کارز دفدائے اوشدن
(اے سست! وہ آدمی جس نے اپنا جسم قربان کردیا، اس کام کے لئے اسی پر قربان ہونا چاہیے)

بارے آں مقبل فدائے ایں تن است کاندراں صد زندگی در کشتن است
(کئی بار وہ شریف آدمی اس پر قربان ہے کیونکہ اس راہ میں مرنے میں سو زندگیاں ہیں)

عن سعد قال سئل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ای الناس اشد بلاءً قال الانبیاء ثم الامثل فالا مثل یبتلی الرجل علیٰ حسب دینه فان کان فی دینه صلباً اشتد بلاء ه للعارف الرومی فی حاصله

زاں بلاہا کانبیا برداشتند سر بہ چرخ ہفتمیں افراشتند
(وہ مصیبتیں جوانبیائے کرامؑ نے اٹھائی ہیں انہوں نے اپنا سر ساتویں آسمان پر بچھایا ہے)

وان کان فی دینه رقة هون علیه فما زال کذلک حتیٰ یمشی علی الارض ماله ذنب رواه الترمذی و ابن ماجة والدارمی.

اقوال عارفین وعشاق (از عارف شیرازیؒ)

زپیچ زلف تو ہر حلقۂ وآشوبے (۱) زسحرِ چشم تو ہر گوشۂ و بیمارے
(تیری زلف کے بل کی وجہ سے ہر حلقہ میں شور ہے، تیری آنکھ کے جادو کے سبب ہر کونے میں بیمار پڑا ہے)

تحصیل عشق ورندی آساں نمود اول (۲) جانم بسوخت آخر در طے ایں منازل
(عشق ورندی کا حاصل ہونا پہلے آسان لگتا ہے آخران منزلوں کو طے کرنے میں میری جان جل گئی)

الایا ایہا الساقی ادرکا ساوناولہا (۳) کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا
(سن اے ساقی کہ جام گھما اور اسے تھما کیونکہ عشق پہلے آسان نظر آتا ہے
لیکن اس میں بڑی مشکلیں ہیں)

درریست درد عشق کہ اندر علاج او (۴) ہر چند سعی بیش نمائی بتر شود
(عشق کا درد ایسا درد ہے کہ اس کے علاج میں تو جتنی زیادہ کوشش کرے گا وہ اور بڑھے گا)

بحریست بحر عشق کہ ہیچش کنارہ نیست (۵) آنجا جزاینکہ جاں بسپارند چارہ نیست
(عشق کا سمندر ایسا سمندر ہے جیسا کوئی کنارہ نہیں ہے، وہاں جان حوالے
کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے)

بہ فتراک بلا جانہا چو بر بندند بر بندند (۶) ز زلفِ عنبریں دلہا چو بفشانند بفشانند
(مصیبتوں کے خانہ میں جب جانیں ڈالنے لگتے ہیں تو ڈالتے ہی جاتے ہیں، عنبر جیسی زلف سے جب دلوں کو پھینکنے لگتے ہیں تو پھینکتے چلے جاتے ہیں)

دکانِ عاشق رابسیار مایہ باید (۷) دلہاے ہمچو آتش چشماں رود بارے
(عاشقی کی دکان کے لئے بہت سرمایہ چاہیے آگ جیسے دل اور بہتی نہر جیسی آنکھیں چاہئیں)

درآں ہوا کہ جز برق اندر طلب نباشد (۸) گر خرمنے بسوزد چندیں عجب نباشد
(عشق کی طلب میں بجلی کے سوا کچھ نہیں ہے، اگر یہ طلب کھیت ہی کو جلا دے تو عجیب نہ ہوگا)

مرغے کہ باغمِ دل شد انقیش حاصل (۹) برشاخسارِ عمرش برگِ طرف نباشد
(جس پرندے کو دل کے غم کے ساتھ محبت ہو جائے اس کی زندگی کے رخسار پر کبھی خوشی کے آثار نہ ہوں گے)

در رہِ منزلِ لیلٰے کہ خطرہاست بجاں (۱۰) شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی
(لیلٰی کی منزل کے راستہ میں جان کو خطرے ہیں، اس کے پہلے قدم کی شرط یہ ہے کہ تو مجنوں ہو)

تاصد ہزار خار نمی روید از زمیں (۱۱) از گلبنے گلے بہ گلستان نمی رسد
(جب تک زمین سے لاکھوں کانٹے نہ اگیں، کسی کیاری میں باغ اور پھول نہیں اُگتے)

در طریق عشقبازی امن وآسائش خطاست (۱۲) ریش باد آں دل کہ بادردش بجوید مرہمے
(عشق بازی کے راستہ میں امن وآرام غلطی ہے، وہ دل زخمی ہی رہے گا جو درد میں مرہم چاہتا ہے)

اہل کام وناز را در کوئے رنداں راہ نیست (۱۳) رہروے باید جہاں سوزے نہ خامے بیغمے
(مصروفیت اور ناز والوں کے لئے رندوں کی گلی میں کوئی راستہ نہیں ہے، اس میں ایسے مسافر کی ضرورت ہے جو جہان کو جلا کے آیا ہو، وہ نہیں چاہیے جو پختہ نہ ہو اور بے غم ہو)

در ہر کہ بنگری بہ غمے از تو مبتلا ست (۱۴) یک دل ندیدہ ام کہ زعشقت خراب نیست
(جسے دیکھے وہی تیرے عشق کے غم میں مبتلا ہے، میں نے کوئی ایسا دل نہیں دیکھا ہے جو تیرے عشق سے بیمار نہ ہوا ہو)

از حضرت عراقی رحمہ اللہ

بہ عالم ہر کجا وبلا بود (۱۵) بہم کردند و عشقش نام کردند
(جہان میں جہاں کہیں دکھ وآزمائش تھی اسے جمع کر کے اس کا نام عشق رکھ دیا)

از نواب مصطفےٰ خان صاحب شیفتہؒ

شعلۂ خوجا نگداز ولمعۂ روتاب سوز (۱۶) ہاں نہ پنداری کہ در وصل است آساں زیستن
(جان کو پگھلانے والے شعلہ اور روشن چہرہ کو جلانے والی بجلی ہے، ہاں یہ نہ سمجھ کہ وصل میں جینا آسان ہے)

درخرابات یکے نیست کہ رسوا نبود (۱۷) بلبلے نیست بہ گلزار کہ شیدا نبود
(اس ویرانے میں کوئی نہیں ہے، جو رسوا نہ ہوا ہو، گلزار میں کوئی بلبل نہیں جو عشق میں مبتلا نہ ہو)

آسودہ خاطری و تجلی طلب کنی (۱۸) ایں برق کے بجز دل ناشاد ماں رسد
(تیری طبیعت مطمئن ہے اور تو جلوہ نمائی کی خواہش کرتا ہے، یہ بجلی دردمند دل کے سوا کسے حاصل ہوتی ہے)

اتصالِ دوست آساں نیست پیش از اتصال (۱۹) انفصالِ تن ز جان وجاں ز تن خواہد شدن
(وصل سے پہلے دوست کا وصال آسان نہیں ہے پہلے بدن سے روح کو پھر روح کو بدن سے الگ ہونا پڑتا ہے)

از حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ

جان صدیقاں ازیں حسرت بریخت (۲۰) کآسماں برفرق ایشاں خاک بیخت
(سچوں کی جان اسی حسرت میں چلی گئی کہ آسمان نے ان کے سروں پر زمین رکھ دی)

از عارف رومی رحمہ اللہ

آنچنیں شیخے گدائے کوبکو (۲۱) عشق آمدلا اُبالی فاتقوا
(عشق بڑا بے پرواہ ہے، بچ کے رہنا ایک بوڑھا گلی گلی میں یہ صدا لگا رہا تھا)

از حضرت جامی رحمہ اللہ

نسازد عشق را کنج سلامت (۲۲) خوشا رسوائی کوئے ملامت

(عشق کے لئے سلامتی کا کونہ مناسب نہیں، اس کیلئے تو ملامت کی گلی کی رسوائی اچھی ہے)

متفرقات

ما پروریم دشمن و ما می کشیم دوست (۲۳) کس را رسد نہ چون وچرا در قضاے ما

(ہم نے دشمن کو پالا ہے اور ہم ہی نے دوست کو قتل کیا، کسی کو ہمارے فیصلہ میں چوں چرا کی اجازت نہیں)

قطعہ

تا بلا برکسے قضا نکنیم (۲۴) نامِ اور از اولیا نکنیم

(جب تک کسی کے اوپر آزمائش پوری نہ کریں اس کا نام اولیاء میں شمار نہیں کرتے)

ایں بلا گوہر خزانۂ ماست (۲۵) گوہر خود بکس عطا نکنیم

(یہ آزمائش ہمارے خزانے کا موتی ہے ہم اپنا موتی کسی کو نہیں دیتے)

نوٹ: یہ کل اشعار پچیس ہیں۔

حالتِ قبض وبیعت کی حکمتیں (جزو اول)

اب حسب وعدہ سالکین کے فائدہ بالخصوص اہل ابتلاء کی تسلی کے لیے اس حالت رضیعہ یعنی قبض وہیبت کی چند خاص خاص حکمتیں بھی نمونہ کے طور پر بیان کی جاتی ہیں۔ وباللّٰہ التوفیق۔

اس فصل کے تین جزو ہیں۔ جزو اول میں انشاء اللہ تعالیٰ وہ حکمتیں بیان کی جائیں گی جو حضرت والا کے مجموعی حالات کے مشاہدہ سے بداہۃً مفہوم ہوتی ہیں۔ جزو دوم میں ان حکمتوں کو نقل کیا جائے گا جو خود حضرت والا نے اپنی بعض تحریرات میں ارقام فرمائی ہیں اور جزو سوم میں وہ حکمتیں درج کی جائیں گی جو آیات واحادیث اور کلام قوم میں منتشر طور پر مذکور ہیں۔

صورۃً ابتلاء حقیقۃً بارانِ رحمت

جزو اول:۔ حضرت والا کا یہ باطنی ابتلاء بمصداق ارشاد خداوندی عسیٰ اَنْ تَکْرَ

هُوْا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ۔ محض صورۃً ابتلاء تھا حقیقۃً سرچشمہ الطاف رب العلیٰ اور منبع رحمت خدا تھا۔ جس کے اندر نہ صرف خود حضرت والا کی بے انتہا ترقیات باطنیہ خاصہ مضمر تھیں بلکہ طالبین کی بے شمار مصالح دینیہ عامہ بھی مستتر تھیں۔ اس وقت تو حضرت والا اس بلائے ناگہانی سے بے حد پریشان تھے کہ یا اللہ میں کس مصیبت میں گرفتار ہو گیا لیکن یہ خبر نہ تھی کہ اس ظلمات کی تیرگی میں چشمۂ آب حیات موجیں مار رہا ہے اور یہ جو غم واندوہ کی گھنگھور گھٹا قلب محزوں پر چاروں طرف سے چھائی ہوئی ہے درحقیقت نزول باران رحمت الٰہی کا پیش خیمہ ہے۔ حضرت والا کو جو جو ترقیات باطنیہ خاصہ اس ابتلاء سے حاصل ہوئیں ان کا تفصیلی علم تو بھلا کسی کو کیا ہو سکتا ہے کیونکہ

میان عاشق و معشوق رمزیست کراما کاتبیں راہم خبر نیست

(عاشق ومعشوق کے درمیان ایسی خفیہ باتیں ہیں جن کی کراماً کاتبین کو بھی خبر نہیں ہے)

اور نہ اس تفصیل کو حضرت والا سے دریافت کرنے کی کوئی جرأت کر سکتا ہے۔ بقول ئے

اکنوں کرا دماغ کہ پُرسد زباغباں بلبل چہ گفت وگل چہ شنید وصبا چہ کرد

(اب کس کو ہمت ہے کہ باغ کے مالک سے پوچھے کہ بلبل نے کیا کہا، پھول نے کیا سنا اور صبا نے کیا کہا)

مقام عبدیت میں رسوخ

لیکن اجمالاً اتنا سب اہل طریق کو معلوم ہے کہ سلوک کا اعلیٰ ترین مقام مقام عبدیت ہے اور یہ بھی مسلمات اہل طریق سے ہے کہ ایسے شدید و مدید قبض میں جیسا کہ حضرت والا کو پیش آیا تھا ثابت قدم رہنے کے بعد سالک بعون اللہ تعالیٰ نے مقام عبدیت میں نہایت متمکن اور راسخ القدم ہو جاتا ہے کیونکہ متصرف حقیقی کے تصرفات عظیمہ کو خود اپنے اندر مشاہدہ کر لینے کے بعد اس کو اپنا ہیچ در ہیچ اور لاشئے محض ہونا روز روشن کی طرح مشاہد ہو جاتا ہے اور اس مشاہدہ عجز کی بدولت وہ بفضلہ تعالیٰ نزول کامل سے جو ترقیات باطنیہ کی انتہائی منزل ہے مشرف وممتاز اور سربلند وسرفراز ہو جاتا

ہے۔ نیز چونکہ تغیرات احوال قلب کا اس کو خوب اچھی طرح اور ذاتی طور پر تجربہ ہو چکا ہوتا ہے اس لیے عدم غلبہ ہیبت کی حالت میں بھی وہ عظمت وجلال خداوندی اور شوکت وہیبت قضا وقدر الٰہی سے ہمیشہ ترساں ولرزاں ہی رہتا ہے اور اچھی سے اچھی باطنی حالت کو بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہوئے اس کو کبھی عجب وناز کا واہمہ بھی نہیں ہوتا کیونکہ بربناء تجربہ سابق وہ اس حالت کو حدوثاً محض موہبت خدا اور بقاءً ہر وقت زیر تصرف رب العلیٰ یقین کیے ہوئے ہوتا ہے۔ غرض استحضار عظمت حق اس کا حال دائمی اور غایت ادب واحترام حضرت ذوالجلال والاکرام اس کا اقتضا طبعی اور تفویض کامل وفناء تام اس کا شعار زندگی ہو جاتا ہے یا بطور حاصل یوں کہیے کہ عبدیت محضہ اس کی صفت لازمہ وبندگی وسرافگندگی اس کی طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت والا کی ذات عالی صفات کے اندر ان اوصاف جلیلہ کا تحقق بدرجہ اتم ادنیٰ بصیرت رکھنے والوں کو بھی ملاحظہ حالات ومصنفات اور استماع ملفوظات وارشادات سے رات دن کالشمس فی نصف النہار مشاہد ہو رہا ہے حاجت بیان نہیں کیونکہ عیاں راچہ بیان اور بیان بھی کیا جائے تو کیا کیا اور کیونکر کیونکہ ان اشعار کا مضمون صادق آ رہا ہے۔

دامانِ نگہ تنگ وگلِ حُسنِ تو بسیار ۔۔۔ گلچین بہار تو زداماں گلہ دارد

(نظر کا دامن تنگ ہے اور تیرے حسن کے پھول بہت ہیں، تیری بہار کے پھول چننے کو دامن سے گلہ ہے)

گر مصور صورت آں دلستاں خواہد کشید ۔۔۔ لیک حیرانم کہ نازش راچساں خواہد کشید

(اگر مصور اس دلبر کی تصویر بنانا چاہے گا تو میں حیران ہوں کہ اس کے نازوں کی تصویر کس طرح بنائے گا)

اپنے آپ کو کمتر سمجھنا

تاہم چند واقعات بطور نمونہ گزارش کیے جاتے ہیں۔

بارہا قسم کھا کھا کر فرمایا کرتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو کسی مسلمان سے حتیٰ کہ

ان مسلمانوں سے بھی جن کو لوگ فساق و فجار سمجھتے ہیں فی الحال اور کفار سے بھی احتمالاً فی المآل افضل نہیں سمجھتا اور آخرت میں درجات حاصل ہونے کا کبھی مجھے وسوسہ بھی نہیں ہوتا کیونکہ درجات تو بڑے لوگوں کو حاصل ہوں گے۔ مجھے تو جنتیوں کی جوتیوں میں بھی جگہ مل جائے تو اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہو اس سے زیادہ کی ہوس ہی نہیں ہوتی اور اتنی ہوس بھی بر بناء استحقاق نہیں بلکہ اس لیے کہ دوزخ کے عذاب کا تحمل نہیں اور یہ جو میں بضرورت اصلاح زجر و توبیخ کیا کرتا ہوں تو اس وقت یہ مثال پیش نظر رہتی ہے جیسے کسی شاہزادے نے جرم کیا ہو اور بھنگی جلاد کو حکم شاہی ہوا ہو کہ اس شہزادے کو دُرے لگائے تو کیا بھنگی جلاد کے دل میں دُرے مارتے وقت کہیں یہ بھی وسوسہ ہو سکتا ہے کہ میں اس شاہزادے سے افضل ہوں۔ غرض کوئی مومن کیسا ہی بد اعمال ہو میں اس کو حقیر نہیں سمجھتا بلکہ فوراً یہ مثال پیش نظر ہو جاتی ہے کہ اگر کوئی حسین اپنے منہ پر کالک مل لے تو اس کو جاننے والا کالک کو برا سمجھے گا لیکن اس حسین کو حسین ہی سمجھے گا اور دل میں کہے گا کہ یہ جب بھی صابون سے منہ دھوئے گا پھر اس کا وہی چاند سا منہ نکل آئے گا غرض مجھ کو صرف فعل سے نفرت ہوتی ہے۔ فاعل سے نفرت نہیں ہوتی۔ اھ۔

بارگاہ الٰہی کے لائق کوئی عمل نہیں ہے

ایک بار احقر نے حضرت والا کے ایک ذی فضل معتقد کا یہ قول نقل کیا کہ میں آخرت میں اپنا کوئی عمل ایسا نہ پیش کر سکوں گا جو خالص ہو۔ اس کو سن کر حضرت والا جو اس وقت کسی خط کا جواب لکھ رہے تھے لکھتے لکھتے بے اختیار رک گئے اور چہرۂ مبارک پر بہت نمایاں آثار سخت خجلت و ندامت کے ظاہر ہونے لگے اور غلبۂ عبدیت سے بیٹھے بیٹھے کسی قدر جھک بھی گئے اور پھر تھوڑی دیر تک اسی ہیئت سے ساکت بیٹھے رہنے کے بعد بہت حسرت کے لہجہ میں فرمایا کہ جی ہاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے لائق کیا کوئی عمل پیش کیا جا سکتا ہے۔ پھر لیلۃ اللبن والی حکایت بیان فرمائی۔

تکبّر کے شک سے خوف

ایک بار فرمایا کہ جب میں کسی کے ہدیہ کو رد کرتا ہوں تو گو وجہ کے ساتھ ہو لیکن بہت ڈرتا ہوں کیونکہ غور کرنے سے کسی قدر شک کبر کا ہوتا ہے جس سے نہایت خوف ہوتا ہے اللہ تعالیٰ معاف فرماویں۔ استغناء اور کبر میں فرق نہایت دشوار ہے دونوں بہت متشابہ ہیں کبھی اس میں دھوکہ ہو جاتا ہے کہ جس کو ہم استغناء سمجھ رہے ہیں وہ دراصل ہوتا ہے کبر خدا ہی محفوظ رکھے تو انسان محفوظ رہ سکتا ہے ورنہ ہمارا ہر قول فعل حال قال سب ہی پُر از خطر ہے کوئی حالت خطرہ سے خالی نہیں۔ مجھے تو اب وہ شعر اکثر یاد آیا کرتا ہے جو کبھی بچپن میں پڑھا تھا۔

من نگویم کہ طاعتم بہ پذیر قلمِ عفو برگنا ہم کش

(میں یہ نہیں کہتا کہ میری عبادت قبول کر، بس میرے گناہوں پر معافی کا قلم کھینچ دے)

بلکہ بروئے حدیث (یعنی قول حضرت عمرؓ کہ ہمارے جو اعمال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ہوئے ہیں وہ تو مقبول ہو جاویں اور حضور کے بعد جو ہوئے ہیں اگر ان پر مواخذہ نہ ہو تو غنیمت ہے اجر کی ہم ہوس نہیں کرتے ۱۲) برگنا ہم تو کیا حق تعالیٰ خود ہماری طاعات کو معاف فرماوے۔ اور طاعات تو خیر کیا قابل معافی ہوتیں مطلب یہ ہے کہ جو ان میں کوتاہی ہے وہ معاف فرمائے کیونکہ جن کو ہم اپنی طاعات سمجھ رہے ہیں وہ درحقیقت طاعات ہی کب ہیں جس طرح کوئی بے ڈھنگے طور سے پنکھا جھل رہا ہو یا اور کوئی خدمت کر رہا ہو تو وہ اپنے جی میں بڑا خوش ہوگا کہ ہم خدمت کر رہے ہیں حالانکہ بعضوں کی خدمت سے سخت اذیت ہوتی ہے لیکن محض دلشکنی کی وجہ سے ان کو منع نہیں کیا جاتا اسی طرح ہماری طاعات ہیں کبھی کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ہم نے گھنٹہ بھر تک اللہ اللہ کیا ہے یہ خبر نہیں کہ وہاں کچھ پوچھ تک نہیں ہوئی ایسی طاعات پر میں کہتا ہوں کہ ہم لوگوں پر اگر مواخذہ نہ ہو تو غنیمت ہے۔ درجات کی تو اہل درجات تمنا کریں۔ یہاں تو بس یہ التجا ہے کہ حق

تعالیٰ سزا سے بچادیں۔ خواہ جنت میں صف نعال ہی میں جگہ مل جائے۔

(منقول از حسن العزیز جلد اول ملفوظ نمبر ۹۸)

ایک رئیس کے خط کا جواب

ایک ذی وجاہت رئیس کے ایک بڑے عہدے دار عزیز کو دفعۃً سخت نمونیہ ہوگیا جس سے سب اعزہ کو نہایت درجہ تشویش لاحق ہوگئی کیونکہ زندگی کی بھی امید نہ رہی تھی ان رئیس صاحب نے گھبرا کر حضرت والا کو فوراً تار دیا کہ دعائے صحت فرمادیں۔ حضرت والا نے دعا فرمائی بفضلہٖ تعالیٰ خلاف توقع بہت جلد مرض کا استیصال ہوگیا۔ جس سے ڈاکٹروں کو بھی حیرت تھی۔ ان رئیس صاحب نے حضرت والا کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور والا کی دعا کو قبول فرمالیا اور ہم لوگوں کو زندہ درگور ہونے سے بچالیا جب انتہائی وحشت ہوئی تو حضور والا کو تار دیا۔ قاضی کی دوڑ مسجد تک اھ۔ احقر کو بھی یہی لکھا تھا کہ قاضی کی دوڑ مسجد تک۔ جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے تو حضرت قبلہ ہی کو دعا کے لیے تکلیف دی جاتی ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ ہمیشہ کامیابی ہوتی ہے۔ قاضی کی دوڑ مسجد تک کے فقرے پر حضرت والا نے غایت تواضع سے نہایت لطافت کے ساتھ تحریر فرمایا کہ مسجد مگر بے چھت کی جس میں نہ سردی کا بچاؤ نہ دھوپ کا نہ بارش کا مگر معتقدین چھتریاں کھول کر کھڑے ہوجاتے ہیں اور نام مسجد کا وہ چھتری آپ کی محبت اور حسن ظن ہے۔ (جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ فضل فرمادیتے ہیں۔۱۲)

اپنی کسی حالت پر ناز نہ کرو

ایک سلسلہ کلام میں نہایت پر اثر اور بہت ہی پستی اور شکستگی کے لہجہ میں فرمایا کہ نہ علم کا اعتبار نہ عمل کا اعتبار نہ حال کا اعتبار نہ مقام کا اعتبار کسی شے کا اعتبار نہیں یہاں تک کہ جو سب سے زیادہ ضروری چیز ہے یعنی ایمان اس کے بقاء کا بھی اعتبار کیونکہ قضا وقدر سب جکڑ بند ہیں۔ کیا معلوم کس کے لیے کیا مقدر ہوچکا ہے۔

بارہا ایسا ہوتا ہے کہ آدمی جانتا ہے کہ یہ گناہ ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس سے

بچنا بھی اختیاری ہے لیکن پھر اس میں مبتلا ہوتا ہے اور اپنے اختیار سے اپنے آپ کو اس میں مبتلا کرتا ہے آخر وہ کون ہے جو اس کو کشاں کشاں لے جا رہا ہے اور پھر دلائل سمعیہ وعقلیہ سے بھی یہ واجب کہ جبر کا بھی عقیدہ نہ رکھو اور واقع میں بھی جبر نہیں۔

بہت ہی نازک بات ہے اور بہت ہی ڈرنے کا مقام ہے اپنی کیسی ہی اچھی حالت ہو ہرگز ناز نہ کرے اور دوسرے کی کیسی ہی بری حالت ہو ہرگز اس پر طعن نہ کرے کیا خبر ہے کہ اپنی حالت اس سے بھی بدتر ہو جائے۔

پھر اپنا واقعہ کچی گڑھی کے وعظ کا (جس میں بیان پر قدرت ہی نہ ہو سکی تھی اور مجبوراً وعظ موقوف کرنا پڑا تھا جس کا مفصل حال باب ہشتم ''مواعظ حسنہ'' میں گزر چکا ہے) بیان فرما کر فرمایا کہ بھلا کس چیز پر ناز کیا جائے۔ ہمارا علم وعمل حال ومقام سب خدا کے قبضہ میں ہے۔ **مایفتح اللّٰہ للناس من رحمة ولاممسک لها وما یمسک فلامرسل له من بعده**۔ اللہ تعالیٰ جس رحمت کو کشادہ کرنا چاہیں کوئی اس کا روکنے والا نہیں اور جس رحمت کو روکنا چاہیں کوئی اس کا کشادہ کرنے والا نہیں کوئی چیز انسان کے مستقل اختیار میں نہیں۔ ایک بار نہایت خشیت کے لہجہ میں فرمایا کہ دیا سلائی کی طرح سارے مواد خبیثہ نفس میں موجود ہیں بس رگڑ لگنے کی دیر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب تک رگڑ سے بچا رکھا ہے بچے ہوئے ہیں۔ فرعون وہامان کو نہیں بچایا ان میں وہ مادے سلگ اٹھے اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھے تو انسان محفوظ رہ سکتا ہے ورنہ ہر وقت خطرہ ہے مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

علتِ ابلیس انا خیر بدُست ایں مرض در نفسِ ہر مخلوق ہست

(شیطان کی بیماری یہی تھی کہ وہ اپنے آپ کو اچھا کہتا تھا، یہ بیماری ہر مخلوق میں ہے)

اکثر گمراہ فرقوں کے عقائد واہیہ کے تذکروں میں بے اختیار ہاتھ جوڑ جوڑ کر اللہ تعالیٰ سے نہایت عجز و نیاز کے لہجہ میں عرض کرنے لگتے ہیں اے اللہ اپنے قہر سے بچائیو اے اللہ اپنے قہر سے بچائیو اور حضرت مولانا رومیؒ کا یہ شعر پڑھنے لگتے ہیں۔

از شراب قہر چوں مستی دہی نیستہارا صورت ہستی دہی

(جب تجھے قہر کے شراب کی مستی آتی ہے تو تو نہ ہونے کو ہونے کی صورت دے دیتا ہے)

اور فرمانے لگتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا قہر ہوتا ہے تو باطل چیزیں بھی حق نظر آنے لگتی ہیں اور اوہام باطلہ بھی حقائق کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

لوگوں کے مصافحہ کے وقت نیت

رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ کے آخری جمعہ کی نماز کے بعد ایک انبوہ کثیر حضرت والا سے مصافحہ کرنے کے لیے بیتابانہ منتظر تھا حضرت والا نے بجائے اس کے کہ اپنی جگہ سے اٹھنے کے بعد ہی سے مصافحہ کی اجازت دیں سب کو روک دیا جب تک میں حوض پر جا کر نہ بیٹھ جاؤں گا کسی سے مصافحہ نہ کروں گا کیونکہ ہجوم کی کثرت سے بباعث کبرسنی گر جانے کا اندیشہ تھا۔ چنانچہ اس غرض کے لیے حوض تک اس طور پر تشریف لے گئے کہ اپنے دونوں ہاتھ الگ الگ دو صاحبوں کے ہاتھوں میں دے دیئے اگر چلتے ہوئے کوئی مصافحہ کے لیے بڑھتا تو فرما دیتے کہ میرے ہاتھ تو رکے ہوئے ہیں اگر ابھی مصافحہ کرنا ہو تو ان سے مصافحہ کر لو جن کے ہاتھوں میں میرے ہاتھ ہیں اور میں تو حوض پر بیٹھ کر مصافحہ کروں گا۔ پھر حوض پر بیٹھ کر دیر تک اطمینان کے ساتھ لوگوں سے مصافحہ فرماتے رہے فارغ ہونے کے بعد جائے نشست پر تشریف لا کر فرمایا کہ میں تو واللہ اپنی بڑی سعادت سمجھتا ہوں کہ ایک ناکارہ شخص کے اتنے مسلمان محبت کرنے والے ہیں لیکن بے ڈھنگا پن برا معلوم ہوتا ہے۔ اگر میں یہ انتظام نہ کرتا تو ہڑبونگ میں لوگوں کے چوٹیں آ جاتیں اور مجھے خود بھی بوجہ ضعف گر جانے کا اندیشہ تھا۔ اب اطمینان کے ساتھ سب سے مصافحہ ہو گیا اور میں نے اس نیت سے مصافحہ کیا ہے کہ کیا اتنے سارے محبت کرنے والے مسلمانوں میں سے کوئی بھی خدا کا مقبول و مرحوم بندہ نہ ہوگا۔ کیا نعوذ باللہ سب مبغوض اور دوزخی ہی ہوں گے اگر اتنے سارے محبت کرنیوالوں میں ایک

بھی مرحوم ہوا تو کیا مجھ کو دوزخ میں جلتا ہوا دیکھ کر اسے رحم نہ آ جائے گا اور اللہ میاں سے سفارش کر کے وہ مجھ کو دوزخ سے نہ نکلوالے گا۔اھ۔

میرا کوئی کمال نہیں ہے

بارہا فرمایا کہ یہ جو اصطلاح نفس کی سہل سہل اور نافع تدابیر اللہ تعالیٰ ذہن میں ڈال دیتے ہیں یہ سب طالبین ہی کی برکت ہے۔میرا کوئی کمال نہیں اللہ تعالیٰ کو منظور ہے کہ میرے بندوں کی اصلاح ہو اور نفع پہنچے لہذا ایک ناکارہ سے خدمت لے رہے ہیں اور جس کو اپنے علوم و معارف پر ناز ہو طالبین سے الگ ہو کر تو ذرا دیکھئے واللہ جو بالکل ہی چٹ نہ ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ اوروں ہی کے نفع کے لیے اس کو یہ علوم و معارف عطا فرمار کھے ہیں ع۔خاص کند بندہ مصلحت علم را۔ماں یہ ناز نہ کرے کہ میں بچہ کو دودھ پلاتی ہوں۔بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کو منظور ہے کہ بچہ کی پرورش ہو اس لیے اس نے گوشت میں بھی دودھ پیدا کر دیا ہے۔یہ جو دودھ چھاتیوں میں سے ابل رہا ہے یہ بچہ کے جذب ہی کی برکت ہے۔اگر ماں بچہ کو دودھ پلانا چھوڑ دے تو پھر دودھ ہی خشک ہو جائے اسی طرح اگر کنویں میں ڈول نہ ڈالا جائے اور پانی نہ نکالا جائے تو نیا پانی آنا بند ہو جائے۔غرض اگر شیخ القاء چھوڑ دے تو تلقی بھی بند ہو جائے۔اھ۔

نہ علم ہے نہ عمل

ایک اہل علم سے جن کو شیخ کی تلاش تھی اور جن سے حضرت والا بوجہ اس کے کہ انہیں خود رائی اور اعتراض کا مادہ تھا کشیدہ خاطر تھے۔فرمایا کہ میں مسجد میں کھڑے ہو کر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اپنے حضرات میں سے کسی سے بھی آپ جس روز بیعت ہو جائیں گے اور مجھ کو مطلع کر دیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اسی وقت سے میرے قلب کے اندر شائبہ بھی کسی قسم کے تکدر کا آپ کی جانب سے نہ رہے گا۔

پھر میں آپ کو اپنا دوست اور اپنے کو آپ کا خادم سمجھوں گا باقی اپنی غرض کے

حصول کا یہاں پر آپ خیال بھی نہ لائیں کیونکہ میں آپ جیسے ذی علم کی دستگیری کا ہرگز اہل نہیں ہوں اس پر اگر آپ کہیں تو میں حلف اٹھا سکتا ہوں اھ۔ (ماخوذ از حسن العزیز جلد اول ملفوظ نمبر ۹۲) اسی کے مناسب حضرت والا کا ایک حال کا ملفوظ بھی ہے۔ فرمایا کہ میرے اندر نہ علم ہے نہ عمل ہے۔ نہ کوئی کمال ہے لیکن الحمد للہ اپنے خلو کا اعتقاد تو ہے اللہ تعالیٰ بس اسی سے فضل فرمادے گا۔ اھ۔

سب اللہ کی تائید ہے

ایک طالب نے ایک سخت مرض نفسانی کا علاج حضرت والا سے بذریعہ تحریر پوچھا حضرت والا نے جواب دیا جس سے بفضلہٖ ان کا وہ سخت مرض بالکل زائل ہوگیا۔ عرض کیا گیا کہ حضرت والا کی تعلیم میں تو کھلی ہوئی برکت ہے۔ فرمایا کہ میری تعلیم میں کیا رکھا ہے۔ حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کی تائید ہے۔ اللہ تعالیٰ کارساز ہیں میں کیا چیز ہوں۔ چمار کو سڑک کوٹنا نہیں آتا مگر انجینئر اپنا ہاتھ اس کے دُرمٹ پر رکھ کر اس سے دُرمٹ چلواتا ہے تو سڑک کُٹ جاتی ہے۔ امر اصلاح میں نہ میرے علم کو دخل نہ فہم کو۔ خدا نے ایک کام میرے سپرد کیا ہے وہ میری مدد کرتے ہیں میرا کچھ بھی کمال نہیں۔

ادب کا غلبہ

حضرت والا پر حضرت حق جل وعلیٰ شانہ کے ادب کا اس قدر غلبہ رہتا ہے کہ ادنیٰ ایہام بے ادبی سے بھی سخت اجتناب فرماتے ہیں اگر سلسلہ کلام میں کسی کا بے ادبی کا قول نقل کفر کفر نباشد کے طور پر نقل فرمانے کا اتفاق ہوتا ہے تو اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر نہایت عجز و نیاز کے ساتھ بے اختیار فرمانے لگتے ہیں۔ الٰہی توبہ الٰہی توبہ۔ متعدد اشعار میں جن میں بے ادبی کا ایہام تھا نہایت لطیف اصلاحیں بھی فرمائی ہیں مثلاً اس شعر میں

فارغ از دغدغۂ گبر و مسلماں کردی　　　اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

(تو نے مجھے مسلمان و کافر کی پریشانی سے آزاد کردیا ہے، اے جنوں میں

تیرے پاس آیا تو نے کیا احسان کر دیا)

الفاظ ''گبر و مسلماں'' کے بجائے دست و گریباں تجویز فرمائے ہیں اور ۔

خود بخود آں بتِ عیار بہ بری آید نہ بزورونہ بزاری نہ بزری آید

(وہ مکار بت خود بخود باہر آ جاتا ہے، طاقت، منت اور دولت سے نہیں آ تا)

میں بجائے بتِ عیار کے شہِ مختار کر دیا ہے جو بقیہ الفاظ کے بھی نہایت مناسب ہے اور ۔

سوئے زلفش نظرے کردن وروئش وبدن گاہ کافر شدن و گاہ مسلمان بودن

(اس کی زلف کی طرف دیکھنا اور اس کے جسم وچہرے کو دیکھنا، کبھی کافر ہونا اور کبھی مسلمان ہونا)

میں دوسرے مصرعہ کو یوں کر دیا ہے ''گاہ شاداں شدن وگاہ پریشان بودن'' اس میں لفظ پریشان زلف کے بھی مناسب ہے اور ۔

ہمہ شہر پر زخوباں متم و خیال ماہے چہ کنم کہ چشم بدبیں نکند بہ کس نگاہے

(سارا شہر حسینوں سے بھرا ہوا ہے اور میں ہوں کہ اپنے محبوب کے خیال میں مست ہوں، کیا کروں کہ یہ بری نظر والی آنکھ کسی اور کو دیکھتی ہی نہیں)

میں بجائے چشم بدبیں کے چشم بدخو یا چشم یک بیں کر دیا۔

مجھ میں تو عیوب ہی عیوب ہیں

ایک صاحب نے ایک خواب کی بناء پر جس میں ان کو تنبیہ کی گئی تھی کہ تو جو بزرگوں کی طرف سے فاسد خیالات رکھتا ہے ان سے جلد توبہ کر حضرت والا سے بھی ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ میں جناب سے بھی معافی چاہتا ہوں۔ حضرت والا نے فوراً ان کے ہاتھ پکڑ کر علیحدہ کر دیئے اور فرمایا کہ اجی حضرت یہ آپ کیا کرتے ہیں مجھ سے معافی مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے آپ اس خواب میں کیوں داخل کرتے ہیں اس میں تو بزرگوں کا ذکر تھا بزرگوں سے ضرور معافی مانگنی چاہیے میں تو بقسم کہتا ہوں کہ میں اپنے اندر کوئی کمال نہیں پاتا نہ علمی نہ عملی نہ حالی نہ قالی بلکہ مجھ میں تو سراسر عیوب ہی عیوب بھرے پڑے ہیں۔ میری اگر کوئی برائی کرتا ہے تو یقین جانئے مجھے کبھی

وسوسہ بھی نہیں ہوتا کہ میں برائی کا مستحق نہیں بلکہ اگر کوئی تعریف کرتا ہے تو واللہ تعجب ہوتا ہے کہ مجھ میں بھلا کون سی تعریف کے قابل بات ہے جو اس کا یہ خیال ہے اس کو دھوکا ہوا ہے۔ حق تعالیٰ کی ستاری ہے کہ میرے عیوب کو پوشیدہ کر رکھا ہے اس لیے مجھ کو کسی کا برا بھلا کہنا مطلق ناگوار نہیں ہوتا اور اگر کوئی میری ایک تعریف کرتا ہے تو اسی وقت اپنے دس عیب میرے پیش نظر ہو جاتے ہیں دوسرے یہ کہ آپ نے جو کچھ میرے بارہ میں برا بھلا کہا ہوگا۔ تو عدم واقفیت کی وجہ سے کہا ہوگا اس لیے آپ معذور ہیں۔ تیسرے یہ کہ مدت سے یہ دعا مانگ رہا ہوں۔

اور اب بھی تازہ کرلیا کرتا ہوں کہ اے اللہ میری وجہ سے اپنی کسی مخلوق پر مواخذہ نہ کیجئو۔ جو کچھ کسی نے میرے ساتھ برائی کی ہو یا آئندہ کرے وہ سب میں نے دل سے معاف کی۔ اس لیے مخلوق خدا کو میری طرف سے بالکل بے فکر رہنا چاہیے کوئی اپنے دل میں شبہ نہ رکھے۔ آپ بھی میری طرف سے بے فکر رہیے میں پیشتر ہی سب کو دل سے معاف کر چکا ہوں۔ آپ بھی اس عموم میں آ گئے بلکہ اگر کبھی ضرورت ہو تو میری طرف سے پوری اجازت ہے کہ جو کچھ آپ چاہیں مجھے کہہ سکتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اگر میں معاف نہ کرو یا کروں اور دوسرے کو عذاب بھی ہو تو مجھے کیا نفع حاصل ہوا۔ اھ۔ (ماخوذ از حسن العزیز جلد اول ملفوظ نمبر ۶۰۲)

ایک بار فرمایا کہ اگر میں معاف نہ کروں تو کیاں میں کسی کو اپنی وجہ سے دوزخ میں جلتا ہوا دیکھ سکوں گا۔ استغفر اللہ۔ یہ بھی فرمایا کہ اس معافی میں حقوق مالیہ وغیرہ کو کوئی صاحب داخل نہ سمجھ لیں ورنہ لوگ میری چیزیں ہی اٹھا لے جائیں صرف سب وشتم مراد ہے۔

اپنے اعمال کی کوتاہی پر ندامت

کئی بار فرمایا کہ گو میں اعمال میں تو بہت کوتاہ ہوں لیکن الحمد للہ اپنی اصلاح سے غافل نہیں ہمیشہ یہی ادھیڑ بن لگی رہتی ہے کہ فلاں حالت کی یہ اصلاح کرنی چاہیے

فلاں حالت میں یہ تغیر کرنا چاہیے غرض کسی حالت پر قناعت نہیں اور گو میں نجات کو اعمال پر منحصر نہیں سمجھتا محض فضل پر سمجھتا ہوں لیکن بندہ کے ذمہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کے اوامر کو بجالائے اور نواہی سے اجتناب رکھے اس لیے مجھ کو اپنے اعمال کی کوتاہی پر سخت ندامت ہے اور ہمیشہ اپنی اصلاح کی فکر رہتی ہے۔ اھ۔ اپنے کسی منتسب کی دینداری اور تقویٰ کے حالات سن کر فرمایا کرتے ہیں کہ وہ باپ بڑا خوش قسمت ہے جس کی اولاد کمالات میں اس سے بڑھ جائے۔ یہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو میرا نیک نام کرنا منظور ہے کہ جو پہلے سے نیک ہیں انہی کو میرے پاس بھیج دیتے ہیں۔ اور میں مفت میں نیک نام ہو جاتا ہوں۔

نے دام خوش نہ دانہ خوش اما ز اتفاق ہر بار شاہباز درافتد بہ دامِ ما

(نہ جال اچھا ہے نہ دانہ اچھا ہے لیکن اتفاق سے ہر دفعہ ہمارے جال میں شاہباز آپڑا)

ایک بار یہ بھی فرمایا کہ جس نے جو فن مجھ سے سیکھا وہ اس فن میں مجھ سے بڑھ گیا۔ غرض حیرت ہے کہ باوجود کمالات ظاہری و باطنی میں یگانہ روزگار ہونے کے اور بعض خاص کمالات کو تحدث بالنعمۃ کے طور پر اپنے اندر تسلیم کرتے ہوئے بھی حضرت والا اپنے کو ہیچ در ہیچ سمجھتے ہیں اور عُجب و کبر کا نام ونشان تک بھی نہیں جیسا اہل بصیرت پر روز روشن کی طرح واضح ہے و ذالک فضل اللّٰہ یو تیہ من یشاء۔۱۲

نوٹ: یہ بارہ واقعات بطور نمونہ عرض کیے گئے ہیں جن کا آیت فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عیناً کے ساتھ عدد میں اتفاقی توافق ہو گیا۔

تنبیہ: کمال کی نفی کا مطلب ومصداق

حضرت والا کے ان واقعات واقوال کو نقل کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے اقوال واحوال عبدیت کے متعلق حضرت والا کی ایک ضروری تحقیق بھی اس جگہ نقل کر دی جائے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہٗ العزیز بھی تقسیم فرمایا کرتے تھے کہ میرے اندر کوئی کمال نہیں۔ اس پر ایک معتقد نے حضرت

والا کی خدمت میں اشکال پیش کیا کہ دو حال سے خالی نہیں۔

اگر یہ قسم سچی ہے تو مولانا کے کمالات کی نفی جاتی ہے اور اگر سچی نہیں تو مولانا نے خلاف واقعہ قسم کیوں کھائی اس کے متعلق کیا عقیدہ رکھا جائے۔ حضرت والا نے فرمایا کہ مولانا کو اپنی قسم میں سچا بھی سمجھا جائے اور کمالات کا اعتقاد بھی رکھا جائے کیونکہ مولانا جو نفی فرما رہے ہیں وہ کمالات متوفیہ کی اور ہم جو اعتقاد رکھتے ہیں وہ کمالات واقعہ کا لہذا کوئی تعارض نہیں۔ اھ۔ اس پر احقر عرض کرتا ہے کہ اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی بہل بلند مینار پر چڑھتا چلا جارہا ہو اور اس کی نظر اوپر کو ہو تو وہ انتہائی بلندی پر بھی پہنچ کر یہی سمجھے گا کہ میں نے ابھی کچھ بھی اونچائی طے نہیں کی کیونکہ آسمان کی بلندی تو ابھی اتنی ہی معلوم ہوتی ہے تو گو یہ ٹھیک ہے کہ آسمان کی بلندی کے لحاظ سے ابھی اس نے گویا کچھ بھی اونچائی طے نہیں کی لیکن اگر زمین سے دیکھا جائے تو وہ بہت اونچائی پر پہنچا ہوا ہے بقول حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ۔

آسماں نسبت بعرش آمد فرود　　لیک بس عالیست پیش خاک تود

(آسمان عرش کی نسبت پست ہے لیکن خاک کے ٹیلے سے بہت اونچا ہے)

چونکہ حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ کی تجلیات لامتناہی ہیں اس لیے سالک عرفان کے کتنے ہی بلند مقام پر پہنچ جائے وہ اپنے کو ہنوز روز اول کا مصداق اور تہی دست ہی یقین کرتا ہے اور وہ اس یقین میں بالکل سچا ہوتا ہے۔

بفحوائے ماعرفناک حق معرفتک (ہم نے آپ کو اس طرح نہیں پہچانا جس طرح پہچاننے کا حق ہے) وفحوائے ارشاد مولانا رومیؒ۔

اے برادر بے نہایت در گہیست　　ہر کہ بروے میرسی بروئے مئیست

(اے بھائی یہ بے انتہاء درگاہ ہے تو جس پر بھی پہنچے تو اسی کے سامنے ہے)

نیست کس را از حقیقت آگہی　　جملہ می میرند با دست تہی

(کسی کو حقیقت سے واقفیت نہیں ہے سارے خالی ہاتھ مر رہے ہیں)

اس جگہ ایک مجذوب صاحب جھنجھانوی کا قول حضرت والا کے متعلق یاد آیا فرمایا کہ ترقی کر رہے ہیں اس سے یہی مقام مراد ہے۔ صاحب مقام ہذا جب ترقی باطنی کے درجات طے کرتا ہوا آگے بڑھتا ہے تو اس کو ہر درجہ حاصلہ بلحاظ درجات متوقعہ بالکل پست بلکہ لاشئے محض معلوم ہوتا ہے۔

یہی بناء حضرت والا کے مذکورہ بالا اقوال واحوال عبدیت کی ہے اور اسی قسم کے اقوال واحوال اکابر طریق سے بھی بکثرت منقول ہیں جیسا کہ واقف سے مخفی نہیں اور یہی بناء وہاں ہوتی تھی۔ غرض عارف کی جتنی بصیرت بڑھتی جاتی ہے عظمت حق کا انکشاف روز افزوں ہوتا چلا جاتا ہے اور آداب عبودیت کے روز بروز نئے دقائق پیش نظر ہوتے چلے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی عبادات وطاعات کو خواہ کتنی ہی کامل ہوں حقوق عظمت حق کے لحاظ سے ہیچ در ہیچ سمجھتا ہے اور اس کا یہ سمجھنا بالکل حق بجانب ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق کسی طرح ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی وجہ سے عارف کو اپنی کسی درجہ کی بھی حالت پر قناعت نہیں ہوتی اور کسی درجہ کی بھی اصلاح پر اطمینان نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ وہ قسمیں کھا کھا کر اپنے کمالات کی نفی کرتا رہتا ہے۔ تم التنبیہ

شیخ پر ورودِ کیفیات میں طالبین کی مصلحتیں

یہ تو ان منافع خاصہ کا اجمالی ذکر تھا جو خود حضرت والا کو اس حالت ہیبت کے طریان سے بفضلہٖ تعالیٰ حاصل ہوئے اور طالبین کے مصالح عامہ تو ظاہر و باہر ہیں کیونکہ کامل رہبر وہی ہوسکتا ہے جس کو ہر قسم کے نشیب وفراز طریق کا ذاتی تجربہ ہو چکا ہو اور ہر طرح کے عقبات خود اس کو پیش آ چکے ہوں چنانچہ خود حضرت والا ہی فرمایا کرتے ہیں کہ مجھ کو سخت سے سخت حالات پیش آ چکے ہیں لہذا احوال باطنی کا ایسا تجربہ ہوگیا ہے کہ کسی سالک کی کتنی ہی الجھی ہوئی حالت ہو اور وہ کیسی ہی باطنی پریشانی میں مبتلا ہو بحمد اللہ مجھ کو اس کے معالجہ کے باب میں ذرا بھی تردد لاحق نہیں ہوتا اور بفضلہٖ

تعالیٰ ایسی ایسی تدبیریں ذہن میں آجاتی ہیں کہ ان کے استعمال سے وہ نہایت سہولت اور سرعت کے ساتھ اس حالت سے نکل جاتا ہے۔ بالخصوص وساوس وخطرات کی تشخیص ماہیت اور تجویز علاج میں تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسی بصیرت عطا فرمادی ہے کہ آج کل کم لوگوں کو ہوگی۔ والا فخر اھ......اسی ارشاد کی تصدیق ایک دو سے نہیں بلکہ بلا مبالغہ صدہا سالکین سے ہوسکتی ہے جن کو حضرت والا نے بعون اللہ تعالیٰ سخت سخت عقبات سلوک سے نہایت سہولت وسرعت کے ساتھ بہت ہی مختصر مختصر کلمات حکمت آیات اور نہایت سہل سہل تدابیر پر تاثیر ارشاد فرما فرما کر پار کرایا ہے اور پار کرا رہے ہیں جن میں سے بعض کا حال تربیت السالک کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتا ہے اور بعض تو یہاں تک پریشان تھے کہ خودکشی پر آمادہ ہوگئے تھے لیکن ان کو حضرت والا کے ایک ہی خط سے بفضلہٖ کامل تسلی ہوگئی اور پھر وہ اپنے ارادہ سے باز آگئے۔

ایک رئیس کی پریشانی کا علاج

بریلی میں ایک صاحب علم رئیس تھے جو مولانا محمد احسن صاحب نانونوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ مرض وفات میں ان پر وساوس کا اس درجہ ہجوم ہوا کہ انہیں اپنے سوء خاتمہ کا اندیشہ ہونے لگا گھبرا کر حضرت والا کو بواسطہ منشی اکبر علی صاحب مرحوم جو حضرت والا کے چھوٹے بھائی تھے اور اس زمانہ میں بریلی میں بعہدہ سیکرٹری میونسپلٹی ممتاز تھے تکلیف تشریف آوری دی۔ حضرت والا کو مریض پر اس قدر شفقت ہوتی ہے کہ اس کی درخواست کو حتی المقدور ضرور پوری فرماتے ہیں چنانچہ تشریف لے گئے۔ ان رئیس صاحب نے فوراً تخلیہ کرایا اور اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔ حضرت والا نے ایسی تسلی آمیز تقریر فرمائی کہ ان کی ساری پریشانی دور ہوگئی اور وہ اس قدر مسرور ہوئے کہ بعد کو جتنے دن حضرت والا کا وہاں قیام رہا روزانہ بہ اصرار مکلّف کھانے بھجواتے رہے حالانکہ حضرت والا کا قیام اپنے بھائی صاحب ہی کے مکان پر رہا۔ پھر قریب ہی زمانہ میں وہ رئیس صاحب بہ برکت ارشادات حضرت والا نہایت ہشاش بشاش دنیا سے رخصت ہوئے۔

ایک وکیل صاحب کا علاج

۱۳۱۹ھ میں ایک وکیل صاحب کانپوری کو جو ایک درجہ میں صاحب علم بھی تھے احیاء العلوم کی کتاب الخوف کے مطالعہ سے سوء خاتمہ کا اس قدر اندیشہ ہو گیا تھا کہ مایوسی کی سی کیفیت ہو گئی تھی اور قریب تھا کہ نماز روزہ سب چھوڑ دیں اسی زمانہ میں حسن اتفاق سے حضرت والا بتقریب سفر کانپور تشریف لائے۔ انہوں نے وہ عبارات پیش کیں حضرت والا فرماتے ہیں کہ ان پر اس قدر خوف کا غلبہ تھا کہ ان سے عبارت بھی اچھی طرح نہیں پڑھی جاتی تھی۔ حضرت والا نے ان کے اشکالات کے نہایت تسلی بخش جوابات دیئے۔ جن سے ان کی پوری تسلی ہو گئی پھر انہی کی فرمائش پر ان جوابات کو حضرت والا نے قلمبند بھی فرمالیا جن کا مجموعہ بصورت رسالہ موسومہ بہ خاتمہ بالخیر طبع بھی ہو چکا ہے۔ یہ سب فیوض و برکات اسی غلبہ ہیبت کے ہیں جو حضرت والا پر طاری ہو چکا ہے جس کی بدولت حضرت والا کو دستگیری اہل ابتلاء میں بفضلہٖ ایسی کامل دستگاہ حاصل ہو گئی ہے کہ اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔

اس پر جناب محترمہ بڑی پیرانی صاحبہ مدظلہا کی ارشاد فرمائی ہوئی ایک مثال یاد آئی۔ حضرت والا غلبہ ہیبت کے زمانہ میں جس وجہ پر پریشان تھے اس کا حال تو ناظرین کو معلوم ہو ہی چکا ہے جب پریشانی بہت زیادہ بڑھتی تو اپنا غم ہلکا کرنے کے لیے اپنی غمگسار و جاں نثار شریک غم و شادی رفیق زندگی یعنی حضرت بڑی پیرانی صاحبہ سے بھی اپنے پردرد حالات بیان فرماتے رہتے اور وہ حضرت والا کی باتوں کے نہایت مناسب اور تسکین بخش جوابات دے دے کر تسلی فرماتی رہتیں۔ حضرت والا فرماتے ہیں کہ مجھے ان کے جوابات سے بہت تسلی ہوئی تھی۔ اھ۔

احقر مؤلف عرض کرتا ہے کہ الحمد للہ اس امر میں بھی حضرت والا کو موافقت سنت کی برکت حاصل ہو گئی کیونکہ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتداً نزول وحی سے خوف زدہ ہو گئے تھے تو اس وقت اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ

رضی اللہ عنہا نے بھی حضور کی بہت تسلی فرمائی تھی۔ حضرت بڑی پیرانی صاحبہ مدظلہا نے حضرت والا کی اس حالت غلبہ ہیبت کے فرو ہو جانے کے بعد بھی حضرت والا کو خوش کرنے کے لیے اس ابتلاء کی ایک نہایت اچھی مثال دی۔

فرمایا کہ اس کی ایسی مثال ہوئی جیسے کسی کو کہیں جانا ہو اور راستہ باغ کے اندر سے ہو لیکن اس کے برابر برابر ہی جھاڑ جھنکاڑ بھی ہوں اور وہ اتفاق سے جھاڑ جھنکاڑ میں ہو کر چلنے لگا تو گو کانٹوں کی وجہ سے اس کا تمام بدن لہولہان ہو گیا اور نہایت پریشانی اٹھانی پڑی لیکن راستہ برابر قطع ہوتا رہا اور آگے چل کر پھر وہ اسی پُر بہار راستہ پر پڑ گیا ایسے شخص کو تکلیف تو بیشک سخت ہوئی لیکن قطع مسافت میں کوئی حرج واقع نہیں ہوا اور اس تجربہ سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ وہ دوسروں کی بہت اچھی طرح رہبری کر سکے گا یعنی اگر کوئی سالک اس قسم کی پریشانی میں مبتلا ہو جائے گا تو وہ اس کو بہت آسانی کے ساتھ اس سے نکال سکے گا۔ اھ۔ اس مثال سے یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ مبتلائے قبض و ہیبت کو تکلیف تو بے شک سخت ہوتی ہے لیکن قطع طریق میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ غرض یہ ابتلاء شدید خود حضرت والا کے لیے بھی نیز مسترشدین کے لیے بھی سراسر رحمت ہی رحمت تھا۔ بعون اللہ تعالیٰ بیان حکمت حالت قبض و ہیبت کے جزو اول سے فراغت ہوئی اب بنام خدا اس کے جزو دوم کو شروع کرتا ہوں یعنی ان حکمتوں کو نقل کرتا ہوں جو خود حضرت والا نے اپنی بعض تحریرات میں ارقام فرمائی ہیں۔ و باللّٰہ التوفیق۔

جزِ دوم

یعنی حالت قبض و ہیبت کی ان حکمتوں کا بیان جو خود حضرت والا نے اپنی بعض تحریرات میں ارقام فرمائی ہیں

(۱) حضرت والا ایک طالب کے طویل خط کے جواب میں جو مبتلائے قبض و وساوس تھے رسالہ مسمی بہ الابتلاء لاھل الا صطفاء کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں ’’ اب بعض منافع و مصالح وساوس و بعض اقسام قبض اور میل الی المعصیت کے سالک کے حق میں بیان کر کے اس عجالہ کو ختم کرتا ہوں۔ اس میں چند خفی الطاف رحمانیہ ہیں جن کو دیکھ کر مبتلائے بلیہ بیساختہ یہ کہہ کر پوری تسلی حاصل کرے گا۔

الالایجارن اخو البلیه فللر حمن الطاف خفیه

(خبردار کوئی مصیبت والا ہرگز نہ گھبرائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں پوشیدہ بھی ہیں)

نمبر ۱ اس شخص کو کبھی عجب نہیں ہوتا سمجھتا ہے کہ میں بدحال ہوں۔

نمبر ۲: ہمیشہ ترسان رہتا ہے اپنے علم و عمل پر ناز نہیں ہوتا سمجھتا ہے کہ میرا علم و عمل وحال کیا چیز اس کی حقیقت دیکھ چکا ہوں۔

نمبر ۳: اگر یہ عقبہ پیش آ چکتا ہے شیطان کے مقابلہ میں اس میں قوت پیدا ہو جاتی ہے اس سے ڈرتا نہیں کہ بس اس سے زیادہ کیا کرے گا۔ اور بدوں اس کے گزرے ہوئے لطیف الطبع کو ہر مضر صحبت تک سے اندیشہ رہتا ہے جس کو میں نے ایک بار بیان کیا تھا کہ اس کی وجہ لطافت طبع معلوم ہوتی ہے۔

نمبر ۴: مرتے وقت اگر دفعۃً یہ حالت پیش آتی تو پریشان ہو کر خدا جانے کس کس خیال میں مرتا اگر یہ عقبہ گزر جائے تو اس کے تحمل کی قوت ہو جاتی ہے اگر اس وقت بھی ایسا ہوا تو پریشان اور حق تعالیٰ پر بدگمان نہ ہوگا اطمینان و محبت حق میں جان دے گا۔

نمبر ۵: یہ شخص محقق ہو جاتا ہے دوسرے مبتلا کی دستگیری آسانی سے کر سکتا ہے۔

نمبر۶: ہر وقت اپنے اوپر حق تعالیٰ کی رحمت دیکھتا ہے کہ ایسے نالائق کو ایسی نعمتیں عطا فرماتے ہیں۔

نمبر۷: اس حدیث کے معنی برائے العین دیکھ لیتا ہے کہ مغفرت عبد کے عمل سے نہ ہوگی۔ رحمت حق سے ہوگی۔ و غیر ذالک مما لا یحصی اور میں نے اسی مجموعہ کو کہا تھا کہ کوئی حالت محمودہ پیدا ہونے والی ہے۔ (منقول از مقدمہ تبویب تربیۃ السالک)

(۲) ایک طالب نے جن پر ہیبت کا غلبہ تھا ایک طویل عریضہ حضرت والا کی خدمت میں لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ کچھ عرصہ میں حالاً اور وجداناً اپنے اندر کفر کی حالت پاتا ہوں اگرچہ بحمداللہ عقیدہ میں کچھ فرق نہیں لیکن ذوقاً اپنے اعمال و افعال افعال کفر معلوم ہوتے ہیں الخ حضرت والا نے حسب ذیل جواب تحریر فرمایا۔

(جواب) مبارک ہو یہ حالت ہیبت کہلاتی ہے جو حالت رفیعہ ہے اکابر صحابہ پر یہ حالت گزری ہے صحیح بخاری میں ستر صحابہ کی نسبت ہے کلھم یخاف النفاق علی نفسہ۔ انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد یہ حالت مبدل بہ اُنس ہو جائے گی مخاطب (یعنی خود حضرت والا ۱۲) پر بھی یہ حالت گزری ہے جس میں ہزاروں منافع حاصل ہوئے زوال عجب و مشاہدہ قدرت و معائنہ عجز خود و غیر ذلک۔

(منقول از تبویب تربیۃ السالک باب پنجم)

(۳)۔ ایک اور اہل قبض کے طویل خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں میں نے پورا خط پڑھا کوئی بات پریشان ہونے کی نہیں ہے یہ حالت قبض کہلاتی ہے جس کے اسباب مختلف ہوتے ہیں چنانچہ ایک سبب یہ بھی ہے کہ تحمل سے زیادہ کام کیا جائے۔ آپ کو یہی سبب پیش آیا اور یہ بری حالت نہیں ہے محمود اور نافع ہے بلکہ محققین نے اس کو بسط سے ارفع کہا ہے کہ اس سے اخلاق رذیلہ کا معالجہ زیادہ ہوتا ہے۔ بہر حال نہ لاعلاج ہے اور نہ خدانخواستہ یہ محرومی کی علامت ہے تمام ذاکرین کو قریب قریب یہ حالت پیش آتی ہے پھر اس سے نجات بھی ہو جاتی ہے اور اس کے بعد اور ترقی ہوتی ہے

ایک علامت اس کے محمود ہونے کی خود آپ نے لکھی ہے۔ یعنی حب شیخ' مطرد داس سے محروم رہتا ہے۔ غرض بالکل تسلی رکھیں اور ذکر و شغل تھوڑا تھوڑا شروع کریں اور اپنی رائے سے نہ بڑھاویں مجھ کو معمولات کی اطلاع کرتے رہیں اور میری تعلیم کے موافق عمل کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ روز بروز ترقی ہوگی۔ (منقول از تبویب تربیت السالک باب پنجم)

(۴)۔ ایک اہل قبض کو تحریر فرماتے ہیں'' حق تعالیٰ رحیم و حکیم ہیں جس شوق و ذوق سوز و گداز کو آپ کمال سمجھتے ہیں نہ وہ کمال ہے اور جس خشکی اور وسوسہ کو آپ نقصان سمجھتے ہیں نہ وہ نقصان ہے اگر آپ کو وہ کیفیات حاصل ہوتیں چونکہ آپ ان کو بڑی چیز سمجھتے ہیں ضرور عجب پیدا ہوتا خدا تعالیٰ نے عجب سے بچایا جو خدا تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس پر شکر واجب نہ کہ بالعکس شکایت کی جائے۔

آنکس کہ تونگرت نمی گرداند   او مصلحت تواز تو بہتر داند

(وہ ذات جو تجھے دولت مند نہیں بناتی وہ تیری بھلائی کو تجھ سے زیادہ جانتی ہے)

اس مضمون میں یہ باطنی دولت بھی داخل ہے اور جس چیز کو آپ نقصان سمجھ رہے ہیں اگر یہ نہ ہوتی تو آپ میں یہ انکسار نہ پیدا ہوتا جو بڑی نعمت ہے اور اس پر بھی شکر واجب ہے۔ البتہ چونکہ اس میں احتمال ناشکری کا ہے اس لیے اب اس کی حقیقت سمجھ لیجئے تا کہ اس پر بھی شکر کیجئے معلوم ہوتا ہے تربیت السالک کے مضمون کو آپ ذہن سے نکال دیتے ہیں۔ کلیہ سمجھ لیجئے کہ جو افعال اختیاری ہیں ان میں اللہ و رسول کے خلاف نہ کیا جائے تو پھر احوال خواہ کچھ ہی ہوں وہ چونکہ غیر اختیاری ہیں ان کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہیے کام کیے جایئے۔ آپ محروم نہیں ہیں ایک وقت میں یہ امر تحقیقاً بھی معلوم ہو جائے گا اب تقلیداً مان لیجئے۔ (منقول از تبویب تربیت السالک باب پنجم)

(۵) ایک اور اہل قبض کو تحریر فرماتے ہیں'' مبارک مبارک یہ وہ حالت ہے کہ میری تمنا دل سے اپنے متعلقین کے لیے اس کے طاری ہونے کی بشرط البصیرۃ والا ستقلال ہوا کرتی ہے اور اُس کے منافع اس قدر ہیں کہ احصاء میں نہیں آتے مثلاً عجب

و کبر کی جڑ کٹ جانا ہر وقت استحضار اپنے محل تصرف قہر میں ہونے کا۔ وساوس وخطرات غیر اختیاریہ یعنی تصرفات شیطانیہ کی انتہاء معلوم ہو کر جھجک نکل جانا جو کہ شرعاً عین مطلوب ہے اگر مرتے وقت کسی کو ایسی حالت پیش آوے وہ طبعاً گھبرا جائے اور خدا جانے گھبراہٹ میں کیا سمجھ بیٹھے حالت حیات و علم میں اس کے پیش آ جانے سے اس کا تحقق ہو جاتا ہے اگر وقت مرگ پیش آوے وہ مؤثر نہیں ہوتی۔ و غیر ذالک من المنافع و المصالح جن سب کا خلاصہ فنائے نام ہے اور اس کے بعد جو بسط ہوتا ہے وہ بھی بے نظیر ہوتا ہے۔ الحمدللہ اس حالت کے منافع حق تعالیٰ نے مجھ کو بھی مشاہدہ کرائے ہیں تب ہی سے اس کو حصول مقصود کے لیے مثل جزو اخیر علت تامہ کے سمجھ رہا ہوں اور اسی سے اپنے احباب کے لیے اس کا متمنی ہوتا ہوں مکرر مبارکباد دیتا ہوں۔

(منقول از تبویب تربیت السالک باب پنجم)

ناظرین حضرت والا کے اس جواب ہی سے اندازہ فرمالیں کہ حضرت والا کو اس حالت سے کس قدر منافع حاصل ہوئے ہیں اور اس حالت کا طریان عموماً سالکین کے لئے کس درجہ ضروری تصور فرماتے ہیں۔

(۶)۔ایک اور مبتلائے پریشانی کو تحریر فرماتے ہیں جنہوں نے یہاں تک لکھ دیا تھا کہ اس ورطہ ناپیدا کنار سے بساحل تسلی پہنچا دیجئے گا ورنہ اس نابکار ناہنجار بدکردار بدشعار کو جان تلف کرنے کے لیے فتویٰ کی کوئی حالت باقی نہیں رہی۔

جواب: یہ حالت قبض کہلاتی ہے اور منافع میں یہ بسط سے بھی زیادہ ہے گو عین قبض کے وقت وہ منافع معلوم نہ ہوں مگر بعد میں اکثر معلوم بھی ہو جاتے ہیں ور اگر معلوم بھی نہ ہوں تب بھی حاصل تو ہوتے ہیں اور حصول ہی مقصود ہے نہ کہ اس حصول کا علم۔ چنانچہ جو حالات اس وقت آپ پر طاری ہیں یہ غایت انکسار و عبدیت کے آثار ہیں جن پر دولت قرب کے ترتب کی قوی امید ہے جیسا اکابر کا الہام ہے۔

انا عند المنکسرة قلوبهم قال العارف الرومیؒ

فہم و خاطر تیز کردن نیست راہ جز شکستہ می نگیرد فضل شاہ

(سمجھ وطبیعت کو چست کرنا راستہ نہیں ہے، بغیر عاجزی کے مالک فضل نہیں ملتا)

ہرگز پریشان نہ ہوں ذکر جس قدر ہو سکے کرلیا کیجئے اگرچہ کسی قدر تکلف بھی کرنا پڑے اور اگرچہ اس میں دلچسپی بھی نہ ہو اور جس میں زیادہ کلفت ہو اس کو تخفیف (کم) کر دیجئے۔ اور استغفار کی قدرے کثرت رکھیں۔ اور جب تک یہ حالت رہے ہفتہ میں ایک بار دوبار اطلاع دیتے رہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد رفع ہو جائے گی۔ سب کو یہ حالت پیش آتی ہے میں تو اس سے خوش ہوا کہ علامت ہے راہ قطع ہونے کی۔ یہ سب راستہ ہی کی گھاٹیاں ہیں۔ (منقول از تبویب تربیت السالک باب پنجم)

(۷)۔ ایک اور اسی قسم کے طویل خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں" یہ تغیرات طبعی ونفسانی ہیں نہ کہ روحانی وقلبی سوایسے تغیرات مضر تو کیا نافع ہوتے ہیں۔ عُجب کا علاج ان سے ہوتا ہے عبدیت کی حقیقت کا اس میں مشاہدہ ہوتا ہے فنا وتہی دستی رائے العین ہو جاتی ہے فی الحقیقت یہ قسم ہے قبض کی جس کی یہ حکمتیں ہیں اختیاری کام کی پابندی ایسے ہی وقت دیکھنے کے قابل اور محل امتحان ہے اگر اس امتحان میں پاس ہو گیا اعلیٰ درجہ کے نمبر کا مستحق ہوگا خوب غور کر کے سمجھئے کئی بار اس کو پڑھئے میں بھی دعائے خیر کرتا ہوں۔ (منقول از تبویب تربیت السالک)

نوٹ: اس قسم کی اور بھی تحریریں ہیں لیکن بخوف طوالت ان سات پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ حضرت والا کی تحریرات بالا سے ناظرین کو بطور نمونہ حالت قبض و ہیبت کی چند حکمتیں معلوم ہونے کے علاوہ یہ بھی بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ اگر خود حضرت والا پر ایسی حالت نہ طاری ہو چکی ہوتی تو اس جزم وقوت اور وثوق و بصیرت کے ساتھ دوسروں کی ہرگز تسلی نہیں فرما سکتے تھے اور یہ امر بھی اس حالت کے طریان کی بڑی حکمتوں میں سے ہے۔

الحمد للہ! حالت قبض ہیبت کی خود حضرت والا کے قلم مبارک سے ارقام فرمائی ہوئی

حکمتوں کی نقل سے فراغت ہوگئی۔اب حضرت والا کی زبان مبارک سے بھی ارشاد فرمائی ہوئی ایک حکمت خاص اور درج کر کے اس جزو دوم کو ختم کیا جاتا ہے اسی حالت کا تذکرہ تھا۔فرمایا کہ اس حال میں سالک یہ دیکھ کر پریشان ہوتا ہے کہ میرے لیے چاروں طرف سے راستے بند کر دیئے گئے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی اس میں یہ مصلحت ہوتی ہے کہ سب طرف سے مایوس ہو کر میری ہی طرف رجوع ہو اور اس سد باب سے مقصود اپنے سے محجوب کرنا نہیں ہوتا بلکہ شیطان سے بچا کر خود اپنی پناہ میں لینا مقصود ہوتا ہے۔جیسے ماں اپنے بچہ کو کسی مکان میں مقید کر کے چاروں طرف کے کیواڑ بند کر دے کیونکہ باہر ریچھ ہے تو بچہ گھبراتا ہے اور سخت پریشان ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ماں نے میرے اوپر بڑا ظلم کر رکھا ہے لیکن اس نادان کو یہ خبر نہیں کہ ماں کا مقصود اس کو محبوس کرنا نہیں بلکہ باہر جو ریچھ پھر رہا ہے اس سے بچانا اور اپنی پناہ میں لینا مقصود ہے۔انتہیٰ کلامہ

احقر مؤلف عرض کرتا ہے کہ چاروں طرف سے راستے بند کر دیئے جانے کی یہ صورت ہوتی ہے کہ سالک ان خطرات واہیہ کو جس نہج سے بھی دفع کرنا چاہتا ہے وہ ہرگز دفع نہیں ہوتے بلکہ وہ دفع کی جتنی زیادہ کوشش کرتا ہے اتنا ہی زیادہ ان کا ہجوم اور زور بڑھتا چلا جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا اپنی پناہ میں لینا اس طور پر ہوتا ہے کہ جب دفع کی سب کوششیں بیکار بلکہ مولم ثابت ہوتی ہیں تو مجبور اور مایوس ہو کر ان کو چھوڑ دیتا ہے اور پھر اضطراراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔جس سے فوراً سکون محسوس ہونے لگتا ہے۔پھر اس تجربہ کے بعد بجائے دفع کی کوشش کے وہ توجہ الی اللہ ہی کے دائما قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں بعون اللہ تعالیٰ کامیاب ہو کر خطرات کا استیصال ورنہ کم از کم اضمحلال ضرور ہو جاتا ہے۔جس سے اذیت جاتی رہتی ہے اور اس سے بھی بہتر اور اقرب توضیح اپنی ارشاد فرمودہ مثال مذکور کی خود حضرت والا نے بعد کو فرمائی وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سالک کو اس تنگی میں اس لیے مبتلا کرتے ہیں کہ وہ مہلکات باطنی عُجب و کبر سے محفوظ رہے۔اور اگر اس کے ساتھ ایسا معاملہ نہ کیا جاتا تو رذائل نفس کے پنجہ میں جا پھنستا اور ہلاک ہو جاتا۔اھ

جزوسوم

یعنی بعض وہ آیات واحادیث واقوال عارفین جن میں حالت
قبض وہیبت کی حکمتیں منتشر طور پر مذکور ہیں۔

آیات

(قوله تعالیٰ) عسیٰ ان تکرهوا شیئا وهو خیر لکم (وقوله تعالیٰ) و لمیحص الله الذین آمنوا (وقوله تعالیٰ) ام حسبتم ان تدخلو االجنة و لما یعلم الله الذین جاهد و امنکم و یعلم الصابرین (وقوله تعالیٰ) و لیبتلی الله مافی صدورکم و لیمحص مافی قلوبکم (وقوله تعالیٰ) ولقد فتنا الذین من قبلهم فلیعلمن الله الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین وقیل فی حاصله۔

در محبت ہر کہ اودعوے کند　　صد ہزاراں امتحاں بروے کند
(محبت میں جو اس کا دعویٰ کرتا ہے، اس پر لاکھوں امتحان آتے ہیں)

گر بود صادق کشد بارِ جفا　　ور بود کاذب گریز د ازبلا
(اگر سچا ہوتا ہے تو وہ سختیاں جھیلتا ہے اور اگر جھوٹا ہوتا ہے تو آزمائش سے بھاگ جاتا ہے)

وقال العارف الشیرازیؒ فی حاصله

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیاں　　تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد
(اگر تجربہ کا ترازو درمیان میں آجائے تو اچھا ہے تاکہ جو جھوٹا ہے اس کا منہ کالا ہو جائے)

وقیل فی حاصله ایضاً

بشکل و ہیئت انسان زرہ مرو زنہار　　تو ان بہ صبر و تحمل شناخت جوہر مرد
(انسان کی شکل وصورت دیکھ کر راستہ سے نہ ہٹ جا، آدمی کی اصلیت صبر و تحمل سے پہچانی جاسکتی ہے)

اگر نہ پاک بود از بلا نخواہد جست وگر دراصل بود پاک صبر خواہد کرد
(اگر سچا نہ ہوا تو آزمائش برداشت نہیں کرے گا اور اگر سچا ہونے میں اصل ہوا تو صبر کرے گا)

احادیث

(جزو حدیث اشد الناس بلاء الانبیاء) یبتلیٰ الرجل علےٰ حسب دینه کان فی دینه صلباً اشتد بلاء ه وان کان فی دینه رقة هون علیه فما زال کذالک یمشی علیٰ الارض ماله ذنب رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی۔

اقوال عارفین

(از عارف رومیؒ)

نالم آنرا نالہا خوش آیدش (۱) ازدو عالم نالہ وغم بایدش
میں روتا ہوں اس لئے کہ اسے سارے جہان سے رونا وغمگین ہونا ہی پسند ہے)

عاشقم بررنج خویش ودردِ خویش (۲) بہر خوشنودیِ شاہ فردِ خویش
(میں اپنے دکھ اور درد پر عاشق ہوں، اپنے تن تنہا مالک کی خوشنودی کے لئے)

خاکِ غم را سرمہ سازم بہر چشم (۳) تازگوہر پر شود دو بحر چشم
(میں غم کی خاک کو آنکھوں کے لئے سرمہ بناتا ہوں تاکہ دونوں آنکھوں کا دریا موتیوں سے بھر جائے)

اشک کاں از بہر او بارند خلق (۴) گوہر است واشک پندارند خلق
(مخلوق اس کے لئے جو آنسو بہاتی ہے وہ موتی ہیں مگر مخلوق انہیں آنسو سمجھتی ہے)

زاں بلاہا بر عزیزاں بیش بود (۵) کاں تجمش یار باخوباں نمود
(اپنوں پر اس لئے آزمائشیں زیادہ آتی ہیں کہ وہ محبوب کے ساتھ)

طفل می لرزد زنیش احتجام (۶) مادر مشفق ازاں غم شاد کام
(بچہ پچھنے لگانے والے کے نشتر سے کانپتا ہے اور مہربان اس غم سے خوش ہے)

تا نگرید کودک حلوا فروش (۷) بحر بخشائش نمی آید بجوش
(جب تک حلوائی کا بچہ نہ روئے اس کی سخاوت کا سمندر جوش میں نہیں آتا)
تا نگرید ابر کے خندو چمن (۸) تا نگرید طفل کے جوشد لبن
(جب تک بادل نہ روئے باغ کہاں ہنستا ہے جب تک بچہ نہ روئے دودھ کہاں جوش مارتا ہے)
ہر کجا پستی است آب آنجا رود (۹) ہر کجا مشکل جواب آنجا رود
(جہاں نیچی جگہ ہو پانی وہیں جاتا ہے جہاں مشکل ہو جواب وہیں جاتا ہے)
ہر کجا دردے دوا آنجا رود (۱۰) ہر کجا رنجے شفا آنجا رود
(جہاں درد ہو دوا وہیں جاتی ہے، جہاں تکلیف ہو شفا وہیں جاتی ہے)
چونکہ قبضے آیدت اے راہرو (۱۱) آن صلاح تست آئس دل مشو
(اے مسافر جب تجھ پر کوئی تنگی آئے وہی تری بھلائی ہے تو دل کو مایوس نہ کر)
گر ہمارہ فصل تابستان بدے (۱۲) سوزش خورشید در بستاں زدے
(اگر فصل ہمیشہ چمکدار رہتی تو سورج کی گرمی بھی باغ ہی میں ہوتی)
گر ترشرویست آں دی مشفق است (۱۳) صیف خندان است اما محرق است
(اگر وہ سخت چہرہ دکھاتا ہے تو مہربان بھی وہی ہے، گرمی ہنستی ہوئی آتی ہے تو جلاتی بھی ہے)
چونکہ قبض آید تو در وے بسط بیں (۱۴) تازہ باش وچیں میفکن بر جبیں
(جب تجھے سختی آئے تو تو اس میں کشادگی سمجھ، خوش رہ اور پیشانی پر بل نہ لے آ)
قند شادی میوۂ باغ غم است (۱۵) ایں فرح زخم ست وآں غم مرہم است
(خوشی کی لذت غم کے باغ کا میوہ ہے یہ خوشی زخم ہے اور وہ غم مرہم ہے)
غم چو آئینہ است پیش مجتہد (۱۶) کاندراں ضد ی نماید روئے ضد
(محنتی آدمی کے لئے غم آئینہ کی طرح ہے کیونکہ اس میں ضد کی ضد نظر آتی ہے)
بعد ضد رنج آں ضدِ دگر (۱۷) رود ہد یعنی کشادو کروفر
(تکلیف کی ضد کے بعد دوسری ضد منہ دکھاتی ہے یعنی خوشحالی وخوش عیشی)

ایں دو وصف از پنجہ دستت بہیں (۱۸) بعد قبضِ مشت بسط آید یقیں
(یہ دونوں وصف اپنے ہاتھ کے پنجے سے سمجھ، تنگی کی مٹھی کے بعد یقیناً کشادگی آتی ہے)
پنجہ را گر قبض باشد دائما (۱۹) یا ہمہ بسط او بود چوں مبتلا
(پنجہ کیلئے اگر ہمیشہ تنگی رہے گی یا کشادگی رہے، بہر حال وہ کسی نہ کسی میں مبتلا رہتا ہے)
زیں دو وصفش کار و مکسب منتظم (۲۰) چوں پر مرغ ایں دو حال اور اہم
(یہ دو صفتیں ہیں اور کام و محنت کرنے والا ان کا انتظام کرنے والے ہیں
پرندے کے پروں کی طرح دو حال اس کے لئے ضروری ہیں)
امتحانہائے زمستان وخزاں (۲۱) تاب تابستان بہار ہمچوں جاں
(سردیوں اور خزاں کی آزمائشیں باغ کی رونق ہیں اور بہار کی جان ہیں)
تابروں آرد زمین خاک رنگ (۲۲) ہر چہ اندر حبیب دارد لعل وسنگ
(تاکہ زمین کی مٹی اپنے دامن میں جو پتھر و موتی رکھتی ہے اس کیلئے رنگ نکالے)
تامیان قہر و لطف آں خفیہا (۲۳) ظاہر آید ز آتش خوف ورجا
(تاکہ خوف وامید کی آگ اور قہر و کرم میں جو ہے وہ ظاہر ہو جائے)
آں بہار الطف وشحنہ کبریاست (۲۴) واں خزاں تہدید وتخویف خداست
(بہاریں اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہیں اور خزاں اللہ تعالیٰ کی دھمکی اور ڈانٹ ہے)
پس مجاہد را زمانے بسط دل (۲۵) یک زمانے قبض دور دوغش وغل
(لہٰذا مجاہد کے لئے کبھی تو دل کھلا رہتا ہے اور کبھی تنگی و تکلیف اور درد و غم ہوتا ہے)
زانکہ ایں آب و گلے کابدن ماست (۲۶) منکر و دزد ضیائے جانہاست
(چونکہ ہمارے جسموں کا پانی و مٹی روحوں کے لئے نقصان دہ، چور اور مہلک ہے)
بندہ می نالد بحق از درد نیش (۲۷) صد شکایت میکند از رنج خویش
(بندہ سختی کی تکلیف کے سبب اللہ کی بارگاہ میں فریاد کرتا ہے اور اپنے درد
کی سینکڑوں شکایتیں کرتا ہے)

حق ہمی گوید کہ بے ایں رنج ودرد (۲۸) مرترا الا بہ کنان در است کرد
(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس دکھ ودرد کے بغیر......................
زیں سبب برانبیاء رنج وشکست (۲۹) از ہمہ خلق جہاں افزوں ترست
(اسی لئے انبیاء علیہم السلام پر تمام مخلوق سے زیادہ تکلیفیں اور مصیبتیں آئی ہیں)
پوست از داروبلاکش میشود (۳۰) چوں ادیم طائفی خوش میشود
(دوا سے جب چھلکا صاف کیا جاتا ہے تب وہ جانور کے چمڑے کی طرح اچھا ہوتا ہے)
آدمی رانیز چوآں پوست داں (۳۱) از رطوبتہا شدہ زشت وگراں
(آدمی کو بھی اسی چھلکے کی طرح سمجھ کہ یہ بھی آلائشوں کی وجہ سے گندہ اور بھاری ہوگیا ہے)
تلخ و تیز والش بسیاردہ (۳۲) تاشود پاک ولطیف و بافرہ
(اسے کڑوی وتیز دوائیں بہت دے تاکہ پاک صاف اور خوبصورت ہوجائے)
ورنمی تانی رضا دہ اے عیار (۳۳) کہ خدا رنجت دہد بے اختیار
(اور اگر تو نہیں سمجھتا تو بھی، اے دھوکہ میں پڑے ہوئے راضی ہوجا کہ اللہ تعالیٰ خود تجھے تیرے اختیار کے بغیر تکلیف دیتا ہے)
کہ بلائے دوست تطہیر شماست (۳۴) علم اوبالائے تدبیر شماست
(کیونکہ دوست کا آزمانا تمہارے لئے پاکیزگی ہے اس کا علم تمہاری تدبیر سے بالاتر ہے)
چوں صفا بیند بلا شیریں شود (۳۵) خوش شود دارد چو صحت میں شود
(جب وہ صاف دیکھتا ہے آزمائش میٹھی ہوتی ہے جب صحت ہوجائے تو دوا اچھی لگتی ہے)
من عجب دارم زجویائے صفا (۳۶) کورمد روقت صیقل از جفا
(مجھے اس صفائی چاہنے والے پر تعجب ہے جو صفائی کرتے وقت تکلیف کے سبب چلاتا ہے)
گربلا آیدترا اندہ مبر (۳۷) ورزیاں بینی غم اور انخور
(اگر تجھ پر مصیبت آئے تو غم نہ کر اگر نقصان دیکھے تو اس کا غم نہ کھا)

کاں بلا دفع بلا ہائے بزرگ (۳۸) واں زیاں منع زیانہائے سترگ

(کیونکہ وہ مصیبت بڑی مصیبتوں کو دفع کرتی ہے اور وہ نقصان بڑے نقصانوں کو روکتا ہے)

تمثیل گریختن مؤمن و بے صبری در بلا باضطراب

و بیقراری نخود بجوش تا بیروں جہد و منع کدبانو

بشنو ایں تمثیل وقدر خود بداں (۳۹) وز بلا ہارو مگرداں اے جواں

(یہ مثال سن اور اپنی قدر پہچان اور اے جوان مصیبتوں سے منہ نہ پھیر)

ہر زمانے می برآید وقت جوش (۴۰) برسر دیگ و برآرد صد خروش

(ہر وقت وہ گرم ہوتے وقت دیگ سے باہر نکل آتا ہے اور بڑا شور مچاتا ہے)

میزند کفگیر کدبانو کہ نے (۴۱) خوش بجوش و برجہ ز آتش کنے

(پکانے والا خوف کفگیر ہلاتا ہے تاکہ اچھی طرح گرم ہو اور صحیح بھونا جائے)

زاں بجو شانم کہ مکروہ ممنی (۴۲) بلکہ تا گیری توذوق و چاشنی

(میں تجھے اس لئے گرم نہیں کرتا کہ مجھے تجھ سے دشمنی ہے بلکہ اس لئے بھونتا ہوں تاکہ تیرا ذائقہ اور لذت اچھی ہو جائے)

سربہ پیش قہر نہ دل برقرار (۴۳) تا ببرم حلقت اسمٰعیل وار

(تو سختی کے سامنے سر جھکا دے اور مطمئن ہو جا تاکہ میں تجھے کاٹوں اس لئے حضرت اسمٰعیلؑ جیسی گردن لے آ)

اے نخودمی جوش اندر ابتلا (۴۴) تانہ ہستی ونہ خود ماند ترا

(اے چھولے اس آزمائش میں خوب جوش کھا تاکہ تیری ہستی اور خودی نہ رہے)

زاں حدیث تلخ میگویم ترا (۴۵) تاز تلخیہا فرو شویم ترا

(اس لئے تجھے کڑوی باتیں کہتا ہوں تاکہ ان کڑواہٹوں کے ذریعے تجھے صاف کردوں)

ہر کہ او اندر بلا صابر نشد (۴۶) مقبل ایں درگہہ فاخر نشد
(جو مصیبت میں صبر نہ کرے وہ اس بلند بارگاہ میں مقبول نہیں ہوتا)

از عارف شیرازیؒ

ابیات

جاں فدائے تو کہ ہم جانی وہم جانانی (۴۷) ہر کہ شد خاک درت است ز سر گردانی
(میری جان تجھ پر قربان کیونکہ تو میری جان بھی ہے اور جان کا محبوب بھی، جو تیرے در کی خاک ہوا وہ پریشانی سے نجات پا گیا)

من شکستہ بدل حال زندگی یابم (۴۸) دراں زماں کو بہ تیغ غمت شوم مقتول
(میں کمزور و بدحال اسی وقت زندگی پاؤں گا جب تیرے غم کی تلوار سے قتل کیا جاؤں گا)

غزل

ازآں زماں کو فتنہ چشمت بمارسید (۴۹) ایمن ز شرِ فتنہ آخر زماں شدم
(جس زمانہ میں ہم تیری آنکھ کے فتنہ میں مبتلا ہوئے اسی زمانہ میں ہم سارے جہاں کے فتنوں سے بے خوف ہو گئے)

اول ز حرفِ لوحِ وجودم خبر نبود (۵۰) در مکتبِ غمِ تو چنیں نکتہ داں شدم
(پہلے تو مجھے اپنے وجود کی تختی کے ایک حرف کو بھی خبر نہ تھی، تیرے غم کے مکتب میں آ کر اس طرح نکتہ داں ہو گیا ہوں)

نوٹ: یہ اشعار جن میں حالت قبض و ہیبت کی حکمتیں مذکور ہیں پچاس ہیں۔ یہ عدد بر عایت حمایت۔ مضمون ان اشعار کے عدد سے مضاعف ہے جن میں اس کا ذکر ہے کہ اکثر احوال میں تر دل بلاء لوازم سلوک سے ہے اور جن کو بیان واقعات غلبہ قبض و ہیبت کے ختم پر ذیلی عنوان عود الی السابق کے تحت میں بعد نقل آیات واحادیث درج کیا گیا ہے اور چونکہ اس حالت قبض و ہیبت کے معالجہ کا بیان جو آگے آتا ہے بیان حکمت

سے بھی زیادہ اہم ہے اس لیے معالجہ قبض و ہیبت کے ذیل میں جو اشعار آئندہ درج کیے جائیں گے۔ ان کا عدد انشاء اللہ تعالیٰ ان اشعار متضمن حکم کے عدد سے بھی مضاعف یعنی سو ہوگا۔ احقر نے ان ہر سہ اقسام کے اشعار کو منتخب کر کے حضرت والا کی خدمت میں پیش کیا تو جن جن اشعار کا عنوان کچھ بیباکانہ سا تھا ان کو حذف فرما دیا اور بعض اشعار کے بعض الفاظ میں مناسب ترمیم فرما دی اور اشعار کے عدد کی مذکورہ بالا تحدید بھی حضرت والا ہی کی موزونیت طبع لطیف کا نتیجہ ہے۔

الحمد للہ بیان حکمت حالت قبض و ہیبت کے تینوں اجزاء یعنی جز و اول و جز دوم و جز سوم سے فراغت حاصل ہوئی۔ اب اشتداد و امتداد خطرات کے رفع کی تدابیر ذکر کی جاتی ہیں جس کا وعدہ سابقہ اثناء بیان واقعہ ہیبت میں جہاں ضمناً تدابیر انسداد خطرات مذکور ہیں گزر چکا اس مضمون کا عنوان معالجہ حالت قبض و ہیبت تجویز کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس تدبیر سے اس کا اثر بلکہ خود وہ خطرہ ہی متخلیہ سے بالکل نکل جائے گا۔ علاج کلی اس کا یہی ہے۔ حدیث میں جو ایسے وقت میں بعض اذکار یا مطلق ذکر کی ترغیب دی گئی ہے اس سے یہ علاج مستنبط ہے۔ باقی معالجات جو مشائخ کے نزدیک معمول ہیں جیسے تصور شیخ یا پاس انفاس یا تخیل نقش اسم ذات وہ سب اسی کلی کے جزئیات ہیں اور اگر خطرات سے پریشان ہو کر ضعف قلب یا خفقان یا نحافت جسم یا کسی مرض کے عروض کی نوبت آ گئی ہو تو علاج مذکور کے ساتھ مقویات و مفرحاتِ قلب و غذائے نفیس اور ادویہ مرض عارضی کا استعمال بھی کیا جانا ضرور ہے چونکہ بعض سالکین کو یہ عقبہ پیش آتا ہے جس سے ان کے ظاہری و باطنی انتظام میں خلل پڑ جاتا ہے اس لیے اس کی اصلاح عرض کر دی گئی اس علاج کو سہولت و اختصار کی وجہ سے بے قدری کی نظر سے نہ دیکھیں امتحان کر کے اس کا نفع ملاحظہ فرمائیں ۱۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ۔

نوٹ متعلقہ ضمیمۂ بالا۔ (از مؤلف سوانح) چونکہ قریب زمانہ ہی میں خود حضرت والا کو یہ عقبہ سخت پیش آ چکا تھا اس لیے نہایت بصیرت کے ساتھ دیگر اہل ابتلاء کے

لیے یہ علاج اکسیر و مجرب تحریر فرما دیا گیا۔۱۲۔

(ب) نقل مضمون (متعلق حدیث ان اللّٰہ تجاوز لامتی عما حدث بہ انفسھا الخ) ملقب بہ الحصصہ فی حکم الوسوسہ جزو التشرف جلد سوم زیر عنوان

''علاج الوسوسۃ باستحضار العفوعنہا'' ۱۲

حدیث اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے ان کے خیالات سے تجاوز فرما دیا ہے جن کی وہ اپنے جی سے باتیں کرتے ہیں جب تک کہ ان کو منہ سے نہ نکالیں یا ان کو عمل میں نہ لاویں۔ عزیزی نے کہا ہے کہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ان کے سینہ میں جو وسوسہ پیدا ہوں خفی نے کہا ہے کہ (خیال) کے مراتب پانچ ہیں ایک ہاجس، دوسرا خاطر، تیسرا حدیث النفس، چوتھا ہم پانچواں عزم، پس جب کوئی بات قلب میں ابتداء واقع ہوئی اور اس نے نفس میں کوئی حرکت نہیں کی اس کو ہاجس کہتے ہیں پھر اگر اس شخص کو توفیق ہوئی اور اول ہی سے اس کو دفع کر دیا تو وہ مابعد کے مراتب (کی تحقیق) کا محتاج نہ ہوگا اور اگر وہ نفس میں دورہ کرنے لگے یعنی وقوع ابتدائی کے بعد اس کے نفس میں اس کی آمدورفت ہونے لگے مگر اس کے کرنے نہ کرنیکا کوئی منصوبہ نفس نے نہیں باندھا اس کو خاطر کہا جاتا ہے۔ جب نفس کرنے نہ کرنے کا برابر درجہ میں منصوبہ باندھنے لگا اور ان میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں ہوتی اس کو حدیث نفس کہتے ہیں سو یہ تین درجے ایسے ہیں کہ ان پر نہ عتاب ہے اگر یہ شر میں ہے اور نہ ثواب ہے اگر خیر میں ہے۔ پھر جب اس فعل کو کر لیا تب اس فعل پر عقاب یا ثواب ہوگا اور ہاجس اور خاطر اور حدیث النفس پر نہ ہوگا (جیسا بعض علماء اس طرف بھی گئے ہیں پھر جب نفس میں فعل یا عدم فعل کا منصوبہ ترجیح فعل کے ساتھ ہونے لگا لیکن وہ ترجیح قوی نہیں ہے بلکہ مرجوع ہے جیسا وہم ہوتا ہے اس کو ہم کہتے ہیں اس پر ثواب بھی ہوتا ہے اگر وہ خیر میں ہے اور عقاب بھی ہوتا ہے اگر شر میں ہے۔ پھر جب فعل کا رجحان قوی ہو گیا یہاں تک کہ جازم مصمم بن گیا کہ ترک پر قابو نہیں رہا اس کو عزم کہتے ہیں اس پر بھی ثواب ہوتا ہے اگر خیر

میں ہے اور عقاب ہوتا ہے اگر شر میں ہے اھ۔ میں کہتا ہوں کہ لفظ وسوسہ تینوں مرتبوں کو عام ہے یعنی ہاجس اور خاطر اور حدیث النفس سو وسوسہ کی ان تینوں قسموں پر مواخذہ نہیں ہے اور دونوں حالتوں میں حکم معافی کا مختلف نہیں ہوتا اور حدیث النفس پر مواخذہ نہ ہونا تو حدیث صحیح سے ہے (جو اوپر مذکور ہوئی) اور بقیہ دو پر (یعنی ہاجس و خاطر پر) عدم مواخذہ بالاولیٰ ہے کیونکہ جب حدیث النفس معاف ہے تو اس کے ماقبل کے درجات (یعنی ہاجس و خاطر جو کہ اس سے اہون و ادون) بدرجہ اولیٰ معاف ہوں گے اور اگر تم کو یہ خلجان ہو کہ حدیث کی بناء پر حدیث کی معافی کا حکم اس پر موقوف ہے کہ حدیث میں (حدیث النفس کے) اصطلاحی معنی مراد ہوں سو اس کی کیا دلیل ہے پس اس خلجان کو اس طرح دفعہ کرو کہ یہ اصطلاح عین لغت ہے اور نصوص معنی لغویہ ہی پر محمول ہوتے ہیں جب تک معانی لغویہ پر کوئی شرعی اصطلاح طاری نہ ہو جائے اور یہاں طاری نہیں ہوئی پس لغوی معنی ہی مراد ہوں گے اور لغوی معنی (حدیث النفس کے) وہی ہیں جو ہم نے اوپر ذکر کیا۔ خوب سمجھ لو اور رہا جس پر عدم مواخذہ کا راز یہ ہے کہ یہ اس کا فعل نہیں صرف اس پر ایک ایسی شے وارد ہو گئی جس پر اس کو نہ قدرت ہے نہ اس کا کوئی تصرف ہے اور خاطر کا درجہ جو اس کے بعد ہے اگرچہ یہ شخص اس کے دفع پر اس طرح قادر ہے کہ ہاجس کے اول ہی وارد ہونے کے وقت اس کو ہٹا دے (مثلاً کسی دوسری جانب میں لگ جائے) لیکن چونکہ یہ خاطر حدیث النفس سے کم ہے اور حدیث النفس حدیث کی رو سے معاف ہے اس لیے یہ خاطر بدرجہ اولیٰ معاف ہے اور اس (تحقیق) سے ایک سخت اشکال حل ہو گیا اور وہ اشکال یہ ہے کہ کلیات شرعیہ اور قواعد عقلیہ کا مقتضاء یہ ہے کہ اختیاری پر مواخذہ ہو اور غیر اختیاری پر مواخذہ نہ ہو (یہ تو مقدمہ ہے آگے اشکال ہے کہ) پھر امت مرحومہ کا (یہ) اختصاص (کہ وساوس پر مواخذہ نہیں ہوتا) اگر مراتب مذکورہ میں سے غیر اختیاری کے اعتبار سے ہے (کہ غیر اختیاری پر ان سے مواخذہ نہیں ہوتا اور دوسری امم سے ہوتا تھا۔) تب تو امم سابقہ کو امور غیر اختیاریہ

کے ساتھ مکلّف ہونا لازم آتا ہے اور یہ کلیات شرعی کا منافی ہے (جیسے **لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا** کہ ظاہراً اس میں نفس عام ہے لاحق اور سابق کو) اور اگر اختیاری کے اعتبار سے ہے تو خود ایک اختیاری اور دوسری اختیاری میں کیا فرق ہے کہ عزم پر تو مواخذہ ہوتا ہے اور حدیث النفس پر مواخذہ نہیں ہوتا باوجود یہ کہ اختیاری ہونے میں دونوں شریک ہیں۔ وجہ حل ہونے کی یہ ہے کہ اختصاص مرتبہ اختیاری ہی کے اعتبار سے ہے اور فرق درمیان خاطر و حدیث النفس کے اور درمیان عزم کے یہ ہے کہ خاطر و حدیث النفس کا دفع اگرچہ اختیاری ہے مگر اس کے لیے قصد کی ضرورت ہے اور اس قصد سے اکثر ذہول ہو جاتا ہے پس ہا جس (اس ذہول کی حالت) میں اکثر خاطر اور حدیث النفس کی طرف (بلاقصد) منجر ہو جاتا ہے۔

سو اس (خاطر و حدیث النفس) پر مواخذہ ہونا کلیات شرعیہ کے خلاف نہیں (کیونکہ یہ بایں معنی اختیاری ہے کہ اس کا دفع اختیاری تھا جب دفع نہ کیا تو بقاء اختیاری ہوا اور اس بناء پر کسی امت کا اس کا مکلّف ہونا کلیات شرعیہ کے خلاف نہ تھا) لیکن رحمت الٰہیہ نے اس امت کو یہ خصوصیت عطا فرمائی کہ اس درجہ کو معاف کر دیا جیسے اصر و اغلال (بوجھ اور اطواق یعنی احکام شدیدہ) کو جو امم سابقہ پر تھے اس امت سے ہلکا کر دیا پس یہ مرتبہ اختیاری ہے لیکن اس میں شدت تھی اس لیے یہ اصر و اغلال کی ایک فرد تھی باقی رہا عزم تو ہا جس اس کی طرف اس طرح سے مفضی نہیں ہوتا بلکہ وہ قصد مستقل سے پیدا ہوتا ہے پس یہ فرق ہے عزم میں اور حدیث النفس میں تو مدار عفو وہ افضاء ہوا جو ذہول کے سبب سے ہو اور مدار مواخذہ عزم مستقل ہوا (جب یہ بات ہے) تو اگر گناہ کا حدیث النفس بھی عزم مستقل سے ہو اگرچہ عزم معصیت نہ ہو جیسے کسی نامحرم عورت کے تصور سے (قصداً) لذت حاصل کرنا سو ظاہر یہ ہے کہ اس پر مواخذہ ہوگا اور ایسا التذاذ میرے نزدیک اس حدیث کے عموم میں داخل ہوگا کہ نفس (بھی زنا کرتا ہے اور اس کا زنا یہ ہے کہ وہ) تمنا کرتا ہے اور اشتہاء کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ قلب میلان

کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے (اور ظاہر ہے کہ التذاذ بدوں اشتہار و میلان کے ہو نہیں سکتا پس یہ التذاذ بھی زنا ہوا) اور اس حدیث کا مستحضر رکھنا وساوس کا علاج عظیم ہے جس کا مشائخ استعمال کرتے ہیں (اور اسی حیثیت سے اس رسالہ میں یہ حدیث لائی گئی ہے) اور بعض اکابر (جیسے امام غزالیؒ) کا کلام اس مقام پر اور طرح ہے لیکن اصل مقصود نہیں بدلتا (یعنی اختیاری پر مواخذہ اور غیر اختیاری پر عدم مواخذہ خواہ حقیقتاً غیر اختیاری ہو خواہ حکماً)

و یلقب بیان هذا الحدیث بالحصحصة فی حکم الوسوسة۔

معالجہ حالت قبض وہیبت

بیان حکمت حالت قبض و ہیبت کے عنوان سابق البیان کی طرح حسن اتفاق سے عنوان زیر بیان کا بھی تین ہی جزو پر مشتمل ہونا ذہن میں آیا گویا یہ معالجہ ایک نسخہ ہے جس کے تین جزو ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

جزو اول مطالعہ کتب ذیل مصنفہ حضرت والا مع مطالعہ جملہ مضامین عنوان سابق البیان یعنی بیان حکمت حالت قبض و ہیبت (۱) رسالہ خاتمہ بالخیر' (۲) رسالہ الابتلاء لاہل الاصطفاء (۳) رسالہ خیر الاخبار فی خبر الاختیار جو کتاب کمالات اشرفیہ کے آخر میں طبع ہو کر شائع ہوا ہے (۴) تبویب تربیۃ السالک باب ہشتم۔

جزو دوم : مطالعہ بعض مضامین متفرقہ منقولہ ذیل از حضرت والا یہ مضامین دو حصوں پر مشتمل ہیں۔ حصہ اول تحریرات حصہ دوم تقریرات۔

حصہ اول تحریرات

(۱) (الف) نقل ضمیمہ رسالہ خاتمہ بالخیر۔

ضمیمہ: ایک موذی مرض کے علاج میں۔ خطرہ ہر چند مواخذہ کی چیز نہیں جیسا اوپر تحقیق ہوا مگر اس کا غلبہ و ہجوم طبیعت کو بہت پریشان کر دیتا ہے اور انتہا درجہ کا حزن والم قلب پر طاری ہو جاتا ہے سو (یہ) امراض شرعیہ میں سے تو نہیں ہے اس حیثیت سے اس کا علاج ضرور نہیں

مگر امراض طبعیہ میں سے سخت درجہ کا مرض ہے اس لیے اس کا علاج سہل و مجرب مختصر بیان کیا جاتا ہے وہ یہ کہ خطرہ کی حقیقت بلا اختیار نفس کا کسی بری چیز کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے چونکہ یہ مسئلہ بہ ہدایت عقل و بہ تسلیم حکماء وعلماء ثابت ہے کہ نفس جس وقت ایک طرف متوجہ ہوتا ہے دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اس لیے جب کسی بری چیز کا خیال دل میں آوے تو اس کے دفعیہ کا قصد نہ کرے نہ اس میں نہ اس کے اسباب میں خوض کرے کہ اس سے زیادہ لپٹتا ہے بلکہ فوراً کسی نیک چیز کی طرف خیال کو متوجہ کر دے اس سے وہ برا خیال خود بخود دفع ہو جائے گا اور اگر وہ پھر خیال میں آوے پھر ایسا ہی کرے۔

غلبۂ ہیبت کا علاج

(۲) ایک طالب کو جن پر ہیبت کا اس قدر غلبہ تھا کہ ضعف جسمانی بھی ہو چلا تھا اور لکھا تھا کہ شاید اس ہیبت میں گھل گھل کر مثل برف کے ختم ہو جاؤں گا۔ تحریر فرماتے ہیں۔ یہ ہیبت اور حزن مبارک اور رفیع حالات میں سے ہے اگر اس میں ختم ہو جائے شہادتِ کبریٰ ہے مگر سنت کا مقتضاء یہ ہے کہ جہاں تک اپنا علم اور قدرت کام دے اعتدال اور تعدیل کو اپنا مستقرِ اصلی بنائے' ہیبت کے ساتھ اُنس اور حزن اور سوءِ ظن بنفسہ کے ساتھ رجاء رحمت اور فنا کے ساتھ بقا اور نیستی کے ساتھ ہستی اور مبالغہ فی التواضع کے ساتھ مشاہدہ نعمت کا اہتمام و استحضار کرے تا کہ ختم ہونے سے پہلے دوسروں کا خاتمہ درست کر سکے۔ کیفیات مذکورہ بالا سابقہ میں صاحب نسبت راسخہ کو اضطرار کم ہوتا ہے اکثر سوچنے سے بڑھ جاتی ہیں تو یہ سوچنا طریق میں مضر سمجھا جاتا ہے حدیث کے یہی معنی ہیں۔ **سددوا و قاربوا واستقیموا ولن تحصوا ومن شاق شاق اللہ علیہ** اور حافظ شیرازیؒ نے اسی معنی میں کہا ہے۔

دوش بامن گفت پنہاں راز دان تیز ہوش   کز شما پنہاں فشاید داشت راز میفروش

(کل تیز سمجھ والے راز دان نے مجھ سے خفیہ کہا کہ شراب بیچنے والا تم سے پوشیدہ ہو کر راز پھیلاتا ہے)

گفت آساں گیر بر خود کارہا کز روئے طبع　　سخت میگرد جہاں بر مرداں سخت کوش

(اس نے کہا کاموں کو اپنے اوپر آسان سمجھ کیونکہ سختی جھیلنے والوں پر جہان والے طبعاً سخت ہوتا ہے)

آپ کو اگر آثار ہیبت وسوظن بنفسہ کا زیادہ غلبہ ہوا کرے تو یہ سوچا کیجئے کہ بیش بریں نیست کہ ہم ہر حالت میں ناقص اور عاصی ہیں تو خدا تعالیٰ کے یہاں جس طرح کاملین کی نجات ہوگی اسی طرح پر تائبین کی بھی ہوگی اگر صدر نشین نہ ہوں گے تو صف نعال ہی میں جگہ مل رہے گی اگر اولیت نہ ہوگی تو جوتیاں لگنے کے بعد ہی سہی بس یہ سمجھ کر اللھم اغفرلی کی کثرت کرنی چاہیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مزاج درست ہو جائے گا اور اگر اس پر بھی قبض مغلوب نہ ہو تو بعد رمضان یہاں فوراً آ جانا چاہیے اھ۔

(منقول از تبویب تربیۃ السالک باب پنجم)

نوٹ از مؤلف: سبحان اللہ کس بصیرت وقوت اور توجہ وشفقت کے ساتھ تدابیر ارشاد فرمائیں اور بصورت عدم رفع قبض کس جزم واعتماد سے خود اپنے پاس بغرض معالجہ طلب فرمایا۔ یہ سب فیوض وبرکات اس کے ہیں کہ خود حضرت والا پر سخت غلبہ ہیبت طاری ہو چکا تھا لہذا جو کچھ ایسے احوال شدیدہ میں فرماتے ہیں وہ قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید کا مصداق ہوتا ہے اور یہی سبب ہے کہ حضرت والا کو اہل ابتلاء پر غایت درجہ ترحم ہوتا ہے اور بیحد شفقت کے ساتھ توجہ فرماتے ہیں۔

برے خاتمہ کے خوف کا غلبہ

(۳)۔ایک اور طالب کو جنہوں نے ایک طویل عریضہ لکھا تھا (جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کبھی تو دل میں ایمان کی فرحت اور خوشی ہوتی ہے کبھی اپنے برے وجود کا خیال اور خاتمہ کا خوف غالب رہتا ہے) تحریر فرمایا۔

جو کچھ مجموعی حالت لکھی ہے اس سب کا حاصل قبض وبسط ہے اور دونوں حالتیں نہایت رفیع ہیں اور دونوں سے قرب حق بڑھتا ہے اس واسطے دونوں کو نعمت سمجھ کر شکر کرنا چاہیے قبض کے غلبہ کے وقت اکسیر ہدایت ترجمہ کیمیائے سعادت میں یا ثلاثین

ترجمۂ اربعین میں کتاب الرجاء یعنی خدا کی رحمت کی امید کا مضمون بار بار دیکھنا چاہیے میں بھی دعا کرتا ہوں۔ (منقول از تبویب تربیۃ السالک باب پنجم)

قبض کی وجہ سے پریشانی کا علاج

(۴)۔ ایک طالب کو جو بوجہ حالت قبض سخت پریشانی میں مبتلا تھے تحریر فرمایا۔ آپ کا حال اچھا خاصہ ہے۔ عبادت کے مختلف طریقے ہیں فکر بھی عبادت ہے۔ ذکر بلا قید عدد بھی عبادت ہے اپنے کو ذلیل و خوار قاصر و ناقص سمجھنا بھی عبادت ہے غرض مقصود ہر حال میں حاصل ہے ہاں مذموم حالت دو ہیں ایک معصیت دوسری غفلت سو یہ بفضلہٖ تعالیٰ نہیں ہے۔ رہا غلبہ (جوش و خروش) اور شوق یہ حالات عارضہ میں سے ہے اس کا فقدان سالک کو مضر نہیں اور نہ یہ کیفیت بعینہٖ قائم و دائم رہ سکتی ہے جن حجابات کا آپ کو شبہ ہو گیا ہے وہ محض وہم ہے اور کچھ نہیں ہے آپ بلا دلیل محض تقلید سے میری تحریر پر مطمئن رہیے اور اپنے کام میں سہولت اور راحت سے لگے رہیے۔ پریشانی سے البتہ قلب ضعیف ہو جاتا ہے جس میں مضر ہونے کا احتمال ہے۔ غرض نہ آپ مریض نہ علاج کے محتاج البتہ فن کے نہ جاننے سے اپنی صحت کی خبر نہیں سو یہ بھی کوئی ضرر کی بات نہیں اھ۔ (منقول از تبویب تربیۃ السالک باب پنجم)

مختلف اہل قبض کو مکتوب گرامی

(۵)۔ بعض اہل قبض کے مختلف خطوط کے جوابات جن میں اسباب و تشخیص و علاج مذکور ہیں ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔

(الف)۔ یہ قبض ہے اس کی طرف التفات نہ کرو۔ کام میں لگے رہو اور استغفار کی کثرت رکھو اس کے منافع بسط سے بھی زیادہ ہیں صبر و تعلیم و رضا و تفویض اس کے آداب میں سے ہے۔

(ب)۔ یہ حالت جو آپ نے لکھی ہے قبض کہلاتی ہے اس کے اسباب مختلف ہیں اور معالجات بھی مختلف اگر آپ سے کوئی معصیت نہیں ہوئی اور غیر جنس لوگوں

سے اختلاط بھی نہیں ہوا تو اس کا سبب امتحان ہے توکل اور صبر سے کام لیجئے اور استغفار کیجئے اور میرے مواعظ وتربیۃ السالک دیکھئے کہ رحمت حق متوجہ ہو۔

(ج)۔ یہ قبض ہے اس کا سبب کبھی کوئی تغیر طبعی طبی ہوتا ہے کبھی معصیت کبھی محض امتحان طلب اس لیے جہاں سبب کی تشخیص نہ ہو سکے سب معالجات کو جمع کیا جائے۔ یعنی طبیب سے نبض وغیرہ دکھلا کر تعدیل مزاج کی جائے اور بلا التفات وتردد کام میں لگے رہنا چاہیے۔ (منقول از تبویب تربیۃ السالک باب پنجم)

صبر کرو

(۶)۔ ایک اہل قبض کو تحریر فرماتے ہیں۔

صبر کن حافظ بہ تلخی روز و شب عاقبت روزے بیابی کام را

(حافظ حالات زمانہ کی سختی پر صبر کر آخر کار تو کسی دن اپنا مقصد حاصل کر لے گا)

شرح اس صبر کی یہ ہے کہ جتنے کام اختیار میں ہیں کیے جائیں اور جو امر غیر اختیاری پیش آوے اس میں ذرا جنبش نہ کریں نہ کچھ تجویز کریں بس خدا کے سپرد کر کے خاموش رہیں۔ (منقول از تبویب تربیۃ السالک باب پنجم)

(۷) بعض مختلف مبتلایان خطرات کو جو قطع خطرات کی بعض تدابیر ارقام فرمائیں وہ ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔ (الف) وساوس کوئی پریشانی کی چیز نہیں۔ پریشانی سے قلب ضعیف ہو جاتا ہے جس سے دونا ہجوم ہو جاتا ہے بجز بے پروائی اور بے التفاتی کے اور کوئی تدبیر نہیں بلکہ بہتر ہے کہ اس پر خوش ہو اس سے قلب کو قوت ہوتی ہے اور وساوس کو قبول نہیں کرتا بہت جلد قطع ہو جاتے ہیں اور حقیقت میں جب اس میں گناہ نہیں تو پھر پریشانی کیوں ہو۔

نوٹ: یہ طالب حاجی حاجی صاحبؒ ہی کے سلسلہ کے ایک شخص سے بیعت تھے جو اس وقت مکہ معظمہ تشریف لے گئے تھے اس جواب کی برکت سے اس قدر نفع ہوا کہ پھر انہیں صاحب کا دوسرا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ الحمدللہ اب نہ وساوس کا ہجوم ہے نہ اوہام

دہوا جس کا تلاطم سب قطعی طور سے نیست و نابود ہو گئے۔ حضور کا کس زبان سے اور کیسے شکریہ ادا کیا جائے جو اس آڑے وقت میں دستگیری فرمائی ہے۔ الخ۔

(ب)۔ ایک طالب نے لکھا کہ کبھی ایسے وساوس قلب پر آتے ہیں جن سے ایمان کا خطرہ رہتا ہے۔ حضرت والا نے تحریر فرمایا کہ یہ تو رحمت ہے کیا حدیث میں آپ نے ذاک صریح الایمان نہیں پڑھا اور اس میں بڑی حکمت ایک یہ ہے کہ اس سے عُجب کی جڑ کٹ جاتی ہے اور عدم تضرر یقینی اور منصوص ہے۔

(ج)۔ اس کی خاص تدبیر اور اس کی کوشش اور اس میں کاوش نہ فرمایئے۔ سرسری توجہ بقصد ذکر کی طرف رکھئے اس سے شدہ شدہ خود سب خطرات قطع ہو جائیں گے۔ (یہ سب تبویب تربیۃ السالک باب ہشتم سے منقول ہیں۔)

(د)۔ اس کا تو سہل علاج یہ ہے کہ جب ایسے تخیلات کا ہجوم ہو اپنے قصد و اختیار سے کسی نیک خیال کی طرف فوراً متوجہ ہو جانا اور متوجہ رہنا چاہیے اس کے بعد بھی اگر تخیلات باقی رہیں یا نئے آویں ان کا رہنا یا آنا یقیناً غیر اختیاری ہے۔ کیونکہ مختلف قسم کے دو خیال ایک وقت میں اختیاراً جمع نہیں ہو سکتے بس اشتباہ رفع ہو گیا اور اگر بالاختیار اچھے خیال کی طرف توجہ کرنے میں ذہول ہو جائے تو جب تنبیہ ہو ذہول کا تدارک تو استغفار سے اور پھر اسی تدبیر استحضار سے کام لیا جائے۔ یہ طریق عمل اس قدر سہل ہے کہ اس سے سہل کوئی چیز ہی نہیں بس اس کو دستور العمل بنا کر بے فکر ہو جانا چاہیے۔

(منقول از مکتوب مسمّی بہ علاج الخیال جزو تربیۃ السالک مطبوعہ النور جلد ۱۵ نمبر ۳ بابتہ ماہ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ)

حصہ دوم تقریرات

خطرات سے پریشان نہ ہونا چاہیے

(۱) فرمایا کہ سالک کو خطرات منکرہ سے پریشان نہ ہونا چاہیے نہ ان کی بناء پر اپنے کو مردود سمجھنا چاہیے کیونکہ ان خطرات کو تو شیطان قلب میں ڈالتا ہے جیسے کوئی

بُری بُری باتیں کسی کے کان میں کہے اور سننے والے کو اس کے روکنے پر قدرت نہ ہو تو باوجود ناگوار ہونے کے اس کو مجبوراً بلا قصد و بلا اختیار سننا ہی پڑے گا۔

یعنی وہ سامع ہوگا مستمع نہ ہوگا نہ متکلم ہوگا لہٰذا اس کا کیا قصور بلکہ اس کو جو ناگواری کی وجہ سے اذیت ہو رہی ہے اس کا اس کو اجر ملے گا۔ اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی اپنے محبوب بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کے لیے نہایت شوق کے ساتھ جھپٹا ہوا چلا جا رہا تھا کہ راستے میں اس کا دشمن ملا اور اس کو اس ارادہ سے باز رکھنے کے لیے اس کو سنا سنا کر بادشاہ کی شان میں بے ادبی کے کلمات بکنے لگا تو گو ناگوار تو بہت ہوگا لیکن عقل اور طلب کا مقتضا یہی ہے کہ اس نالائق اور نمک حرام کی بیہودہ بکواس کی طرف التفات ہی نہ کیا جائے ورنہ اگر ردوکد شروع کر دی۔

تو حاضریٔ دربار کے وقت کے گزر جانے کا اندیشہ ہے۔ بس اس کو چاہیے کہ صبر کیے ہوئے خاموشی کے ساتھ چلتا چلا جائے پھر جب دربار میں رسائی ہو جائے گی تو اول تو وہ کم بخت آپ ہی پیچھا چھوڑ دے گا ورنہ کان پکڑ کر نکلوا دیا جائے گا چنانچہ اکثر عادۃ اللہ یہی ہے کہ بعد وصولِ تام خطرات فنا ہو جاتے ہیں اور اگر بمقتضائے اسباب و مصالح خاصہ پھر بھی فنا نہ ہوں تب بھی کچھ غم نہ کرے کیونکہ خطرات غیر اختیاریہ پر مطلق مواخذہ نہیں نہ وہ معصیت ہیں البتہ اذیت و کلفت ضرور ہوتی ہے مگر اس پر بھی اجر ملتا ہے اور درجے بڑھتے ہیں۔

خطرات کی خاصیت

(۲)۔ فرمایا کہ خطرات کی خاصیت بجلی کے تار کی سی ہے کہ اگر اس کو اپنی طرف کھینچنے کی نیت سے ہاتھ لگایا جائے تب بھی وہ لپٹتا ہے اور اگر ہٹانے کی نیت سے ہاتھ لگایا جائے تب بھی وہ لپٹتا ہی ہے بس خیریت اسی میں ہے کہ اس کو ہاتھ ہی نہ لگایا جائے۔ نہ جلباً نہ سلباً اسی طرح خطرات و وساوس سے امن کی صورت یہی ہے کہ ان طرف التفات ہی نہ کیا جائے۔ نہ جلباً نہ سلباً۔

قلب کی مثال

(۳)۔فرمایا کہ قلب کی مثال شاہی سڑک کی سی ہے جس پر امیر غریب شریف رذیل سب ہی چلتے ہیں کسی کو یہ حق نہیں کہ ایک دوسرے کو روکے اگر چمار اور بھنگی بھی چل رہے ہیں تو حرج ہی کیا ہے۔ وہ اپنے راستے جارہے ہیں یہ اپنے راستے چلتا رہے۔اسی طرح قلب کی ساخت ہی منجانب اللہ اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ اس میں اچھے برے سبھی قسم کے خیالات کا وُرُود ہوتا رہتا ہے۔کسی کو اس مطالبہ کا حق نہیں کہ میرے قلب میں اچھے ہی اچھے خیالات آیا کریں برے خیالات بالکل آویں ہی نہیں۔اگر بلا اختیار برے خیالات آتے ہیں تو کیا ڈر ہے ہاں قصداً بُرے خیالات نہ لائے نہ قصداً ان کو باقی رکھے اور پھر اطمینان وسکون کے ساتھ اپنے کام میں لگا رہے۔ خطرات منکرہ کی طرف التفات ہی نہ کرے۔

سالک کی پریشانی کا سبب

(۴) فرمایا کہ سالک یہ سمجھ کر پریشان ہوتا ہے کہ خطرات قلب کے اندر سے پیدا ہو رہے ہیں حالانکہ یہ بات نہیں بلکہ شیطان خارج سے ان خطرات کو قلب میں ڈالتا ہے جیسے کسی کوٹھری میں غلہ بھرا ہو تو یہ بات نہیں ہے کہ وہ غلہ کوٹھری کے اندر سے پیدا ہوا ہو بلکہ وہ پیدا تو کھیت میں ہوا ہے وہاں سے لا کر کوٹھری میں بھر دیا گیا ہے۔اھ۔ یہ تو حضرت والا نے خطرات کے وارد علی القلب ہونے کے متعلق تحقیق بیان فرمائی اور بعد وُرُود ان کے واقع فی داخل القلب ہونے کے متعلق فرمایا کہ اگرچہ بادی النظر میں ایسا متوہم ہوتا ہے کہ خطرات قلب کی تہ میں گھسے ہوئے ہیں لیکن درحقیقت یہ بات نہیں ہوتی۔خطرات داخل قلب میں واقع نہیں ہوتے بلکہ حوالی قلب میں رہتے ہیں اور جو چیز داخل قلب میں متوہم ہوتی ہے وہ خطرات نہیں ہوتے بلکہ ان کا اثر اور محض انعکاس ہوتا ہے کیونکہ داخل قلب میں واقع ہونے والی چیز تو صرف عقیدہ راسخہ ہوا کرتا ہے۔(کما یفھم من قولہ تعالیٰ ولما یدخل الایمان فی

قلوبکم) نہ کہ خطرہ جو ایک محض وہمی اور سطحی چیز ہے اور کچھ بھی نہیں (کما یفھم من قوله علیه السلام ان الشیطان جاثم علیٰ قلب ابن ادم فاذاذکر اللّٰه خنس واذا غفل وسوس الحدیث و انظر فی التفاوت بین کلمة فی و کلمة علیٰ) پھر فرمایا کہ اس کی ایسی مثال ہے جیسے کسی آئینہ پر مکھی بیٹھی ہو تو بوجہ اس کے کہ اس کا عکس آئینہ کے اندر پڑ رہا ہے وہ آئینہ کے اندر بیٹھی ہوئی معلوم ہوتی ہے حالانکہ وہ ہوتی ہے آئینہ کے اوپر اور جو چیز آئینہ کے اندر نظر آ رہی ہے وہ مکھی نہیں ہے بلکہ مکھی کا محض عکس ہے جس سے آئینہ میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔

خطرات پر خوش ہونا چاہیے

(۵)۔ فرمایا کہ شیطان اسی قلب میں وسوسے ڈالتا ہے جس میں ایمان ہوتا ہے جیسے چور اسی گھر میں نقب لگاتا ہے جس میں دولت ہوتی ہے لہذا خطرات پر بجائے مغموم ہونے کے عقلاً خوش ہونا چاہیے کیونکہ شیطان کا قلب میں وسوسے ڈالنا قلب کے اندر دولت ایمان ہونے کی علامت ہے چنانچہ حدیث شریف میں بشارت وارد ہے **ذاک صریح الایمان** جب سالک خوش ہوگا تو شیطان مایوس ہوکر وسوسے ڈالنا ہی چھوڑ دے گا کیونکہ مؤمن کا خوش ہونا بھلا اس کو کب گوارا ہے اس نے تو مغموم کرنے کے لیے وسوسے ڈالے تھے جب وہ اس کو خطرات سے خوش ہوتا دیکھے گا تو پھر خطرات ڈالنا ہی چھوڑ دے گا۔ علاوہ بریں خطرات پر عقلاً خوش ہونے سے قلب میں قوت پیدا ہوگی اور پھر یہ قوت بھی خود معین ہو جائے گی دفع خطرات میں۔ اور جب خطرات دفع ہو جائیں گے تو پھر طبعی غم بھی جاتا رہے گا۔ اس طرح عقلی مسرت طبعی مسرت کا بھی سبب ہو جائے گی۔

احقر مؤلف کا تجربہ

احقر مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس کا مجھ کو بھی ذاتی تجربہ ہو چکا ہے کہ خطرات پر مغموم ہونے سے قلب میں سخت ضعف عارض ہو جاتا ہے جس سے خطرات کا اور

زیادہ ہجوم ہوتا ہے اور سخت اذیت پہنچتی ہے اور اس امر کا عقلی اطمینان ہو جانے کے بعد یہ خطرات نعوذ باللہ سوء اعتقاد سے ناشی نہیں ہیں بفضلہٖ تعالیٰ فوراً سکون طبعی بھی حاصل ہو جاتا ہے کیونکہ اس اطمینان کے بعد پھر ان خطرات کا پورا اندفاع ورنہ کم از کم تقلیل ضرور ہو جاتی ہے چنانچہ حال ہی میں بوجہ تبخیر احقر کے قلب و دماغ میں خطرات واہیہ کا سخت ہجوم تھا جس سے شدید غم و حزن طاری رہتا تھا۔

میرے استاد مکرم جناب مولانا سراج احمد صاحب سے یہ سلسلہ گفتگو جو ذکر آیا تو انہوں نے خود اپنے تجربہ کی بناء پر میرے احتمال تبخیر کی بہت قوت کے ساتھ تائید کی اور فرمایا کہ یہ حالت یقیناً تبخیر ہی کی وجہ سے ہے اور اس کی طبی اصول پر اس طرح تقریر فرمائی کہ مجھ کو اس وقت کامل یقین ہو گیا کہ ان خطرات کا سبب واقعی تبخیر ہی ہے نعوذ باللہ سوء اعتقاد نہیں بس اس کا یقین ہونا تھا کہ قلب کی تشویش فوراً دفع ہو گئی اور اس وقت سے انقباض طبعی مبدل بہ انشراح وانبساط ہو گیا پھر اس انبساط سے قلب کو قوت پہنچی جس نے تبخیر ہی کو دفع کر دیا کیونکہ غم بھی اکثر موجب تبخیر ہو جا تا کرتا ہے۔

غرض کبھی عوارض طبیہ سے بھی خطرات کا ہجوم ہونے لگتا ہے بالخصوص ضعف قلب و دماغ اور اس تبخیر سے جس کو اصطلاح طب میں دُخانِ مراق سے تعبیر کرتے ہیں جس سے فساد متخیلہ عوارض ہو کر انسان اوہام باطلہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی خطرات کے غم سے بھی عارض طبیہ لاحق ہو جاتے ہیں جو موجب ہو جاتے ہیں ازدیاد خطرات کے خلاصہ یہ ہے کہ کبھی عارض سبب ہوتے ہیں اور خطرات مسبب اور کبھی خطرات سبب ہوتے ہیں اور عارض طبیہ مسبب ایسی حالتوں میں طبیب جسمانی سے بھی رجوع کرنا چاہیے چنانچہ حضرت والا اکثر اہل ابتلاء کو یہ بھی مشورہ دیا کرتے ہیں لیکن فرمایا کرتے ہیں کہ خطرات غیر اختیاریہ خواہ کسی سبب سے ہوں نہ موجب مواخذہ ہیں نہ قابل اندیشہ وغم گو طبعی حزن وغم مذموم نہیں بلکہ یہ ایمان کی علامت ہے لیکن عقلاً بے فکری کو بہر حال غالب رکھنا چاہیے تاکہ وحزن طبعی مضمحل ہو جائے اور موجب پریشانی نہ ہو۔

خیال کی تبدیلی بھی نافع ہے

احقر کے واقعہ مذکورہ بالا سے یہ بھی تجربہ ہوا کہ خیال کے بدل جانے سے بھی خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت والا سالک کے لیے اس مراقبہ کا کہ اللہ تعالیٰ کو مجھ سے محبت ہے بیحد نافع ہونا بتاکید فرمایا کرتے ہیں بلکہ یہاں تک فرمایا کرتے ہیں کہ اگر اپنی حالت اللہ تعالیٰ کی محبت کے قابل نہ بھی ہو تب بھی حسب بشارت انا عند ظن عبدی بی یہی نیک گمان رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو مجھ سے محبت ہے اھ۔ اور محبت حق کے آثار بھی موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان بنایا اور دین کی فکر عطا فرمائی۔ اور خطرات منکرہ پر طبعی غم نصیب فرمایا جو صریح علامت ہے ایمان کی اس مراقبہ محبت میں علاوہ اور منافع باطنیہ کے جن کے بیان کا یہ موقع نہیں یہ بھی بڑا نفع ہے کہ یہ مراقبہ خطرات کے دفع کا نہایت قوی الاثر اور مجرب بلکہ ضروری علاج ہے کیونکہ خطرات منکرہ کی بناء پر سالک کو بوجہ غایت خشیت و ناواقفی اس حالت پر بعد کا اور اپنے اوپر مبغوض عند اللہ ہونے کا وہم ہو جاتا ہے جو درحقیقت خلاف واقع ہوتا ہے۔

لہٰذا بقاعدۂ العلاج بالضد اس وہم کا علاج محبوب عند اللہ ہونے کا مراقبہ ہے جو ایسی حالت میں مطابق حقیقت کے بھی ہے کیونکہ خطرات مؤمنین ومقبولین ہی کو پیش آتے ہیں۔ کافرین و مردود دین کو پیش نہیں آتے جس کا سبب یہ ہے کہ شیطان کافرین و مردودین کی جانب سے تو مطمئن رہتا ہے کیونکہ وہ تو گمراہی میں اس کا کامل اتباع کر ہی رہے ہیں اور جب ایسے ضرر عظیم میں ان کو مبتلا کر رکھا ہے تو اس کو ضرورت ہی کیا ہے کہ پھر خطرات میں جو مطلق مضر دین نہیں ان کو مبتلا کرے (اور یہی مضمون اختصار کے ساتھ عنقریب جز وسوم میں بسلسلہ احادیث بضمن شرح حدیث ذاک صریح الایمان امام نوویؒ سے عبارت وقیل معناہ الخ میں منقول ہوگا) البتہ مؤمنین ومقبولین کے درپے رہتا ہے کہ اگر ہو سکے تو ان کو خطرات کے ذریعہ سے گمراہ کرے ورنہ کم از کم پریشان ہی کرے لہٰذا اس کی خواہش کو ہرگز پورا نہ ہونے دیا جائے یعنی

خطرات منکرہ کو عقلاً منکر سمجھا جائے اور اپنے اختیار کو ان سے ہرگز متعلق نہ ہونے دیا جائے نہ حدوثاً نہ بقاءً نہ ان کے مقتضاء پر عمل کی نوبت آنے دی جائے اور بجائے مغموم ہونے کے خطرات کو علامت ایمان سمجھ کر اس پر عقلاً مطمئن اور مسرور رہے کہ بحمد اللہ میرے عقائد تو صحیح ہیں اور اسی جزو دوم کے حصہ اول کے فقرہ (د) میں جو حضرت والا کا ارقام فرمایا ہوا دستور العمل ہے اس کو اپنا معمول بنا کر بے فکری اور اطمینان کے ساتھ اپنے کو ذکر و طاعت اور ضروریات دینیہ و دنیویہ میں بلالحاظ دلچسپی و عدم دلچسپی مشغول رکھا جائے بلکہ حسب تحقیق حضرت والا امور مباحہ کا بھی قدرے شغل رکھا جائے کہ وہ بھی وقایہ ہو جاتے ہیں خطرات منکرہ کا۔

خطرات کا بہترین علاج

(۶)۔ فرمایا کہ خطرات کو دفع کرنے کے ہرگز درپے نہ ہونا چاہیے۔ ورنہ وہ اور زیادہ ہجوم کرنے لگتے ہیں۔ شیطان کی خاصیت کتے کی سی ہے کہ جتنا اس سے ڈر کر بھاگا جائے اتنا ہی وہ اور زیادہ بھونکتا اور پیچھا کرتا ہے اور اگر اس کی طرف التفات ہی نہ کیا جائے نہ ڈرا جائے نہ بھاگا جائے تو آپ ہی خاموش ہو کر واپس چلا جاتا ہے۔

لہٰذا خطرات کا بہترین علاج یہی ہے کہ ان کی طرف التفات ہی نہ کیا جائے اور خوض تو ہرگز ہرگز نہ کیا جائے کیونکہ خطرات کے اندر بس خوض کرنا ہی غضب ہے اس سے بجائے شفا ہونے کے اور زیادہ پریشانی بڑھتی ہے اور خطرات کا بہت زیادہ ہجوم ہونے لگتا ہے اور گو ان کا ہجوم دین کے لیے مطلقاً مضر نہیں کیونکہ بوجہ غیر اختیاری ہونے کے معصیت نہیں لیکن ان سے اذیت بے حد ہوتی ہے اور ان سے نجات پانے کی جو تدابیر بتائی جاتی ہیں وہ بھی دفع اذیت ہی کے لیے بتائی جاتی ہیں نہ کہ معصیت ہونے کی بناء پر کیونکہ اپنے آپ کو بلاضرورت مشقت اور پریشانی میں ڈالنا بھی تو مناسب نہیں۔

حضرت والا یہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ کبھی خطرات کا سبب لطافت طبع اور ذکاوت حس ہوتی ہے جس پر یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ع۔ اے روشنی طبع تو برمن

بلا شدی، کبھی عوارض طبیہ کبھی رذائل نفسانیہ کبھی تصرفات شیطانیہ کبھی معاصی اور کبھی حق تعالیٰ کی جانب سے طلب کا امتحان ہوتا ہے اور کبھی ان اسباب میں سے ایک سے زائد اسباب بھی جمع ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں جب سبب کی تشخیص نہ ہو سکے تو سب معالجات کو جمع کر لیا جائے لیکن ہر صورت میں علاوہ معالجات خاصہ کے سب کا مشترک علاج یہی ہے کہ التفات نہ کرے اور خوض نہ کرے نہ خطرات میں نہ ان کے اسباب میں نیز حضرت والا رذائل نفسانیہ کے متعلق فرمایا کرتے ہیں کہ ملکات رذیلہ پر مواخذہ نہیں کہ وہ غیر اختیاری ہیں۔ افعال پر مواخذہ ہے جو اختیاری ہیں۔

ملکات رذیلہ کے مقتضاء پر بس عمل نہ ہونے دے باقی اس فکر میں نہ پڑے کہ ملکات رذیلہ زائل ہو جائیں کیونکہ وہ زائل نہیں ہوا کرتے البتہ مجاہدات اور تکرار مخالفت نفس سے مضمحل ہو جاتے ہیں وجہ یہ ہے کہ وہ جبلی ہیں اور جبلت بدلا نہیں کرتی البتہ افعال جبلی نہیں ان پر اختیار ہے ان کا صدور نہ ہونے دے اور نہ اس غم میں پڑے کہ میری جبلت ہی کیوں ایسی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خالق بھی ہیں اور حکیم بھی ہیں ان کی اس میں سینکڑوں حکمتیں ہیں نیز رذائل نفس سے کون خالی ہے کم و بیش سب میں موجود ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ کیونکہ نفس کی ساخت ہی ایسی رکھی گئی ہے لیکن جب تک وہ رذائل قوت سے فعل میں نہ لائے جاویں اور ان کا ظہور بذریعہ صدور اعمال نہ ہو کوئی مواخذہ نہیں۔ جیسے دیا سلائی میں سب مادے جل اٹھنے اور بھڑک اٹھنے کے موجود ہیں لیکن اگر اس کو رگڑا نہ جائے تو چاہے جیب میں لیے پھرے کوئی اندیشہ نہیں ہاں اس کی ہر وقت سخت احتیاط رکھنی ضروری ہے کہ رگڑ نہ لگنے پائے۔

حضرت حاجی صاحبؒ کا ارشاد فرمایا ہوا علاج

(۷)۔ فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ نے خطرات کا عجیب و غریب علاج ارشاد فرمایا تھا وہ یہ کہ یوں سوچا کرے کہ اللہ اکبر اللہ تعالیٰ نے قلب کو بھی کیسا بحر مواج بنایا ہے کہ خطرات موجوں کی طرح اُمڈے ہی چلے آتے ہیں۔ کسی طرح رو کے رکتے

ہی نہیں کیا خدا کی قدرت ہے کیا خدا کی صنعت ہے اس کو نقل فرما کر حضرت والا نے فرمایا کہ سبحان اللہ کیا لطیف معالجہ ہے کہ جن خطرات کو سالک آلہ بُعد سمجھ رہا تھا انہی کو مرآۃ جمال خداوندی بنا کر موجب قرب ومشاہدہ بنادیا۔اھ۔

احقر مؤلف عرض کرتا ہے کہ حضرت حاجی صاحبؒ کا ایک اور بھی لطیف معالجہ جو خود حضرت والا کے لیے حضرت والا کی حالت رفیعہ اور شان عالی کے مناسب تحریر فرمایا تھا اس جگہ نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مکتوب نمبر ۴۵ مورخہ ۱۹۔ رجب ۱۳۱۶ھ میں جس کی نقل نقول مکتوبات امدادیہ میں نمبر ۴۰ پر پہلے اپنے موقع پر پیش بھی کی جا چکی ہے تحریر فرماتے ہیں کہ جو کچھ قلب پر وارد ہو منجانب اللہ خیال کرو۔ جو واردات مضر ہوں گے اس مراقبہ سے سب دفع ہو جائیں گے۔اھ۔

ضروری تنبیہ: مذکور معالجات کے مفید ہونے کی شرط

بعون اللہ تعالیٰ و بفضلہٖ حضرت والا کے ارشاد فرمودہ تحریری وتقریری معالجات خطرات کی نقل سے فراغت ہوئی۔اب آخر میں ان سب معالجات کے متعلق حضرت والا ہی کی ارشاد فرمائی ہوئی ایک نہایت ضروری تنبیہ نقل کی جاتی ہے جس کو حضرت والا نے اس حصہ کو سنکر نہایت اہتمام کے ساتھ بیان فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ اس قدر ضروری بات ہے کہ بغیر اس کے یہ سارا مضمون ہی معالجات خطرات کا نامکمل رہا جاتا ہے وہ تنبیہ یہ ہے کہ ان سب مذکورۂ بالا معالجوں کی شرط نفع یہ ہے کہ ان معالجوں کو معالجہ سمجھ کر اور دفع خطرات کی نیت سے ہرگز نہ کیا جائے بلکہ مستقل اعمال مفیدہ سمجھ کر اختیار کیا جائے اور نتیجہ خاص یعنی اندفاعِ خطرات کا بھی انتظار نہ کیا جائے ورنہ اس انتظار سے تعجیل اور تعجیل سے تقاضا اور تقاضے سے تشویش پیدا ہوگی اور بھلا تشویش کے ہوتے ہوئے خطرات کیونکر دفع ہو سکتے ہیں بلکہ بجائے انتظار اندفاعِ خطرات کے اپنی طرف سے اس پر بالکل آمادہ رہا جائے کہ اگر ساری عمر بھی خطرات سے نجات نہ ملے تب بھی کچھ پرواہ نہیں جو کام ہم کو بتایا گیا ہے بس وہ ہم کر رہے ہیں اس سے زیادہ کے ہم مکلف ہی نہیں اور ہر

حال میں اس امر واقعی اور عقیدہ واجبہ کا استحضار رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ حاکم بھی ہیں اور حکیم بھی۔ حاکم ہونے کی بناء پر تو ان کو اپنی مخلوق کے اندر ہر قسم کے تصرفات کرنے کا پورا حق اور کامل اختیار حاصل ہے وہ اپنے بندوں کے اندر جو چاہیں تصرف فرمائیں کسی کو مجال چون و چرا نہیں اور حکیم ہونے کی بناء پر بندہ کو ان کے ہر تصرف کے متعلق اجمالاً یہ اعتقاد رکھ کر بالکل مطمئن رہنا چاہیے کہ یہ تصرف میرے حق میں سراسر حکمت ہے گو اس کی تفصیلی حکمتیں معلوم نہ ہوں۔ اھ۔ الحمدللہ معالجہ قبض و ہیبت کے جزو دوم سے بھی فراغت حاصل ہوئی اب اس کا جزو سوم ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

جزو سوم

مراقبہ واستحضارِ بعض آیات واحادیث وتکرار بعض اشعارِ اہلِ استبصار بہ تفکر و اعتبار جو ذیل میں مذکور ہیں۔

آیات: لایکلف اللّٰہ نفساً الا وسعھا لھا ماکسبت وعلیھا ما اکتسبت وتکرار مناجات ہذا ربنا لا تؤاخذ نا ان نسینا او اخطا نا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علےٰ القوم الکافرین ونیز تکرار مناجات ہذا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمة انک انت الوھاب ونیز تکرار مناجات ہذا ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ ضروری تفسیر آیت لایکلف اللّٰہ نفساً الاوسعھا از بیان القرآن توضیح مضمون وان تبدوا الخ۔ لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعھا . لھا ماکسبت وعلیھا مااکتسبت۔ (یعنی ہم نے جو پہلی آیت میں کہا ہے کہ نفوس کی پوشیدہ باتوں پر بھی محاسبہ ہوگا اس سے مراد امور غیر اختیاری نہیں بلکہ صرف امور اختیاریہ ہیں کیونکہ) اللہ تعالیٰ کسی شخص کو (احکام شرعیہ میں) مکلّف نہیں بناتا (یعنی ان امور کو واجب یا حرام نہیں فرماتا) مگر اسی کا جو

اس کی طاقت (اور اختیار) میں ہو اس کو ثواب بھی اسی کا ہوتا ہے جو ارادہ سے کرے اور اس پر عذاب بھی اسی کا ہوگا جو ارادہ سے کرے (اور جو وسعت سے باہر ہے اس کا مکلّف نہیں کیا گیا اور جس کے ساتھ قصد اور ارادہ متعلق نہیں اس کا نہ ثواب ہے نہ عذاب اور وساوس طاقت سے خارج ہیں۔ تو ان کے آنے کو حرام اور ان کے نہ آنے دینے کو واجب نہیں کیا اور نہ ان پر عذاب رکھا۔)

نوٹ: اگر کسی صاحب کو مزید تفصیل و تحقیق کا شوق ہو تو وہ سورۂ بقر کے آخری رکوع کی پوری تفسیر کو بیان القرآن مصنفہ حضرت والا میں ملاحظہ فرمائیں ۱۲۔

احادیث: عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان اللّٰه تجاوز عن امتی ماوسوست به صدورها مالم تعمل به (ای مادام لم یتعلق به العمل ان کان فعلیا) اوتتکلم (ان کان قولیا) متفق علیه و عنه قال جاء ناس من اصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الی النبی صلے اللّٰه علیه وسلم فسأ لوه انا نجد فی انفسنا مایتعاظم احد نا ان نتکلم به قال اوقد وجدتموه قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان رواه مسلم.

عن ابن عباس ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم جاء ه رجل فقال انی حدث نفسی بالشئ لان اکون حممة احب الی من ان اتکلم به قال الحمدللّٰه الذی ردامره الی الوسوسة راوه ابوداؤد.

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یاتی الشیطان احد کم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتیٰ یقول من خلق ربک فاذابلغه فلیستعذ باللّٰه ولینت. متفق علیه و عنه قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم (فی مثل هذا) فمن وجد من ذلک شیئا فلیقل امنت باللّٰه و رسله متفق علیه و عنه قال رسول اللّٰه صلی

اللّٰہ علیہ وسلم (فی مثل ھذا) فاذا قالو اذلک فقولوا اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد ثم لیتفل عن یسارہ ثلثا و لیستعذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم رواہ ابو داؤد (مشکوۃ باب الوسوسۃ)

قال النووی فقولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذاک صریح الایمان معناہ استعظامکم الکلام بہ ھو صریح الایمان فان استعظام ھٰذا اوشدۃ الخوف منہ ومن النطق بہ فضلا عن اعتقادہٖ انما یکون ممن استکمل الایمان ایمانا محققا و انتفت عنہ الریبۃ والشکوک الیٰ قولہ و قیل معناہ ان الشیطٰن انما یوسوس لمن ایس من اغوائہ فینکذ علیہ بالوسوسۃ لعجزہ عن اغوائہ واماالکافرفانہ یاتیہ من حیث شاء ولا یقتصر فی حقہ علی الوسوسۃ بل یتلاعب بہ کیف اراد فعلیٰ ھذا معنی الحدیث سبب الوسوسۃ محض الایمان اوالوسوسۃ علامۃ محض الایمان وھذا القول اختیار القاضی عیاض. واما قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فمن وجد ذلک فلیقل اٰمنت باللّٰہ و فی الروایۃ الاخریٰ فلیستعذ باللّٰہ ولینتہ فمعناہ الاعراض عن ھذا الخاطر الباطل والالتجاء الی اللّٰہ فی اذھابہ و نقل عن الامام المازری قال ظاھر الحدیث انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امرھم ان ید فعو الخواطر بالا عراض عنھا والردلھا من غیر استدلال و الانظرفی ابطالھا الیٰ قولہ لما کان امراطار یا بغیر اصل دفع بغیر نظر فی دلیل اذلااصل لہ ینظر فیہ وقال فی معناہ اذا عرض لہ ھذا الوسواس فلیلجاء الی اللّٰہ تعالیٰ فی دفع شرہ عنہ و لیعرض عن الفکر فی ذلک ولیعلم ان ھذا الخاطر من وسوسۃ الشیطٰن وھوا انما

بسعے بالفسادوالاغواء فلیعرض عن الاصغاء الی وسوسته ولیباد رالی قطعها بالاشتغال بغیرها۔

اشعاراہل استبصار

(ازحضرت عارف رومیؒ)

رنج راحت شد چو مطلب شد بزرگ (۱) گردِ کلہ توتیا لے چشم گرگ
جب مقصد بڑا ہوتو تکلیف راحت میں بدل جاتی ہے، بھیڑیے کی نظر......

بس زبون وسوسہ باشی دلا (۲) گرطرب راباز دانی ازبلا
اے دل تو وسوسوں میں مبتلا ہو جائے گا اگر تو مصیبت سے نکل راحت میں آجائے۔

گر مُرادت را مذاق شکراست (۳) بے مرادی نے مراد دلبراست
اگر تیری طبیعت میں شکر کی عادت ہو، تو کوئی ناکامی نہیں ہے سب محبوب کی مراد ہے۔

ناخوش او خوش بود برجانِ من (۴) دل فدائے یارِ دل رنجان من
اے میری جان اس کا ناخوش بھی خوش ہوتا ہے، میرا دل مجھے تکلیف دینے والے محبوب پر قربان ہے

عاشقم بر لطف و بر قہرش بجد (۵) اے عجب من عاشقم بر ہر دو ضد
میں دل سے مہربانی اور غصے پر عاشق ہوں، تعجب ہے کہ میں دو متضاد چیزوں پر عاشق ہوں۔

غم چو بینی زود استغفار کن (۶) غم بہ امرِ خالق آمد کارکن
جب تو غم دیکھے تو فوراً استغفار کر، غم پیدا کرنے والے کے حکم سے آیا ہے تو کام کر۔

در بلیّاتِ جہاں صبّار باش (۷) گاہِ نعمت شاکر جبّار باش
زمانہ کی مصیبتوں پر صبر کرتا رہ، کبھی اس جبّار کی نعمتوں کا شکر بھی کر۔

صُنعِ حق رابین و مکرِ خود بہل (۸) اے زصُنعش مکرِ مکاراں خجل
اللہ تعالیٰ کی کاریگری دیکھ اور اپنا مکر چھوڑ دے، اس کی کاریگری کے سامنے بڑے بڑے تدبیر کرنے والوں کی تدبیریں شرمسار ہے۔

چونکہ مکرت شدفنائے صنعِ رب (۹) برکشائی یک کمینے بوالعجب
چونکہ تیرا مکر اللہ تعالیٰ کی کاریگری میں فنا ہے اس لئے اسے حیرانی میں ڈوبے ہوئے اپنے لئے کوئی پناہ گاہ بنالے۔

کہ کمینہ این کمیں باشد بقا (۱۰) تابد اندر عروج وارتقا
کیونکہ اس پناہ گاہ میں پناہ لئے ہوئے کو بقا حاصل ہے جوابد تک ترقی و بلندی میں رہے گا۔

ازبرائے ایں کمیں سعی بکن (۱۱) تابری بوئے زعلمِ منِ لدُن
اس پناہ گاہ میں آنے کے لئے کوشش کرتا کہ تو علم لدنی کی خوشبو پائے۔

چونکہ برمیخت بہ بند دبستہ باش (۱۲) چوں کشاید جا بک و برجستہ باش
جب وہ تجھے ایک جگہ پر باندھ دے تو تو بندھارہ، جب کھولے تو چست وہوشیار ہوجا۔

کوئے نومیدی مرو کامید ہاست (۱۳) سوئے تاریکی مرو خورشید ہاست
مایوسی کے کوچے میں نہ جا کیونکہ بہت ساری امیدیں ہیں، اندھیرے کی طرف نہ جا کیونکہ بہت سارے سورج ہیں۔

(از حضرت عارف شیرازیؒ)

دعا

اے بادشہِ خوباں داد ازغم تنہائی (۱۴) دل بے توبجاں آمدوقت است کہ باز آئی
اے حسینوں کے بادشاہ! تنہائی کے غم سے ہماری فریاد ہے، تیرے بغیر دل موت کے قریب ہے یہ تیرے واپس آنے کا وقت ہے۔

اے دردِتوام درماں بربستر ناکامی (۱۵) دلے یادِتوام مونس درگوشۂ تنہائی
اے وہ کہ تیرا درد ہی اس ناکامی کے بستر پر میرا علاج ہے، اے وہ کہ تیری یاد میں میری اس تنہائی میں مجھے محبت دینے والی ہے۔

دردائرۂ قسمت مانقطۂ پرکاریم (۱۶) لطف انچہ تو اندیشہ حکم انچہ تو فرمائی
قسمت کے دائرے میں ہم پرکار کا نکتہ ہیں، تو جو سوچے گا وہی کرم ہے اور جو تو فرمائے وہی حکم ہے۔

زیں دائرۂ مینا خونیں جگرم مے دہ (۱۷) تا حل کنم ایں مشکل زیں ساغر مینائی
اس شرابی دائرے سے میرا دل خون میں لت پت ہے مجھے شراب دے، تا کہ میں اس شرابی جام سے اس مشکل کو حل کروں۔

ایضاً

جز آستانِ توام در جہان پناہے نیست (۱۸) سرِ مرا بجز ایں درحوالہ گاہے نیست
تیرے آستانے کے سوا اس جہان میں میرے لئے کوئی پناہ نہیں ہے۔ میرا راز اس درگاہ کے سوا کہیں نہیں ہے۔

ایضاً

در تیرہ شبِ ہجر تو جانم بہ لب آمد (۱۹) وقت است کہ ہچوں مہ تاباں بدر آئی
جدائی کی اندھیری رات میں میری جان لبوں تک پہنچ گئی ہے، اب وقت ہے کہ تو روشن چاند کی طرح اندر آئے۔

جاں میدہم از حسرت دیدارِ تو چوں صبح (۲۰) باشد کہ چو خورشید درخشاں بدر آئی
تیرے دیدار کی حسرت میں صبح کی طرح جان دے رہا ہوں، ہوسکتا ہے کہ تو روشن سورج کی طرح باہر آئے۔

برخاک دست بستہ ام از دیدہ دو صد جوئی (۲۱) باشد کہ تو چوں سروِ خراماں بدر آئی
میں تیرے دَر کی خاک پر تیری آنکھوں کو انتظار میں لگا کر بندھا ہوا ہوں، ہوسکتا ہے کہ تو سرو کی طرح ٹہل کر باہر آئے۔

برائے تسلی (غزل)

یوسف گم گشتہ باز آید بہ کنعاں غم مخور (۲۲) کلبۂ احزاں شود روزے گلستاں غم مخور
گمشدہ یوسف کنعاں میں واپس آجائے گا تو غم نہ کھا، غم سے بھرا ہوا گھر ایک دن باغ بن جائے گا تو غم نہ کھا۔

ایں دلِ غمدیدہ حالش بہ شود دل بدمکن (۲۳) ویں سرِ شوریدہ باز آید بہ ساماں غم مخور

اس غمگین دل کا حال بدل جائے گا تو دل کو مایوس نہ کر، وہ دیوانہ سامان کے ساتھ واپس آ جائے گا تو غم نہ کر۔

دورِ گردوں گر دوروزے برمراد مانگشت (۲۴) دائما یکساں نماند کارِ دوراں غم مخور

زمانہ کی گردش چکر کھائے گی اور ایک دن ہمارے مطلوب پر آئے گی، زمانے کا معاملہ ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا تو غم نہ کھا۔

ہاں مشونومید چوں واقف نہ از سرِ غیب (۲۵) باشد اندر پردہ باز نیہاے پنہاں غم مخور

جب تو غیب کے راز سے واقف نہیں ہے تو نا امید نہ ہو، پردے کے اندر کئی کھیلیں ہوتی ہیں تو غم نہ کر۔

ہرکہ سرگرداں بعالم گشت وغمخوارے نیافت (۲۶) آخرالامر او بہ غمخوارے رسد ہاں غم مخور

جو جہاں میں پریشان ہو کر گھوما اور اسے کوئی غمخوار نہیں ملا، آخر کار وہ بھی اپنے غمخوار تک پہنچ جائے گا تو غم نہ کھا۔

دربیاباں گر بہ شوقِ کعبہ خواہی زد قدم (۲۷) سرزنشہا گر کند خار مغیلاں غم مخور

اگر تو کعبہ جانے کے شوق میں جنگل میں چلا ہے اور جھاڑیوں کے کانٹے تجھے تنبیہ کرتے ہیں تو بھی تو غم نہ کر۔

گرچہ منزل بس خطرناک است ومقصد ناپدید (۲۸) ہیچ راہے نیست کو را نیست پایاں غم مخور

اگر چہ منزل بہت خطرناک ہے اور مقصد ظاہر نہیں ہو رہا لیکن ہر راستہ ایسا نہیں ہے جس کی انتہاء نہ ہو، تو غم نہ کر۔

ایدل ارسیل فنا بنیادِ ہستی ہرکند (۲۹) چوں ترا نوح ست کشتیباں ازطوفاں غم مخور

اے دل اگر ہلاک کرنے والا سیلاب تیری ہستی کی بنیاد اکھیڑتا ہے تو حضرت نوحؑ جیسا تیری کشتی کا ملاح ہے تو غم نہ کھا۔

گر بہارِ عمر باشد باز برطرف چمن (۳۰) چترِ گل برسر کشی اے مرغِ خوشخواں غم مخور

اگر زندگی کی بہار رہی تو تو اے خوش آواز پرندے تو باغ کے کنارے پھول پر بیٹھے گا۔

حافظا در کنج فقر وخلوت شبہائے تار (۳۱) تابود وردت دعا و درس قرآں غم مخور

اے حافظ جب تک خلوت خانے کے کونہ میں اندھیری راتوں میں تیرا ورد وظیفہ دعا اور قرآن پڑھنا ہے تو غم نہ کر۔

دیگر

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند (۳۲) چناں نماند وچنیں نیز ہم نخواہد ماند

خوشخبری آئی ہے کہ غم کے دن نہیں رہیں گے، وہ حالات نہیں رہے تو یہ بھی نہیں رہیں گے۔

چہ جائے شکر و شکایت زنقش نیک وبدست (۳۳) کہ کس ہمیشہ گرفتارِ غم نخواہد ماند

یہ اچھے برے حالات کے شکوہ وشکر کی جگہ نہیں ہے کیونکہ کوئی ہمیشہ غم میں گرفتار نہیں رہتا۔

ابیات

اے دل صبور باش مخور غم کہ عاقبت (۳۴) از شام صبح گردد واز شب سحر شود

اے دل صبر پر قائم رہ غم نہ کر کیونکہ آخر کار شام سے صبح ہوگی اور رات کی سحر ہوگی۔

حافظ مکن اندیشہ کہ آن یوسفِ مصری (۳۵) باز آید واز کلبۂ احزاں بدر آئی

حافظ اندیشہ نہ کر کیونکہ وہ مصر والے یوسفؑ واپس آئینگے اور تو غموں سے باہر آئیگا۔

ازغم و درد مکن نالۂ وفریاد کہ دوش (۳۶) زدہ ام فالے وفریاد رسے می آید

غم کی وجہ سے آہ وزاری نہ کر کیونکہ میں نے کل فال نکالی ہے اور کوئی فریاد کو پہنچنے والا آرہا ہے۔

صبر کن حافظ بہ تلخی روز وشب (۳۷) عاقبت روزے بیابی کام را

اے حافظ حالات کی سختی پر صبر کر، آخر کار ایک دن تو اپنے مقصد کو پالے گا۔

درطریقت ہرچہ پیش سالک آید خیرا وست (۳۸) برصراطِ مستقیم اے دل کسے گمراہ نیست

طریقت میں سالک کو جو بھی پیش آئے اس کے لئے بہتر ہے، اے دل سیدھے راستہ پر ہوتے ہوئے کوئی گمراہ نہیں ہوتا۔

دوزے برسی بہ وصل حافظ (۳۹) گر طاقتِ انتظار داری

اے حافظ ایک دن تو وصل حاصل کرے گا، اگر تجھ میں انتظار کی طاقت ہے تو!

نصیحت (غزل)

عاشقاں را بر سرِ خود حکم نیست (۴۰) ہر چہ فرمانِ تو باشد آں کنند

عاشقوں کو تو اپنے اوپر حکم کرنے کا بھی اختیار نہیں ہے جو آپ فرمائیں گے وہی کریں گے۔

خوش برآ از غصہ ایدل کاہل راز (۴۱) عیشِ خوش در بوتۂ ہجراں کنند

اے دل غصہ سے باہر نکل خوش رہ کیونکہ رازدان، ہجر کی کٹھالی میں اچھا وقت گزارتے ہیں۔

دیگر

میان عاشق و معشوق فرق بسیار است (۴۲) چو یار ناز نماید شما نیاز کنید

عاشق و معشوق کے درمیان بہت فرق ہے، جب محبوب ناز کرے تو تم نیاز کرو۔

بجانِ دوست کہ غم پردۂ شما ندرد (۴۳) گر اعتماد بر الطافِ کارساز کنید

تمہیں محبوب کی جان کی قسم کہ غم تمہارا پردہ نہ پھاڑ ڈالے، اگر تم کارسازِ حقیقی کے کرم پر اعتماد کرو۔

دیگر

از حشمت اہل جہل بکیواں رسیدہ اند (۴۴) جز آہ اہل فضل بکیواں نمی رسد

(جاہل دولت کے سبب ساتویں آسمان پر پہنچے ہوئے ہیں مگر بزرگ لوگ فریاد کے بغیر ساتویں آسمان پر نہیں پہنچتے۔

حافظ صبور باش کہ درراہ عاشقی (۴۵) ہر کس کہ جاں ندارد بہ جاناں نمیرسد

حافظ صبر کر کیونکہ عاشقی کے راستہ میں جو جان قربان کرے وہ محبوب تک نہیں پہنچتا۔

دیگر

باغباں گر پنج روزے صحبتِ گل بایدش (۴۶) بر جفائے خار ہجراں صبر بلبل بایدش

مالی اگر پانچ دن پھولوں کی صحبت میں رہنا چاہتا ہے تو اسے جدائی کے کانٹوں پر بلبل کی طرح صبر کرنا چاہیے۔

ایدل اندر بندِ زلفش از پریشانی منال (۴۷) مرغ زیرک چوں بدام افتد تحمل بایدش

اے دل اس کی زلفوں کی قید میں پریشان ہو کر فریاد نہ کر، سمجھدار پرندہ جب جال میں پھنس جائے تو اسے صبر چاہیے۔

ناز ہازیں نرگسِ مستانہ می باید کشید (۴۸) ایں دلِ شوریدہ گرآں زلف وکاکل بایدش

اگراس دیوانے دل کو وہ زلف چاہیے تو اسے اس مست محبوب کے نخرے برداشت کرنے ہوں گے۔

باچنیں زلف ورخے یادش نظر بازی حرام (۴۹) ہر کہ روئے یاسمین وجعد سنبل بایدش

جسے یاسمین جیسا چہرہ اور سنبل جیسی زلفوں کی ضرورت ہے اسے عام زلفوں اور چہروں پر نظر کرنا حرام ہے۔

تکیہ برتقویٰ ودانش درطریقت کافریست (۵۰) راہ روگر صد ہنر دارد توکل بایدش

طریقت کے راستہ میں تقویٰ وعمل پر بھروسہ کرنا کفر ہے، مسافر اگرچہ سوکمال رکھتا ہو پھر بھی اسے توکل کرنا چاہیے۔

دیگر

روزے اگر غمے رسدت تنگدل مباش (۵۱) رو شکر کن مبادکہ از بد بتر شود

اگرایک دن تجھے غم پہنچے تو تنگدل نہ ہو، بلکہ شکر کر کہ کہیں بد سے زیادہ برا نہ ہو جائے۔

گویند سنگ لعل شود درمقام صبر (۵۲) آرے شود ولیک بخونِ جگر شود

کہتے ہیں کہ صبر کرنے کے بعد پتھر موتی بنتا ہے، ہاں بنتا ہے مگر خونِ جگر دینے کے بعد۔

خواہم شدن بمیکدہ گریاں وداد خواہ (۵۳) کز دستِ غم خلاص دل آنجا مگر شود

میں شراب خانہ میں فریاد کرتا ہوں اور انصاف کی درخواست کرتا ہوں، ہوسکتا ہے کہ وہاں میرا دل غم کے ہاتھ سے نجات مل جائے۔

ابیات

عاشق مخور غم گروصل خواہی (۵۴) خوں بایدت خور درگاہ و بیگاہ
عاشق !اگر تجھے وصل چاہیے تو غم نہ کھا، تجھے وقت بے وقت اپنا خون پینا چاہیے۔

جام مئے وخونِ دل ہر یک بہ کسے دادند (۵۵) در دائرہ قسمت اوضاع چنیں باشد
شراب کا جام کسی کو اور کسی کو خونِ دل دیا ہے، قسمت کے دائرہ کی تقسیم اسی طرح ہے۔

از خلاف آمدِ عادت بطلب کام کہ من (۵۶) کسبِ جمعیت ازاں زلفِ پریشاں کردم
عادت کے خلاف اپنے مطلب حاصل ہونے کی خواہش کر کیونکہ میں نے اس پریشان زلف سے دل کا اطمینان پایا ہے۔

تو بندۂ گلہ از بادشہ مکن اے دل (۵۷) کہ شرطِ عشق نباشد شکایت از کم وبیش
اے دل تو غلام ہے تو بادشاہ سے شکایت نہ کر، کیونکہ کم وزیادہ کی شکایت عشق کے لئے مناسب نہیں ہے۔

بہ دُرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش (۵۸) کہ انچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است
تجھے گدلے اور صاف سے کیا واسطہ تو خاموش رہ، جو کچھ ہمارے ساقی نے ہمیں دیا ہے وہی اس کا کرم ہے۔

مشو فریفتۂ رنگ و بو قدح درکش (۵۹) کہ زنگِ غم زدلت جز مئے مغاں نبرد
رنگ وخوشبو پر عاشق نہ ہو جام پی جا، کیونکہ تیرے دل کا زنگ سوائے مستانے کی شراب کے اور کوئی نہیں اتار سکتا۔

بہ دردِ عشق بساز وخموش شو حافظ (۶۰) رموزِ عشق مکن فاش پیش اہل عقول
اے حافظ عشق کے درد کے ساتھ گزارا کر اور چپ رہ، عاشق کے راز عقل والوں کے سامنے نہ کھول۔

حافظ از بادِ خزاں در چمن دہر مرنج (۶۱) فکر معقول بہ فرما گل بے خار کجاست
اے حافظ زمانہ کے باغ میں خزاں کی ہوا سے پریشان نہ ہو، عقل سے سوچ کہ پھول بغیر کانٹے کے کہاں ہے۔

برآستانۂ تسلیم سر بنہ حافظ (۶۲) کہ گر ستیزہ کنی روزگار بستیزد
اے حافظ، تسلیم کے آستانہ پر سر جھکا دے کیونکہ اگر تو لڑائی کرے گا تو زمانہ بھی لڑے گا۔

صحبت عافیت گرچہ خوش افتادا یدل (۶۳) جانب عشق عزیز است فروگذارش
اے دل تجھے راحت کی رفاقت اچھی لگی ہے مگر عشق کا پہلو عزیز ہے اسے نہ چھوڑ۔

بہ پائے شوق گرایں رہ بسر شدے حافظ (۶۴) بدستِ ہجر ندادے کسے عنانِ فراق
اے حافظ اگر یہ راستہ شوق کے قدموں سے طے ہو جاتا تو کوئی بھی جدائی کے ہاتھوں میں ہجر کی باگ نہ دیتا۔

طبیبِ عشق منم بادہ خور کہ ایں معجون (۶۵) فراغت آرد و اندیشہ بلا ببرد
میں عشق کا معالج ہوں، لہٰذا تو شراب پی کیونکہ یہ معجون تجھے مطمئن کرے گی اور مصیبت کا غم ختم کرے گی۔

جز بآبِ آتشیں یعنی شراب (۶۶) حل نمیگردد مرا ایں مشکلات
آگ کے رنگ والے پانی یعنی شراب کے بغیر میری یہ مشکلات کوئی حل نہیں کرتا۔

ہمت افزائی (غزل)

روزگاریست کہ سودائے کسی دین من است (۶۷) غمِ ایں کار نشاطِ دلِ غمگین من است
ایک زمانہ گزر گیا ہے کہ کوئی میرے طریقہ کا عاشق ہے، اس مقصد کا غم میرے غمگین دل کے لئے خوشی ہے۔

یارب ایں کعبۂ مقصود زیارتگہِ کیست (۶۸) کہ مغیلان طریقش گل ونسرین من است
اے رب اس مقصد کی منزل کس کی زیارت گاہ ہے کیونکہ اس کے راستہ کے کانٹے میرے لئے پھول وکلیاں ہیں۔

ابیات

مرا گدائے تو بودن ز سلطنت خوشتر (۶۹) کہ ذُلِ جور وجفائے تو عزہ جاہ من است

میرے لئے تیری گدائی کرنا بادشاہی سے اچھی ہے کہ تیری ظلم کی ذلت میرے لئے عزت ومرتبہ ہے۔

عالم از نالۂ عشاق مباد اخالی (۷۰) کہ خوش آہنگ فرح بخش نوائے دارد

جہان عاشقوں کی فریادوں سے خالی نہ ہو کیونکہ ان کی آواز بڑی خوبصورت وفرحت بخش ہے۔

ناز پروردِہ تنعم نبرد راہ بدوست (۷۱) عاشق شیوۂ رندان بلاکش باشد

نازوں میں پلے ہوئے محبوب کا راستہ نہیں پاسکتے کیونکہ عاشقی تو مصیبتیں جھیلنے والے رندوں کا کام ہے۔

خام راطاقتِ پروانہ پرسوختہ نیست (۷۲) نازکاں رانہ رسد شیوۂ جاں افشانی

کسی غیر پختہ کو پر جلانے والے پروانے جتنی بھی ہمت نہیں ہوتی ، نازک لوگ جان قربان کرنے کا کام نہیں کرسکتے۔

عشق بازی کارِبازی نیست ایدل سرباز (۷۳) زانکہ گوئے عشق نتواں زد بچوگان ہوس

اے دل تو ہٹ جا کیونکہ عشق کوئی کھیل نہیں ہے، کیونکہ عشق کی گیند ہوس کی لکڑی سے نہیں پھینکی جاسکتی۔

میل من سوئے وصال وقصدِ دسوئے فراق (۷۴) ترک کامِ خودگرفتم تابرآید کام دوست

میرا میلان وصال کی طرف ہے اوراس کا ارادہ فراق کا ہے، میں نے اپنا ارادہ چھوڑ دیا ہے تا کہ محبوب کا مقصد پورا ہو جائے۔

بادلِ خونیں لبِ خنداں بیاور ہمچو جام (۷۵) نے گرت زخمے رسد آئی چونے اندر خروش

خون میں لتھڑے دل کے باوجود شراب کی طرح ہنستے ہوئے لبوں کے ساتھ آ، یہ نہیں کہ اگر تجھے کوئی زخم آ گیا ہے تو تو بانسری کی طرح شور مچاتا ہوا آئے۔

فراق ووصل چہ باشد رضائے دوست طلب (۷۶) کہ حیف باشد از وغیر اوتمنائے

فراق ووصل کیا ہے تو اپنے محبوب کی رضا طلب کر، کیونکہ اس سے اسی کے علاوہ کسی اور چیز کی تمنا عیب کی بات ہے۔

فراز و شیب بیابانِ عشق دام بلاست (۷۷) کجاست شیر دلے کز بلا نہ پرہیزد
عشق کے جنگل کی اونچ نیچ آزمائش کا جال ہے، وہ بہادر کہاں ہے جو آزمائش سے نہ ڈرے۔

گر موج خیز حادثہ سر بر فلک زند (۷۸) عارف بآب ترنکند رختِ بخت خویش
اگر موجیں مارنے والے حادثہ کی بلندی آسمان تک پہنچ جائے تو عارف اپنے بخت کے سامان کو پانی سے بھیگنے نہیں دیتا۔

زیر شمشیر غمش رقص کناں باید رفت (۷۹) کانکہ شد کشتۂ او نیک سرانجام افتاد
اس کے غم کی تلوار کے نیچے ناچتے ہوئے جانا چاہیے کیونکہ جو اس کے ہاتھوں قتل ہو وہ اچھے انجام کو پہنچتا ہے۔

حافظا شاید اگر در طلبِ گوہر وصل (۸۰) دیدہ دریا کنم از اشک و در غوطہ خورم
اے حافظ! مناسب ہے کہ اگر میں وصل کے موتی کی تلاش میں آنکھوں کو آنسوؤں کا دریا بنالوں اور اس میں غوطے کھاؤں۔

از حضرت شیخ شیرازیؒ

طلبگار باید صبور و حمول (۸۱) کہ نشنیدہ ام کیمیا گر ملول
طالب کو صبر والا اور برداشت والا ہونا چاہیے، کیونکہ میں نے کسی کیمیا گر کو تنگ ہوتے ہوئے نہیں سنا ہے۔

اگر مردِ عشقی کمِ خویش گیر (۸۲) وگرنہ رہِ عافیت پیش گیر
اگر تو عشق باز آدمی ہے تو اپنے آپ کو گم کردے ورنہ عافیت کا راستہ قابو رکھ۔

مترس از محبت کہ خاکت کند (۸۳) کہ باقی شوی چوں ہلاکت کند
محبت سے نہ ڈر کہ وہ تجھے خاک کردے گی جب وہ تجھے ہلاک کرے گی تو تو باقی ہوگا۔

خوشا وقت شوریدگان غمش (۸۴) اگر ریش بینند وگر مرہمش
عشق کے دیوانوں کا وقت کیا خوب ہے کہ اگر ایک زخم کھاتے ہیں تو دوسرے کو اس کا مرہم سمجھتے ہیں۔

دما دم شراب الم در کشند (۸۵) وگر تلخ بنیند دم در کشند
برابر درد کی شراب پیتے جاتے ہیں اور اگر کڑوی محسوس کرتے ہیں تو بھی خاموش رہتے ہیں۔
اسیر ش نخواہد رہائی زبند (۸۶) شکارش بجوید خلاص از کمند
اس کا قیدی قید سے رہائی نہیں چاہتا، اس کا شکار جال سے چھٹکارا نہیں چاہتا۔
صبوری ترا کامگاری دہد (۸۷) زرنج وبلا رستگاری دہد
صبر تجھے کامیابی دے گا، دکھ اور تکلیف سے تجھے رہائی دے گا۔

از حضرت عطاؒ

گرہمی داری فرح را انتظار (۸۸) دربلا جز صبر نبود ہیچ کار
اگر تو خوشی کا انتظار کر رہا ہے تو مصیبت کے وقت صبر کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے۔

(از نواب مصطفٰے خان صاحب شیفتہ متخلص بہ حسرتی درفارسی)

ابیات

خواہش کہ دمے چند بہ آرام برآری (۸۹) خونیں جگر وخستہ دل وسوختہ جاں باش
اگر تو چند لمحے آرام سے گزارنا چاہتا ہے تو جگر کو خون خون اور دل کو ٹکڑے کر کے اور جان کو جلا کر رہ۔
اے عندلیب جائے تو در خاطر گل است (۹۰) گو برق سوز و باد ببر آشیانہ را
اے بلبل تیرا ٹھکانہ تو پھول کے دل میں ہے، اسے کہہ کہ اپنے آشیانہ کو آگ وہوا سے جلا دے۔
ریزند گلِ وصل بہ دامانِ محبت (۹۱) یک نالہ بہ شب درکش وصد خندہ سحر کن
محبت کے دامن میں محبوب سے ملاقات کے پھول گراتے ہیں، ایک رات آہ وزاری میں گزار اور سینکڑوں خوشیوں کے ساتھ صبح کر۔
حسرتی دل شاہد عدل است ہاں محزوں مباش (۹۲) بیت عشرت بازایں بیت الحزن خواہد شدن
اے حسرتی تو غمگین نہ ہو دل اس پر سچا گواہ ہے کہ یہ غموں کا گھر خوشیوں کا گھر بن جائیگا۔

منتظر باش ومکن شکوہ واز دیر مرنج (۹۳) وعدۂ وصل سزاوار تقاضا نبود
انتظار میں رہ، شکایت نہ کر اور شراب خانے سے ناراض نہ ہو، وصل کا وعدہ تقاضے کے لائق نہیں ہوتا

(متفرقات) قطعہ

عاشقی چیست بگو بندۂ بودن (۹۴) دل بدست دگرے دادن وحیراں بودن
عاشقی کیا ہے کہو کہ محبوب کا غلام بن جانا، دل دوسروں کے ہاتھ میں دینا اور حیران رہنا۔
سوئے زلفش نظرے کردن وروئش دیدن (۹۵) گاہ شاداں شدن وگاہ پریشان بودن
اس کی زلف کو تکنا اور اس کا چہرہ دیکھنا، کبھی خوش ہونا اور کبھی پریشان رہنا۔

غزل

بہ تیغ ادائے تو سری فروشم (۹۶) بہ نوکِ سنانت جگری فروشم
تیری ادا کی تلوار کے بدلے سر بیچتا ہوں، تیرے تیر کی نوک کے بدلے جگر بیچتا ہوں۔
اسیری زپروازِ گلزار بہتر (۹۷) بکنج قفس بال وپری فروشم
زندہ رکھے تو تیری عطا ہے اور اگر قتل کرے تو بھی تجھ پر قربان ہیں، دل تجھ پر فریفتہ ہے تو جو بھی کرے تیری مرضی۔

ابیات

زندہ کنی عطائے تو ور بکشی فدائے تو (۹۸) دل شدہ مبتلائے تو ہر چہ کنی رضائے تو
اگر چہ دور افتادم باین امید خورسندم (۹۹) کہ شاید دست من بار دگر جانانِ من گیرد
اگر چہ دور پڑا ہوں لیکن اس امید پر خوش ہوں کہ شاید میرا محبوب دوبارہ میرا ہاتھ پکڑ لے۔
گاہ شادی گاہ غمگینی دلے (۱۰۰) می ندانی شادی و غم از کجا
کبھی خوشی اور کبھی غم، لیکن تو یہ نہیں جانتا کہ یہ خوشی وغم کہاں سے ہیں۔

نوٹ: یہ سو اشعار ہیں اس عدد کی مصلحت بیان حکمت حالت قبض و ہیبت کے آخر میں جو اشعار درج کیے گئے ہیں ان کے ختم پر جو نوٹ ہے اس میں ظاہر کی جا چکی ہے۔۱۲

بعون اللہ تعالےٰ و بفضلہٖ معالجہ قبض و ہیبت کا جزو سوم بھی جو اس کا آخری جزو تھا ختم ہو گیا اور بحمد اللہ تعالےٰ اس کے ساتھ ہی کراسۂ حاضرہ مسمی بہ الغیبہ فی الہیبہ بھی بوجہ اس کے کہ اس کے متعلق تقریباً سب مضامین ضروریہ بعون اللہ تعالےٰ معرض تحریر میں آ گئے ختم ہو گیا۔

اب اس رسالۂ الغیبہ فی الہیبہ میں سے واقعات و دلائل کو حذف کر کے صرف مہمات مسائل علمیہ و عملیہ متعلقہ حالت قبض و ہیبت کا خلاصہ "بہ طیب الطیبہ لشیب الہیبہ" بغرض تسہیل استفادہ اور ایک ضروری انتباہ بغرض رفع اشتباہ مسمیٰ بہ "الانتباہ لرفع الاشتباہ" ہدیۂ ناظرین کر کے اور پھر معذرت طویل پیش کر کے شکر نعمت اختتام و دعائے رحمت رب الانام پر اس عاجلہ نافعہ کو انشاء اللہ تعالیٰ ختم کر دیا جائے گا۔

حکم الحکیم

جہلاء کی یاوا گوئی کی انسداد کرنا بدعت ہے

جس کو مقصود کی فکر ہو وہ فضولیات کے پیچھے نہیں پڑتا

ایک حکیم صاحب نے جو اپنے ہی سلسلہ کے ہیں اپنے احوال باطنی ایک پرچہ میں لکھ کر پیش کئے جس میں پنسل سے اخیر میں یہ بھی لکھا کہ آپ کو اور دیگر حضرات کو لوگ برا بھلا کہتے ہیں اس سے بہت صدمہ ہوتا ہے۔ اس کی بابت غالباً کوئی مشورہ طلب کیا تھا۔ بلکہ کچھ مشورہ دیا تھا کہ اگر فلاں کام نہ کیا جاتا تو اچھا ہوتا (اور وہ دینی کام تھا) حضرت نے اور باتوں کا زبانی جواب دے کر فرمایا کہ جو اخیر میں پنسل سے لکھا ہے وہ تو محض فضول ہی ہے۔ پھر بہت دیر تک بلکہ قریب قریب مغرب تک اس کے متعلق تنبیہ فرماتے رہے۔ مختصراً نقل کرتا ہوں۔

فرمایا کہ میں پیشتر بھی آپ کو اس کے متعلق لکھ چکا ہوں لیکن آپ پر مطلق اثر نہیں ہوا۔ پیشتر تو آپ کو سوال کرنا ناگوار نہیں ہوا تھا۔ لیکن آج مجھ کو ناگوار ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کا برا بھلا کہنے سے ہمارے دل کو تکلیف ہوتی ہے۔ فرمایا کہ کیا پیر کے ذمہ یہ بھی ہے کہ اگر مرید کو کوئی تکلیف یا مرض ہو تو اس کا بھی علاج بتلائے۔ اگر خدانخواستہ آپ کو عرق النساء کی بیماری ہوتی اور تمام بدن میں دکھن ہوتی تو کیا میں اس کے دفعیہ کا بھی ذمہ دار ہوتا۔ سینکڑوں لوگ خدا کو برا بھلا کہتے ہیں رسول کو برا بھلا کہتے ہیں۔ مجتہدین کو برا بھلا کہتے ہیں آپ نے کچھ اس کا انسداد کیا۔ اگر نہیں کیا تو بس ایک

نالائق اشرف علی ہی کے برا بھلا کہنے سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے جو اس کے انسداد کی فکر ہوئی کچھ بھی نہیں ہوئی۔ آپ میں مادہ کبر کا ہے آپ کو اس لئے ناگوار ہوتا ہے کہ ہمارے اکابر کو برا بھلا کہنے میں ہماری ذلت اور خواری ہے یہ ہے کید نفس کا۔

ان صاحب نے عرض کیا کہ بس اب معلوم ہو گیا کہ مجھ میں تکبر ہے فرمایا کہ خیر اگر تکبر بھی نہ سہی لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ آخر آپ کو اس کی فکر ہی کیوں ہوئی کہ کوئی برا نہ کہے بھلا نہ کہے۔ اس میں کیا بگڑ گیا آپ کا۔

معلوم ہوا کہ مقصود تک آپ کی نظر ہی نہیں پہنچی۔ اگر مقصود پر نظر ہوتی تو ایسے فضول قصوں کے پیچھے پڑنے کی آپ کو فرصت ہی کب ہوتی۔ آخر لاکھوں ناگواریاں ہیں ان کا آپ نے کیا انسداد کیا۔ اسی کی کیا تخصیص ہے جو اس کے پیچھے پڑے۔

ایک زمانہ وہ تھا کہ صحابہ کے سامنے کفار حضور کو برا بھلا کہتے تھے۔ اسکا قرآن نے کوئی انسداد کیا کچھ بھی نہیں کیا۔ تو معلوم ہوا کہ اس کے انسداد کی فکر کرنا بدعت ہے کیا یہ بدعت نہیں کہ آپ دین کے اندر اجزاء بڑھاتے ہیں۔ بدعت کیا صرف مولود میں کھڑے ہونے ہی کو کہتے ہیں قرآن میں تو یہ ہے لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا دیکھئے آپ کس ہوش میں ہیں خدا نے تو اس پر یہ تعلیم فرمائی ہے کہ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

لوگوں نے کس کو برا نہیں کہا۔ امام غزالیؒ کو نہیں کہا امام ابوحنیفہؒ کو نہیں کہا تو آپ کے نزدیک گویا امام ابوحنیفہؒ نے ناحق قیاس کیا اور ناحق ٹانگ اڑائی اجتہاد کی۔ آپ کے نزدیک گویا یہ فعل عبث کیا فضول ایسی چیز کے پیچھے پڑے جس سے برا بھلا سننا پڑا۔

پھر فرمایا کہ مجھے یہ مضمون ہی ناگوار ہوتا ہے اس کا تذکرہ ہی کیوں کیا جائے آپ کا کیا نقصان ہے کوئی برا بھلا کہتا ہے کہا کرے۔ کیا ہم آپ کی تکلیف کے خیال سے حق کہنا یا مصلحت کا کام چھوڑ دیں۔ آپ کا تو یہ مطلب ہوا کہ تصنیف و تالیف بند کر دیں اصلاح و تبلیغ

موقوف کر دیں۔ اس طرح تو پھر کوئی کام ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ کو عار آتی ہے کہ ہم ایسوں سے وابستہ ہیں جن کو لوگ برا کہتے ہیں تو چھوڑ دیجئے ہم کو۔ ایسوں سے وابستہ ہو جائیے جن کو سب اچھا کہیں۔ حضرت یہاں تو یہ حالت ہے۔

در کوئے نیک نامی مارا گذر نہ دادند
گر تو نمی پسندی تغیر کن قضارا

اگر یہ طرز پسند نہیں تو قضا کو بدل لیجئے۔ حضرت طالب حق اور نیک نام قیامت آجائے یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ نبوت بھی آپ کے نزدیک خلاف مصلحت تھا کیونکہ وہی سبب ہوا کفار کی گالیاں دینے کا۔ ورنہ چپ بیٹھے رہتے تو کوئی بھی کچھ نہ کہتا۔ آخر آپ بھی اپنے یہاں رسموں کو منع کرتے ہیں کیا آپ کو کوئی برا بھلا نہیں کہتا پھر آپ نے اپنا کیا انتظام کیا بات یہ ہے کہ ابھی آپ کو مقصود کی ہوا بھی نہیں لگی۔ ورنہ ان فضولیات کے پیچھے نہ پڑتے جو شخص دوست میں مشغول ہو اسے فرصت کہاں کہ دشمن کی طرف متوجہ ہو۔

گر ایں مدعی دوست بشناختے
بہ پیکار دشمن نہ پرداختے

آپ کو ذکر و شغل کیا نفع دے سکتا ہے۔ کیونکہ نفع کیلئے سب سے پہلی شرط مقصود کی حقیقت معلوم ہونا اور غیر مقصود کو آگ لگانا ہے۔ ابھی آپ کو مقصود کی ہوا بھی نہیں لگی۔ یہی امور ہیں جن کیلئے میں دوستوں کو رائے دیا کرتا ہوں یہاں رہنے کی۔ ورنہ میں کوئی جنید بغدادی تھوڑا ہی بنا دیتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ چھوٹے سے بڑے تک سب الا ماشاء اللہ اس مرض میں مبتلا ہیں جودھ پور میں میں گیا تو ہمارے دوستوں نے رائے دی کہ یہاں ہم لوگوں کو غیر مقلد کہا جاتا ہے وعظ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل بیان کئے جائیں تا کہ اس الزام کو غلط ہونا ثابت ہو۔ میں نے کہا کہ اگر میں نے ایسا کیا تو وعظ کا حاصل یہ ہوا

کہ ہم بڑے بزرگ ہیں۔ ہم بڑے متقی ہیں۔ ہم بڑے اچھے ہیں ہم عیوب سے بری ہیں ہمارے معتقد ہو جاؤ۔ تو نفریں ہے اس وعظ پر جس میں یہ نیت ہو کہ لوگ ہمارے معتقد ہو جائیں اور جس میں اپنی ہی مصلحت کی حفاظت ہو۔ ہم تو مخاطبین کی مصلحت کی رعایت سے وعظ کہتے ہیں کہ ان کے لئے مفید ہو اور جو امراض ان میں ہوں ان کا علاج بتلایا جائے اور وہ جو کچھ ہمیں برا بھلا کہیں ہم نے سب معاف کیا پھر انہیں صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جناب آپ تو اس فکر میں ہیں کہ لوگ اس کو کیوں برا بھلا کہتے ہیں اور میں یہ دعا کر چکا ہوں کہ اے اللہ! میری وجہ سے کسی سے مواخذہ نہ کیجئے گا۔ جس نے مجھ کو برا بھلا کہا ہو یا آئندہ کہے میں دل سے معاف کرتا ہوں۔ مدعی سست گواہ چست۔ میں تو معاف کر چکا، پھر آپ ان کو برا بھلا کہنے والے کون ہوتے ہیں۔ جب میں انہیں معاف کر چکا تو کیا اب آپ سے الٹا مواخذہ نہ ہوگا کہ صاحب حق کے معاف کرنے کے بعد کیوں برا بھلا کہا صاحب کس دھندے میں پڑے۔ آپ کس کس کے برا کہنے کو انسداد کریں گے اگر ایک جماعت کی موافقت کر کے اس کے برا کہنے کا انسداد کر لیا تو کیا دوسرا فرقہ نہ کہے گا کہ بڑے کم ہمت ہیں بڑے ضعیف الایمان ہیں۔

کوئی ایسا طریقہ نکالئے جس میں کوئی برا بھلا نہ کہے اور اگر کوئی ایسی چیز ہے جس میں کوئی بھی برا بھلا نہ کہے تو خوب سمجھ لیجئے کہ خود وہ ایمان کے خلاف ہوگی۔ کیونکہ اس کا حاصل ہے صلح کل۔ اور صلح کل جس کا نام ہے اس کا ایمان سے کیا علاقہ۔ دیوبند کے جلسہ میں مجھ سے فرمائش کی گئی کہ وعظ میں فضائل رسول بیان کئے جائیں تا کہ عام لوگوں کی بدگمانی رفع ہو۔ کیونکہ مخالفین نے یہ بہکا رکھا ہے کہ یہ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعوذ باللہ گستاخ ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ تو متکلم کے مطلب کا وعظ ہوا وعظ تو ایسا ہونا چاہئے جس سے سننے والوں کو نفع ہو یہاں فضائل رسول کا کون منکر ہے جو ان کا بیان کیا جائے چنانچہ میں نے یہ خیال کر کے کہ آج کل

عام مرض حب دنیا کا ہے اسی کے متعلق وعظ کہا جس سے لوگوں کو نفع ہوا۔ اگر فضائل رسول بیان کرتا تو یہ ہوتا کہ ہم لوگوں کے متعلق بدگمانی شاید جاتی رہتی۔ لیکن یہ کوئی ایسا مرض میرے نزدیک نہیں تھا۔ کوئی کفر نہیں۔ شرک نہیں۔ نبی پر تو ایمان لانا فرض ہے کسی عالم یا درویش پر ایمان لانا تو فرض نہیں۔ خدا جہاں اور گناہ معاف کرے گا اس بدگمانی کو بھی معاف کر دے گا۔ اور یہ جب ہے جبکہ اس بدگمانی میں ان لوگوں کی نیت بھی خراب ہو ورنہ اگر نیت اچھی ہو اور خطائے اجتہادی ہو تو گناہ بھی نہیں بلکہ الٹا ثواب ہوگا۔ میں بقسم کہتا ہوں کہ اگر کوئی معتقدین میں سے میری تعریفیں کرتا ہے تو مجھے فوراً اپنے کارنامے اور نفس کی شرارتیں سب یاد آ جاتی ہیں اور سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ دھوکہ میں ہیں۔ اور جو برائیاں کرتے ہیں ان کو سمجھتا ہوں کہ ٹھیک تو کہتے ہیں گو جن بہتانوں کی بناء پر وہ برائیاں کرتے ہیں وہ غلط ہیں لیکن میں شکر کرتا ہوں کہ خدا نے میرے اصلی عیوب ان سے پوشیدہ کر رکھے ہیں۔ لیکن بہرحال بناء استحقاق تو ان برائیوں کی میرے اندر موجود ہے اسی لئے طرف داروں پر مجھے برہمی ہوتی ہے کہ ایسے شخص کی کیوں طرف داری کرتے ہیں۔ دین کو چھوڑ کر غیر دین میں کیوں مشغول ہوتے ہیں۔ اگر برائی نہیں سنی جاتی صبر کرو اٹھ کر چلے جاؤ۔ یہ کیا ضرور ہے کہ جنگ وجدال اور فوجداری ہی کی جائے۔ نہیں صبر ہوتا چلے جاؤ۔

ہجرت سے پہلے کفار اپنی مجالس میں ایسی باتیں کیا کرتے صحابہ کرامؓ کو ارشاد ہوا کہ فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ. یہ مکہ کے لئے حکم ہے۔ جس وقت اہل حق کو قدرت کم تھی جب مدینہ طیبہ پہنچ گئے اس وقت یہ حکم نہیں ہوا کہ اٹھ آؤ۔ اس وقت مکہ کا سا برتاؤ کریں اور جب قدرت ہو مدینہ کا سا برتاؤ کریں۔ اگر قدرت نہیں تو پھر اس کا ذکر کر کے خواہ مخواہ خود بھی پریشان ہونا ہے اور دوسرے کو بھی پریشان کرنا ہے۔

دیکھئے اللہ میاں نے صحابہ سے یہ نہیں کہا کہ کفار سے برائیاں سن سن کر رسول سے

کہا کرو۔ بلکہ خود سننے والوں کو حکم ہوا کہ اٹھ کر چلے جایا کرو۔ اسی پر ہم کو عمل کرنا چاہئے ورنہ پھر قرآن کیا یہود ونصاریٰ کے عمل کے لئے نازل ہوا ہے۔

افسوس! مسلمانوں کا قرآن کی ان آیتوں پر عمل ہے جو نماز روزہ کے متعلق ہیں اور قرآن کے دوسرے اجزاء پر عمل نہیں مجھے خدا جانتا ہے ذرا سی بات بھی فضول ہو اس سے نہایت انقباض ہوتا ہے۔ بلکہ ہنسی مذاق یہاں تک کہ فحش تک سے بھی چاہے وہ عقلاً منکر ہو لیکن اس سے انقباض نہیں ہوتا۔ اور پھر سب فضول باتوں میں بھی اتنی ناگواری نہیں ہوتی جتنی ان فضولیات میں جن کو کہنے والا خود بھی سمجھے کہ یہ فضولیات ہیں۔ میرے پاس آتے ہیں اپنے دین کی اصلاح کے لئے روایات وحکایات سے کیا فائدہ کہ کوئی یوں کہتا ہے کوئی یوں کہتا ہے۔

دیکھئے! اس مضمون کی وجہ سے اتنی پریشانی ہوئی۔ بھلا کیا فائدہ ہوا کتنی رکعت کا ثواب ملا۔ اور مضامین اس پرچہ میں واقعی پوچھنے کے قابل تھے۔ مگر پنسل کا مضمون بے شک حرارت پیدا کرنے والا تھا مزاج میں۔ یہ اچھی دھمکی ہے کہ صاحب برا کہتے ہیں۔ ہم نے ایک دن بھی اس کا اہتمام نہیں کیا کہ کوئی برا بھلا نہ کہے۔ وہ لوگ تو دشمن ہیں بلا سے تکلیف پہنچائیں۔ لیکن آپ تو محبّ ہیں آپ نے کیوں تکلیف پہنچائی۔ یہ تو ایسی مثال ہوئی کہ کسی نے کسی کے سوئی چبھوئی اس نے لا کر مولوی صاحب کی ران میں گھسا کر بتلایا کہ مولانا یہ سوئی ہے یوں چبھا کرتی ہے کیا علاج ہے اس کا۔ انہوں نے آپ کو سوئی چبھوئی آپ نے آ کر ہمارے چبھو دی یہ تو مرگ انبوہ جشنے دارد کی وجہ سے آپ نے ایسا کیا تا کہ دوسرے کو بھی شریک کر کے اپنا دکھ ہلکا کریں۔ افسوس محبت کے دعویٰ میں ایسی کارروائی۔ ان لوگوں نے تو پیٹھ پیچھے برا کہا جس کی مجھ کو خبر نہیں ہوئی۔ انہوں نے تو مجھ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی تھی۔ آپ نے البتہ ان کے برا کہنے کا ذکر میرے سامنے کر کے سخت تکلیف پہنچائی۔

کوئی شخص کسی کے منہ پر تھوڑا ہی برا بھلا کہتا ہے۔ یہ ان محبین ہی کی بدولت

تکلیف پہنچتی ہے جو کچھ پہنچتی ہے کیونکہ انہیں کے ذریعے سے خبریں پہنچتی ہیں ورنہ کسی کے برا بھلا کہنے کی کبھی اطلاع بھی نہ ہوا کرتی۔ ایک شخص نے تو تیر چلایا جس کی دوسرے کو ممکن ہے خبر بھی نہ ہوتی لیکن خیر خواہ صاحب اس تیر کو اٹھا کر لائے اور بدن میں چبھو کر بتلایا کہ فلاں شخص نے یہ تیر تمہارے اوپر چلایا تھا۔ واہ رے خیر خواہی۔ تیر چلانے والا تکلیف کا باعث نہ ہوا تھا۔ ان خیر خواہ صاحب نے تیر لا کر چبھو ہی دیا۔

پھر فرمایا کہ خدا جانے توجہ الی اللہ کیوں نہیں ہے جو توجہ الی الخلق ہوتی ہے قلب ہے یا سرائے ہے کہ جس میں خدا بھی بستا ہے بدعتی بھی بستے ہیں۔ اہل مراد آباد بھی بستے ہیں۔ بچھراؤں والے بھی بستے ہیں قلب کیا ہے سرائے ہے کوئی کسی کوٹھڑی میں کوئی کسی کوٹھری میں نور حق ہوتا تو یہ خرافات کہیں قلوب میں رہ سکتی تھی۔

عشق آں شعلہ ست کوچوں بر فروخت
ہر کہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

نور حق وہ چیز ہے خدا جانے جب پھیلتا ہے ساری کوٹھڑیوں کو بھر دیتا ہے۔

جو نفی اثبات لا الہ الا اللہ اور اللہ اللہ کرتا ہو اس کے قلب میں یہ چیزیں ہوں۔ معلوم ہوتا ہے محض وظیفہ لفظی ہے باقی دل میں ہر وقت یہی چیزیں بھری رہتی ہیں۔ یہ تو ایک قسم کا شرک ہے۔ اللہ کے ساتھ غیر اللہ مقصود بالذکر ہو ان ہی باتوں کے لئے کہا کرتا ہوں کہ یہاں رہو تا کہ ان امور پر نظر ہو جائے۔

باقی اصلاح میں کیا کرتا کیونکہ میں خود ہی اچھا نہیں ہوں۔ دوسرے کی اصلاح کیا کر سکتا ہوں۔ مگر الحمد للہ! رستہ صاف نظر آتا ہے کہ یہ راستہ ہے اور یہ راستہ نہیں۔ اپنے دوستوں کے لئے بھی یوں چاہتا ہوں کہ راستہ کو راستہ سمجھیں اور غیر راستہ کو غیر راستہ۔ یہاں رہ کر بحمد اللہ یہ ضرور حاصل ہو جاتا ہے کہ طریق غیر طریق میں تمیز ہو جاتی ہے پھر چلنا اس کا فعل ہے لیکن خود چلنا بھی تو جبھی ہو سکتا ہے جب رستہ معلوم ہو۔

آج کل یہ حالت ہے کہ کتابیں ختم مدرس بھی ہو گئے مگر یہ آج تک خبر نہیں کہ راستہ کیا ہے۔ لوگ زوائد میں مبتلا ہیں۔ مقاصد کو چھوڑے ہوئے ہیں۔ ایک صاحب کا خط آیا ہے انہوں نے ایک مدرسہ توکل پر کھول رکھا ہے لیکن انہیں طریق ہی نہیں۔ معلوم توکل کی حقیقت ہی سے بے خبر ہیں۔ لکھا ہے کہ بوجہ روپیہ نہ ہونے کے ایک مدرس نے استعفیٰ دے دیا جس سے دل کو بہت ہراس ہے۔ ایک مدرس کی کمی سے حسرت ہے ان سے کوئی پوچھے کہ ہراس اور حسرت کیوں ہے۔ میری نگاہ بہت دور پہنچی ہوئی ہے۔ اس میں سو بات یہ ہے کہ چور ہے قلب کے اندر۔ وہ یہ کہ اپنی طرف منسوب کرنا چاہتے ہیں۔ ایک خاص کام کو کہ ہم سے ایسا بڑا کام ہوا۔ اس لئے اس کے اسباب کم ہونے سے ہراس ہوتا۔ مگر کوئی خاص درجہ کا کام ہی کیوں اپنے ذہن میں متعین کرے جتنی خدمت اپنے اختیار میں ہو وہ کرتا رہے۔ پس اگر بالکل روپیہ نہ رہے اور سب مدرسین چھوڑ کر چلے جائیں تو خود اکیلا ہی اپنے گھر پر طالب علموں کو لے کر بیٹھ جائے۔ کیونکہ اس سے زیادہ پر اس کو اب قدرت ہی نہیں رہی کام کے خاص درجہ کو کیوں مقصود سمجھے۔ کام سے بھی تو مقصود رضا ہی ہے اور وہ غیر اختیاری امور پر موقوف نہیں۔ یہ قاعدہ کلیہ عمر بھر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو امور اختیار میں ہوں اور فضول نہ ہوں ان کا تو قصد کرے اور جو اختیار میں نہ ہوں ان کا ہرگز قصد نہ کرے۔

اس طرح اگر زندگی بسر کرے تو اس کی دین دنیا دونوں درست ہو جائیں۔ پریشانی تو ایسے شخص کے پاس بھی نہیں پھٹک سکتی۔ بس خدا سے اپنا دل لگائے رکھے جس کو پریشانی نہ ہوگی دل بھی اسی کا خدا کی طرف لگ سکتا ہے۔ ورنہ پریشانی میں آدمی عبادت بھی نہیں کر سکتا۔ جمعیت بڑی دولت ہے مگر پھر پریشانی بھی وہی مضر ہے جو اپنے اختیار سے لائی جائے اور جس پریشانی میں اپنے اختیار کو دخل نہ ہو وہ ذرا بھی مضر نہیں بلکہ مفید ہے۔ اور ایسے غیر اختیاری امور کے پیچھے پڑنے کا خیال خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے نکالا گیا ہے۔ جا بجا ارشاد ہے۔

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ کُلُّهُمْ جَمِيْعًا ط اَفَاَنْتَ تُکْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَکُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَکِيْلٍ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لَاتُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ

سب کا حاصل یہ ہے کہ جو چیز اختیار میں نہیں اس کے پیچھے نہ پڑے۔ کیا چودھویں صدی میں یہ آیتیں منسوخ ہوگئی ہیں جوان پر عمل نہیں کیا جاتا؟ ایک بزرگ کو ان کے کسی مرید نے کسی مقام سے لکھا تھا کہ یہاں کافروں کا بہت زور ہے۔ دعا فرمائیے۔ انہوں نے لکھا کہ کیا ہم نے تم کو وہاں نامہ نگاری کے لئے بھیجا ہے۔ کیا تم وہاں کے ایڈیٹر ہو جو اس قسم کی خبریں لکھتے ہو۔ خبردار! جو پھر کبھی ایسی باتیں لکھیں۔ اپنے کام میں مشغول رہنا چاہئے۔ تمہیں اس سے کیا بحث کافروں کا چاہے زور ہو۔ چاہے شور ہو۔

پھر ہمارے حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مولانا محمد یعقوب صاحب بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خضر علیہ السلام ملے سلام اور مصافحہ کے بعد حضرت ابراہیم بن ادھمؒ پھر ذکر میں مشغول ہوگئے۔ حضرت خضرؑ نے کہا کہ آپ نے مجھ کو پہچانا نہیں۔ میں خضر ہوں۔ حضرت ابراہیم بن ادھمؒ بولے کہ اچھی بات ہے ہوں گے لیکن چونکہ میں نے اس سے پہلے آپ کو دیکھا نہیں۔ اس لئے پہچانا نہیں۔ یہ کہہ کر پھر اپنے کام میں مشغول ہوگئے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے بڑا تعجب کیا کہ یہ تو بڑے بے فکر ہیں۔ فرمایا کہ بھائی تم تو بڑے بے فکر ہو۔ لوگ تو برسوں میرے ملنے کی تمنا میں رہتے ہیں لیکن ملنا نصیب نہیں ہوتا تم سے میں خود ملنے آیا لیکن تم نے میری طرف توجہ بھی نہ کی۔ حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے فرمایا کہ جسے خدا سے ملنے سے فرصت ہو وہ آپ سے ملنے کی تمنا کرے۔ حضرت خضر نے فرمایا کہ لوگ مجھ سے دعا کرایا کرتے ہیں تم بھی دعا کراؤ۔ حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے فرمایا کہ اچھا آپ میرے لئے دعا کر دیجئے کہ میں نبی ہو جاؤں۔ حضرت خضر بولے کہ یہ تو

نہیں ہوسکتا حضرت ابراہیمؒ نے فرمایا کہ بس اگر یہ نہیں ہوسکتا تو جو کچھ قسمت میں ہے وہ آپ ہو رہے گا آپ تشریف لے جایئے میرا حرج ہوتا ہے۔

پھر ہمارے حضرت نے فرمایا کہ کام کرنے کی یہ صورتیں ہوا کرتی ہیں۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ فرماتے تھے کہ اگر ایک مجلس میں حضرت جنید بغدادیؒ ہوں اور حضرت حاجی صاحب بھی ہوں۔ تو ہم تو حضرت جنیدؒ کی طرف آنکھ بھی نہ اٹھائیں۔ ہمارے پیر تو حضرت حاجی صاحب ہیں ہم تو انہیں کی طرف متوجہ رہیں۔ ہاں حضرت حاجی صاحب جنید بغدادیؒ کی طرف توجہ کریں کیونکہ وہ ان کے پیر ہوں گے۔ ہمارے پیر تو یہ ہیں۔ ہمیں جنید بغدادیؒ سے کیا مطلب! ہمیں تو حضرت حاجی صاحب چاہئیں۔ سو واقعی ۔

دلآرامے کہ داری دل دروبند
دگر چشم از ہمہ عالم فروبند

کام کی صورتیں تو یہی ہیں۔ ان صاحب کو یہی حسرت ہے کہ مدرسہ کا کام گھٹ گیا۔ ارے ہم کہتے ہیں کہ کام سے مقصود کیا ہے رضا۔ وہ تو نہیں گھٹی۔ جب سو طالب علموں کی خدمت اختیار میں تھی سو کی خدمت کرتے تھے اب پانچ کی اختیار میں ہے پانچ کی کریں۔ کام ہلکا اور ثواب وہی۔ پھر غم کاہے کا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب بندہ بیمار پڑتا ہے تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ میرا بندہ معذور ہوگیا ہے جو نیک عمل یہ حالت صحت میں کرتا تھا وہی اب بھی تم روز بروز لکھتے رہو۔ دیکھئے ثواب وہی لکھا جاتا ہے حالانکہ عمل نہیں۔ اگر ہم پانچ ہی کی خدمت کی قدرت رکھتے ہیں لیکن نیت یہ ہے کہ اگر قدرت ہوتی تو سو کی خدمت کرتے تو ہمیں اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ سو کی خدمت کرنے میں ملتا۔ بلکہ یہ تو اور بھی اچھا ہے کہ دماغ رہا ہلکا اور ثواب ملا پورا۔ اگر کام گھٹ گیا گھٹنے بھی دو۔ تمہارا مطلب تو نہیں گھٹا۔ اور اچھا ہے دردسر تو کم ہوا۔ اسی کو حضرت مرزا مظہر جان جاناں اور طریقہ سے کہتے ہیں ۔

سر جدا کرداز تنم یارے کہ باما یار بود
قصہ کوتاہ کر دورنہ سر بسیار بود

قصہ کوتاہ ہوا اور مقصود پورا ہوا اس سے زیادہ کیا اچھا ہے۔ مدرس کے کم ہو جانے سے تمہارا دم کیوں نکلتا ہے۔ بس بات یہ ہے کہ مدرسہ چھوٹا رہ جائے گا تو بانی صاحب کی ذلت ہوگی کہ بڑا آپ نے مدرسہ کھولا تھا اب رہ گئی مدرسی۔ پھر فرمایا کہ یہ مصیبت ہوگئی۔ لوگ دور پڑے ہوئے ہیں طریق سے۔

حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں ایک شخص آئے عرض کیا کہ بہت روز سے میں بیمار ہوں سخت قلق ہے کہ حرم میں نماز نصیب ہوتی صحت کی دعا فرما دیجئے۔ حضرت نے دعا کردی۔ ان کے چلے جانے کے بعد فرمایا کہ عارف کو اس کا بھی رنج نہیں ہوتا کہ بیماری کی وجہ سے حرم میں نماز نصیب نہیں ہوئی۔ کیونکہ مقصود تو رضا ہے اس کے مختلف طرق ہیں جیسا کہ یہ طریق ہے کہ حرم میں جماعت سے نماز پڑھیں یہ بھی ایک طریق ہے کہ بیمار ہو جائیں اور بیماری پر صبر کریں۔ صبر سے بھی وہی بات حاصل ہو جائے گی جو جماعت سے حاصل ہوتی یعنی رضا۔

یہ بھی رضا کا طریق ہے سو ایک طریق تو حاصل ہے اگر ایک نہیں ہے نہ ہو پھر عارف کو رنج کیوں ہو مقصود تو محفوظ ہے۔ اور بڑی بڑی نازک حکایتیں ہیں لیکن یہ مجمع ان کے بیان کرنے کے لائق نہیں۔ اس حکایت میں تو کوئی غلطی نہیں ہوسکتی کیونکہ صاف ہے لیکن بعضے باریک باریک حکایتیں بھی اس کے متعلق ہیں کہ عارفین کی نظر میں رضا ہی مقصود ہے اگر کسی کو مکہ جانا ہو۔ اور کوئی شخص اس کو کراچی کی راہ سے پہنچا دے تو مقصود تو حاصل ہو گیا اگر اس کا اصرار بمبئی کی راہ سے جانے کا تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بمبئی مقصود ہے حج مقصود نہیں۔ اگر وہ مکہ پہنچ کر دریافت کرے کہ میں کدھر سے آیا ہوں اور کہا جائے کہ کراچی سے اور وہ کہے کہ اگر کراچی کی راہ سے آیا ہوں تو میں حج نہیں کرتا۔ تو بمبئی کی راہ سے آ کر حج کروں گا۔

اور پھر لوٹ کر بمبئی کی راہ سے آئے اور کہے کہ اب ہو گا حج تو وہ محض احمق ہے بہت آدمی مقصود تک پہنچ کر پھر لوٹتے ہیں طریق کی طرف۔

دست بوسی چوں رسید از دست شاہ
پائے باسی اندراں دم شد گناہ

تھوڑی دیر بعد ایک صاحب نے سوال کرنا چاہا کہ ایک ہندو نے یہ اعتراض کیا تھا فوراً حضرت نے فرمایا کہ اگر خود آپ کو تردد ہو تو دریافت کیجئے اور شبہ کو خود اپنی طرف سے نقل کیجئے انہوں نے کہا کہ مجھے تو تردد نہیں۔

میں تو اسلام ہی کو حق سمجھتا ہوں۔ فرمایا کہ بس پھر فضول ہے پوچھنا۔ انہوں نے کہا کہ بعض مرتبہ ہندو لوگ اعتراض کر بیٹھتے ہیں۔ فرمایا کہ آپ ان سے یہ کہہ دیا کیجئے کہ ہم نہیں جانتے۔ ہمارے علماء سے پوچھو پھر علماء ان سے خود نبٹ لیں گے یہ تو ظاہر ہے کہ آپ سب اعتراضات کے جوابات یاد نہیں کر سکتے اگر اس اعتراض کا جواب یہاں سے سن کر آپ نے دے بھی دیا تو اور کس کس اعتراض کا آپ جواب دیں گے کہیں نہ کہیں پہنچ کر آپ کو ضرور کہنا ہوگا کہ ہم نہیں جانتے ہمارے علماء سے پوچھو۔ پھر شروع ہی سے یہ کیوں نہ کہہ دیا جائے۔

ایک ہندو مجھ سے ریل میں ملا اس نے مجھ سے مذہب کی بابت کچھ گفتگو کرنی چاہی۔ میں نے کہا کہ اگر محض گفتگو مقصود ہے تب تو وقت ضائع کرنا بالکل فضول ہے اور اگر آپ کو تحقیق منظور ہے تو تحقیق کا یہ طریقہ نہیں۔ آپ میرے ساتھ تھانہ بھون چلئے اور دو مہینے میرے پاس رہئے۔ ایک جلسہ تحقیق کے لئے ہرگز کافی نہیں ہو سکتا بس اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

ایک ہندو یہاں آیا تھا اس نے مجھ سے کچھ سوالات کئے میں نے کہا کہ اگر تم الزامی جواب چاہتے ہو تو ان کے لئے تو ''وید'' کے جاننے کی ضرورت ہے اور میں وید جانتا نہیں اور اگر تحقیقی جواب چاہتے ہو تو پہلے مجھے یہ بتلا دو کہ تم نے پڑھا کیا کیا

ہے۔تم کیا کیا جانتے ہو۔تاکہ معلوم ہو کہ آیا تم ان جوابات کو سمجھ بھی سکو گے یا نہیں۔
اس نے دو چار کتابوں کے نام لئے۔ میں نے کہا کہ اتنا علم تحقیقی جوابات کے سمجھنے کے لئے کافی نہیں۔الزامی جوابات کے لئے تو میرا علم کافی نہیں اور تحقیقی کیلئے تمہارا علم کافی نہیں۔پھر تو تو میں میں فضول۔

چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی

پھر فرمایا کہ ایسے جوابات سے یہ ضرور ہے کہ لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ انہیں کچھ آتا نہیں لیکن ہم نے کب اشتہار دیا تھا کہ ہمیں کچھ آتا ہے۔اس ہندو نے یہاں سے جا کر لوگوں سے بہت تعریف کی۔لیکن کہا کہ پرانے فیشن کے ہیں۔پھر فرمایا کہ ہمیں تو فخر ہے کہ ہم پرانے فیشن کے ہیں۔استفسار پر فرمایا کہ اگر کوئی شخص تحقیق چاہے تو یہ پاس رہنے سے ہو سکتا ہے۔ایک جلسہ میں طے نہیں ہو سکتا جو ہمارے پاس آ کر رہے گا اس کو سمجھائیں گے۔اول تو اس کے بہت سے سوالوں کو بے ہودہ ثابت کریں گے۔پھر جب مختلف جلسوں میں اس کے مذاق اور فہم کا اندازہ ہو جائے گا۔اور اس کو بھی ایک گونہ مناسبت پیدا ہو جائے گی تب اس کے بقیہ سوالات کا جواب اس کی سمجھ اور مذاق کے موافق دے کر اس کو سمجھا دیں گے پس اگر طالب نہیں تو فضول ہے اور اگر طلب ہے تو دو مہینہ رہنا آسان۔حضرت طلب کی تو صورت ہی اور ہوتی ہے۔

آج کل تو معترض لوگوں کو عناد ہے تحقیق تھوڑا ہی منظور ہے پھر ان صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بھلا میں یہ پوچھتا ہوں کہ اگر آپ اس ہندو کے اعتراض کا جواب دے دیتے تو بس وہ مسلمان ہو جاتا۔انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ وہ تو مر بھی گیا۔فرمایا کہ پھر تو آپ کا پوچھنا اور بھی فضول تھا۔بس عوام کے لئے سیدھا اور سچا جواب یہی ہے کہ ہم نہیں جانتے ہمارے علماء سے پوچھو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تو یہ طرز تھا کہ بے تکلف کہہ دیا کرتے تھے کہ ہمیں نہیں معلوم۔ہم رسولؐ سے پوچھ کر بتلائیں گے۔اصلی جو طریقہ ہے اسلام کا وہ تو یہی ہے

لیکن افسوس حقائق مٹ گئے اور مٹے ہی نہیں بلکہ ظاہر جو کئے جاتے ہیں تو ان کی وقعت نہیں ہوتی۔ رواج غالب ہو گئے ہیں ہر چیز پر۔

ایک عیسائی کے کچھ اعتراضات ایک پرچہ میں چھپے جن کا جواب قرآن سے مانگا تھا میں نے جواب تحریر کر کے اس پرچہ کے دفتر میں بھیج دیا کہ آپ کا یہ کہنا کہ قرآن سے جواب دو۔ متضمن ہے ایک دعویٰ ہی غلط ہے۔ مسلمان کب کہتے ہیں کہ یہ سب مسائل قرآن ہی سے ثابت ہیں ان کے یہاں کسی مسئلہ کے ثبوت کے لئے چار دلائل موضوع ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ للہذا انہیں حق ہے کہ ان میں سے کسی ایک دلیل سے ثابت کر دیں۔ ہاں خود ان دلائل کی صحت کا ثابت کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ سائل کو ہمارے دعوے کو محفوظ رکھ کر سوال کرنا چاہئے تھا۔ للہذا یہ سوال ہی فضول ہے اور باوجودیکہ نہایت تحقیقی جواب تھا۔ کیونکہ موٹی بات ہے کہ اگر مدعی اپنے دعوے کے اثبات میں دو گواہ پیش کرے تو مدعا علیہ مجیب کو یہ تو حق ہے کہ ان گواہوں پر جرح قدح کرے۔ لیکن تعیین گواہان کا ہرگز حق نہیں کہ میں جب تک دعوے کو تسلیم نہ کروں گا جب تک فلاں فلاں گواہ آ کر شہادت نہ دیں۔ مثلاً جج صاحب اور کلکٹر صاحب۔ لیکن باوجود اس کے معقول ہونے کے اس جواب کی قدر نہیں کی گئی بلکہ اور لوگوں نے جو گھڑ گھڑا کر قرآن سے ثابت کر کے جواب دیئے وہ تو صاحب پرچہ نے چھاپے مگر میرا جواب نہیں چھاپا گیا۔ قانونی جواب ہمیشہ بے مزہ ہوتا ہے۔

دیکھئے! قانون کی دفعات روزمرہ کچہریوں میں پڑھی جاتی ہیں لیکن ان پر کسی کو وجد نہیں آتا۔ اور اگر مومن کی غزل کا ایک شعر کوئی پڑھ دیتا ہے تو لوگ رقص کرنے لگتے ہیں مگر دیکھ لیجئے کہ اصل چیز کون سی ہے شاعری ہے یا قانون۔ قانون وہ چیز ہے جس کی بدولت امن قائم ہے۔ اور سلطنت کا نظام اسی پر مبنی ہے اگر امن نہ ہوتا تو شاعر صاحب کو وہ شعر بھی نہ سوجھتا جس پر وجد ہو رہا ہے۔

ایک مولوی صاحب سے ایک نو تعلیم یافتہ نے داڑھی کا ثبوت قرآن سے طلب

کیا انہوں نے کہا کہ دیکھو قرآن مجید میں ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو حضرت ہارون علیہ السلام پر غصہ آیا تو انہوں نے ان کی داڑھی پکڑ لی۔ دیکھو قرآن سے نبی کے داڑھی ہونا ثابت ہے۔ میرے سامنے ان مولوی صاحب نے یہ جواب نقل کیا میں نے کہا کہ مولانا اس سے تو آپ نے داڑھی کا وجود ثابت کر دیا۔

وجوب تو ثابت نہ ہوا۔ اور گفتگو تھی وجوب میں۔ ورنہ محض وجود ثابت کرنے کے لئے آپ نے قرآن کو ناحق تکلیف دی۔ اپنی ہی داڑھی دکھلا دی ہوتی کہ اے لو یہ داڑھی کا ثبوت ہے۔ مشاہدہ کا انکار بھی نہ ہوسکتا۔ اور اس جواب پر تو اگر وہ آپ سے یہی سوال کرتا جو میں نے کیا تو آپ کیا جواب دیتے؟ مولوی صاحب کیا فرماتے ہیں کہ اجی اس میں اتنی عقل ہی کہاں تھی جو یہ سوال اسے سوجھتا۔

پھر فرمایا کہ ہمارے تو منہ سے بھی کبھی ایسی لچر بات نہ نکل سکتی۔ یہاں تو وہ بات کہی جاتی جو اپنے نزدیک قیامت تک نہ ٹلے۔ اور میں کہتا ہوں کس کس بات کو قرآن سے ثابت کرو گے۔ آخر کہیں تو عاجز ہو گے۔ مغرب کی تین رکعتیں کون سی آیت سے ثابت کرو گے۔ اخیر میں وہی تحقیقی جواب دینا پڑے گا۔ پھر اول ہی سے تحقیقی جواب کیوں نہیں دے دیتے پھر فرمایا کہ عوام کے لئے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ صاف کہہ دیں کہ ہم بلا ضرورت مذہبی گفتگو نہیں کرنا چاہتے مذہبی گفتگو سے رنج ہوتا ہے۔ پھر حکیم صاحب کی طرف روئے سخن کر کے فرمایا کہ اسی طرح اگر اپنے بزرگوں کو کوئی برا بھلا کہے تو فوراً نرمی کے ساتھ کہہ دے کہ بھائی! ہمیں صدمہ ہوتا ہے ہمارے سامنے نہ کہو۔ یہ عنوان بہت نافع ہے پھر اس کہنے والے کے دل میں گھر ہو جائے گا۔ پھر اس شخص کے سامنے ہرگز نہ کہے گا کیونکہ نرم جواب ہے اور معقول بات حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ سلاما کا ترجمہ میں نے بہت اچھا اپنی تفسیر میں کیا ہے یعنی کہتے ہیں رفع شر کی بات۔ واقعی رفع شر اسی میں ہے کہ ان کے جواب کے درپے نہ ہو۔ کفار حضور کو نعوذ باللہ! نعوذ باللہ مذمم کہا کرتے تھے دیکھئے آپ نے

اصحاب کو کیسا ٹھنڈا فرمایا۔ فرمایا کہ **انظروا کیف صرف اللہ عنی شتم قریش یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد۔**

یعنی فرمایا کہ مذمم میں تھوڑا ہی ہوں میں تو محمدؐ ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ جو کہتے ہیں مذمم کو کہتے ہیں جو مذمم ہو وہ برا مانے میں تو محمد ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ گو اس پر منطقی شبہ یہ ہو سکتا تھا کہ گو وہ لوگ مذمم کو برا بھلا کہتے ہیں۔ لیکن مذمم سے انکی مراد تو حضور ہی ہیں۔ لیکن اس سے اتنا معلوم ہوا کہ آپ نے صحابہ کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔ بات کو ختم کرنا چاہا بڑھانا نہیں چاہا۔ سو اس مقصود میں یہ منطقی شبہ مخل نہیں۔

دیکھئے یہ طریق سنت ہے لیکن یہ سب سمجھ میں جب آتا ہے بلکہ خود جی میں بھی آتا ہے کہ ایسا کریں۔ جب کوئی چیز بہت بڑی اس کے دل میں بسی ہوئی ہو اور اس کی لو لگی ہو۔ دیکھئے خدانخواستہ اگر کسی کا بیٹا مر گیا ہو اس وقت اگر کوئی فضول قصے ادھر کے ادھر کے لے بیٹھے تو سخت ناگوار ہوگا اور کہنے والے کو فوراً روک دے گا کہ ہم آپ ہی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ تمہیں چونچلے سوجھے ہیں۔

ایک بیٹے کی مشغولی سے کیسی تمیز ہوگئی فضول اور ضروری میں پھر خدا کی مشغولی میں کیوں نہیں تمیز ہوگی کہ یہ ضروری ہے یہ غیر ضروری۔

بس معلوم ہوا کہ خدا کے ساتھ شغل ہی نہیں قلب کو۔ بعضے بعضے لوگ اعتراض میری تصانیف پر لکھ کر بھیجتے ہیں۔ مجھے ان کے دیکھنے کی بھی فرصت نہیں۔ اس لئے یہ کرتا ہوں کہ انہیں بجنسہ چھپوا دیتا ہوں کہ دیکھنے والے خود فیصلہ کر لیں۔ پھر فرمایا کہ کوئی مجھ سے پوچھے قدر ان اصول کی۔ اگر سرکاری کام کا ہجوم ہو۔ اور ایک وقت متعین پر کاغذات داخل کرنا پڑیں اور ان اوقات میں کوئی اس قسم کی فضول باتیں کرے تو دیکھئے کیا ہوگا۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ مشغولی وہ چیز ہے ضروری کام میں مشغولی ایسی ہوتی ہے جب تک کاغذات نہ داخل ہو جائیں گے وہ کبھی ان فضولیات کی طرف کان بھی نہ لگاوے گا۔ تو ہمارے کاغذات ابھی داخل نہیں ہوئے ہم کو اس شخص کی طرح رہنا

چاہئے۔ جس کے ابھی کاغذات داخل نہیں ہوئے جب ہمارے کاغذات داخل ہو جائیں اور داہنے ہاتھ میں آ جائیں تب البتہ کہیں گے کہ هَآؤُمُ اقْرَءُ وْا كِتٰبِيَهْ. ابھی تو ہم خود چکر میں ہیں ہاں جو ضروری باتیں ہوں وہ ہونا چاہئیں۔ مگر گفتگو ان میں ہے جو ضروری نہ ہوں۔ پھر فرمایا کہ اگر حکیم صاحب یہاں کچھ روز رہیں تو انہیں اس فن میں تو میں فاضل بنا دوں یعنی فضول اور غیر فضول کی تمیز میں۔ کیونکہ بھولے ہیں ایک دفعہ کی بات ذہن میں آتی نہیں۔ پھر یہ اشعار پڑھے۔

بہر چہ از دوست دامانی چہ زشت آں حرف وچہ زیبا
بہر چہ از یار دور افتی چہ زشت آں نقش وچہ زیبا
ہرچہ جز ذکر خدائے احسن ست
گر شکر خوار ریست آں جاں کندن ست

دوسرے دن فرمایا کہ جن صاحب نے ہندو کا اعتراض پیش کرنا چاہا تھا وہی لوگوں سے شکایت کرتے تھے حالانکہ میں نے ان سے کوئی ایسی بات بھی نہیں کہی تھی۔ اور ماشاء اللہ حکیم صاحب کو دیکھئے کہ میں نے بیچاروں کو کتنا کچھ کہا۔ لیکن محبت اس کو کہتے ہیں کہ ذرا ناگوار نہیں ہوا۔ پھر فرمایا کہ حکیم صاحب ویسے نہایت نیک شخص ہیں لیکن بھولے ہیں۔

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۱۷، ص ۱۵۹)

التوریع

عن فساد التوزیع

حضرت حکیم الامت مجدد الملت جامع الکمالات منبع الحسنات ماہر العلوم القرآنیۃ واقف الاسرار الفرقانیۃ،
راس المفسرین مقدام الراسخین صاحب الشریعۃ والطریقۃ، بحر المعرفۃ والحقیقۃ کاشف الاسرار الخفی منہا والجلی اعنی بہ

مولانا محمد اشرف علی التھانوی

نور اللہ مرقدہٗ وجعل الجنۃ مثواہ

التوریع عن فساد التوزیع

(پرہیزگاری اختیار کرنا) (تقسیم کرنا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ چند سطور ہیں جن میں آج کل کے چندہ متعارفہ کے متعلق کچھ ضروری احکام مذکور ہیں باعث اس تحریر کا یہ ہوا کہ اس وقت بوجہ اس کے کہ اہل اسلام کے پاس مصارف مفیدہ عامہ میں صرف کرنے کیلئے کوئی سرمایہ وذخیرہ کافی نہیں ہے ایسے موقع کیلئے چندہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس کے فی نفسہ کلیاً وجزئیاً ﴿جزو یا کل﴾ جائز اور منقول ہونے میں کوئی کلام نہیں لیکن بوجہ ضعف قوت علمیہ یا عملیہ ﴿علمی یا عملی قوت میں کمی﴾ اس میں بعض مفاسد منضم ﴿شامل﴾ ہوگئے ہیں جن کی اصلاح کی ضرورت سے بھی مجال انکار نہیں اس لئے ان میں سے کثیر الوقوع مفاسد ﴿زیادہ واقع ہونے والی خرابیاں﴾ کو کہ مجموعہ ان کا سات ہیں مع طریقہ اصلاح مختصر عرض کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ ان مفاسد کے دلائل سے کہ اُصول ہیں دوسرے مفاسد فرعیہ ﴿شاخ﴾ غیر مذکور کا حکم بھی معلوم ہوسکتا ہے۔

مفسدۂ اُولیٰ...... رسوم یا تفاخر بدعات کی ترویج کے لئے چندہ جائز نہیں۔

بعض اوقات یہ نہیں غور کیا جاتا کہ ہم جس کام کے لئے چندہ جمع کرتے ہیں وہ فی نفسہ اَمر محمود بھی ہے یا نہیں چنانچہ اکثر رسوم یا تفاخر یا بدعات کی ترویج وتقویت ﴿رائج کرنا اور قوت دینا﴾ کے لئے چندے ہوا کرتے ہیں جو خود ناجائز ہے۔ مثلاً مساجد میں فضول تزئین ونقش ونگار یا گنبد ومینار کے لئے یا مدارس میں جلسہ تفاخر وتکاثر کے لئے یا

خانقاہوں میں اعراس وغیرہ کے لئے یا رمضان میں ختم قرآن کی شیرینی یا محرم میں تعزیہ کے لئے یا شب برات میں آتش بازی کے لئے یا ربیع الاوّل میں اس زمانے کی مجالس موالید ﴿میلاد کی محفلیں﴾ ومثل ذلک ﴿اور اسی طرح﴾ یہ سب اُمور علی التفاوت ﴿فرق مراتب کے ساتھ﴾ خلاف شریعت وخلاف سنت ہیں سو اس کی اصلاح یہی ہے کہ ایسے اُمور کے لئے چندہ لینا اور دینا ترک کردیں۔

مقسدہ ثانیہ......حرام مال کا نیک کام میں صرف کرنا زیادہ بُرا ہے

بعض اوقات یہ نہیں دیکھا جاتا کہ چندہ دینے والا حلال سے دیتا ہے یا حرام سے حالانکہ اوّل تو حرام مال کا صرف کرنا ہر جگہ بُرا ہے پس نیک کام میں اور بھی زیادہ بُرا ہے چنانچہ ہر قسم کے اہلکاروں سے رشوت خوروں سے ہر قسم کے وکلاء مختاروں سے ہر قسم کے زمینداروں سے غاصبوں ﴿زبردستی لوگوں کی جائیداد وغیرہ چھیننے والے﴾ اور ستم گاروں ﴿ظالم﴾ سے سود خواروں سے ہر قسم کے دکانداروں سے دغا بازوں دروغ شعاروں سے بلکہ بعضے بعضے ڈوم بھانڈ و کسبی سے بھی۔ غرض جہاں سے ہاتھ لگے بے تکلف لے لیتے ہیں حالانکہ ان میں بعضے تو پیشے ہی بُرے ہیں اور بعضے پیشے گو جائز ہیں لیکن بے احتیاطی سے اپنی آمدنی کو حرام کر لیتے ہیں، پس جس شخص کا حال یقیناً یا غالب قرائن ﴿علامات﴾ سے معلوم ہو وہاں بلا تفتیش لینا جائز نہیں اور تفتیش کے بعد بھی اگر وہ دعویٰ کرے کہ میں نے یہ رقم احتیاط شرعی کے ساتھ دی ہے تو یہ شرط ہے کہ اس کے صدق کی دل گواہی بھی دیتا ہو تب البتہ جائز ہے اور اگر شبہ ہی نہ ہو تو معذور ہے۔

مفسدۂ ثالثہ

مشترکہ مال کے چندہ میں سب شرکاء کی رضامندی ضروری ہے

اکثر اس پر اصلاً نظر نہیں ہوتی کہ رقم یا اسباب جو یہ شخص دیتا ہے اس کی خالص ملک ہے یا کسی حق دار وارث یتیم وغیرہ کا حق بھی اس میں مخلوط ہے اکثر جگہ ترکہ مشترکہ میں سے نقد یا اسباب یکمشت ﴿اکٹھی﴾ یا چندہ دوامی ﴿ہمیشہ﴾ کے طور پر آتا

ہے اور اس کو حلال طیب ﴿پاکیزہ﴾ سمجھا جاتا ہے چنانچہ بعض اوقات کوئی چندہ گزار مر جاتا ہے تو اس کے ورثاء کو لکھا جاتا ہے کہ یہ ایک خیر جاری ہے اُمید ہے کہ آپ بھی اس کو جاری رکھیں گے وہ وارث ریاست مشترکہ میں سے جاری کر کے اطلاع بھی کر دیتا ہے اور منتظمین شکر گزاری کے ساتھ لے لیتے ہیں بلکہ اس کی مدح وثناء ﴿تعریفی کلمات﴾ چھاپتے ہیں اور ان لوگوں کو اس مسئلہ کی نہ اطلاع کریں نہ ان سے تفتیش ﴿سراغ نکالنا﴾ کریں کہ آپ نے کس طرح مقرر کیا ہے حالانکہ شئی مشترک میں تصرف کرنا بدون رضائے شرکائے کے جبکہ وہ سب بالغ ہوں بالکل حرام ہے اور نابالغ کی رضاء واذن ﴿خوشی اور اجازت﴾ بھی معتبر نہیں اس لئے ایسے موقع پر دینے والے کو سمجھا دیا جاوے کہ اگر تم کو دینا ہے تو اپنے غیر مشترک مال سے دو یا مشترک کو تقسیم کر کے پھر اپنے حصے سے دو، بالخصوص کسی شخص کے مرنے کے بعد عموماً عادت ہے کہ اس کے کپڑے جوڑے بلا تقسیم بین الورثاء باوجود بعض کے نابالغ ہونے کے مدارس یا مساجد ﴿فی الحدیث : ان عدت تسألنی القسمة فکلّ مالی فی رتاج الکعبة فقال له عمرؓ رضی الله عنه ان الکعبة غنیة عن مالک. راجع مشکوٰة آخر باب الأیمان والنذور (ص۲۹۸۔۱۲م)﴾ میں بھیج دیئے جاتے ہیں اور کارکن مہتممین بڑی شکر گزاری سے اس کو لے لیتے ہیں۔ اسی طرح شادیوں میں جو رسم ہے کہ دُختر والا دُلہا والے سے خرچ لیتا ہے اس میں کچھ مساجد و مدارس کی بھی رقم ہوتی ہے یہ آمدنی بالکل ہی ناجائز ہے اس کا بہت ہی خیال چاہئے۔

مفسدہ رابعہ

وجاہت یا دباؤ یا مجمع عام کے شرم ولحاظ سے چندہ لینے کی ممانعت

اکثر بلکہ قریب قریب علی الدوام ﴿تقریباً ہمیشہ﴾ اس کا بالکل لحاظ نہیں کیا جاتا کہ جس شخص سے یہ رقم وصول کی جارہی ہے آیا یہ شخص بالکل خوش دِلی سے دے رہا ہے یا یہ کہ کسی خاص شخص کی وجاہت ﴿عزت﴾ اور دباؤ یا عام مجمع کے شرم ولحاظ سے دے رہا

ہے اور یہ وہ آفت ہے جس سے غالباً خواص واہل علم بھی بہت کم محفوظ ہیں بلکہ اس کے قبح ﴿برائی﴾ کی طرف التفات ﴿توجہ﴾ ہی نہیں ہوتا بلکہ بالعکس ﴿اُلٹ﴾ اس کو اپنی اعلیٰ درجے کی کارگزاری اور حسن سعی اور ہوشیاری اور موجب ثواب وشعبہ دین داری سمجھتے ہیں اور اس آیت کے مصداق بنتے ہیں ''**الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا و ھم یحسبون انھم یحسنون صنعا**'' ﴿ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں کری کرائی محنت سب گئی گزری ہوئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں﴾ اور اس مجموعی تحریر کا اصلی محرک یہی جزءزیادہ ہے کہ اس میں ابتلاء بھی عام اور اشد ہے اس لئے اس باب میں خاص طور پر توجہ فرمایئے اور اس کے متعلق دلائل صحیحہ صریحہ ﴿واضح درست دلیلیں﴾ سنئے۔ قرآن مجید میں ہے **لایسئلون الناس الحافا** ﴿وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر نہیں مانگتے﴾ (سورہ بقرہ ۲۷۳) اور دوسری آیت میں ہے ﴿ہاں اگر وہ بیبیاں خوش دلی سے چھوڑ دیں تم کو اس مہر میں کوئی جزو تو تم اس کو کھاؤ مزے دار خوش گوار سمجھ کر﴾ **فان طبن لکم عن شیء منہ نفسا فکلوہ ھنیئا مریئا**۔ (سورۃ النساء ۴)

اور حدیث میں ہے :**قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا تظلموا الا لا یحل مال امرءٍ الا بطیب نفس منہ**. ﴿خبردار، ظلم مت کرو، خبردار کسی شخص کا مال اس کی دِلی رضا مندی کے بغیر جائز نہیں﴾ **رواہ البیھقی فی شعب الایمان والدار قطنی فی المجتبی**۔ اور دوسری حدیث میں ہے **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلحفوا فی المسئلۃ فواللہ لا یسألنی احدمنکم شیئا فتخرج لہ مسئلتہ منی شیئا و انا لہ کارہ فیبارک لہ فیما اعطیتہ**. ﴿مانگنے میں اِصرار مت کیا کرو، اللہ کی قسم اگر تم میں سے کوئی مجھ سے کوئی چیز مانگے اور میں اس کے مانگنے کی وجہ سے وہ چیز دے دوں مگر میں دل سے اسے ناپسند کر رہا ہوں تو جو کچھ میں دوں گا اس میں برکت نہ ہوگی﴾ **رواہ مسلم** ۔اور تیسری حدیث میں ہے: ''**لیس للمرء الا ما طابت بہ نفس امامہ** ﴿آدمی کے لئے صرف وہ چیز جائز ہے جو

اس کا امام اسے خوش دلی سے دے﴾ رواہ الطبرانی کذافی تخریج الزیلعی "۔
اور چوتھی حدیث میں ہے "المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ "
﴿مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں﴾۔ رواہ البخاری اور
پانچویں حدیث میں ہے "لا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ. ﴿کسی
مہمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے یہاں اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگ آجائے﴾ متفق علیہ۔

یہ بات دلیلیں کتاب وسنت کی ہیں، آیت اُولیٰ میں سیاق کلام وقرینۂ مقام سے لپٹ کر سوال کرنے کی اور کسی کو تنگ کرنے اور بار ڈالنے کی مذمت مفہوم ہوئی اور آیتِ ثانیہ میں جوازِ اُکل (کھانے کا جائز ہونے کو) معلق ﴿لٹکا ہوا﴾ فرمایا طیب نفس کے ساتھ اور حدیث اَوّل میں ایسے مال کے حرام ہونے کی صاف تصریح ہے جو بلا طیب نفس لیا جاوے اور اس کے حرام ہونے کو زیادہ مؤکد ﴿تاکید کے ساتھ﴾ فرمادیا کہ اس کو نہی عن الظلم کے ساتھ مقرون ﴿ملا ہوا﴾ فرمایا جس میں اشارہ اس طرف ہے کہ یہ بھی ظلم ہے اور ظلم خود حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

حدیث دوم میں الحاف یعنی تنگی اور بار ڈالنے کو صیغہ نہی کے ساتھ جو کہ تحریم کے لئے موضع ہے منع فرمایا جس سے صاف معلوم ہوگیا کہ یہ اَمر حرام ہے اور یہ بھی فرمایا کہ جو رقم کراہت نفس کے ساتھ بدون طیب خاطر ﴿دل سے رضامندی کے بغیر﴾ کے وصول کی جاوے گی اس میں برکت نہ ہوگی اور ظاہر ہے کہ حلال ہمیشہ بابرکت ہوتا ہے اس سے بھی معلوم ہوگیا کہ یہ حلال نہیں۔

اور حدیث سوم میں بھی جواز انتفاع ﴿نفع حاصل کرنے کے لئے جائز ہونا﴾ کے لئے جو کہ مدلول حرف لام کا ہے طیب نفس کو شرط فرمایا اور حدیث دوم وسوم میں اتنی بات اور معلوم ہوگئی کہ جیسے عام لوگوں کو تنگ کرنا اور دباؤ ڈالنا حرام ہے اسی طرح سلاطین و ملوک کو بھی تنگ کرنا حرام ہے اس سے معلوم ہوا کہ مدار اس دباؤ ڈالنے کی حرکت کا ناداری (عقل مندی) نہیں جیسا بعض لوگ سمجھا کرتے ہیں کہ فلانے کے پاس بہت

مال ہے اگر دباؤ ڈال کر لے لیا تو کیا حرج ہے کچھ گھاٹا تھوڑا ہی آ جاوے گا یہ حدیثیں اس خیال کی صاف تغلیط ﴿غلطی کی طرف منسوب کرنا﴾ کرتی ہیں۔

حدیث چہارم سے کلیۂ معلوم ہوا کہ کسی کو ناحق ایذاء پہنچانا زبان سے یا برتاؤ سے خلاف شان اسلام ہے یہ بھی مستلزم ﴿لازم کرنے والا﴾ نہی کو ہوا۔

اور حدیث پنجم سے معلوم ہوا کہ جب مہمان کو جو کہ ایک گونہ صاحب حق بھی ہے درست نہیں کہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگ ہو جاوے تو معمولی چندہ وصول کرنے والے جو کچھ بھی حق نہیں رکھتے تنگ کرنے سے کیونکر گناہ گار نہ ہوں گے۔

اسی طرح بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم اپنی ذات کے لئے نہیں مانگتے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے کہ دین کا کام تو وہ جب ہی ہے جب دین کے حکم کے موافق ہو ورنہ جب وہ دین کے خلاف ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہ ہوئی جو کہ اصلی مقصود کار دین سے تھا پھر کیا فائدہ ہوا اب اس وقت کی حالت مروّجہ دیکھئے کہ اکثر چندہ کی فہرست اہل وجاہت کے ہاتھ بھیجی جاتی ہے۔ مجمعوں میں ایسے ہی لوگ کھڑے کئے جاتے ہیں وہ ایک ایک کے سامنے بالخصوص جاتے ہیں اور خاص خطاب سے تحریک کرتے ہیں بعض دفعہ خود محرک کی وجاہت سے بعض جگہ مجمع کی شرم سے گو دِل نہ چاہے یا کم دِل چاہے مگر ملامت اور خفت ﴿ذلت﴾ کے خیال سے با مجبوری دینا پڑتا ہے بعض اوقات کم دینے والے کو مکرر کہا جاتا ہے کہ یہ رقم آپ کی حیثیت سے کم ہے اور دیجئے یا دوسرے شخص کو جو کہ اس کے برابر یا اس سے بھی کم ہے زیادہ رقم دیتا ہوا دیکھ کر جھینپ جاتا ہے اور اس سے کم دینے میں اپنی سبکی سمجھتا ہے اور باوجود ناگواری کے دیتا ہے۔ اسی طرح شادیوں میں خرچ کی فرد جس میں مسجد و مدرسہ کی رقم بھی ہوتی ہے لکھ کر دُلہا والوں کو دیتے ہیں اور ان سے وصول کرتے ہیں ہرگز اس رقم کا لینا درست نہیں۔ اسی طرح اکثر مدارس میں چندہ کی فہرست میں بقایا چھاپا جاتا ہے۔ بعض جگہ نادہندوں ﴿نہ دینے والے﴾ کی فہرست الگ چھانٹ کر شائع کی جاتی ہے اس فضیحت ﴿ذلت﴾

اور رُسوائی کے خوف سے بعض لوگ دیتے رہتے ہیں یہ سب محتمل کراہت ﴿دل کی رضا مندی نہ ہونے کا احتمال﴾ نفس ہے اور طیب نفس کا اس میں تیقن ﴿یقین﴾ یا غلبہ ظن ﴿غالب گمان﴾ نہیں اس لئے اس کی بہت احتیاط چاہئے اور احتیاط کا طریقہ یہی ہے کہ خاص خطاب نہ کریں اور عام خطاب میں بھی دباؤ کے کلمات نہ کہیں ضرورت کی اطلاع کے ساتھ تصریح کر دیں کہ جس قدر جس کی خوشی ہو اور آسانی سے دے سکے شریک ہونا موجب ثواب ہے اور چندہ کی بقایا اور نادہندوں کی فہرست شائع نہ کریں۔ آخر خاص طور پر بھی تو ان کو اطلاع ممکن ہے اور خاص تحریر یا تقریر میں بھی آزادی کے عنوان سے تحریک کریں کہ اس پر اصلاً گرانی نہ ہو بلکہ بعض اوقات تو صورۃً بھی اجازت اور رضا نہیں ہوتی جیسے بعض قوموں میں گولک (دکان کی آمدنی رکھنے کا برتن) کا حق یا اس پر کوئی رقم بائع یا مشتری (مال بیچنے یا خریدنے والا) سے لینے کا دستور اور رواج شائع ہے۔ یہ چار مفسد تو آمدنی کے متعلق ہیں۔

آگے تین مفسدے خرچ کے متعلق پیش آتے ہیں۔

مفسدۂ خامسہ

چندہ کی رقم میں اسراف زیادہ مذموم ہے

یہ کہ اکثر چندہ کے مال کو بڑی بے دردی سے فضول اخراجات میں صرف کرتے ہیں اسراف خود حرام ہے مال امانت میں زیادہ بُرا۔

مفسدۂ سادسہ

متولی یا مہتمم کو چندہ دہندہ کے خلاف اذن تصرف کرنا حرام ہے

اکثر ایسی بے احتیاطی ہوتی ہے کہ اگر مختلف مدات کا چندہ ہے تو کچھ تاویل کر کرا کر ایک مدرسہ کا دوسرے میں دوسرے کا تیسرے میں غرض گڈ بڈ کر کے اس طرح

صرف کرتے ہیں کہ جیسے متولی یا مہتمم صاحب کی مِلک ہے اوران کو ہرطرح تصرف کرنے کا اختیار حاصل ہے خوب سمجھ لینا چاہئے کہ یہ شخص اس مال میں وکیل اور امین ہے خلاف اذن اور رضائے مؤکل حبہ برابر بھی تصرف کرنا بالکل حرام ہے۔

مفسدہ سابعہ

چندہ کی باقی رقم کو خرچ کرنے کیلئے چندہ دہندگان کی اجازت شرط ہے

بعض اوقات کچھ رقم چندہ کی بچ جاتی ہے اس کو بھی یہ منتظم یا تو خورد برد ﴿ہضم کرجانا﴾ کرتا ہے یا اپنی رائے سے کسی دوسرے کام میں لگا لیتا ہے یاد رکھو! کہ جو بچا ہے اگر یہ رقم دوسرے اشخاص کے رقم کے ساتھ مخلوط نہیں تھی تب تو خاص اسی کی مِلک ہے اس سے اطلاع کر کے اجازت لینا چاہئے اور اگر بعض کا پتہ نہ ہو اس کے حصے کی رقم کا حکم مثل لقطہ ﴿راستہ میں گم شدہ چیز کا ملنا﴾ کے ہے اور جو حصہ دار معلوم ہیں ان سے اجازت اور ان کی رضا حاصل کرنا ضروری ہے۔

التماس خاتمہ

اضاعت حقوق پر وعید شدید

اور یاد رکھنا چاہئے کہ ان مفاسد میں اکثر متعلق بہ حقوق العباد ہیں اور ان کی اصلاح نہ کرنے سے حقوق العباد میں مبتلا ہوگا جس کے واسطے احادیث میں وعید شدید وارد ہیں نمونہ کے طور پر کچھ مختصر لکھا جاتا ہے۔

حدیث اوّل

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کی ایک بالشت بھر زمین ظلماً دبائے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو ساتوں زمینوں کا طوق (ہار) پہنا دیں گے۔ (مشکوٰۃ باب الغصب والعاریہ فصل اوّل)

حدیث دوم

ابوحرہ رقاشی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سنو ظلم مت کرو اور آگاہ رہو کسی شخص کا مال بغیر اس کی خوش دِلی کے حلال نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ باب الغصب فصل دوم ۲)

حدیث سوم

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کی زمین ناحق لے لے وہ قیامت کے روز ساتوں زمینوں میں دھنسایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ باب الغصب فصل سوم)

حدیث چہارم

یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کی زمین ناحق لے لے اس کو محشر میں اس کی مٹی اُٹھانے کی تکلیف دی جائے گی۔ (فصل سوم باب الغصب)

حدیث پنجم

اور یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین ظلماً دَبا لے اللہ تعالیٰ اس کو تکلیف دیں گے کہ اس زمین کو ساتوں زمین تک کھودے پھر اس کو روز قیامت کے ختم تک جب تک لوگوں میں فیصلہ ہے ان ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جاوے گا۔ (فصل سوم باب الغصب)

حدیث ششم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ظلم قیامت کے دن (ظالم کیلئے) تاریکیوں کا سبب ہو جاوے گا۔

(باب الظلم فصل اوّل)

حدیث ہفتم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے ذمے اپنے بھائی مسلمان کا کوئی حق ہو خواہ آبرو کے متعلق ہو یا اور کچھ ہو تو اس کو چاہئے کہ اس وقت سے پہلے پہلے معاف کرالے کہ جب نہ دینار ہوگا نہ درہم ہوگا، اگر کوئی عمل نیک ہوگا بقدر حق کے وہ عمل لے لیا جاوے گا اور اگر نیک عمل نہ ہوگا صاحب حق کے گناہ لے کر اس پر لاد دیئے جاویں گے۔ (باب الظلم فصل اوّل)

حدیث ہشتم

اور نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ جانتے ہو مفلس کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مفلس ہمارے اندر وہ ہے کہ جس کے پاس نہ درہم ہو نہ کوئی سامان ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے روز نماز روزہ زکوٰۃ کی دولت لے کر آوے گا ایک شخص آوے گا کہ اس کو اس نے سب وشتم کیا ہوگا، ایک آوے گا کہ اس کو تہمت لگائی ہوگی، ایک آوے گا کہ اس کو اس نے ناحق مار ڈالا ہوگا، کسی کا مال کھالیا ہوگا، کسی کو مارا پیٹا ہوگا، پھر ہر ایک کو اس کی نیکیوں (کی بدولت) سے حق دیا جائے گا، پھر اگر نیکیاں ختم ہو جاویں گی اور حقوق باقی رہیں گے تو اہل حقوق کی خطائیں لے کر اس پر ڈال دی جاویں گی پھر اس کو جہنم میں جھونک دیا جاوے گا۔ (باب الظلم فصل اوّل)

حدیث نہم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تم کو حقوق ادا کرنا پڑیں گے۔ یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کے واسطے سینگ والی بکری سے بدلا لیا جاوے گا (یعنی اگر سینگ والی نے اس کو مارا ہوگا۔ (باب الظلم فصل اوّل)

حدیث دہم

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ظالم کے ساتھ اس کی تقویت کے واسطے چلے اور وہ جانتا بھی ہے کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔ (باب الظلم فصل ثالث ۳)

کتبہ اشرف علی تھانوی عفی عنہ۔

حکمت حقہ

حکایت مع الشکایت

حضرت حکیم الامت مجدد الملت جامع الکمالات منبع الحسنات ماہر العلوم القرآنیۃ واقف الاسرار الفرقانیۃ،
راس المفسرین مقدام الراسخین صاحب الشریعۃ والطریقۃ، بحر المعرفۃ والحقیقۃ کاشف الاسرار الخفی منہا والجلی اعنی بہ
مولانا محمد اشرف علی التھانوی
نور اللہ مرقدہٗ وجعل الجنۃ مثواہ

زمانہ تحریک میں بعض لوگوں نے حضرت والا کی طرف سے کچھ جھوٹے قصے ایسے مشہور کر دیئے تھے جن سے اپنے اکابر سے مخالفت اور کشیدگی پیدا کرنے کا اندیشہ تھا۔ اس رسالہ میں ان تمام قصوں کی اصلیت تحریر فرمائی ہے۔ نیز حضرت والا پر بے جا اعتراضات کی بوچھاڑ تھی جس کا سبب تعصب اور حالات سے ناواقفیت تھی۔ ان تمام اعتراضات کی حقیقت اس میں درج ہے۔

حکمت حقہ

(از رسالہ النور بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ)

یعنی

بگذر از ظن خطا اے بدگماں ان بعض الظن اثم راںخواں

(ترجمہ: اے برے گمان والے غلط گمان کو چھوڑ دے اور قرآن کی آیت
اِنَّ بعض الظن اثم کو پڑھ۔)

کا ایک اہم مصداق

حضرات علماء مدرسہ دیو بند بارک اللہ تعالیٰ فی فیوضہم کے متعلق مختلف روایات اس احقر کے بارہ میں سننے میں آتی تھیں چونکہ بعض واقعات اس کے معارض بھی ظاہر ہوتے تھے چنانچہ اسی زمانہ میں جناب مہتمم صاحب کا اپنی صاحبزادی کی شادی میں یاد فرمانا اور احقر کے عذر کے بعد جناب نائب مہتمم صاحب کا محض ملاقات کے لئے یاد فرمانا جس سے وہ حضرات فضیلت سبقت وارد حدیث خیر هما الذی یبدا ء بالسلام پر فائز اور اس کے جائز رہے۔ گو مجھ کو ان ارشادات کی تعمیل کی توفیق نہیں ہوئی۔ اس لئے بمقتضائے آیت و لا تقف مالیس لک به علم و قوله تعالیٰ فی الحجرات فتبینو ان روایات پر وثوق نہ کر کے وسوسہ طبیعت کے ازالہ کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ رسالہ موذی مرید حضرات کی خدمت میں بغرض تحصیل رائے متعلق موذی مذکور و احقر عدیم الشعور بھیجا گیا جس پر وہ جواب آیا جو النور بابت رمضان و شوال ۱۳۴۱ھ ہجری میں صفحہ الف و ب پر شائع ہوا ہے۔ اس کے بعد پھر

تیسری بار حاضری کی تحریک فرمائی۔ اس پر احقر نے مجملاً روایت بعض حضرات کے تکدر کی اپنے عذر حاضری میں نقل کردی۔ اس کے جواب میں جو خط آیا اس کے بعض جملے یہ ہیں۔ نمبر ا۔ یہاں بحمد للہ کسی کو انقباض و تکدر نہیں، نمبر ۲۔ اگر فی والواقع ایسا ہو بھی تب بھی مجھے جناب سے یہی توقع رکھنی چاہیے کہ اس عقدہ کو حل فرما کر جماعت کو انتشار و تشتت سے بچالیں۔ اگر غیر مناسب نہ ہو تو طیب و طاہر حاضر ہو جائیں۔ اور جناب کے ساتھ ہی یہاں واپس آویں اور اگر سردست میری معروضات کے قبول کا وقت نہیں آیا تو پھر میں حاضر ہوں گا۔ اس پر میں نے ان روایات کی کچھ مختصر تفصیل اور ان کی تحقیق کی جس کے جواب کے بعض جملے یہ ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ باہم اکابر و اصاغر و اوساط میں اختلاف رائے رہا اور ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ان اختلافات کی وجہ سے باہم اعتراضات بھی ہوئے۔ مجھے خود بھی جناب سے بعض رایوں میں اختلاف تھا۔ لیکن الحمدللہ تنقیص و توہین کو سننا بھی گوارا نہیں کیا۔ اختلاف آراء مسائل کی صورت میں اعتراض کرنا شرعاً مذموم نہیں سمجھا گیا۔ سب سے اول مشاجرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا جائے کہ جلیل القدر صحابہ یہاں تک کہ عشرہ مبشرہ بلکہ خلفائے راشدین میں بوجہ اختلاف اعتراض کیے گئے ہیں بلکہ بعض اوقات سخت الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ قتال کی نوبت پہنچ گئی لیکن یہ اسی حد تک تھا۔ جہاں تک اختلاف رائے کا تعلق تھا اور جب نفس ذات پر نظر جاتی تھی تو وہی اصل ارتباط معلوم ہوتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کے واقعات موجود ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک فرعی مسئلہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی نسبت سخت الفاظ استعمال فرمائے اس کے بعد ائمہ مجتہدین اور ان کے اتباع کے اختلافات موجود ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام اعظم پر اور ان کے متبعین پر سخت الفاظ میں اعتراض کرتے ہیں لیکن جب نفس ذات امام اعظم اور ان کے فضل و کمال پر نظر جاتی ہے تو غایت درجہ کا

ادب کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ نماز صبح میں قنوت بھی ترک کر دیتے ہیں۔ اسی طرح امام شافعی اپنے استاد امام مالک پر سختی سے اعتراض کرتے ہیں یہ بھی بطور قاعدہ کلیہ کے ہے کہ اختلاف اگرچہ اصولی نہ ہوں فرعی ہوں حقیقی نہ ہوں لفظی ہوں مگر ابتداء میں بوجہ جوش و ہیجان ایک دوسرے کے خلاف جوشیلے الفاظ استعمال کر لیتے ہیں اور بسا اوقات یہ جزوی اختلاف فساد کی طرف منجر ہو جاتے ہیں مگر انجام کار سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ اشاعرہ و ماترید یہ اصولاً متفق ہیں۔ صرف چند مسائل میں اختلاف کی وجہ سے کیسے کیسے خلاف ہوئے طعن و تشنیع کے دروازے کھلے۔ نوبت بمخاصمت و تذلیل پہنچی مگر انجام جب صلح ہوئی تو معلوم ہوا کہ اکثر اختلافات لفظی تھے اور جو بعض اختلاف حقیقی بھی تھے تو ان سے تضلیل و تفسیق ہوئی بجنسہ یہی حالت ہم لوگوں کی جناب کے ساتھ تھی۔ اختلاف ضرور تھا۔ اعتراض بھی کرتے تھے لیکن جناب کی ذات سے وہی تعلق تھا۔ کسی نے حالت ناراضی میں کوئی لفظ بھی کہا تو وہ اس حالت کا اقتضاء تھا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں اور ہم میں سے اکثروں نے بالکل احتیاط کا طریقہ رکھا اور اکثروں کا طریقہ یہ رہا کہ نفس مسئلہ میں اختلاف کے ساتھ جناب کی طرف سے مدافعت کرتے رہے۔ مثال کے طور پر مولوی حسین احمد صاحب کو خیال فرمالیا جائے کہ رسالہ بھی لکھا لیکن جناب کی ذات سے ان کا تعلق ویسا ہی رہا۔ معترضین کو بگڑ کر جواب دیتے رہے۔ یہ میں نے جو کچھ عرض کیا اس سے میری غرض یہ ہے کہ ایسے شدید ہیجان جوش اور اختلاف رائے کے وقت اگر کسی سے کوئی امر خلاف شان سرزد ہوا تو ایسی حالت میں کہ اصولاً سب متفق ہیں۔ اختلاف ہے تو صرف مصالح دینی کی بناء پر جس کے نزدیک جو جانب راجح معلوم ہوئی اس پر عمل کیا۔ تو میرے نزدیک اس میں زیادہ کنج وکاؤنہ کی جائے بلکہ اصول کو مدنظر رکھ کر عارضی اختلافات کو رفع کر دیا جائے۔ خلاصہ عرض یہ ہے کہ بہت سی روایات اور واقعات اصلی حالت میں نہیں پہنچے۔ اور اس میں شک نہیں کہ اختلاف پیدا ہوا اور اس کی وجہ سے شکوہ شکایت اور

اعتراضات کی نوبت پہنچی لیکن بایں ہمہ یہ اعتراضات مخالفانہ یا معاندانہ نہ تھے بلکہ جیسا کہ اہل حق کی دو جماعتوں میں اکثر ہوا ہے تھے اکثر اختلافات کا مبنیٰ عزیمت و رخصت پر تھا۔ ایسی حالت میں باوجود اختلاف کے دینی تعلقات برابر قرائم رہے اور ہیں۔ جن اکابر یا بالخصوص اصاغر کی طرف جناب کو خیال ہے۔ ان کی طرف بہت سی باتیں غلط طور پر منسوب ہوئیں۔ صورت حال ایسی تھی کہ جو کچھ روایت ہوا چسپاں ہو گیا اور اس میں کسی ایک جانب کی خصوصیت نہیں ہے۔ یہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ تعلقات کبھی بھی منقطع نہیں ہوئے مجھے امید ہے کہ جناب ان روایات پر توجہ نہ فرماویں گے۔ اور میری نیازمندانہ عرض قبول فرما کر یہاں تشریف لانے کا قصد فرمائیں۔ فقط۔ والسلام۔ احقر حبیب الرحمٰن عفی عنہ از دیوبند ۱۲۔ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ اس پر احقر نے عرض کیا کہ قبول ارشادات پر کلام کو ختم کرتا ہوں اور دو سوال محض ناز سے اور کرتا ہوں۔

نمبر ۱۔ اگر دوسرے فریق کی طرف سے بعینہ یہی معاملہ حضرت دیوبندی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا ہو کیا اس عذر سے وہ بھی منتفع ہو سکتا ہے۔ نمبر ۲۔ اگر یہ تحریکات حد تمنا تک کامیاب ہو جائیں کیا اسی لطف و کرم کی ابتداء اس احقر کے ساتھ پھر بھی ہوتی۔ اس کا جواب آیا۔ نمبر ۱۔ فریقین نے اختلاف رائے کی وجہ سے اعتراض کیے تو ہین و تنقیص نہیں کی۔ اور نہ ان کا مقصود یہ تھا۔ تو دونوں اس حیثیت سے مساوی ہیں اگر معذور ہیں تو دونوں اگر نہیں ہیں تو دونوں۔ کوئی وجہ فرق نہیں۔

نمبر ۲۔ اگر تمام تمنائیں پوری ہو جاتیں تو سچ عرض کرتا ہوں کہ اس سے زیادہ الحاح کے ساتھ ابتداء کرتا۔ الی آخرہ۔

حبیب الرحمٰن ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ۔ سہ شنبہ۔

اس کے بعد میں نے عذر کی کوئی گنجائش نہیں دیکھی۔ اور چہار شنبہ ہی کے روز دیوبند حاضر ہو گیا اور پنجشنبہ کو تمام دن لقاء احبا سے جانبین میں عید کا لطف حاصل رہا اور اس لطف کی تکمیل شب جمعہ کے ایک وعظ پر ختم ہوئی جس کی احقر کو فرمائش کی گئی (اس

وعظ کا نام آدابُ التبلیغ ہے جو چھپ چکا ہے) اس سرور کے واقعات اور ان کے زمان وقوع کا اس شعر نے گویا نقشہ کھینچ دیا ہے۔

عید وعید وعید صِرنَ مجتمعه +وجهُ الحبیب (اشارة الی اسم حضرت الداعی) وشهرا لعید (ذی الحجه) والجمعه (لیلة الوعظ)

اس صلح کی مسرت کے ساتھ ایک دوسری صلح کی مسرت نورٌ علیٰ نور ہوگئی۔ یعنی زمان مکاتبت میں ایک عزیز کے خط میں یہ خبر نظر سے گزری آج ترکوں کا معاہدہ اپنے مخالفین سے مکمل ہو چکا اور دستخط ہوگئے۔ اھ۔ ان دو صلح کی مسرت کے ساتھ ایک تیسری چھوٹی سی صلح کی مسرت کا اور اضافہ ہوا یعنی قصبہ ہذا میں مسلمانوں کی ایک جماعت میں کچھ اور آویزش تھی۔ خط اخیر کے آمد ہی کے روز باہمی فیصلہ پر فریقین کی رضامندی گوش زد ہوئی جس سے ایک نور طبعی نے نورین کو انوار بنا دیا۔ اس اجتماع کا شکر ایک شعر میں ظاہر کر کے ختم کرتا ہوں۔

سرور فی سرور فی سرور ونور فوق نور فوق نور

للتاسع عشر من ذی الحجه

(یوم الجمعه ۱۳۴۱ھ ہجری کتبہ اشرف علی)

بدیعہ اعلان مدح صحابہ ہرگاہ سبب تبرا شود

﴿صحابہ کی مدح گو کارِ ثواب ہے لیکن اگر اس کو اعلان سے کرنا کہیں صحابہ کے تبرّ ا کا سبب ہو تو اطلاق درست ہے یا نہیں﴾۔

(حوالہ النور جمادی الاخری ۱۳۶۰ھ ص ۹ تا ۱۰)

سوال منقول نہیں مگر عنوان جواب سے ظاہر ہے۔

الجواب: روی البخاری فِی کتاب التفسیر بسنده عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نزلت ورسول الله صلی الله علیه وسلم مختف بمکة کان اذا صلی باصحابه رفع صوته بالقرآن فاذا سمع المشرکون سبوا القرآن و من انزله و من جاء به فقال الله تعالیٰ لنبیه صلی الله علیه وسلم وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ ای بقراء تک فیسمع المشرکون فیسبوا القرآن وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عن اصحابک فلا تسمع هم وابتغ بَیْنَ ذٰلِکَ سبیلاً۔

ترجمہ: ''بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب التفسیر'' میں اپنی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں روایت کیا ہے اور اپنی نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھئے اور نہ بالکل چپکے چپکے ہی پڑھیئے بلکہ بین بین ایک طریقہ اختیار کر لیجئے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں مخفی تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو نماز پڑھاتے اور اپنی آواز کو

قرآن کے ساتھ بلند فرماتے تھے۔ (اور) مشرکین سنتے تھے تو قرآن کو اور جس نے قرآن کو نازل کیا (یعنی اللہ تعالیٰ) اور جو اس کو لے کر آتا تھا (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کو سب کو گالی دیا کرتے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے فرمایا اپنی نماز یعنی قرأت کے ساتھ جہر مت کیجئے کہ مشرکین سنیں اور قرآن کو گالی دیں اور نہ اس کو اپنے اصحاب سے ایسا مخفی رکھئے کہ وہ بھی نہ سُن پائیں (بلکہ) اس کے بیچ بیچ کا راستہ تلاش کر لیجئے''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خود قرآن کا جہر ﴿بلند آواز سے پڑھنا﴾ اور وہ بھی جماعت کی نماز میں کہ امام پر واجب ہے اگر سبب بن جاوے قرآن کے سبّ وشتم کا تو ایسے وقت میں اتنے جہر کی ممانعت ہے کہ سب وشتم ﴿بُرا کہنے اور گالیاں دینے کا﴾ کرنے والوں کے کان میں آواز پہنچ جاوے تو مدح صحابہ رضی اللہ عنہم کا اعلان و جہر کہ فی نفسہٖ ﴿بلا کسی خاص ضرورت کے اپنی ذات سے﴾ واجب بھی نہیں اگر سبب بن جاوے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سب وشتم کا تو ایسے وقت میں اس کا اتنا جہر کہ سب وشتم کرنے والوں کے کان میں آواز پہنچے کیسے ممنوع نہ ہوگا۔

بدیعہ در تحقیق بعض اقوالِ شیخ اکبر متعلق حکم ہجرت

﴿ہجرت کرنے نہ کرنے کے بارے میں حضرت شیخ اکبر کے قول کی تحقیق﴾

(النور جمادی الاولی ۱۳۶۰ھ۔ ص ۹ تا ۱۰)

السّوال:۔ فتوحات مکیہ ج ۴ ص ۴۶۰، باب الوصایا (وصیۃ) و علیک ﴿تم ہجرت کو لازم کرلو اور کافروں کے درمیان بود و باش مت رکھو کیونکہ اس میں دین اسلام کی اہانت اور کفر کے کلمہ (مذہب) اللہ کے کلمہ (دین) پر بالا دستی دینا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جہاد وقتال کا حکم اسی لئے تو دیا ہے کہ اللہ کا کلمہ (دین) بلند و بالا ہو اور کافروں کا کلمہ (مذہب) پست ہو۔ اور جہاں تک تم کو طاقت ہو بچاؤ خود کو بود و باش اور کافروں کی رعیت میں داخل ہونے سے۔ اور جان لو کہ باوجود ان کے درمیان سے نکل جانے کی قدرت کے کافروں کے درمیان بود و باش رکھنے والے کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص سے اپنے بَری ہونے کو فرمایا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی مسلمان سے اپنے کو بری نہیں کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میں بَری اس مسلمان سے جو مشرکین کے درمیان بود و باش رکھے'' اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اسلام کے کلمہ کا بھی اعتبار نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس شخص کے بارے میں جو مشرکوں کے درمیان رہتے ہوئے مر جائے یہ فرمایا ہے بے شک ایسے لوگوں کی جان فرشتے قبض کرتے ہیں جنہوں نے اپنے کو گناہ گار کر رکھا تھا تو وہ فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ تم کس کام میں تھے وہ کہیں گے ہم سرزمین میں مغلوب تھے فرشتے کہیں گے کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم ترک وطن کر کے اس میں چلے جاتے تو ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور جانے کے لئے وہ بُری جگہ ہے اور اسی واسطے ہم نے اس زمانہ میں لوگوں پر بیت المقدس کی زیارت اور اس میں قیام کرنے کو بند کر دیا ہے کیونکہ وہ کافروں کے ہاتھ میں ہے اور اس کی تولیت اور مسلمانوں پر حکومت ان کی ہے اور مسلمان ان کے ساتھ بُرے حال میں ہیں۔

خواہش پرستوں کی حکومت سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں تو آج بیت المقدس کی زیارت کرنے والے اور وہاں قیام کرنے والے مسلمان وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان کی کوشش حیات دنیا کی ضائع ہوگئی اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کام کرر ہے ہیں اور ایسے ہی تم پر بُری عادت سے جس کی شرعاً مذمت ہو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کی مذمت کی ہو یا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر تم اس سے ہجرت کرلو ﴾ بالهجرة ولا تقم بين اظهر الكفا رفان فى ذالک اهانة دين السلام اعلاء كلمة الكفر على كلمة الله فان الله ما امر بالقتال الا لتكون كلمة الله هى العلياء وكلمة الذين كفروا السفلى واياک والاقامة اوالدخول تحت ذمة كافر ما استطعت واعلم ان المقيم بين اظهر الكفار مع تمكنه من الخروج من بين ظهرا نيهم لا حظه له فى الاسلام فان النبى صلى الله عليه وسلم قد تبرّأ منه ولا يتبّرا رسول الله صلى الله عليه وسلم من مسلم و قد ثبت عنه صلى الله عليه وسلم قال انا برى من مسلم يقيم بين اظهر المشركين فما اعتبر له كلمة الاسلام وقال الله تعالىٰ فيمن مات و هو بين اظهر المشركين اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ اَنْفُسِهِمْ اِلٰى وَسَآءَ تْ مَصِيْرًا ولهذاحجرنا فى هذا الزمان على الناس زيارت بيت المقدس والاقامة فيه لكونه بيدالكفار فالولاية لهم والتحكم فى المسلمين والمسلمون معهم على اسوء حال نعوذ بالله من تحكم الاهواء فالزائرون اليوم البيت المقدس والمقيمون فيه من المسلمين هم من الذين قال الله فيهم ضل سعيهم فى الحيٰوة الدنيا و هم يحسبون انهم يحسنون صنعا و كذلک فلتها جر عن كل خلق مذموم شرعًا قد ذمه الحق فى كتابه او على لسان رسُوله صلى الله عليه وسلم.

مخدوما! ہندوستان میں انگریزی حکومت کے ماتحت بڑے بڑے اکابر اور بزرگان دین گزرے اور اب بھی ہیں جو چشمہ فیض اور قابل اقتداء ہیں اور اس طرح شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے بزرگ ہیں گو اس وصیت مذکورہ بالا میں لفظا ﴿جہاں تک نہ پہنچنے کی طاقت ہو﴾

استطعت اور لفظ مع ﴿نکل جانے کی قدرت کے باوجود﴾ **تمکنه مع الخروج** ہیں۔ مگر لفظ لا ﴿اسلام میں کوئی حصہ نہیں﴾ **حظ له في الاسلام** اور حدیث شریف **انا بری من مسلم یقیم بین اظهر المشرکین** ﴿میں بَری ہوں اُس مسلمان سے جو مشرکوں کے درمیان قیام رکھے﴾ اور لفظ **فما اعتبر له کلمة الاسلام** ﴿حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کلمہ اسلام کا بھی اعتبار نہیں کیا﴾ وغیرہا کو دیکھ کر دل میں سخت خلجان ہے براہ مہربانی تطبیق ﴿شیخ اکبر اور مشائخ عصر میں ایک دوسرے سے مطابق ہونا﴾ تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔

الجواب:۔ اس عبارت میں ایک لفظ ہے **علی اسوء حال** ﴿بہت ہی بُرے حال پر﴾ اور اس کی تعیین نہیں کی گئی ممکن ہے کہ وہ حال ایسا ہو کہ اس کو گوارا کرنا اہانتِ اسلام پر راضی ہونا ہے۔ ﴿اور اہانتِ اسلام پر راضی ہونا کفر ہوتا ہے اس لئے اس سے برأت ظاہر فرمائی اور کلمہ کا اعتبار نہ فرمایا﴾ سو **اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال** ﴿جب احتمال آ گیا تو دلیل بنانا باطل ہو گیا۔ لہٰذا ہر ہجرت کو فرض نہیں کہا جا سکتا ہاں جب اہانت اسلام پر راضی ہونے کا خطرہ ہو تب ضرور فرض ہو گی﴾ کی بناء پر اس سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس سے قطع نظر کی جاوے تو کسی غیر مجتہد کا قول دوسرے پر حجت نہیں ہو سکتا۔

اور نصوص ﴿آیات واحادیث۔ یہ حدیث یقینی ثبوت والی نہیں کہ متواتر و مشہور نہیں اور یہ آیت یقینی مفہوم والی نہیں کہ اس کا یہی مفہوم ہو، دوسرا نہ ہو حالانکہ بظاہر کفار کیلئے ہے﴾ اس دعویٰ میں بعض قطعی الثبوت نہیں بعض قطعی الدلالہ نہیں اس لئے دوسروں کا قول یا فعل نص کے بھی خلاف نہیں اور اگر اس حکم میں اطلاق ﴿کہ ہر ایک کے لئے حکم ہوتا اور کافروں کے درمیان رہنا درست نہ ہوتا ہجرت فرض ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حبشہ کافروں کے ملک کی طرف ہجرت کیوں کراتے۔ حضور کا ہجرت کو فرمانا تو مسلمانوں کو کافروں کے درمیان رہنے کی اجازت ہی نہیں حکم دیتا ہے اس لئے اپنا دین محفوظ رکھتے ہوئے قیام رکھنا جائز ہے﴾ ہوتا تو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہجرت حبشہ کی اجازت نہ دی جاتی جہاں حاکم کا مذہب عیسائی تھا۔ (۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ)

الحمدللہ! ''مقالات حکیم الامت'' کی جلد نمبر 100 تکمیل کو پہنچی۔